مُکاشفہ کی کتاب کی تشریح



نیا یروشلیم

مکاشفہ کی
کتاب کی تشریح

مصنف

پاسٹر جیکب رتنہ سنگھم

مترجم

آصف عقیل

معرفت

فل گاسپل اسمبلیز آف پاکستان

ماڈرن کالونی ۔ کوٹ لکھپت لاہور ۵۴۷۷۰

طابع ——————— ریحانہ کلیمنٹ

مطبع ——————— ظفر پرنٹرز شمع پلازہ لاہور

تعداد ——————— ایک ہزار

بار ——————— اوّل

کتابت ——————— تاج مسیح

قیمت ——————— ۶۰ روپے

فروری ۱۹۹۴ء

فہرستِ مضامین

دیباچہ

عزت مآب پاسٹر جیکب رتنہ سنگھم سیلون پنتی کاسٹل چرچ موصوف خداوند کی قربت میں ایسے رہے جیسے یوحنا عارف پتمس کے جزیرہ میں تھا۔ خداوند نے پاسٹر جیکب رتنہ پر اپنا گہرا مکاشفہ کھولا۔ اور جو کچھ خداوند نے فرمایا وہ اِس خادم نے بڑے غور سے سُنا اور تحریر کیا۔ یہ کام جو پاسٹر صاحب نے کیا یہ ۶۰ سال کی انتھک محنت کا نتیجہ ہے۔ مَیں نے اِس کتاب سے ذاتی طور پر بڑی برکت پائی ہے۔ اور مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب خداوند کی طرف سے آخری دنوں کا انمول تحفہ ہے۔ اِس کے مترجم جناب آصف ہیں۔ جنہوں نے بڑی عمیق نگاہ سے ترجمہ کیا۔

جناب پرویز پارس صاحب نے دوبارہ لکھنے میں بڑی مہارت سے کام کیا۔ اور اردو زبان کے خوبصورت موتی پرو کر کتاب کی خوبصورت دوبالا کیا۔ نظرثانی میں جناب جے ایس خان صاحب نے بڑی محنت کی۔ یہ کتاب مرحوم جناب بزرگ پال صاحب کے نام سے تصنیف کی جا رہی ہے۔

منجانب :۔
مُبشّر یُوسف صابر

تعارف

جناب جیکب ایم پال صاحب مرحوم ۲۵ دسمبر ۱۹۱۶ء کو بڑے دن کے موقع پر پال فیملی کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کی ایک بہن اور چار بھائی تھے اور آپ سب سے چھوٹے تھے۔ آپ کے والد محترم جناب مہانند پال صاحب المعروف ڈپٹی صاحب اس وقت کے ہندوستان میں محکمہ جیل خانہ جات میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے مقتدر عہدہ پر فائز تھے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم مارٹن پور ہی میں حاصل کی اور بی اے کی ڈگری ایف۔سی۔کالج لاہور سے حاصل کی اور پھر پنجاب یونیورسٹی لاکالج میں داخلہ لے لیا۔ ایف۔ای۔ایل پاس کرنے کے بعد جیل خانہ جات کے محکمہ میں بطور افسر ملازمت اختیار کر لی اور پھر ۱۹۷۵ء میں ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے سینئر سپرنٹنڈنٹ جیل کے اعلیٰ عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ دوران ملازمت اور اس کے بعد بھی آپ نے اپنی خاندانی روایات کو زندہ رکھا اور غریب اور مستحق مسیحان کی مدد اور اعانت کرتے رہے۔ مارٹن پور اور ینگسن آباد کے متعدد اشخاص کو اپنے محکمہ میں سروس دلوائی۔ اپنی شخصی زندگی میں ہمیشہ خداوند یسوع مسیح کی نزدیکی میں رہے۔

دوران ملازمت جہاں بھی تعیناتی ہوتی۔ وہاں کے پادری صاحب اور کلیسیا کے ساتھ بہترین تعلقات استوار کرتے۔ آپ باقاعدگی سے اتوار کی عبادت میں شمولیت کرتے۔ ریٹائرمنٹ کے کچھ عرصہ بعد آپ کو دل کا عارضہ ہو گیا۔ جس کی وجہ سے آپ کو علاج معالجہ کی سہولت کی خاطر لاہور رہائش اختیار کرنا پڑی۔ آپ نے لاہور میں رہائش کے دوران پنیٹی کاسٹل چرچ کی ممبرشپ اختیار کر لی اور پانی کا بپتسمہ بھی لیا۔ آپ باقاعدگی سے ایف۔ جی۔ اے چرچ گڑھی شاہو لاہور میں عبادت کے لئے جایا کرتے۔ اور جب خداوند کی طرف مقررہ وقت پر اپنے ابدی گھر کے لئے ۱۶ر جنوری ۱۹۹۳ء کو بلاوا آیا تو چند منٹ میں ہی بغیر کسی تکلیف کے اپنے ابدی آرام میں داخل ہو گئے۔

اپنے سوگواروں میں دیگر بہت سے عزیزان اور کلیسیا کے علاوہ دو بیٹے بنام ڈاکٹر ریحان پال اور دانش پال (کیپٹن پائلٹ پی۔ آئی۔ اے) اور تین بیٹیاں بنام نغمہ ریحانہ اور رخسانہ جو کہ سب کی سب ڈبل گریجوایٹ ہیں اور شادی شدہ ہیں پسماندگان میں چھوڑے۔ آپ کا ایک پوتا اور ۲ پوتیاں اور دو دوہتے اور ۵ دوہتیاں ہیں جو ان کی جسمانی جدائی کو بے حد محسوس کرتے ہیں۔

ریحانہ کلیمنٹ

پیش لفظ

خداوند کا شکر اور اُس کی تعریف ہو کہ اُس نے اِس عظیم مکاشفہ کو منظرِ عام لانے کے لئے مقدسوں کو استعمال کیا اور یہ کتاب اُن کی ۶۰ سال کی انتھک محنت اور رویا کے ذریعے ضبط تحریر میں آئی۔

مَیں نے اِس کتاب کو بڑے غور سے پڑھا اور اِس کتاب نے میری زندگی کو ہلا کر رکھ دیا۔ جس شام بائبل سٹڈی کے بعد مجھے ہمارے پاسٹر نے یہ کتاب دی مَیں ساری رات اِس کتاب کا مطالعہ کرتی رہی۔ اور اُسی رات مَیں نے اپنی زندگی مکمل طور پر خداوند کو سونپ دی۔ اور پھر اُسی رات صبح چار بجے خداوند نے بڑی قدرت کے ساتھ مجھے پاک رُوح کا بپتسمہ دیا۔ میرا دِل اِس قدر خداوند کی محبّت اور شکر گزاری سے بھر گیا کہ میرے آنسو نہیں رکھتے تھے۔ اِس کتاب کو پڑھ کر میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ یہ کتاب اردو ترجمے کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ایمانداروں تک پہنچے۔ شیطان نے اِس کتاب کو چھپوانے میں بہت رکاوٹیں ڈالیں۔ کیونکہ شیطان بھی مسیح خداوند کی بہت جلد آمد کے بارے میں واقف ہے۔ اور وہ دن رات یہی کوشش کرتا ہے کہ ایماندار مسیح کی آمد کے لئے اپنے

آپ تیار نہ کر سکیں۔ مگر خداوند کا شکر ہو کہ یہ کتاب مکمل ہوئی کیونکہ فتح مسیح خداوند کی ہے۔

میری دُعا ہے کہ یہ کتاب زیادہ سے زیادہ ایمانداروں تک پہنچے تاکہ وہ ان سچائی کی گہری حقیقتوں سے واقف ہوں جن کو جاننا ہماری رُوحانی ترقی اور رُوحانی بلوغت کے لئے بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ مسیح خداوند ایک پاک بے عیب اور روحانی بالغ کلیسیا کو لینے آرہے ہیں۔

آخر میں بھائی یُوسف صابر کی طے دل سے شُکرگزار ہُوں جن کی انتھک محنت اور کوششوں سے یہ کتاب منظرِ عام پر آئی۔ خداوند اِس کتاب کے وسیلے سے ایمانداروں کو ایمان میں مضبوط کر کے اپنی جلالی آمد کے لئے تیار کرے۔ آمین

مسیح خداوند میں آپکی بہن

ریحانہ کلیمنٹ

باب نمبر ١

جلالی مسیح کی رویا

یہ کتاب یسُوع مسیح کا مکاشفہ کہلاتی ہے۔ یہ محض قصے کہانیوں کا مجموعہ نہیں بلکہ یہ مسیح کی قدرتِ کاملہ کو منکشف کرتی ہے اِسی لئے اسے ایک قدیم ترجمہ میں اُلکشف المسیح کہا گیا ہے۔

خدا کا ہر لفظ تحریک سے پُر ہے۔ کتابِ مُقدّس میں کوئی بھی چیز زائد، بے جا اور سطحی نہیں۔ یہ کتاب یسُوع مسیح کا مکاشفہ کیوں کہلاتی ہے؟ ایسا اِس لئے ہے کہ یسُوع مسیح ہی شروع سے لے کر آخر تک ایک معیار یا نمونہ ہے۔ مثال کے طور پر پُرانے عہدنامہ کی قربانیاں، خواہ کلی ہوں یا جزوی، ایک کامل معیار کی طرف اشارہ کرتی تھیں۔ جو کہ صرف یسُوع المسیح میں تھا۔ عہدِ عتیق کے مُقدسین مکمل طور پر تو اِن قربانیوں کا مطلب سمجھ نہ پاتے تھے مگر پھر بھی انہوں نے مسیح، اُس کی گواہی اور قربانی کے متعلق نبوتیں کیں۔

اس کے بغیر پُرانے عہدنامہ کی قربانیاں ناکافی اور بے معنی تھیں۔

یسُوع مسیح کی گواہی کو نبوّت کی رُوح بھی کہا گیا ہے۔

"....یسُوع مسیح کی گواہی نبوت کی رُوح ہے۔" مکاشفہ ١٩ : ١٠

نبوّت مستقبل کی پیشینگوئی کرتی ہے۔ یہ آنے والی چیزوں کی رویا

ہے۔ یسُوع مسیح کی گواہی کو نبوّت کی رُوح اِس لئے کہا گیا کیونکہ رُوحانی کامیابی
یا ناکامی کا انحصار اِس بات پر ہے کہ کوئی مسیح کو قبول کرتا ہے یا اُسے ردّ کر
دیتا ہے یہ بات صرف مسیحیوں پر ہی لاگو نہیں ہوتی بلکہ یہ دنیاوی حکومتوں
پر بھی عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ دنیاوی مملکتیں ابھی تک شیطان کے حوالہ نہیں
کی گئیں۔ خُدا نے نبوکدنضر سے ہمکلام ہو کر کہا

"اور تجھے آدمیوں میں سے ہانک کر نکال دیں
گے۔ اور تو میدان کے حیوانوں کے ساتھ رہیگا
اور بیل کی طرح گھاس کھائے گا اور سات دَور
تجھ پر گزریں گے۔ تب تجھ کو معلوم ہو گا کہ حق تعالیٰ
آدمیوں کی مملکت میں حکمرانی کرتا ہے اور اُسے
جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔" دانی ایل ۴ : ۳۲

خدا قدیر ہے اور وہ یہ قدرت رکھتا ہے کہ کوئی حکومت قائم کرے
یا اُسے گرا دے۔ جب نبوکدنضر نے متکبرانہ طور پر بیہودہ گوئی کی تو خدا نے
اُس کی عدالت کی۔ کیونکہ یہ بات مسیح کے رُوح کے مخالف تھی۔ یہ بات عصر
حال کی اُن تمام متحدہ مملکتوں پر عائد ہوتی ہے۔ جنہیں شیطان بڑی مصیبت
کے آغاز پر اپنے قبضہ میں کرلے گا۔ اِسی طرح اِس باب کا اطلاق سب
پر انفرادی طور پر بھی ہوتا ہے۔

یسُوع کی گواہی یا نبوّت کی رُوح، نبوت کی نعمت کو خارج کر کے
پیش نہیں کرتی۔ ہم اکرنتھیوں ۱ : ۵، ۵ میں پڑھتے ہیں۔

"تم اسی میں ہو کر سب باتوں میں کلام اور
علم کی ہر طرح کی دولت سے دولتمند ہو

گئے ہو۔ چنانچہ مسیح کی گواہی تم میں قائم
ہوئی۔"

کلیسیا مسیح کی گواہی خُدا کے خادموں کے وسیلہ سے پہنچائے گئے پیغامات سے حاصِل کرتی ہے۔ یسوع کی گواہی تعلیم کے ذریعہ بھی دی جا سکتی ہے۔ اِسی لئے پولوس اپنی خدمت کے تعلق سے کہتا ہے۔

"جب مَیں تمہارے پاس آیا تو مَیں اعلیٰ
درجہ کی تقریر یا حکمت کے ساتھ نہیں
بلکہ خدا کی گواہی بیان کرنے آیا۔ کیونکہ
مَیں نے ارادہ کر لیا تھا کہ تمہارے
درمیان یسوع مسیح اور مسیحِ مصلوب
کے سوا کچھ نہ جانوں گا۔"

۱ کرنتھیوں ۲ : ۱-۳

کلیسیا یسوع کی گواہی کو خُدا کے خادموں کے ذریعہ حاصِل کرتی ہے۔ مسیح کی اِس گواہی کا اِنکشاف سب سے پہلے کلیسیا پر ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ اُس معیار کو جو زندہ آسمان پر اُٹھائے جانے کے لیے ضروری ہے۔ ہم پر عیاں کرتی ہے۔ خُدا نے پانچ خادموں کو کلیسیا میں مُقرر کیا ہے۔ (افسیوں ۴ : ۱۱-۱۳) یہ باہم مل کر ہمیں یسوع مسیح کے قد کے اندازہ تک پہنچانے کے لئے کام کرتے ہیں۔ یہ بات ازحد ضروری ہے کہ مسیح پہلے کلیسیا پر ظاہر ہو اور پھر اس کے ذریعہ سے دُنیا پر۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ سات کلیسیاؤں کو پیغامات دیئے گئے ہیں۔

مکاشفہ کے پہلے باب میں یسوع کی گواہی کو چار حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔

۱ - یسوع مسیح کے خدائے ثالوث ہونے کا الہام - یہ عام مکاشفہ ہر ایک کے لئے ہے ۔

۲ - اُس کے عادل منصف کی صورت میں آمد کا الہام تاکہ وہ دنیا کو مجرم ٹھہرائے - ..... "اور ہر آنکھ اُسے دیکھے گی اور وہ بھی جنہوں نے اُسے چھیدا" - یہ مکاشفہ خصوصاً گناہگاروں کے لئے ہے ۔

۳ - یسوع مسیح کے خدا قادرِ مطلق ہونے کا الہام جو الفا اور اومیگا ہے - یہاں ہم اُس کی قدرتِ کاملہ کو مکمل الوہیت کے مفہوم میں دیکھتے ہیں - یہ مکاشفہ ایمانداروں کے تعلق سے ہے ۔

۴ - یسوع کے خداوند جلیل ہونے کا الہام - یہ مکاشفہ اس کی دلہن یعنی کلیسیا کے واسطے ہے ۔

یسوع کا الہام اِن مختلف جنہوں میں اس خطاؤں کے مکاشفہ کے لئے جو ہر ایک کلیسیا کو دیا گیا ضروری تھا - ہر کلیسیا اپنی تفقیروں کو اِس مکاشفہ کی روشنی میں دیکھ سکتی تھی ۔

یہ مکاشفہ جب دیا گیا تو کلیسیا ایسی حالت میں تھی کہ کوئی بھی مسیحی جو مسیح اور اس کی تعلیمات پر کاربند رہتا اس کے لئے موت سے ہمکنار ہونا ضروری تھا ۔

یروشلیم میں ایذا رسانیوں نے انہیں دُور دُور تک پراگندہ کر دیا ۔ رُوم میں مسیحیوں کو زندہ جلایا جاتا اور ایسا ہی ان جگہوں میں بھی ہوتا تھا جو اس وقت رُوم کی حکومت کے زیرِ دست تھیں ۔

یوحنا کو یہ رویا تب ملی جب کلیسیا ایسی ایذا رسانیوں اور ناساجد حالات میں گھری ہوئی تھی۔

یوحنا کی جانب سے اُن سات کلیسیاؤں کے نام جو آسیہ میں ہیں (فضل اور اطمینان[1])

"اُس کی طرف سے جو ہے اور جو تھا اور
جو آنے والا ہے اور اُن سات رُوحوں
کی طرف سے جو اُس کے تخت کے سامنے
ہیں" (مکاشفہ ۱:۴)

فضل اور اطمینان

اُن لوگوں کے لئے جو ایذا رسانیوں میں سے گذر رہے ہوں یہ دو اہم چیزیں ہیں۔ مسیحی زندگی کی بالیدگی کے لئے فضل از حد ضروری ہے۔ کیونکہ اس کی ابتدا فضل سے ہوئی ہے اور فضل ہی میں یہ پروان چڑھتی ہے جب ہم فضل سے گر جاتے ہیں تو اُس میں قائم رہنا ترک کر دیتے ہیں۔ بعد ازاں ہم اپنے ہی کاموں پر بھروسہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فضل میں قائم رہنے سے ہمارا دل اس کا احسان مند رہتا ہے اور ہم اپنے غیر مستحق ہونے کو مدِنظر رکھتے ہیں۔ مگر جب ہم تلخیوں کو دل میں گھر کرنے دیتے ہیں تو ہم فضل سے محروم ہو کر اپنی معاف کر دینے والی طبیعت کھو کر شکایت کرنا شروع

---

[1] اُردو بائبل میں اس حصّہ کا مقام پانچویں آیت میں ہے۔ مگر اس کا اصل مقام چوتھی آیت میں ہے۔

کردیتے ہیں۔ (عبرانیوں ۱۲: ۱۵) کلیسیا کو فضل میں رہنا سیکھنا چاہیئے۔ہم نے فضل سے نجات پائی ہے۔ ہم فضل سے قائم رہتے اور فضل ہی میں پرورش پاتے ہیں۔

مکاشفہ کی کتاب کا مُطالعہ پاکیزہ زندگی کے حصُول میں ہمارا مددگار ثابت ہوگا۔خود سے ہمدردی، خود کو راستباز جاننا اور اپنے عیبوں کو چھُپانا ہماری زندگی میں پاکیزگی، فضل اور اطمینان کو قائم رکھنے کے لئے کچھ کام نہ کریں گے۔ اطمینان تب ہی اندر آتا ہے جب زندگی پر خداوند کی افضل حکمرانی ہو۔ تب باطن میں کوئی کشمکش نہ ہوگی۔ اکثر ایسے ہیں جن کی زندگیاں مضطرب اور باطنی تصادم وتکرار کا شکار ہیں۔ وہ گناہ کے خلاف نہیں بلکہ اپنی ہی ذات، ارادہ، منطق اور خیال کے خلاف صف آرا ہیں

فضل اور اطمینان خدائے ثالوث کی جانب سے حاصل ہوتے ہیں۔اِس لئے کلیسیا کو سب سے پہلے خدا کو جاننا چاہیئے۔

"جو ہے، جو تھا اور جو آنے والا ہے۔" (مکاشفہ ۱: ۴)

'اِس لئے خدا کے پاس آنے والے کو ایمان لانا چاہیئے کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے' (عبرانیوں ۱۱: ۶)۔ ایذارسانیاں شاید کسی وقت ہم میں بھی بے اعتقادی کو جنم دیں تاکہ خدا پر ہمارے ایمان کو ضائع کریں۔

مثال کے طور پر یوُحنا اصطباغی کی پہلی گواہی جو اُس نے یسُوع کے بارے دی۔ اِس کا موازنہ اُسی کے ان الفاظ سے کریں جو اُس

نے یسوع کو جیل خانہ میں سے بھجوائے۔

"آنے والا تو ہی ہے یا ہم دوسرے کی

راہ دیکھیں" (متی ۱۱ : ۳)

یہ شک ایذارسانی کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہُوا۔ یہ کلیسیاء کے لئے پہلا مکاشفہ ہے کہ وہ ہے۔ وہ زندہ ہے اور وہ ہمیں سمجھتا ہے۔ وہ تھا۔ وہ ہمارا ماضی جانتا ہے۔ وہ آنے والا ہے۔ اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایسا کچھ بھی کلیسیاء پر واقع نہیں ہو سکتا جس سے وہ بے خبر ہو۔

سات کا عدد کاملیت کا اظہار کرتا ہے اور اسی مقصد کے لئے خدا کا رُوح ہمیں عطا کیا گیا ہے۔ سات رُوحیں خدا کے تخت کے سامنے ہیں تاکہ وہ فضل اور اطمینان کے وسیلہ سے ہمیں تخت کے لائق بنائیں۔ لوگ خدا کے رُوح کو اجازت نہیں دیتے کہ وہ اُن میں کام کرے، تاکہ کاملیت کا اصل کام اُن کی زندگیوں میں ہو سکے۔ خدا کی سات روحوں کو برّہ کی سات آنکھوں اور سات سینگوں سے بھی تشبیہ دی گئی ہے" (مکاشفہ ۵ : ۶)۔ آنکھیں، حکمت کو اور سینگ، طاقت اور قدرت کو دِکھاتے ہیں۔ کلیسیاء کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ دو چیزیں مسیح کے سامنے پیش کرے تاکہ اُس کے تخت کے لائق ٹھہرے۔ یہ دو چیزیں تو نعمتوں کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہیں۔ انہیں حکمت کی نعمتوں اور قدرت کی نعمتوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ حکمت کی نعمتیں ہم پر اُس دائمی جلال کو ظاہر کرتی ہیں جو کہ ہمارے لئے آسمان پر محفوظ ہے۔

"لیکن ہم خُدا کی وہ پوشیدہ حکمت بھید کے

کے طور پر بیان کرتے ہیں جو خدا نے جہان کے
شروع سے پیشتر ہمارے جلال کے واسطے
مقرر کی تھی"۔ (۱۔کرنتھیوں ۲: ۷)

یہ رویا ہمیشہ ہمارے سامنے ہونی چاہیئے تاکہ ہم اس کی طرف گامزن رہیں۔ ہم تب تک پیش قدمی نہیں کر سکتے جب تک یہ نعمتیں پورے طور پر بروئے کار نہ لائی جا رہی ہوں۔ قدرت کی نعمتیں اس دنیا میں خدا کی قدرت کو ظاہر کرتی ہیں۔ الٰہی شفا، معجزات اور غیر زبانیں قدرت کی نعمتیں ہیں۔

"اور یسوع مسیح کی طرف سے جو سچا
گواہ اور مُردوں میں سے جی اٹھنے والوں
میں پہلوٹھا اور دنیا کے بادشاہوں پر
حاکم ہے۔ تمہیں فضل اور اطمینان حاصل
ہوتا رہے۔ جو ہم سے محبت رکھتا ہے
اور جس نے اپنے خون کے وسیلہ سے
ہم کو گناہوں سے خلاصی بخشی"۔
(مکاشفہ ۱: ۵)

یسوع کو "سچا گواہ" کہا گیا ہے" کیونکہ جو کچھ اس نے باپ کی بادشاہی میں دیکھا اس نے ہم پر ظاہر کیا"۔ عبرانیوں ۲: ۳ میں ہم پڑھتے ہیں کہ یہ وہ چیزیں ہیں جن کا پہلے ذکر خداوند نے کیا۔ اِس اقتباس میں جہاں پولوس ایک بڑی نجات کا ذکر کرتا ہے۔ وہ صرف گناہ کے کاموں سے ہی مخلصی کی طرف نہیں بلکہ ابدی جلال کے ساتھ آخری

نجات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ جس سے خُدا نے تخلیق کے وقت آدم کو معمور کیا تھا اور اُسے دنیا پر حکمرانی بخشی تھی۔ مگر جب انسان نے خدا کی حکم عدُولی کی تو دنیا شیطان کے قبضہ میں چلی گئی۔ شیطان نے خدا کے منصوبہ کو منتشر کرنے کی کوشش کی۔ کیونکہ خدا نوع انسانی کو نیا جہان، ابدیت اور جلال دینے والا تھا۔ اگر انسان ابلیس کے بہکاوے میں نہ آتا تو ابدیت اور بزرگی بنی آدم کی میراث ہوتی یہ رُویا عہدِ عتیق کے مُقدسین کو نہیں دی گئی تھی بلکہ یہ رویا ہمیں دی گئی ہے کیونکہ یہ سب سے پہلے یسُوع نے بیان کی۔

"اسے فرشتوں سے کچھ ہی کم بلکہ ہماری رُوح بنایا گیا، لیکن اب اُسے جلال اور عزّت کے ساتھ تاج پہنایا گیا ہے۔ اِس لئے نہیں کہ وہ خُدا ہے بلکہ اِس لئے کہ اُس نے اپنے آپ کو پست کر دیا اور انسانی شکل اختیار کی۔ وہ خادم بنا اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی۔ اِسی واسطے خدا نے بھی اُسے بہت سربلند کیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔"

(فلپیوں ۲ : ۳-۱۰)

ہم کیسے اِس بڑی بلاہٹ میں شریک ہو سکتے ہیں ؟ مُقدس پولوس کہتا ہے ۔

"اِس لئے کہ پاک کرنے اور پاک
ہونے والے سب ایک ہی اصل سے
ہیں اِسی باعث وہ انہیں بھائی کہنے
سے نہیں شرماتا " (عبرانیوں ۲ : ۱۱)

جب ہم پاک کئے جاتے ہیں اور اُس کے معیار تک پہنچتے ہیں تو وہ ہمارا بھائی بن جاتا ہے ۔ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ہے آسمان پر کامل جلال اور عزت کے ساتھ اس کی تاج پوشی کی گئی ۔ ابدیت میں سے ہر چیز اس کے قدموں تلے ہو گئی ۔ اور چونکہ کلیسیاء مسیح کا بدن ہے ۔ لہٰذا ابدیت میں تمام چیزیں ہمارے بھی پاؤں تلے کر دی جائیں گی ۔

مزید برآں ، مسیح ایک بھید ہے ۔ اِس عُقدہ سربستہ کو رسولوں اور انبیاء پر افشا کیا گیا ، جو اور زمانوں میں بنی آدم کو اِس طرح معلوم نہ ہُوا تھا جس طرح اس کے مُقدس رسولوں کو نبیوں پر رُوح میں اب ظاہر ہو گیا ہے یعنی یہ کہ مسیح یسُوع میں غیر قومیں خوشخبری کے وسیلہ سے میراث میں شریک اور بدن میں شامل اور وعدہ میں داخل ہیں ۔ (افسیوں ۳ : ۵-۶) ۔

" جیسا کہ اب ہم مسیح کے ساتھ ایک
بدن کئے گئے ہیں تو تمام چیزوں میں اُس
کے ساتھ ہم میراث ہیں ۔ مگر یہ تبھی ممکن
ہے ۔ اگر ہم مسیح کے پُورے قد کے اندازہ

تک پہنچیں" (افسیوں ۴: ۱۳)
"اور ایسا تب ہی ہوگا جب ہم ایسے
پاک پائے جائیں جیسا کہ وہ پاک ہے"۔
(۱۔یوحنا ۳: ۳)

اور یہی کامل پاکیزگی کہلاتی ہے۔

مسیح سات چراغدانوں کے درمیان

(مکاشفہ ۱: ۱۰-۱۶)

"میں خداوند کے دن رُوح میں آگیا
اور اپنے پیچھے نرسنگے کی سی بڑی آواز
سُنی"۔ (مکاشفہ ۱: ۱۰)

پُرانے عہدنامہ میں نرسنگا لوگوں کو اکٹھا کرنے، آغاز سفر یا جنگ کی تیاری کے لئے پھونکا جاتا تھا۔ یہ ضروری امر ہے کہ مسیح کے پیغام کی نرسنگا کی سی آواز کلیسیا کے ذریعہ دنیا کو تیار کرنے کے لئے بھیجی جائے۔ تقدیس کا کام جو کہ خداوند ہم میں کرتا ہے اور اس پاکیزگی میں ہماری ترقی دنیا کے لئے نرسنگے کی سی آواز ہے۔ وہ کلیسیا جو خود کو مسیح کی آمد کے لئے تیار کرتی ہے۔ دنیا کے لئے زندہ گواہ ہے۔

"اور اُن سات چراغدانوں کے بیچ
میں آدم زاد سا ایک شخص دیکھا۔ جو
پاؤں تک کا جامہ پہنے ہوئے اور سونے
کا سینہ بند سینہ پر باندھے ہوئے تھا"۔

(مکاشفہ ۲: ۱۳)

خداوند کو سات چراغدانوں کے بیچ میں پھرتے دیکھا گیا

سات چراغدان، سات کلیسیاؤں کا اظہار کرتے ہیں۔(مکاشفہ ۱: ۲۰) یسوع مسیح سردار کاہن کو ظاہر کرتا ہے جو چراغدانوں کے پاس سے گزرتا اور ان میں تیل ڈالتا اور چراغوں کو درست کرتا تھا۔ وہ پاؤں تک کا جامہ پہنے ہوئے تھا۔ یوحنا نے اُس کو سب سے آخر میں دیکھا۔ مسیح کے دُکھ اب جلال بن بدل گئے ہیں۔ جامہ کا پاؤں تک ہونا اُس کی کامل پاکیزگی کو ظاہر کرتا ہے۔ کاملیت تک پہنچنے کے لئے ہمارے پاس خداوند یسوع مسیح کی پاکیزگی کا الہام ہونا اشد ضروری ہے۔

"ہم ایسے پاک ہونے کے لئے بلائے
گئے ہیں۔ جیسا وہ پاک ہے۔"

(۱ پطرس ۱: ۶)

یہ رویا ہمیشہ ہمارے سامنے ہونی چاہیئے۔ پاکیزگی ایک الگ چیز ہے لیکن کامل پاکیزگی تک بڑھنا اور بات ہے۔ یہ ترقی بتدریج ہوتی ہے جس طرح ہم روحانی زندگی میں ترقی کرتے ہیں۔ اُسی طرح ہم خداوند کی پاکیزگی کی رویا کو زیادہ واضح دیکھتے ہیں۔ اگر خداوند اپنے جلال کی تمام معموری ہم پر ظاہر کرے تو ہم اِس قابل نہ ہوں گے کہ اُسے برداشت کریں بلکہ ہم مرجائیں گے۔ اِس لئے وہ ہماری پاکیزگی کے اندازہ کے مطابق خود کو ہم پر ظاہر کرتا ہے۔ پاکیزگی کا حصول آسان نہیں۔ یہ قربانیوں اور آزمائشوں میں ڈھل کر

حاصل ہوتی ہے۔ بالکل اُسی طرح جیسے سونے کو تپا کر خالص کیا جاتا ہے۔ سخت آزمائشیں ہماری پاکیزگی کو گرانقدر بناتی ہیں۔ ہماری گرانقدری دکھوں سے ہی نمو پاتی ہے۔ ہم سب میں پاکیزگی کی جستجو ہونی چاہیئے۔ ہمیں اپنی ذات سے ہمدردی نہیں جتانی چاہیئے بلکہ اپنی غلطیوں سے متعلق ہمارا رویہ غیر جانبدارانہ ہونا چاہیئے۔

"اگر ہم ابلیس کا مقابلہ کریں گے
تو وہ ہم سے دور بھاگ جائے گا۔"

وہ سونے کا سینہ بند سینہ پر باندھے ہوئے تھا۔

ایک ماں کی طرح جو اپنے بچہ کو خوراک دیتی اور نگہداشت کرتی ہے۔ یسوع بھی ابتدا سے اپنی کلیسیا کو غذا پہنچانے اور اُس کی پرورش کرنے میں لگا ہوا ہے۔ جب لوگ اس رویا کو کھو دیتے ہیں تو اُن کا ایمان جاتا رہتا ہے۔ اور وہ آشفتہ حال اور مضطرب ہو جاتے ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ کسی طرح ہر ایماندار کو اس کی روحانی استعداد کے مطابق خوراک دینی ہے۔

دو ممکن الہام

۱۔ کسی ایماندار کو خداوند کے ساتھ ذاتی لگاؤ اور قربت سے
۲۔ کلیسیا کو اجتماعی طور پر مضبوط تعلیم کے وسیلہ سے۔

"اُس کا سر اور بال سفید اُون بلکہ
برف کی مانند سفید تھے اور اُس کی
آنکھیں آگ کے شعلہ کی مانند تھیں۔"

(مکاشفہ ۱ : ۱۴)

اُس کا سَر اور بال سفید اون کی مانند تھے

(دانی ایل ۷ : ۹)

بس ہم یہی بیان قدیم الایام یعنی خدا باپ کے بارے میں دیکھتے ہیں ۔ لفظ "قدیم" حکمت کو ظاہر کرتا ہے ۔ یسوع بھی "قدیم الایام" کے طور پر ظاہر ہوا ہے ۔ میکاہ نبی نے نبوت کی ۔

"لیکن اَے بیت اللحم افراتاہ اگرچہ
تو یہوداہ کے ہزاروں میں شامل ہونے
کے لئے چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں سے
ایک شخص نکلے گا اور میرے حضور
اسرائیل کا حاکم ہوگا ۔ اور اس کا
مصدر زمانۂ سابق ہاں قدیم الایام
سے ہے ۔" (میکاہ ۵ : ۲)

یہ مکاشفہ ہمیں یہ دکھانے کے لئے دیا گیا ہے کہ اس کا ہر کام اس کی قدیم حکمت کے مطابق ہے ۔ ہم کوتاہ نظر ہیں ۔ ہمارا دنیاوی ذہن ایک خاص حد سے آگے نہیں بڑھ سکتا ۔ اُس کے کام اور منصوبے ہمارے ادراک اور قیاس سے بعید ہوتے ہیں ۔

دُوسرا باب

سات کلیساؤں کو پیغامات

اِفُسس کی کلیسیا کو (مکاشفہ ۲: ۱-۷)

سب سے پہلے مسیح اپنا عرفان کلیسیا کو دیتا ہے تاکہ وہ اپنے آپ کو خداوند کی روشنی میں دیکھے اور خود کو درست کرے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔

اِفسس کی کلیسیا کے فرشتہ کو لکھ

(مکاشفہ ۲: ۱) یہ کلیسیا کا فرشتہ ہی ہے جس سے وہ باتیں کرتا ہے۔ یہاں آسمانی فرشتہ کی نہیں بلکہ کلیسیا کے قاصد کی بات ہو رہی ہے۔ طِطس اور دوسرے خدا کے خادموں کے بارے میں پولوس رسول لکھتا ہے۔

"اگر کوئی طِطسؔ کی بابت پُوچھے تو
وہ میرا شریک۔ اور تمہارے واسطے میرا
ہمخدمت ہے۔ اگر ہمارے بھائیوں
کی بابت پُوچھا جائے تو وہ کلیسیاؤں
کے قاصد اور مسیح کا جلال ہیں"۔

(۲ کرنتھیوں ۸: ۲۳) -
مزید براں آسمان پہ فرشتوں کے لئے کوئی امتحان یا آزمائش نہیں کہ وہ اپنا پہلا سا پیار انسان کی طرح کھو دیں - اس لئے مکاشفہ ۲: ۱ میں جس فرشتہ کا ذکر کیا گیا ہے وہ آسمانی فرشتہ نہیں ہو سکتا۔ کلیسیا کے یہ قاصد مسیح کا جلال سمجھے جاتے ہیں -
عہد جدید کی کلیسیا کا مرکزی خیال خداوند کی واپسی ہے - اور اُس کی آمدِ ثانی کیلئے تیاری نئے عہد نامہ کی خدمت کا کلی مقصد ہے (فلپیوں ۱: ۶، کلسیوں ۱: ۲۸) سات فرشتوں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ خداوند کے حضور کھڑے رہیں تاکہ خدا سے پیغامات لے کر دنیا تک پہنچائیں -

مسیح کا مکاشفہ

"جو اپنے دہنے ہاتھ میں ستارے
لئے ہوئے ہے اور سونے کے ساتوں
چراغدانوں میں پھرتا ہے وہ یہ فرماتا
ہے" (مکاشفہ ۲: ۱)

مسیح یہاں اِس طرح سے نظر آتا ہے جیسا کہ خدا کے خادم کو اُسے دیکھنا چاہیئے - ایسا مسیح "جو اپنے دہنے ہاتھ میں ستارے لئے ہوئے ہے" ستارے بھی خدا کے خادموں کو ہی ظاہر کرتے ہیں -

"یہ سات ستارے سات کلیسیاؤں
کے فرشتے ہیں" (مکاشفہ ۱: ۲۰) -

خدا کے خادم کو یہ یقین کرنا چاہیئے اور محسوس کرنا چاہیئے کہ وہ خدا کے دہنے ہاتھ میں ہے۔ خدا کے "دہنے ہاتھ" کا مطلب خدا کی قدرت ہے۔ خدا کے خادم خدا کی قدرت سے قائم رہتے ہیں۔

یہ صرف خدا کا قدرت رکھنا ہی ظاہر نہیں کرتا بلکہ اِس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کے خادم جو اُس کے دہنے ہاتھ میں ہیں کتنے گراں بہا ہیں۔ "چونکہ تو میری نگاہ میں بیش قیمت
اور مکرم ٹھہرا اور مَیں نے تجھ سے محبت
رکھی اِس لئے مَیں تیرے بدلے لوگ
اور تیری جان کے عوض میں اُمتیں
دیدونگا" (یسعیاہ ۴:۴۳)

وہ اِس لئے بیش قیمت ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا کے لئے وقف کر رکھیں ہیں۔ خدا کے بہتیرے خادم یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ خدا کی نگاہ میں کتنے جلیل القدر ہیں۔ وہ اپنے بلائے جانے کی عظمت کو محسوس نہیں کرتے اور اِسی لئے اندوہناک اور آزردہ دل ہو جاتے ہیں۔

'وہ جو سونے کے ساتوں چراغدانوں میں پھرتا ہے'

اس کا ساتوں چراغدانوں میں پھرنا کلیسیا میں اُس کی حضوری کو ظاہر کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ کلیسیا کے متعلق ہر بات سے واقف ہے یعنی اُس کی حالت اور اس کا کام وغیرہ۔

وہ ایسا رحمدل اور دیانتدار سردار

کاہن ہے جو چراغدانوں کے درمیان
پھرتا ہے اور جسے اپنی کمزوریوں کے
احساس سے چھُوا جا سکتا ہے"۔

(عبرانیوں ۲: ۱۷؛ ۴: ۱۴)

چراغدان

اگر چراغدان پوری آب و تاب سے جلے۔ تو یہ خود سے نہیں بلکہ اُس تیل کی وجہ سے جلتا ہے جو اُس میں انڈیلا گیا ہے۔ اِسی طرح کوئی بھی شخص اپنی کوشش سے خدا کے لئے نہیں چمک سکتا بلکہ ایسا صرف رُوح القدس کی قدرت سے ہوتا ہے۔

خیمہ اجتماع میں چراغدان رُوحانی نعمتوں کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ کلیسیا روحانی نعمتوں، انہیں نو کی وجہ سے روشن ہے۔ یہ نعمتیں کلیسیا میں کی جانے والی مختلف خدمتوں کے ذریعہ سے اپنا اظہار کرتی ہیں۔ (افسیوں ۴: ۱۱؛ ۱ کرنتھیوں ۱۲: ۲۸)۔ اگر نعمتیں اور خدمتیں مناسب طریقہ سے بروئے کار لائی جا رہی ہوں تو یہ خدا کے خادموں کی انفرادی اچھائی کی وجہ سے نہیں بلکہ خدا کی وجہ سے ہے جو اُن کے درمیان پھرتا ہے۔

جب ان میں سے کوئی خدا کے لئے استعمال ہو تو اس میں فخر کی یُوحنا نے آسمانی، رفیع الشان رویا دیکھی۔ لیکن اس کے خاتمہ پر وہ اپنے بارے میں یُوں کہتا ہے "مَیں یُوحنا تمہارا بھائی"؛ (مکاشفہ ۱: ۹) بھائیوں کے لئے اُس کے رویّہ میں کوئی تبدیلی نہیں پائی جاتی۔ خدا کی نعمتیں اور برکتیں خُدا سے بے مول حاصِل ہوتی ہیں۔ اِس لئے یہ

خدا کے جلال کے لئے استعمال ہونی چاہئیں نہ کہ ذاتی تسکین کے لئے۔

'خطا'

"مگر مجھ کو تجھ سے یہ شکایت ہے کہ
تُو نے اپنی پہلی سی محبت چھوڑ دی۔"
(مکاشفہ ۲ : ۴)

یہاں کلیسیا کے متعلق دو رویا ہیں۔
(۱) خُدا کی نظر میں
(۲) اِنسان کی نظر میں

اِنسان اسے اچھے کاموں سے بد۔صابر اور بُرائی کو نہ برداشت کرنے والی کلیسیا کے روپ میں دیکھتا ہے۔جب کوئی شخص اپنے اندر یہ اوصاف دیکھتا ہے تو وہ تسلی پاتا ہے اور اپنے آپ کو راستکار گردانتا ہے۔مگر خدا اُسے کسی اور رُخ سے دیکھتا ہے۔

افسس کی کلیسیا میں یہ غلطی تھی کہ اُس نے **پہلی سی محبّت چھوڑ** دی تھی۔پہلی سی محبت چھوڑ دینے سے مراد یہ ہے کہ ہم خداوند کے لئے کچھ بھی ویسے کرنے کے خواہش مند نہ ہوں جیسے پہلے کرتے تھے۔

جب ہمیں یہ احساس ہُوا کہ ہم دُکھی اور نا لائق خطا کار تھے اور خُدا نے ہمیں کمال خوبصورتی سے بچا لیا۔

وہ پیار جو خدا کے خادم کو خدا سے ہوتا ہے اُس سے زیادہ ہے جو کہ ایک عام ایماندار کو خُدا سے ہوتا ہے خُدا کا خادم یہ محسوس کرتا ہے کہ خُدا ہر بات میں اس کے لئے کافی ہے۔ان میں دوسرے

خادموں کے ساتھ مل کر خدا کے لئے دُکھ اُٹھانے کے آرزو ہوتی ہے اور اُس بڑی نجات کے بارے میں دوسروں کو بتانے کی بڑی تمنا ہوتی ہے۔ جو یسُوع مسیح کے وسیلے سے ہے۔ وہ دنیاوی چیزوں سے متاثر نہیں ہوتے۔ بلکہ بعض تو اپنے بچوں تک کو مخصوص کر دیتے ہیں تا کہ وہ خدا کی خدمت میں داخل ہوں۔

موسیٰ کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اُس نے گناہ کا چند روزہ

"اُس نے گناہ کا چند روزہ لُطف
اُٹھانے کی نسبت خدا کی اُمت کیساتھ
بدسلوکی برداشت کرنا زیادہ پسند کیا۔
اور مسیح کے لئے لعن طعن اُٹھانے کو
مصر کے خزانوں سے بڑی دولت جانا
کیونکہ اسکی نگاہ اجر پانے پر تھی"
(عبرانیوں ۱۱: ۲۵-۲۶)

یہ وہ چند جذبات اور اظہار ہیں جو پہلی محبت میں قائم ہونے کو ظاہر کرتے ہیں۔

کچھ عرصہ خداوند میں رہنے اور اُس کے لئے کچھ کرنے کے بعد بعض لوگ شکایت کی رُوح سے جکڑے جاتے ہیں۔ اور خدا کے ممنون ہونے کی بجائے یہ چاہتے ہیں کہ خدا ان کا شکر گزار ہو۔ اِس وجہ سے وہ پہلی سی محبت چھوڑ دیتے ہیں۔ کوئی بھی مسیحی جو خدا کے فضل میں نہیں رہتا وہ گر جاتا ہے۔ ہم فضل سے قائم ہیں (رومیوں ۵: ۲) فضل ہمیں سنبھالے رکھتا ہے۔

اگر ہم اپنے نااہل ہونے کے احساس میں زندگی بسر کرتے ہیں اور فضل کے خداوند پر مکمل انحصار کرتے ہیں ۔ تو ہم بہ افراط فضل اور یسوع مسیح کے وسیلہ سے زندگی میں بادشاہی حاصل کرنے کے اہل ہوں گے ۔ (رومیوں ۵ : ۱۷) تب خدا ہمیں قائم رکھے گا ۔ ہم یہ پڑھتے ہیں کہ ہم فضل سے محروم ہو گئے جب ہمارے دل میں کڑوی جڑ پھوٹ نکلی (عبرانیوں ۱۲ : ۱۵) ۔ کڑواہٹ کا موازنہ جڑوں سے کیا گیا ہے جو کہ باہر دیکھی نہیں جا سکتیں ۔ لہٰذا ہمیں اپنے دلوں کو جانچنا چاہیئے اور انہیں ڈھونڈ کر اپنی زندگیوں سے جھٹک دینا چاہیئے ۔

کیا ہم اب بھی اسی طرح سرگرم ہیں جس طرح کہ ہم نے نجات پاتے کے وقت تھے ۔ اگر ہم اس پہلی محبت کو چھوڑ دیں تو خواہ ہم زندہ ہوں یا مردہ خداوند کی آمد پر اس سے ملنے کے لئے تیار نہیں ہیں (۲ کرنتھیوں ۳ : ۹) ۔ کوئی شخص پہلی سی محبت کے بغیر بھی کام کر سکتا اور صبر رکھ سکتا ہے ۔ کوئی شخص بغیر پہلی سی محبت کے اپنی دوڑ کو کچھ عرصہ تک اپنی بڑی گرم جوشی کی قوت سے جاری رکھ سکتا ہے اس لئے ہمیں فریب نہیں کھانا چاہیئے ۔

'اصلاح'

"پس خیال کر کہ تو کہاں سے
گرا ہے کہ پہلے کی طرح کام کر اور
اگر تو توبہ نہ کرے گا تو میں تیرے
پاس آ کر تیرے چراغدان کو اس

کی جگہ سے ہٹا دوں گا۔"

(مکاشفہ ۲ : ۵)

اپنے خیالات کو جانچیں اور جہاں آپ شروع میں تھے۔ وہاں پہنچیں۔ "توبہ کریں"۔ دوسرے تمام کاموں کو روک دیں اور "پہلے سے کام" کریں۔ کاموں اور "پہلے کاموں" میں بڑا فرق ہے پہلے کام پیار سے۔ لبریز دل کے ساتھ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کئے گئے تھے کہ ہم اپنی نااہلی کے سبب سے خدا کے لئے کچھ نہ کر سکتے تھے۔ اِس چیز کی منظر کشی کرنے کے لئے یسوع نے تاکستان کے مزدوروں کی تمثیل بیان کی۔ (متی ۲۰ : ۱-۱۶) اس تمثیل میں ہم دیکھتے ہیں۔

۱- وہ مزدور جو ایک دینار مزدوری پر راضی ہوئے۔
۲- وہ جنہیں یہ بتایا گیا "جو واجب ہے تم کو دوں گا"۔

پہلا گروہ اپنی مزدوری کا دعویٰ اپنی اہلیت کی بنا پر کرتا ہوگا۔ اور ان کے کام کے ساتھ شکایات اور بڑبڑاہٹ پائی جاتی ہوگی۔ دوسرے گروہ کے لوگ اپنی نااہلیت کو محسوس کرتے ہوئے دلجمعی سے کام کرتے ہوں گے اور شاید انہوں نے پہلے گروہ کے مساوی بلکہ اُن سے بھی زیادہ کام کیا ہو۔ اسی لئے انہیں بھی ان کے برابر ادا کیا گیا۔

خدا کلیسیا سے کہتا ہے۔ "اگر تو توبہ نہ کرے تو میں تیرے چراغدان کو اس کی جگہ سے ہٹا دوں گا"۔ چراغدان کے ہٹائے جانے سے یہ مُراد ہے کہ وہ خدا کی کلیسیا کہلانے سے دستبردار

ہو گئی ہے کیونکہ اُس نے اپنی پہلی سی محبت اور پہلے سے کام چھوڑ دیئے ہیں۔

اجر

"جو غالب آئے میں اُسے اُس
زندگی کے درخت میں سے جو خدا
کے فردوس میں ہے پھل کھانے کو
دوں گا" (مکاشفہ ۲ : ۷)

کلیسیا کو اپنے اجر کے بارے میں ضرور جاننا چاہیئے۔ افسیوں ۱ : ۱۶ میں مُقدس پولس دعا کرتا ہے کہ افسس کے ایمانداروں کے فہم کی آنکھیں روشن ہو جائیں تاکہ وہ دیکھ سکیں کہ اُن کے لئے کیا کچھ رکھا گیا ہے۔ غالب آنے والے کو 'زندگی کے درخت' کا پھل جو فردوس کے بیچ میں ہے کھانے کو دیا گیا ہے۔ (مکاشفہ ۲ : ۷ اور ۲۲ : ۲) - آدم کو اُس کے گناہ کرنے کے بعد زندگی کے درخت میں سے کھانے سے روک دیا گیا تھا۔ نئے عہد نامہ میں یہ حق غالب آنے والے کو واپس دے دیا گیا ہے۔ زندگی کا درخت زندگی کے دریا کے دونوں کناروں میں سے ایک کی جانب ہے۔ یہ دریا خدا اور برّہ کے تخت کے نیچے سے نکلتا ہے۔

صیون اور نیا یروشلیم

تخت کوہِ صیون پر ہے جو کہ عرشِ بریں کا بلند ترین مقام ہے۔

اور صیہون کا پہاڑ نئے یروشلیم میں واقع ہے (مکاشفہ ۲۲: ۱۱ اور یسعیاہ ۱۰: ۳۲)۔ غالب آنے والا اس جگہ پہنچے گا۔ اِس کو اور بہتر طور پر سمجھنے کے لئے ہمیں خیمۂ اجتماع کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

خیمۂ اجتماع تین حصّوں پر مشتمل ہے۔

(۱) بیرونی صحن
(۲) پاک مقام
(۳) قدوس القدس یا پاک ترین مقام

تمام خیمۂ اجتماع ابدی فردوس کا نمونہ ہے۔ ابدی فردوس میں تین جگہیں ہوں گی۔ جو یہ ہیں۔

(۱) نئی زمین
(۲) نیا آسمان
(۳) نیا یروشلیم

بیرونی صحن نئی زمین کا نمونہ ہے۔ پاک مقام نئے آسمان کا نمونہ ہے اور پاک ترین مقام نئے یروشلیم کا نمونہ ہے۔

زمینی خیمۂ اجتماع میں صرف سردار کاہن ہی الہامگاہ یعنی پاک ترین مقام میں جا سکتا تھا۔ اُسے اندر داخل ہونے کے لئے درج ذیل اہلیتیں درکار تھیں۔

(۱) اُسے مختون اسرائیلی ہونا چاہیئے تھا۔ (حزقی ایل ۴۴: ۹) نئے عہدنامہ میں یہ نئی پیدائش کا تجربہ ہے۔ (رومیوں ۲۸: ۲۹)

(۲) اُسے خدا کے لئے الگ کیا ہوُا لاوی ہونا چاہیئے تھا۔ (گنتی ۳: ۱۲) نئے عہدنامہ میں اِس کا بدل اعمال کی کتاب میں

دیکھتے ہیں۔ (اعمال ۲: ۴۰)
(۳) اُسے ایسا کاہن ہونا چاہیئے تھا جو کہ حوض میں نہلایا اور دُھلی ہوئی پوشاک پہنایا گیا ہو۔ نئے عہد نامہ میں اس کا مماثل پانی کا بپتسمہ ہے۔ (گلتیوں ۳: ۲۷)
(۴) اُسے مسح کے تیل سے مسح کیا گیا ہونا چاہیئے تھا۔ (خروج ۴۰: ۱۳)۔
نئے عہد نامہ میں اس کا مماثل رُوح القدس ہے۔ (اعمال ۱: ۸، رومیوں ۱۵: ۱۶)۔
(۵) اُسے کاہنوں میں سے الگ کیا ہوا اور چُنا ہُوا ہونا چاہیئے تھا تاکہ وہ ایسا سردار کاہن ہو جو آدمیوں میں پہلوٹھا ہو (خُدا کے لئے پہلا پھل)
نئے عہد نامہ میں اس کی مماثلت ہمارے پہلوٹھے کی کلیسیا کے طور پر پہچاننے سے ہوتی ہے۔ (عبرانیوں ۱۲: ۲۲-۲۳)۔
(۶) اُسے اپنا دہنا کان (سُننا) دہنا انگوٹھا (کام) اور دہنے پاؤں کے انگوٹھے (چلنا) کو خدا کے لئے مخصوص کیا ہوا ہونا چاہیئے تھا۔ اُس کی مخصوصیت ہوئی ہونی چاہیئے تھی تاکہ وہ جانتا ہو کہ اُسے خدا کی مرضی کو پُورا کرنا ہے۔ نئے عہد نامہ میں ہمیں نصیحت کی گئی ہے کہ
"اپنے بدن زندہ قربانی کے لئے نذر کریں" (رومیوں ۱۲: ۱، ۲)۔

(۷) جب اُسے پاک ترین مقام میں داخل ہونا ہوتا تو اُسے مہین کتانی لباس پہنے ہونا چاہیئے تھا تاکہ خدمت کا جلالی لباس (احبار ۱۶ : ۲۳ ؛ حزقی ایل ۴۴ : ۱۷-۱۹)۔
یہ نئے عہد نامہ کی ذاتی پاکیزگی اور مخصوصیت کے معیار کیطرف اشارہ کرتا ہے۔(افسیوں ۱ : ۴ ؛ کلسیوں ۱ : ۲۸)۔
یہ رُوحانی قابلیتیں ایک ایماندار کو فاتح اور اِس لائق بناتی ہیں کہ وہ نئے یروشلیم کا وارث ہو۔

خدا کی ابدیت مستقبل بعید میں شروع نہیں ہوتی بلکہ یہ اب بھی مَوجود ہے۔اِسی لئے یسُوع نے کہا

"اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان
لاتا ہے ابد تک کبھی نہ مرے گا۔"
(یوحنا ۱۱ : ۲۶)۔

اِس لئے جب تک ہم اِس زمین پر ہیں اپنے اجر سے جزوی طور پر حظ اُٹھا سکتے ہیں۔زندگی کا درخت جو خُدا کے فردوس کے درمیان ہے مسیح کو ظاہر کرتا ہے۔اُس نے صلیب پر ڈاکو کو کہا

"مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آج ہی
تُو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا"
(لوقا ۲۳ : ۴۳)۔

یہاں جس فردوس کا ذکر ہے وہ تمام آسمانی مقاموں کے لئے عام نام ہے۔جب کوئی شخص پاک رُوح حاصِل کرتا ہے تو وہ سرفراز کیا جاتا اور مسیح کے ساتھ آسمانی مقاموں پر بٹھایا جاتا ہے اس کے بعد اُس

اس کی زندگی عسکری ہو جاتی ہے۔ یہ وہ زندگی ہے جو مسیح کے ساتھ خدا میں پوشیدہ (کلسیوں ۳:۳) ۔ اور زمین پر مخصوص کی ہوئی جسمانی زندگی ہے۔ (کلسیوں ۳:۵)۔ تب اُسے خداوند میں قائم رہنے کے لئے مستعد رہنا چاہیئے اور لغزش نہ کھانی چاہیئے کیونکہ اُس میں قائم رہنے سے وہ اس قابل ہوتا ہے کہ تمام آزمائشوں پر غالب آ سکے اور زندگی کے درخت تک رسائی حاصل کر سکے تاکہ وہ اُس میں بڑھتا رہے۔

پس کلیسیا کو لازماً کامران زندگی رکھنی چاہیئے تاکہ خدا کے حضور میں رہے اور خداوند یسوع مسیح کے عرفان میں بڑھے۔

سمُرنا کی کلیسیا

(مکاشفہ ۲:۸-۱۱)

مسیح کا مکاشفہ

"جو اوّل و آخر ہے اور جو مر گیا تھا اور زندہ ہوا وہ یہ فرماتا ہے:"

(مکاشفہ ۲:۸)

اِس مکاشفہ کی روشنی میں یہ کلیسیا اپنی خطا کو دیکھ سکتی تھی۔ یہ مکاشفہ اُن کو خوف دلانے کے لئے دیا گیا۔ کیونکہ اُن کے پاس اُسکے 'اوّل اور آخر' ہونے کا الہام نہ تھا۔ (عبرانیوں ۱۲:۲)

خوف اُس وقت پیدا ہوتا ہے جب ذہن میں سوالات اور شکوک

پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے کیا میں نے سفر شروع کرنے میں غلطی کی؟
کیا خدا مجھے نکال لے گا؟ کیا میں آخر تک پہنچ سکوں گا؟ کیا فتح مند اور پاکیزہ زندگی ممکن ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔ خدا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے تاکہ ہمیں آخر تک لے جائے۔ ہمیں موت سے خوف نہیں کھانا چاہیئے۔ اگرچہ وہ مر گیا تھا مگر اب جی اُٹھا ہے اور زندہ ہے۔ موت کوئی شکست نہیں۔ جب لوگ دکھوں میں سے گزرتے ہیں۔ اور ان کی رہائی کے لئے کی گئی دعاؤں اور عرض و منت کا جواب نہیں ملتا تو وہ اس شک میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ آیا خدا ان کے ساتھ ہے یا نہیں؟ یا سوچتے ہیں کہ خدا کو اُن کی مشکلات سے کوئی سروکار نہیں۔ اِس طرح سے خوف ان پر اپنا تسلط کر لیتا ہے۔ خداوند کا وعدہ یہ ہے۔

"دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ
تمہارے ساتھ ہوں۔ (متی ۲۸ : ۲۰)

کوئی بھی دوست یا عزیز ہمیں یقینی طور پر مدد نہیں دے سکتے چاہیئے کتنے بھی اچھے اور پیار کرنے والے کیوں نہ ہوں اُن کا پیار اور مدد بہت محدود ہیں۔ خوف ایک خطرناک چیز ہے جو ہماری توجہ کو خدا سے ہٹا دیتا ہے۔ سمرنہ کی کلیسیا نے یہ رویا کھو دی تھی کہ خداوند مر گیا تھا اور اب جیتا ہے۔ یسوع کا جی اٹھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ موت پر غالب آیا ہے اور یہ کہ موت تمام چیزوں کا خاتمہ نہیں ہے۔ خداوند کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں اور وہ ہماری مشکلات کو حل کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔

یسوع اپنے جی اٹھنے کے بعد بند دروازوں میں سے گزر کر اپنے

شاگردوں سے ملنے آیا۔ باوجود اس کے کہ تمام دروازے ناساعد حالات اور رکاوٹوں سے بند ہوں پھر بھی خداوند ہمارے ساتھ ہے اور کہتا ہے

"میں تیرے کام مصیبت اور غریبی کو
جانتا ہوں" (مکاشفہ ۲: ۹)

'اجر'

جو دکھ تجھے سہنے ہوں گے اُن سے خوف نہ کر۔ دیکھو ابلیس تم میں سے بعض کو قید میں ڈالنے کو ہے تاکہ تمہاری آزمائش ہو۔ اور دس دن تک مصیبت اُٹھاؤ گے۔

"جان دینے تک بھی وفادار رہ تو
میں تجھے زندگی کا تاج دوں گا۔"

(مکاشفہ ۲: ۱۰)

ہماری **مصیبتیں** صرف **دس روزہ** ہیں۔ گنتی ۱۴: ۲۲ میں خدا بنی اسرائیل سے کہتا ہے۔

"اُن لوگوں نے مجھے دس بار آزمایا ہے۔ 'دس' دن ہماری آزمائش کے دنوں کے تصور کو پیش کرتے ہیں۔ خدا نے بنی اسرائیل کو خاص مشکلات میں سے گزارنا تھا تاکہ اُن کو جانچ سکے اور اُن کے دل کا حال جان سکے۔ اور اُن کو دکھا سکے کہ وہ کیا ہیں۔ (استثنا ۸: ۲)

مشکلات ہمیں کمزور نہیں کرتیں بلکہ ہم پر یہ ظاہر کرتی ہیں کہ ہم کتنے کمزور ہیں۔ گوہر کی آب و تاب اس کے پہلوؤں پر منحصر ہے۔ دکھ اور تکلیفیں خدا کے چنیدہ فرزند کو اُس کے اور زیادہ قریب کرتی ہیں۔ اور اُسے گوہر کی طرح درخشاں بناتی ہیں۔ خدا ہمیں بیابان میں لے جاتا ہے تاکہ اطمینان کے ساتھ ہم سے بات کرے۔ دس دن کی مصیبتیں اِس بات کی طرف بھی اشارہ کرتی ہیں کہ ہماری مُصیبتیں چند روزہ ہیں۔

تین تاج

سمرنہ کی کلیسیا کو یہ نصیحت کی گئی کہ وہ جان دینے تک بھی وفادار رہے تاکہ وہ "زندگی کے تاج" کی حقدار ہو۔ کلامِ مُقدس میں تین تاجوں کا ذکر ہے جو کہ مُقدسوں کا اجر ہیں یعنی راستبازی کا تاج، زندگی کا تاج اور جلال کا تاج۔

یہ تاج دنیاوی تاج کی طرح کے نہیں ہیں۔ کیونکہ آسمانی چیزیں زمینی سامان سے نہیں بنیں۔ (عبرانیوں ۹:۱۱)

زندگی کا تاج

زندگی کا تاج اُن لوگوں کے لئے ہے جو وفادار ہیں۔ بلکہ وہ جو جان دینے تک وفادار ہیں۔ وفاشعاری ایک بڑی صفت ہے۔ صرف وفاداری ہی دوڑ دوڑ سکتا اور اسے ختم کر سکتا ہے۔ رومیوں کی کلیسیا کو لکھتے ہوئے پولس کہتا ہے۔ وہ (خدا) ہر ایک کو اُس کے

کاموں کے موافق بدلہ دے گا۔ جو نیکوکاری میں ثابت قدم رہ کر جلال اور عزّت اور بقا کے طالب ہوتے ہیں۔ اُن کو ہمیشہ کی زندگی دے گا۔ (رومیوں ۲: ۶، ۷)۔ یہ ابدی زندگی کیسی وفادار زندگی کے لئے ایک ایسے تاج کی مانند ہے۔ جس کے ساتھ جلال۔ عزت اور ابدیت ہو۔

راستبازی کا تاج

راستبازی کا تاج اُن کے لئے ہے جو اُس کے ظہور کے آرزو مند ہیں۔ اُس کے ظہور کے آرزو مند ہونا یا اُس کی آمدِ ثانی کی اُمید رکھنا پاک ترین سوچ ہے۔ مقدسین کو خداوند کے جلد آنے کی اُمید میں زندہ رہنا چاہیئے۔ ہم مُقدس پولس کی گواہی کو دیکھتے ہیں۔ جو اُس کے ظہور کا مشتاق تھا۔

"اُس نے اچھی کشتی لڑی دوڑ کو
ختم کیا۔ اور ایمان محفوظ رکھا۔"
(۲ تمیتھیس ۴: ۷)۔

جلال کا تاج

یہ تاج خدا کے مخصوص کئے گئے خادموں کے لئے ہے جو گلہ کو چراتے ہیں۔ اِس لئے جن جانوں کو خدا ہمیں دیتا ہے انہیں محفوظ رکھنا چاہیئے اور کاملیت کی راہ پر گامزن ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہی ہمارا اجر ہیں۔ پولس اُن سے جو اُس کی طرف رجوع لائے کہتا ہے

کہ ہمارا جلال اور خوشی تم ہی تو ہو۔ (۱ تھسلنیکیوں ۲ : ۲۰) - فلپی کے ایمانداروں کے بارے میں وہ کہتا ہے

"۔۔۔۔ تاکہ مسیح کے دن مجھے فخر ہو کہ
نہ میری دوڑ دھوپ بے فائدہ ہوئی
اور نہ میری محنت اکارت گئی۔"
(فلپیوں ۲ : ۱۶)

پرگمن کی کلیسیا

(مکاشفہ ۲ : ۱۲ - ۱۷)

مسیح کا مکاشفہ

"جس کے پاس دو دھاری تیز تلوار
ہے وہ فرماتا ہے۔" (مکاشفہ ۲:۱۲)۔

"تلوار"

خدا کے کلام کا مظہر ہے۔ (عبرانیوں ۴ : ۱۲) - جو خدا کے منہ سے نکلتا ہے۔ اوّل یہ ضروری ہے کہ خدا کے کلام کا الہام رُوح اور نفس کو جُدا کر کے گزرے۔

ہمارا نفس ہمیں دنیا کی طرف مائل کرتا ہے لیکن رُوح ہمیں خدا کی طرف لے جاتی ہے۔ خدا کا کلام ہمیں دنیاوی اور آسمانی زندگی میں فرق دکھاتا ہے اور ہمیں خدا کے جلال کی اُمید پر فخر کرنے میں

مدد دیتا ہے (رومیوں ۵ : ۲) - محض کلامِ مقدس کا پڑھ لینا ہماری کوئی مدد نہیں کرتا - بلکہ ہمیں اس پر غور کرنا چاہیئے اور مکاشفات کو حاصل کرنا چاہیئے -

دوم، مسیح کو خداوند کہا گیا ہے اور اُس کی زندگی کے لئے ایک معیار ہے - خُدا کا کلام بند بند اور گودے گودے کو جُدا کر کے گزر جاتا ہے - (عبرانیوں ۴ : ۱۲) - یہ تمام جسمانی خواہشوں اور نفسانی بندھنوں سے جدائی ہے -

سوم - خدا کا کلام ہماری سوچوں اور دل کے ارادوں کو جان لیتا ہے - اور ہم پر عیاں کرتا ہے کہ ہم کیا ہیں -

'خطا'

" لیکن مجھے چند باتوں کی تجھ سے
شکایت ہے - اِس لئے کہ تیرے ہاں
بعض لوگ بلعام کی تعلیم ماننے والے
ہیں جس نے بلق کو بنی اسرائیل کے سامنے
ٹھوکر کھلانے والی چیز رکھنے کی تعلیم
دی یعنی یہ کہ وہ بتوں کی قربانیاں کھائیں
اور حرامکاری کریں - چنانچہ تیرے ہاں
بھی بعض لوگ اسی طرح نیکلیوں کی تعلیم
ماننے والے ہیں " (مکاشفہ ۲ : ۱۴-۱۵)

وہ اِن جھوٹی تعلیموں کی طرف جُھک گئے تھے -

(ا) بلعام کی تعلیم

(ا) ناجائز انتفاع کے لالچ میں خدا کے لوگوں کو گمراہ کرنا بلعام کی تعلیم کہلاتا ہے۔

بلعام خدا کا بندہ تھا۔ اُس نے کئی ایک عظیم الشان نبوتیں کیں۔ اُس نے یہودیوں کے الگ مسکن اور آنے والے نجات دہندہ یعنی مسیح کے بارے میں بتایا۔ اس نے کہا کہ اسرائیل میں کوئی بدی نہیں ہے۔ اور یہ کہ بادشاہ کی سی للکار ان کے بیچ میں ہے خدا نے اُسے بتایا کہ اسرائیل مبارک ہے اس لئے وہ اُن پر لعنت نہ کرے۔ لیکن جب بلق نے بار بار اُسے انعام کی پیش کش کی تو اس کا دل گمراہ ہو گیا۔ دولت کا پیار تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ بلعام نے بلق کو مشورہ دیا کہ اسرائیل کو گمراہ کرے تاکہ وہ خدا کا قہر ان پر لائے اور دنیاوی انعام حاصل کرے۔ چنانچہ اُس نے خدا کی نعمت کو ذاتی مفاد کے لئے استعمال کیا اور نہ صرف اسرائیل، بلکہ خود پر بھی تباہی لایا۔ یہ بُری رُوحیں جو قائن بلعام قورح۔ ابی سلوم۔ عمالیقی اور دوسرے لوگوں کے ذریعہ کام کرتی رہیں۔ اس آخری زمانہ میں کلیسیا کے خلاف اس کے ہی کچھ لوگوں کے ذریعہ سے کام کریں گی۔ اُن پر افسوس! کہ یہ قائن کی راہ پر چلے اور مزدوری کے لئے بُری حرص سے بلعام کی سی گمراہی اختیار کی اور قورح کی طرح مخالفت کر کے ہلاک ہوئے۔ (یہوداہ ۱۱) اسی لئے ہمیں بُری رُوحوں کے خلاف مزاحمت کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔

بتوں کی قربانی کھانے کے متعلق

پولُس رسول اکرنتھیوں ۸ : ۴ - ۷ میں بڑی خوبصورت تشریح کرتا ہے، سوا ایک کے اور کوئی خدا نہیں اور ہم جانتے ہیں کہ بُت کوئی چیز نہیں اور مکروہ ہیں - لیکن سب کو یہ علم نہیں - اگر ہم اپنی آزادی کو بروئے کار لائیں اور بتوں کی قربانی کھائیں تو کمزور ایمان والے بھائی کا ضمیر جو ان قربانیوں سے رہائی پا گیا ہو ناپاک ہو جائے گا - اور وہ ہماری اس حرکت سے ٹھوکر کھائے گا - اسی طرح حرص کو بُت پرستی کہا گیا ہے - اور خدا کے فرزند کو چاہیئے کہ اسے معلوم کرے -

زناکاری!

یہ ایسے افعال ہیں جن کا خُدا کے کسی بھی فرزند کو کبھی بھی مرتکب نہیں ہونا چاہیئے - پولُس کہتا ہے -

"اور جیسا کہ مقدسوں کو مناسب
ہے تم میں حرامکاری اور کسی طرح کی
ناپاکی یا لالچ کا ذکر تک نہ ہو -"

(افسیوں ۵ : ۳)

ب - نیکلیوں کی تعلیم

یہ ایک متنازعہ مسئلہ ہے - عام تفسیر یہ ہے کہ یہ تعلیم کاہن کی عوام

پر حکومت کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ تاہم خدا کے منصوبہ میں ایسا کبھی بھی شامل نہ تھا کہ اُس کے خادم اور ایماندار ایسی خدمت رکھیں۔ (عبرانیوں ۱۳ : ۱۷) ۔ دوسری طرف خدا نے کاہن سے کبھی یہ توقع نہیں رکھی کہ وہ عوام پر حکومت جتائے (۱ پطرس ۵ : ۳) اِس لئے یہ تفسیر درست نہیں ہو سکتی۔

دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ یہ کسی فرقہ سے زیادہ نہیں تھا۔ جسے نیکلاؤس نے قائم کیا۔ یہ اُن ساتوں میں سے ایک تھا جو کھانے کا انتظام کرنے کے لئے چنے گئے تھے۔ (اعمال ۶ : ۵) وہ ایک انطاکی نومذہب تھا۔ یہودیت میں نومریدوں کی کئی قسمیں تھیں۔ جو ختنہ کے ذریعہ سے یہودی کئے جاتے تھے حتیٰ کہ پولس کے دنوں میں بھی یہودی مسیحی اِس بات پر زور دیتے تھے کہ اُن کی مانند تمام مسیحیوں کا بھی ختنہ کیا جائے۔ شاید نیکلینی ان کا راہبر تھا۔ اور تب سے یہ گروہ نیکلیتی کہلانے لگا۔

پَولُس کی اپنی زندگی میں کسی نہ کسی طرح جھوٹی تعلیمیں اور جھوٹے استاد خدا کی کلیسیا میں داخل ہوئے جن کی خداوند نے مذمت کی۔ اِس لئے ہمیں جھوٹی تعلیمات سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ یہ ہماری خداوند کے لئے آمدِ ثانی کی تیاری میں رکاوٹ پیدا کریں گی۔

تدارک

"پس توبہ کر۔ نہیں تو میں تیرے
پاس جلد آکر اپنے منہ کی تلوار کے ساتھ

لڑوں گا" (مکاشفہ ۲: ۱۶) ۔

پرگمن کی کلیسیا برگشتہ ہوگئی تھی کیونکہ اُس نے خدا کے کلام کے الہام کو مُسترد کیا تھا۔ کلامِ الہٰی سے عدمِ معرفت ہمیں گمراہی کی طرف دھکیل دی ہے۔ اِس لئے خدا انہیں نصیحت کرتا ہے کہ توبہ کریں۔ جب ہم اُس کے پُر فضل کلام کی طرف متوجہ نہیں ہوتے جو ہمیں تعمیر کرنے اور پاک کئے گئے بھائیوں کے درمیان میراث دینے کے قابل ہے تو یہی کلام ہماری عدالت کے کلام میں بدل جاتا ہے۔ ایسی تلوار جو اُس کے مُنہ سے نکلتی ہے۔ یسوع نے کہا،

"جو کلام مَیں نے کیا آخری دن وہی اُسے مجرم ٹھہرائے گا" (یوحنا ۱۲: ۴۳) ۔

اجر

"جو غالب آئے مَیں اُسے پوشیدہ مَن میں سے دُوں گا اور ایک سفید پتھر دُوں گا۔ اس پتھر پر ایک نیا نام لکھا ہُوا ہوگا جسے اُس کے پانے والے کے سوا کوئی نہ جانے گا" (مکاشفہ ۲: ۱۷) ۔

مَن یادگار کے طور پر عہد کے صندوق میں رکھا گیا تھا جو پاکترین مقام میں ہے۔ پوشیدہ مَن، خدا کے کلام سے گہرے مکاشفہ کی

طرف اشارہ کرتا ہے ۔ یہ غالب آنے والے کو دیا جاتا ہے پر دوسروں سے پوشیدہ رہتا ہے ۔

سفید پتھر

یہ قیمتی پتھر ہے ۔ قیمتی پتھر مختلف معدنیات کے باہم ٹھوس حالت میں آنے سے بنتے ہیں ۔ اور ایسا زمین کی اندرونی سطح میں دباؤ اور حرارت کے نتیجہ میں ہوتا ہے ۔ عمل ایک خاص ترکیب سے وقوع پذیر ہوتا ہے جس کا انحصار اِس میں پائے جانے والے سالموں کی اندرونی ساخت پر ہوتا ہے ۔ اِن پتھروں کی اپنی کوئی روشنی نہیں ہوتی لیکن ان کا انعکاس اور انعطاف اس قدر قوت والا ہے کہ وہ روشنی کی خفیف شعاعوں کو بھی اکٹھا کر لیتے ہیں ۔ اور انکو مختلف شاندار رنگوں میں منعکس کرتے ہیں ۔

بالکل ایسا ہی خائف شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور بالخصوص خدا کے خادموں کے ساتھ جو خوشی اور بے غرضی کے ساتھ کلیسیا کا بوجھ بے شمار مشکلات اور آزمائشوں میں برداشت کرتے ہیں ۔ اور خدا کی محبت سے مضبوط ہوتے ہیں ۔ (رومیوں ۵ : ۳ - ۵) وہ خدا کی نظر میں بیش قیمت اور صاف شفاف ہو جاتے ہیں ۔

"... ایک نیا نام .... جسے اُس کے پانے والے کے سوا کوئی نہ جانے گا "

---

۱ - قلم پذیری کا عمل

اِس کا مطلب ہے کہ اِس اسم کو صرف خدا اور اس کا پانے والا جانتا ہوگا۔ یہ خدا کے ساتھ گہری قربت کو ظاہر کرتا ہے۔ مُقدس پولس کہتا ہے۔

"اور مَیں اُس کو اور اُس کے جی اُٹھنے
کی قدرت کو اور اس کے ساتھ دُکھوں
میں شریک ہونے کو معلوم کروں اور اُس
کی موت سے مُشابہت پیدا کروں"
(فلپیوں ۳: ۱۰)

صرف خدا ہی اُس کے ساتھ ہمارے پیار اور اُس تقدیس کو جو ہم پوشیدگی میں کرتے ہیں جانتا ہے۔ خدا کے لئے ہماری محبت اور خدمت کو مخلص پاکیزگی کے ساتھ منسلک ہونا چاہیئے۔

مختلف لوگ ہمیں مختلف طور سے جانتے ہیں۔ مختلف طرح سے پیار کرتے، اور مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔ کچھ ہمیں ہمارے خاندانی نام سے پکارتے ہیں۔ دوسرے مسیحی نام سے پکارتے ہیں۔ لیکن جو لوگ ہمیں بے حد چاہتے ہیں وہ ہمیں ہمارے پیار کے نام سے بُلاتے ہیں جس سے کہ صرف خاص لوگ ہی واقف ہیں۔

ہمارے نام ہماری میراث کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔ خدا کی بادشاہی میں ہماری میراث ہمارے ناموں کے مطابق ہوگی۔ جیسا کہ ہمارے خداوند کے بارے میں کہا گیا۔

"اور فرشتوں سے اِسی قدر بزرگ
ہوگیا جس قدر اس نے میراث میں اُن

سے افضل نام پایا۔"

(عبرانیوں ۱: ۴)۔

تھواتیرہ کی کلیسیا

مکاشفہ ۲ : ۱۸ - ۲۹

مسیح کا مکاشفہ

"خدا کا بیٹا جس کی آنکھیں آگ کے شعلہ کی مانند اور پاؤں خالص پیتل کی مانند ہیں۔ یہ فرماتا ہے کہ میں تیرے کاموں اور محبت اور ایمان اور خدمت اور صبر کو تو جانتا ہوں کہ تیرے پچھلے کام پہلے کاموں سے زیادہ ہیں۔"

(مکاشفہ ۲: ۱۳-۱۹)

ہم پہلے ہی اِس بات کی وضاحت کر چکے ہیں کہ آنکھیں آگ کے شعلہ کی مانند، ہونا کیا مطلب رکھتی ہیں۔ خدا کے ہر خادم کو مسیح کا ایسا ہی فہم رکھنا چاہیئے۔ وہ صرف خدا کا بیٹا ہی نہیں جس نے ہمارے واسطے اپنی جان قربان کی بلکہ وہ ایسی شخصیت ہے جو ہمارے ارادوں اور مقاصد کو جانتی ہے۔ ہمیں ہمیشہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنی آنکھوں کے وسیلہ سے ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ آگ کے شعلہ

کی مانند آنکھیں اندھیرے میں سے دیکھنے پر قادر ہیں - اِس لئے خداوند کی آنکھوں سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں - اور اُسے اندھیرے میں دیکھنے کے لئے روشنی کی ضرورت نہیں -

خداوند کہتا ہے 'میں جانتا ہُوں' ہاں وہ ہمارے تعلق سے ہر بات جانتا ہے یعنی ہمارے اعمال و افعال ہماری محبت ہماری خدمت ہمارا ایمان اور ہمارا صبر - وہ صرف ہماری اچھائیوں کو ہی نہیں بلکہ ہماری خطاؤں اور ناکامیوں کو بھی دیکھتا ہے -

'پاؤں خالص پیتل کی مانند'

قوت کا اظہار کرتے ہیں جو اس کی مشیت عدالت کو ظاہر کرتا - چاہے وہ ہمیں فوراً سزا نہ دے -

> "مگر وہ گناہ سے چشم پوشی نہ کرے گا - اگر ہم دنیا کے ساتھ مجرم نہیں ٹھہرنا چاہتے تو ہمیں اپنے آپ کو جانچنا چاہیے" (۱ کرنتھیوں ۱۱: ۳۱-۳۲) -

'خطا'

> "پر مجھے تجھ سے یہ شکایت ہے کہ تُو نے اس عورت ایزبل کو رہنے دیا ہے جو اپنے آپ کو نبیہ کہتی ہے اور

میرے بندوں کو حرامکاری کرنے اور
بتوں کی قربانیاں کھانے کی تعلیم دے
کر گمراہ کرتی ہے۔ میں نے اس کو توبہ
کرنے کی مہلت دی مگر وہ اپنی حرامکاری
سے توبہ کرنا نہیں چاہتی۔"
(مکاشفہ ۲: ۲۰-۲۱)

تھواتیرہ کی کلیسیا کی ایک خاص صفت تھی جو اُسے دوسری کلیسیاؤں سے ممتاز کرتی تھی یعنی محبّت۔ اُس لئے اُن میں محبت کے کام تھے۔ لیکن اُن کی محبت اشتہائے جنسی میں بدل گئی۔ اور انہیں زناکاریوں میں لے گئی۔ کیونکہ وہ اپنی محبّت کو پاکیزگی میں قائم رکھنے میں ناکام رہے۔

ایزبل کی روح اِس کلیسیا میں کام کر رہی تھی۔ یعنی کلیسیا غلط تعلیمات کو برداشت کر رہی تھی۔ ایزبل اخی اب کی بیوی تھی۔ اور بُت پرست اور شریر تھی۔ وہ بنی اسرائیل کو گمراہ کرتی تھی کہ اجنبی دیوتاؤں یعنی بعل اور عستارات وغیرہ کی پرستش کریں۔ حالانکہ ایزبل بہت عرصہ پہلے مر چکی ہے۔ لیکن اُس کی رُوح اب بھی کام کرتی ہے۔ جس کا صرف پاک روح ہی امتیاز کر سکتا ہے۔ جیسا کہ یہوداہ کہتا ہے کہ ہمیں ایسی رُوحوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے جو کہ خدا کی کلیسیا میں اِس لئے داخل ہوتی ہیں تاکہ اُسے مسیح کی آمد کی تیاری سے باز رکھ سکیں۔ سنئے یہوداہ کیا کہتا ہے۔

"اِن پر افسوس! کہ یہ قائنؔ کی راہ پر

چلے اور مزدوری کے لئے بڑی حرص
سے بلعام کی سی گمراہی اختیار کی اور
قورح کی طرح مخالفت کرکے ہلاک
ہوئے" (یہوداہ ۱۱)

ایسی کلیسیا جو رُوحانی طور پر آگے بڑھنے کی خواہشمند ہو اُسے ایسی تاثیروں کا امتیاز کرنا چاہیئے۔ اور ان سے آزاد ہونا چاہیئے۔

تدارک

"دیکھو مَیں اس کو بستر پر ڈالتا ہوں
اور جو اُس کے ساتھ زنا کرتے ہیں۔ اگر
اُس کے کاموں سے توبہ نہ کریں تو اُن
کو بڑی مُصیبت میں پھنساتا ہوں۔ مگر
تم تھواتیرہ کے باقی لوگوں سے جو
اُس تعلیم کو نہیں مانتے اور ان باتوں
سے جنہیں لوگ شیطان کی گہری باتیں
کہتے ہیں ناواقف ہو یہ کہتا ہوں کہ
تم پر اور بوجھ نہ ڈالوں گا۔ البتہ جو
تمہارے پاس ہے میرے آنے تک
اُس کو تھامے رہو۔ (مکاشفہ ۲:
۲۲، ۲۴، ۲۵)

انہیں توبہ کرنے کے لئے کہا گیا تاکہ وہ مُصیبت سے بچ سکیں

گو کہ یہ خدا کی مرضی نہیں کہ کوئی بھی بیمار ہو۔ پھر بھی خدا بیماری کو اجازت دیتا ہے کیونکہ ہم دیدہ دانستہ اپنی غلطیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ہمیں توبہ کرنی چاہیئے اور اس کے دیدار کے طالب ہونا چاہیئے۔ تب اُسی وعدہ کے مطابق شفا آئے گی جس میں کہا گیا ہے کہ:

"اگر تو دل لگا کر خداوند اپنے خُدا
کی بات سُنے اور وہی کام کرے جو اُس
کی نظر میں بھلا ہے۔ اور اُسی کے
حکموں کو مانے اور اس کے آئین پر
عمل کرے تو میں اُن بیماریوں میں سے
جو مَیں نے مصریوں پر بھیجیں تجھ پر
کوئی نہ بھیجوں گا۔ کیونکہ مَیں خداوند تیرا
شافی ہوں"۔ (خروج ۱۵: ۲۶)

تاہم اِس کلیسیا میں کچھ ایسے لوگ تھے جو شیطان کے پھندے میں نہ پھنسے اور وہ شیطان کی گہری باتوں سے ناواقف تھے جن میں وہ انہیں پھنسانا چاہتا تھا۔ ایسوں سے یہ کہا گیا کہ "جو تمہارے پاس ہے میرے آنے تک تھامے رہو"۔ ہمیں اُس کی محبّت میں قائم رہنا چاہیئے اور تمام برکات اور نیک کاموں کو جو ہماری زندگیوں میں ہوئے محفوظ رکھنا چاہیئے۔

اجر

"جو غالب آئے اور جو میرے کاموں
کے مواقف آخر تک عمل کرے مَیں اُسے
قوموں پر اختیار دُوں گا۔ اور وہ لوہے
کے عصا سے اُن پر حکومت کریگا۔ جس
طرح سے کمہار کے برتن چکنا چور ہو جاتے
ہیں۔ چنانچہ مَیں نے بھی ایسا اختیار
اپنے باپ سے پایا ہے اور مَیں اُسے
صبح کا ستارہ دُوں گا۔"

(مکاشفہ ۲: ۲۶-۲۸)

"خُداوند کے ساتھ ہماری گہری رفاقت ہمیں مسیح کے ساتھ ہم میراث بنا دیتی ہے۔ جو ہمیں ہزار سالہ بادشاہی میں قوموں پر حکومت کرنے کی قدرت بخشے گا۔

مسیح **صبح کا ستارہ** ہے (مکاشفہ ۲۲: ۱۸) اِس لئے صبح کا ستارہ پانے کا مطلب یہ ہے کہ مسیح ہمارا سب کچھ ہو گا۔ پس مُقدس پولُس اپنی زندگی کا مدعا بیان کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"بلکہ مَیں اپنے خداوند مسیح یسُوع کی پہچان
کی بڑی خوبی کے سبب سے سب چیزوں
کو نقصان سمجھتا ہوں جس کی خاطر مَیں نے

"سب چیزوں کا نقصان اُٹھایا اور اُنکو
کوڑا سمجھتا ہوں تاکہ مسیح کو حاصل کروں۔"
(فلپیوں ۳:۸)

تیسرا باب

سات کلیساؤں کو پیغامات

سردیس کی کلیسیا (مکاشفہ ۳: ۱-۶)

مسیح کا مکاشفہ

"جس کے پاس خدا کی سات روحیں اور
سات ستارے ہیں وہ یہ فرماتا ہے"
(مکاشفہ ۳: ۱)

'سات روحیں'

خدا کے تخت کے سامنے ہیں۔ روح القدس تو ایک ہی ہے
لیکن اس ایک میں سات ارواح ہیں۔ ہم پڑھتے ہیں کہ یہ سات
روحیں خدا کے برہ کی سات آنکھیں ہیں۔ "اور میں نے اس تحت اور
چاروں جانداروں اور ان بزرگوں کے بیچ میں گویا ذبح کیا ہوا ایک
برہ کھڑا دیکھا۔ اس کے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں۔

یہ خدا کی ساتوں رُوحیں ہیں جو تمام رُوئے زمین پر بھیجی گئی ہیں"۔ (مکاشفہ ۵:۶)" آنکھیں" حکمت و خرد کی مظہر ہیں۔

پولس رُسول نے دُعا کی کہ

" خدا تمہیں اپنی پہچان میں حکمت اور
مکاشفہ کی رُوح بخشے اور تمہارے
دِل کی آنکھیں روشن ہو جائیں ..."
(افسیوں ۱: ۱۷-۱۸)

" سینگ" خدا کی نجات دینے والی اور
غالب آنے والی قدرت کی طرف
اشارہ کرتے ہیں۔ (لوقا ۱: ۹
زبور ۱۳۲: ۱۷، زبور ۹۲: ۱۰)۔

پس سات رُوحیں خدا کی کامل حکمت اور قدرت کو دکھاتی ہیں جو کہ دو خاص صفاتِ الٰہی ہیں۔ اِس لئے پولس کہتا ہے۔

" پس جو بلائے ہوئے ہیں یہودی ہوں
یا یونانی اُن کے نزدیک مسیح خدا کی
قدرت اور خدا کی حکمت ہے۔"
۱- کرنتھیوں ۱: ۲۴)

خُداوند اپنے آپ کو کامل قدرت اور خدا کی حکمت کے طور پر ظاہر کر کے کلیسیا کو یہ سمجھانا چاہتا ہے کہ کاملیت تک پہنچنا صرف اُسی کے وسیلہ سے ممکن ہے اگر کلیسیا اپنے آپ کو کاملیت تک پہنچانا چاہتی ہے تو پاک رُوح کو اپنی تمام نعمتوں کے ساتھ اس میں کام کرنا ہو گا۔

رُوح کی یہ نعمتیں دو حصّوں میں تقسیم کی جا سکتی ہیں۔ قدرت کی نعمتیں اور حکمت کی نعمتیں۔ بہتیرے پاک روح کو اپنے اندر زور سے کام کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اور اِسی لئے وہ کاملیت تک نہیں پہنچ سکتے۔

نشانات تسارے

مسیح کی نعمتوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو کہ کلیسیا کی خدمتیں ہیں۔ کلیسیا کو کاملیت تک پہنچانے کے لئے رُوح کی نعمتوں کے ساتھ ہمیں مختلف خدمت گوارہ بھی دیئے گئے ہیں۔ "اور اُسی نے بعض کو رسول اور بعض کو نبی اور بعض کو مبشر اور بعض کو چرواہا اور اُستاد بنایا تاکہ مُقدس لوگ کامل بنیں اور خدمت کے کام کے ذریعہ مسیح کا بدن ترقی پائے" (افسیوں ۴: ۱۱-۱۲)۔

اگر ہم کاملیت کی طرف نگاہ نہ رکھیں اور نہ ہی یقین رکھیں کہ ایسا ممکن ہے تو ہم زندہ نہیں اٹھائے جائیں گے یا آمدِ ثانی پر ہماری قبولیت نہیں ہوگی۔

خطا

"مَیں تیرے کاموں کو جانتا ہوں کہ تو زندہ
کہلاتا ہے اور ہے مُردہ۔ مَیں نے تیرے
کِسی کام کو اپنے خدا کے نزدیک پُورا
نہیں پایا۔" (مکاشفہ ۳: ۱-۲)

خداوند کلیسیا کی حالت سے بخوبی واقف ہے۔ کبھی ہم اپنے گناہوں اور قصُوروں کے سبب سے مُردہ تھے۔

"خداوند نے ہمیں بچایا اور نیک اعمال
کے واسطے مسیح یسوع میں خلق کیا۔"

(افسیوں ۲: ۱، ۱۰)

جب ہم برگشتہ ہوتے ہیں تو ہم مُردہ تصّور کئے جاتے ہیں۔ اِس لئے ہم دونوں طرح سے مُردہ ہیں۔ (یہوداہ ۱۲) خدا کے سامنے ہماری تمام مسیحی سرگرمیاں راست نہ پائی جائیں گی۔

یرمیاہ کہتا ہے

"جو خُداوند کا کام بے پرواہی سے کرتا
ہے ملعُون ہو۔ اِس لئے ہمیں کہا گیا
ہے۔ مرُدوں میں سے جی اُٹھ تو مسیح
کا نور تجھ پر چمکے گا۔"

(افسیوں: ۵: ۱)

تدارک

"جاگتا رہ اور اُن چیزوں کو جو باقی ہیں
اور جو مٹنے کو تھیں۔ مضبوط کر۔۔۔

(مکاشفہ ۳: ۲)

اگر ہم نہ جاگیں اور نہ لوگوں کی مدد کریں اور جو کمزور رہیں ان کو مضبوط نہ کریں تو وہ ہمارے پاس دُولہا کی طرح نہیں۔ بلکہ ہم پر چور کی مانند آپڑے گا۔

'اجر'

"جو غالب آئے اُس کو اسی طرح سفید
پوشاک پہنائی جائے گی - اور میں اُس
کا نام کتابِ حیات سے ہرگز نہ کاٹوں
گا بلکہ اپنے باپ اور اُس کے فرشتوں
کے سامنے اُس کے نام کا اقرار کرونگا"
(مکاشفہ ۳:۵)

سفید پوشاک پہنایا جانا

مُقدسوں کی راستبازی کو ظاہر کرتا ہے - ہم کلامِ مقدس میں پڑھتے ہیں -

"اور اُس کو چمکدار اور صاف مہین کتانی
کپڑا پہننے کا اختیار دیا گیا - مہین کتانی
کپڑے سے مُقدس لوگوں کی راستبازی
کے کام مراد ہیں"
(مکاشفہ ۱۹:۸)

میسح نے خدا کی تمام مرضی کو پُورا کیا - اِس لئے وہ اُس کے حضور راستباز ٹھہرا - جب ہم خدا کی تمام مرضی کو پُورا کرتے ہیں تو ہمیں بھی اس کی راستبازی سے ملبس کیا جائے گا اور باپ اور اسکے فرشتوں کے سامنے ہماری تعریف کی جائے گی -

فلدلفیہ کی کلیسیا (۳: ۷-۱۳)

مسیح کا مُکاشفہ

"جو قدوس اور برحق ہے اور داؤد کی
کنجی رکھتا ہے جس کے کھولے ہوئے
کو کوئی بند نہیں کرتا اور بند کیے ہوئے
کو کوئی کھولتا نہیں وہ فرماتا ہے۔"
(مکاشفہ ۳: ۷)

مسیح کا یہ الہام کلیسیا کے کردار اور حالت کے عین مطابق ہے۔ وہ قدوس اور برحق ہے۔ صرف وہ کلیسیا جو اس سچائی کو سمجھتی ہے جو مسیح یسوع میں ہے۔ وہی اُس کی پاکیزگی کو محفوظ رکھ سکتی ہے وہ ہم سے توقع رکھتا ہے کہ ہم ایسے پاک ہوں۔ جیسا کہ وہ پاک ہے اور ایسے ایماندار ہوں جیسا کہ وہ ایماندار ہے۔

داؤد کی کنجی

کنجی قدرت اور اختیار کو ظاہر کرتی ہے۔ یسوع نے اپنے جلائے جانے کے بعد اپنے شاگردوں کو بتایا۔

"آسمان اور زمین کا کُل اختیار مجھے دیا
گیا ہے۔" (متی ۲۸: ۱۲)

یہاں اِسے داؤد کی کنجی کے طور پہ کہا گیا ہے۔ داؤد اسرائیل کا

عظیم ترین بادشاہ تھا اور خدا نے اسے اپنی قدرت اور اختیار دیا۔ لیکن مسیح اصل بادشاہ ہے۔ وہ الہٰوں کا الہٰ اور شاہوں پر شاہِ عظیم ہے اور داؤد کی اصل یا مابعد مثال ہے۔

نصیحت

"مَیں تیرے کاموں کو جانتا ہوں (دیکھ
مَیں نے تیرے سامنے ایک دروازہ
کھول رکھتا ہے۔ کوئی اُسے بند نہیں
کر سکتا)۔ کہ تجھ میں تھوڑا سا زور ہے
اور تو نے میرے کلام پر عمل کیا ہے اور
میرے نام کا اِنکار نہیں کیا۔"
(مکاشفہ ۳:۸)

'مَیں تیرے کاموں کو جانتا ہوں'

وہ ہمارے کسی بھی ایسے کام سے ناواقف اور بے پرواہ نہیں جو اُس کے نام میں اور اُس کے نام کے لئے کیا گیا ہو۔ چونکہ اِس کلیسیا نے اپنی تھوڑی سی قوت کو جو اُس میں تھی استعمال کیا اور اس کے کلام پر عمل کیا اور اُس کے نام کا اِنکار نہ کیا اور خداوند جس کے پاس داؤد کی کنجی ہے۔ اُس کے سامنے دروازہ کھولا۔ ہماری قوت تھوڑی ہے لیکن اگر ہم اُس کے کلام پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اور اُس کا اِنکار نہیں کرتے تو ہم ہر روز قوت پا کر صیون میں کامل پائے

جائیں گے۔

"مبارک ہے وہ آدمی جس کی قوت
تجھ سے ہے۔ جس کے دل میں صیون
کی شاہراہیں ہیں۔ وہ وادیٔ بکا سے
گذر کر اُسے چشموں کی جگہ بنا لیتے ہیں۔
بلکہ پہلی بارش اُسے برکتوں سے معمور
کر دیتی ہے۔ وہ طاقت پر طاقت
پاتے ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک صیون
میں خُدا کے حُضور حاضر ہوتا ہے۔"
(زبور ۸۴: ۵-۷)

'میرے نام کا اِنکار نہ کیا'

یہ قائم رہنے والی زندگی کو ظاہر کرتا ہے۔

"مَیں انگور کا درخت ہوں تم ڈالیاں
ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے۔ اور
مَیں اُس میں۔ وہی بہت پھل لاتا
ہے کیونکہ مجھ سے جُدا ہو کر تم کچھ نہیں
کر سکتے۔" (یوحنا ۱۵: ۵)

"چونکہ تُو نے میرے صبر کے کلام پر عمل
کیا ہے اِس لئے میں بھی آزمائش
کے اُس وقت تیری حفاظت کرونگا

جو زمین کے رہنے والوں کے آزمانے
کے لئے تمام دنیا پر آنے والا ہے۔"
(مکاشفہ ۳: ۱۰)

خدا کے کلام کو اُس کے صبر کا کلام، کہا گیا ہے۔ ہمیں صبر سے اُس کے کلام پر قائم رہنا چاہیئے تاکہ خُداوند ہمیں سنبھالے رکھے۔

"میں جلد آنے والا ہوں جو کچھ تیرے
پاس ہے اُسے تھامے رہ تاکہ کوئی
تیرا تاج نہ چھین لے۔"
(مکاشفہ ۳: ۱۱)

جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ تاج تین ہیں جو کہ مُقدسوں کو دیئے جاتے ہیں۔

(۱) زندگی کا تاج - اُن کے لئے جو جان دینے تک بھی وفادار رہیں" (مکاشفہ ۲: ۱۰، ۱۱)

(۲) راستبازی کا تاج - اُن کے لئے جو اپنی راستبازی کو خداوند کے ظہور کو دیکھنے کے لئے محفوظ کرتے ہیں۔ (۲ تیمتھیس ۴: ۸)۔

(۳) جلال کا تاج - اُن وفادار پیشواؤں کے لئے جن کی بھیڑیں اُن کے جلال کا باعث بنیں۔

مندرجہ بالا تمام صورتوں میں کلیسیا کو جو کچھ دیا گیا ہے اُسے اُس کو تھامے رکھنا ہے۔

تدارک

"جو غالب آئے میں اُسے خدا کے
مقدِس میں ایک ستون بناؤں گا۔
وہ پھر کبھی باہر نہ نکلے گا۔ اور میں اپنے
خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر یعنی
اُس نئے یروشلیم کا نام جو میرے خدا
کے پاس سے آسمان سے اُترنے والا
ہے اور اپنا نیا نام اُس پر لکھوں گا۔"
(مکاشفہ ۳ : ۱۲)

خدا کے مقدِس میں ایک ستون

نئے یروشلیم میں کوئی نظر آنے والا مقدِس نہیں ہے۔
"خداوند خدا قادرِ مطلق اور برّہ اُس
کا مقدِس ہیں" (مکاشفہ ۲۱ : ۲۲)۔

یہ مقدِس دیکھا نہیں جا سکتا اسی لئے یوحنا کہتا ہے کہ اُس نے نئے یروشلیم میں کوئی مقدِس نہ دیکھا۔ برّہ اور خدا نہ قادرِ مطلق سے بنا ہوا مقدِس نظر نہیں آتا۔ اور اِس مقدِس کا ستون بھی نظر نہیں آتا۔ جب تک ہم باپ اور بیٹے کے ساتھ متحد نہ ہوں۔ تب تک ہم مقدِس کے ستون نہیں بن سکتے۔ اِسی لئے یسوع نے یہ کہتے ہوئے دُعا کی۔ "میں صرف انہیں کے لئے درخواست نہیں کرتا بلکہ

اُن کے لیۓ بھی جو اِن کے کلام کے وسیلہ سے مجھ پر ایمان لائیں گے تاکہ وہ سب ایک ہوں۔

"یعنی اَے باپ! تو مجھ میں ہے اور میں
تجھ میں ہوں وہ بھی ہم میں ہوں۔اور
دنیا ایمان لائے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا۔"
(یوحنا ۱۷: ۲۰-۲۱)

'میں اُس پر اپنے خُدا کا نام لکھوں گا'

خدا کا نام اُس پر لکھا جاتا ہے جو مکمل طور پر اپنے آپ کو خدا کے تابع کرتے ہیں۔۔۔۰۰۰،۱۴۴ جو کوہِ صیحون پر تھے۔ان کے بارے میں یہ کہا گیا کہ باپ کے نام کی مُہر اُن کے ماتھے پر ہے۔یہ برّہ جہاں کہیں جاتا ہے اُس کی پیروی کرتے ہیں۔اِس لیۓ جب کوئی شخص خدا کی مرضی کو پُورا کرنے کا تہیہ کر لیتا ہے تو خُدا اُسے اپنی ملکیت سمجھتا ہے۔

مُیرے خُدا کے شہر کا نام یعنی نیا یروشلیم

جب خُدا کے شہر کا نام کسی شخص پر لکھا جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ شخص اُس شہر کا حصّہ ہے۔(مکاشفہ ۲۱: ۹-۱۰) اِس لیۓ جب تک ہم اِس دنیا میں رہتے ہیں ہمیں ایمان کے وسیلہ سے اُس نئے یروشلیم میں رہنا چاہیئے اور اُس شہر کا حصّہ بننا چاہیئے۔اور یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم مسیح کی دُلہن ہیں۔

میرا (مسیح کا) نیا نام

جب اُس نے اپنے آپ کو پست کیا تو
اُسے وہ نام بخشا گیا جو سب ناموں
سے اعلیٰ ہے۔ "آدمی انسانی شکل میں
ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا اور
یہاں تک فرمانبردار رہا کہ موت بلکہ
صلیبی موت گوارا کی اِسی واسطے خُدا
نے بھی اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں
سے اعلیٰ ہے۔" (فلپیوں ۲: ۸، ۹)۔

اگر ہم بھی خود پر یہ نام لکھوانا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی خود کو اُس کی طرح پست کرنا ہو گا۔

لودیکیہ کی کلیسیا (مکاشفہ ۳: ۱۴-۲۲)

مسیح کا مکاشفہ

"جو آمین اور سچا اور برحق گواہ اور خدا
کی خلقت کا مبدا ہے وہ یہ فرماتا ہے۔"
(مکاشفہ ۳: ۱۴)

وہ آمین ہے کیونکہ اُس میں ہر چیز کامل ہے۔ (۲ کرنتھیوں ۱: ۲۰)۔

وہ وفادار گواہ ہے کیونکہ اُس نے صرف وہی کچھ بیان کیا جو باپ اُس سے چاہتا تھا۔

"کیونکہ مَیں نے کچھ اپنی طرف سے نہیں
کہا بلکہ باپ جس نے مجھے بھیجا اُسی نے
مجھ کو حکم دیا ہے کہ کیا کہوں اور کیا
بولوں" (یوحنا ۱۲ : ۴۹)۔

وہ خُدا کی خِلقت کا مبدا ہے۔ کیونکہ سب چیزیں اُسی کے وسیلہ سے اور اُسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں۔ چونکہ وہ تمام خِلقت سے پہلے موجود تھا اِس لئے وہ ناآفریدہ ہے۔ ساری چیزیں اُس کے متعلق بتاتی ہیں یا جزوی طور پر اُس کی صفات کو ظاہر کرتی ہیں۔

'خطا'

"مَیں تیرے کاموں کو جانتا ہوں کہ نہ تُو
سرد ہے نہ گرم۔ کاش کہ تُو سرد یا گرم ہوتا۔
پس چونکہ تُو نہ گرم ہے نہ سرد بلکہ نیم گرم
ہے اِس لئے مَیں تجھے اپنے مُنہ سے نکال
پھینکنے کو ہوں۔ اور چونکہ تو کہتا ہے
کہ مَیں دولت مند ہوں اور مالدار بن
گیا ہوں اور کسی چیز کا محتاج نہیں
اور یہ نہیں جانتا کہ تو کم بخت اور خوار
اور غریب اور اندھا اور ننگا ہے۔"
(مکاشفہ ۳ : ۱۵-۱۷)

اِس کلیسیا کی غلطی یہ نہیں کہ وہ 'نیم گرم' ہو گئی تھی۔ اُس نے خدا کے لئے اپنے جوش و جذبہ اور سرگرمی کو کھو دیا تھا۔
ایسا تین وجوہات کی بنا پر ہُوا۔
(۱) اطمینان بالذات یا آسودہ خاطری
(۲) دنیاوی دولت
(۳) اپنی ذاتی حالت سے ناواقفیت
لودیکیہ کی کلیسیا کی رُوحانی حالت 'نہ تو سرد نہ گرم.... کم بخت اور خوار اور غریب اور اندھا اور ننگا' تھی۔ اِس لئے یسُوع کہتا ہے۔ میَں **تجھے اپنے مُنہ سے نکال پھینکنے کو ہُوں**' (مکاشفہ ۳: ۱۵-۱۷)۔ اِس سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ایسی کلیسیا مسیح کے بدن سے خارج کر دی جائے گی۔

'تدراک'

"اِس لئے میَں تجھے صلاح دیتا ہوں کہ مجُھ سے آگ میں تپایا ہُوا سونا خرید لے تاکہ دولت مند ہو جائے اور سفید پوشاک لے تاکہ تو اُسے پہن کر ننگے پن کے ظاہر ہونے کی شرمندگی نہ اُٹھائے اور آنکھوں میں لگانے کے لئے سُرمہ لے تاکہ تو بینا ہو جائے۔ میَں جن جن کو عزیز رکھتا ہوں۔ اُن سب کو

ملامت اور تنبیہ کرتا ہوں۔ پس سرگرم
ہو اور توبہ کر" (مکاشفہ ۳: ۱۷-۱۹)

'آگ میں تپایا ہُوا سونا'

یہ اُس بیش قیمت ایمان کو ظاہر کرتا ہے
جو تمام آزمائشوں میں قائم رہنے سے حاصل
ہوتا ہے" (۱ پطرس ۱: ۷)۔

سچائی کی خاطر دُکھوں میں زندگی گذارنا ایمان کو بیش قیمت
کرتا ہے۔

سفید پوشاک

مُقدسوں کی راستبازی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

'آنکھوں میں لگانے کے لئے سُرمہ لے تاکہ تو بینا ہو جائے'

یہ رُوحانی دل کی آنکھوں کے کھولے جانے کی طرف اشارہ کرتا ہے
پولُس نے اپنی خدمت کے متعلق کہا کہ اُسے بھیجا گیا کہ
"سب پر یہ بات روشن کروں کہ جو بھید
ازل سے ... پوشیدہ رہا اُس کا کیا
انتظام ہے" (افسیوں ۳: ۹)
کلیسیا کو اپنے بُلائے جانے کی واضح رویا رکھنی چاہیئے اور اُس کی
آمدِ ثانی کی اُمید میں قائم رہنا چاہیئے۔

"دیکھ مَیں دروازہ پر کھڑا ہُوا کھٹکھٹاتا
ہوں ۔ اگر کوئی میری آواز سُن کر
دروازہ کھولے گا تو مَیں اُس کے
پاس اندر جا کر اُس کے ساتھ کھانا
کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ۔"
(مکاشفہ ۳: ۲۰)

ہم اِس سے یہ اخذ کر سکتے ہیں کہ مسیح اِس کلیسیا سے باہر تھا۔

'مَیں اُس کے پاس اندر آؤں گا'

یہ ایسی رفاقت کو ظاہر کرتا ہے جو مسیح اِس کلیسیا کے ساتھ رکھنا چاہتا ہو گا۔۔۔۔

"اگر کوئی مجھ سے محبّت رکھے تو وہ میرے
کلام پر عمل کرے گا ۔ اور میرا باپ اُس
سے محبّت رکھے گا اور ہم اُس کے
پاس آئیں گے اور اُس کے ساتھ
سکونت کریں گے ۔" (یوحنّا ۱۴: ۲۳)

'مَیں اُسکے ساتھ کھاؤنگا اور وہ میرے ساتھ'

ایسا اُس گہری رفاقت کی برکات کو ظاہر کرتا ہے جو ہم خدائے ثالوث کے ساتھ رکھتے ہیں ۔

"کیونکہ خدا کی بادشاہی کھانے پینے پر

نہیں بلکہ راستبازی اور میل ملاپ اور
اُس خوشی پر موقوف ہے جو رُوح القدس
کی طرف سے ہوتی ہے" (رومیوں
۱۴ : ۱۷)۔

جب خدائے ثالوث ہماری زندگیوں میں آتا ہے تو وہ اِن میں اپنی بادشاہی قائم کرتا ہے اور ہمیں تحت کے لائق بناتا ہے۔
خُدائے ثالوث کے ساتھ ایسی رفاقت پاکیزگی کی طرف لے جاتی ہے اِس لیئے وہ کہتا ہے۔

"میں جن جن کو عزیز رکھتا ہوں۔ اُن
سب کو ملامت اور تنبیہ کرتا ہوں"
(مکاشفہ ۳ : ۱۹)

اجر

"جو غالب آئے میں اُسے اپنے ساتھ
اپنے تخت پر بٹھاؤنگا جس طرح میں غالب
آکر اپنے باپ کے ساتھ اس کے تخت
پر بیٹھ گیا" (مکاشفہ ۳ : ۲۱)

اُن سے وعدہ کیا گیا کہ اگر وہ اس کی طرح سب چیزوں پر غالب آئیں تو وہ مسیح کے ساتھ اس کے تخت پر بیٹھیں گے جو قدرت اور اختیار کا بلند ترین مقام ہے۔
سات کلیساؤں کو دیئے گئے پیغامات اور مسیح کا مکاشفہ

خدا کی اُن کلیسیاؤں کے لئے بھی ہیں جو اُن کے بعد آتی رہیں اور خاص کر اِس زمانہ کی کلیسیاؤں کے لئے ہے جو خداوند کی آمد کی منتظر ہیں۔
ہر ایک کلیسیا کو دیئے گئے پیغام کا اختتام ان الفاظ میں ہوتا ہے۔

جس کے کان ہوں وہ سُنے کہ رُوح
کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔

اور دوبارہ جو غالب آئے۔ اِس سے ہم یہ اخذ کرتے ہیں کہ سچی کلیسیا وہ ہے جو ایسے افراد پر مشتمل ہو جو غالب آتے ہیں صرف ایسے ہی سُن سکتے ہیں کہ رُوح کیا فرماتا ہے۔ خدا ایسی ہی کلیسیا تیار کرنا چاہتا ہے جو اُس کی آمد پر اُس سے ملے۔ لہٰذا اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند صرف فتح مند لوگوں کو لینے آ رہا ہے نا کہ اُنکو جو صرف نئے سرے سے پیدا ہی ہوئے ہیں مگر رُوحانی ترقی اور پاکیزگی نہیں رکھتے۔

چوتھا باب

آسمان پر مُقدّسین کا مقام

تعارف

آسیہ کی سات کلیسیاؤں کو پیغامات دینے کے بعد خداوند نے آسمان میں ایک دراوزہ کھولا اور یوحنا نے ایک آواز کو یہ کہتے ہوئے سُنا۔

"...... یہاں اُوپر آجا۔ میں تجھے وہ باتیں دِکھاؤں گا جن کا اِن باتوں کے بعد ہونا ضرور ہے" (مکاشفہ ۴: ۱)

اِس بیان سے کوئی بھی شخص یہ ضرور سوچ سکتا ہے کہ چوتھے باب سے لے کر کتاب کے آخر تک یوحنا نے تمام چیزیں تاریخی ترتیب سے باب بہ باب دیکھیں۔ مگر ایسا نہیں ہے کیونکہ جو رویا ۶-۱۱ باب میں دیکھی گئی۔ اگر اُسے مختلف زاویہ سے دیکھا جائے تو یہی رویا ۱۲-۱۹ باب میں دُوہرائی گئی ہے جیسا کہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں۔ کہ مکاشفہ کی کتاب کے ابواب کو مندرجہ ذیل ترتیب سے تقسیم کیا

جا سکتا ہے!

باب ۱ تعارف

باب ۲، ۳ سات کلیساؤں کے نام پیغامات

باب ۴، ۵ آسمان پر مقدسین کے مختلف مقامات
کی رویا۔

باب ۶، ۱۱ آنے والی چیزیں۔ سات سالہ مصیبت، یہودی
نقطۂ نگاہ سے۔

باب ۱۲-۱۹ آنے والی چیزیں۔ سات سالہ مصیبت،
کلیسیائی نقطۂ نگاہ سے۔

باب ۲۰-۲۲ ہزار سالہ بادشاہی۔ جوج ماجوج کی لڑائی۔
سفید تخت کی عدالت اور ابدی بادشاہت۔

۴ تا ۱۱ باب سات سالہ مصیبت کا احاطہ کرتے ہیں اور یہ ابدیت میں مقدسوں کے مقام کو بھی پیش کرتے ہیں۔ مگر اِس سے وہ مستثنیٰ ہیں جو مسیح کی دلہن کو تیار کرتے ہیں۔

یہ ایک یقینی بات ہے کہ ۶ تا ۱۱ باب میں دی گئی رویا میں نے نئے عہد نامہ کی کلیسیا شامل ہیں۔ اور اسی لئے یوحنا اِن ابواب میں ایک پرانے عہد نامہ کے مقدس یا ایک یہودی کی طرح رویا دیکھتا ہے۔ آیئے اِس چیز کا مطالعہ کریں کہ وہ باب بہ باب کیا دیکھتا ہے۔

"....کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان پر ایک
تخت رکھا ہے۔ اور اُس تخت پر کوئی
بیٹھا ہے" (مکاشفہ ۴: ۲)

یوحنا خدا کے تخت کو دیکھتا ہے۔ اور جو اُس پر بیٹھا ہے وہ خدا باپ ہے۔

ہمیں یہ ضرور سمجھ لینا چاہیئے کہ "تخت" آسمان میں بلند ترین مقام ہے اور یہ خدا کا مسکن ہے۔ یقیناً یہ کوئی زمینی تخت نہیں ہے بلکہ یہ خدا کے جلالی مسکن کو ظاہر کرتا ہے۔ صفنیاہ کہتا ہے۔

"وہ اپنی محبت میں مسرور رہے گا"

(صفنیاہ ۳ : ۱۷)

مُقدّسوں کے مقام

زبور نویس کہتا ہے کہ

"خدا اپنے مقدس تخت پر بیٹھا ہے"

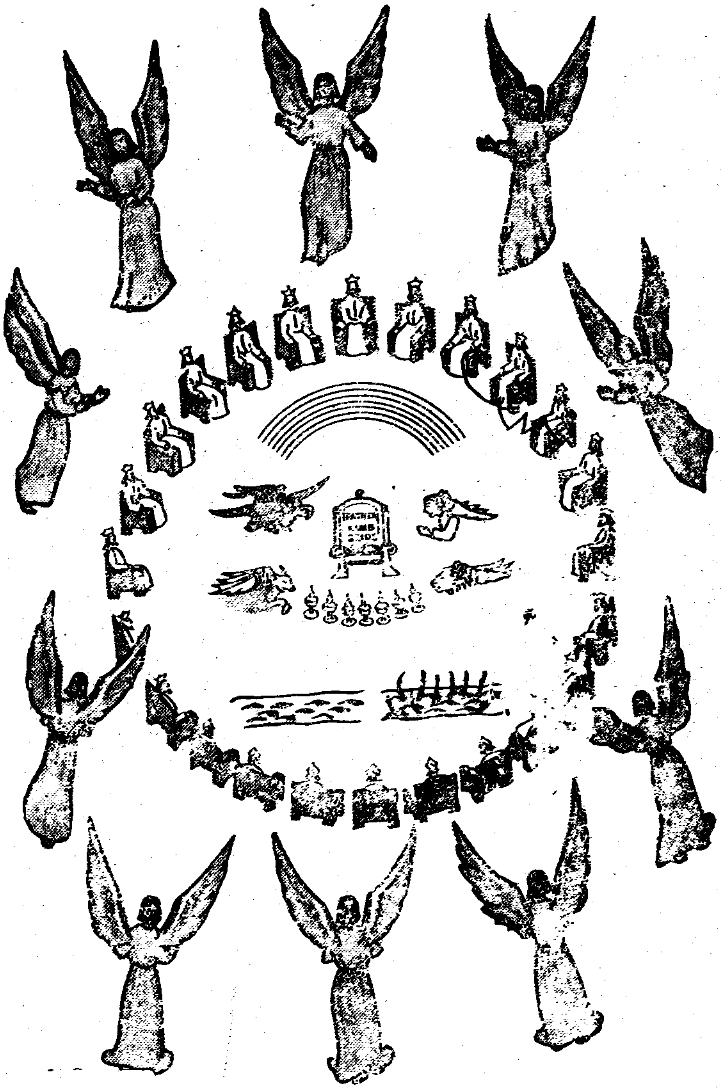
(زبور ۴۷ : ۳)

مُقدس متی رسول کہتا ہے!

"جب ابن آدم اپنے جلال میں آئے گا
اور سب فرشتے اس کے ساتھ آئیں
گے۔ تب وہ اپنے جلال کے تخت پر
بیٹھے گا" (متی ۲۵ : ۳۱)

چنانچہ خدا کا تخت اس کی محبت، اُس کی قدوسیت اور اُس کا جلال ہے۔

"جب مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا تو خدا
کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا اور خدا کا دہنا



مقدسوں کے حالات

ہاتھ پردہ کے اندر ہے۔"

(عبرانیوں ۶: ۱۹، ۲۰)۔

پس پاک ترین مقام جو پردہ کے اندر ہے وہ خدا کا تخت ہے۔ باپ کے ساتھ ہم خدا کے برّہ کو بھی تخت پر دیکھتے ہیں۔

"اور مَیں نے اُس تخت اور چاروں جانداروں اور اُن بزرگوں کے بیچ میں گویا ذبح کیا ہُوا ایک برّہ کھڑا دیکھا۔ اس کے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں۔ یہ خدا کی ساتوں رُوحیں ہیں جو تمام روئے زمین پر بھیجی گئی ہیں۔" (مکاشفہ ۵: ۶)

زندہ اُٹھائے جانے کے وقت باپ اور بیٹا (ذبح کیا ہُوا برّہ) تخت پر بیٹھے ہوں گے اور مسیح کی دلہن (غالب آنے والے) برّہ (بیٹا) کے ساتھ مل جائے گی۔

"جو غالب آئے مَیں اُسے اپنے ساتھ تخت پر بٹھاؤں گا۔ جس طرح میں غالب آکر اپنے باپ کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھ گیا۔ (مکاشفہ ۳: ۲۱)

.... اُس کے تخت کے گرد زمرد کی سی ایک دھنک معلوم ہوتی ہے۔

(مکاشفہ ۴: ۳)

دھنک اُس چیز کا نشان ہے کہ

"وہ عہد کا خدا ہے اور وہ اپنے وعدوں
کو پُورا کرنے میں وفادار ہے"
(پیدائش ۹: ۱۱-۱۳)

"اور اُس تخت کے گرد چوبیس تخت ہیں
اور ان تختوں پر چوبیس بزرگ سفید
پوشاک پہنے ہوئے بیٹھے ہیں اور اُن
کے سروں پر سونے کے تاج ہیں"
(مکاشفہ ۴: ۴)

تخت کے اطراف **چوبیس بزرگ** ہیں اور ہر ایک کا اپنا الگ تخت ہے۔ یہ دل کی شریعت (شریعت سے پہلے کا زمانہ) کے زمانہ کے مُقدسین کو ظاہر کرتے ہیں۔ چونکہ وہ اپنے سروں پر تاج پہنے بیٹھے ہیں اس لئے کچھ اس کی یہ تفسیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ بزرگ مسیح کی دلہن ہیں۔ مگر ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جو **تخت** یہاں دکھائے گئے ہیں وہ خدا کے تخت کی مانند نہیں ہیں۔ وہ خدا کے تخت کی مانند اس لئے نہیں ہو سکتے کیونکہ اُس کا تخت اُس سے علیحدہ دکھایا گیا ہے۔ اور یہ چوبیس تخت اس کے اِردگرد ہیں۔ دوسری طرف دلہن کا تخت وہی تخت ہے جس پر خدا خود بیٹھا ہے۔

"اور اُس تخت میں سے بجلیاں اور
آوازیں اور گرجیں پیدا ہوتی ہیں"
(مکاشفہ ۴: ۵)

بجلیاں، آوازیں اور گرجیں

خُدا کی قدرت اور اُس کی راست عدالت کو ظاہر کرتی ہیں ۔

"..... اور اُس تخت کے سامنے آگ کے
سات چراغ جل رہے ہیں ۔ یہ خدا کی
سات رُوحیں ہیں ۔"

(مکاشفہ ۴ : ۵)

وہ تخت کے سامنے سات چراغ دیکھتا ہے ۔ جو خدا کی سات رُوحیں ہیں ۔

سات چراغ، جو کہ خدا کی سات رُوحیں ہیں باہم مل کر ایک پاک رُوح کو تشکیل کرتی ہیں ۔ اور خدا کی کامل صِفت کو ظاہر کرتی ہیں ۔ لیکن ثالوث اقدس کے اِس اقنوم کو ہم خصوصاً تخت پر نہیں دیکھیے رُوح اُلقُدس باپ، بیٹے اور اُس کی دلہن کے وسیلہ سے کام کرتا ہے ۔ چونکہ مسیح کی دلہن ابھی تک زمین پر ہے ۔ اور تخت کے سامنے خداوند کی خدمت کر رہی ہے ۔ اور پاک رُوح بھی ابھی تک کلیسیا کے ساتھ ہے جو کہ مسیح کی دلہن ہے ۔ اِسی لئے اُسے ایسے چراغوں سے تشبیہ دی گئی ہے جو تخت کے سامنے ہیں ۔

" اور اُس تخت کے سامنے گویا شیشہ
کا سمندر بلور کی مانند ہے ۔"

'شیشہ کا سمندر' شہیدوں کے مرتبہ کو ظاہر کرتا ہے ۔

مکاشفہ ۶ : ۹ میں ہم پڑھتے ہیں ۔

"اور جب اُس نے پانچویں مُہر کھولی تو مَیں
نے قربان گاہ کے نیچے اُن کی روحیں دیکھیں
جو خُدا کے کلام کے سبب سے اور گواہی
پر قائم رہنے کے باعث مارے گئے تھے"۔

یہ دُنیا کی ابتدا سے لے کر نئے عہدنامہ کی کلیسیا کے اُٹھائے جانے تک کے شہدا ہیں۔ گو کہ انہوں نے شہادت پائی تو بھی وہ اِس درجہ تک پاک نہ تھے کہ مقدسوں کے مرتبہ تک پہنچیں۔ مگر چونکہ انہوں نے دکھ اُٹھایا اور قتل کئے گئے اس لئے وہ شیشہ کے سمندر پر دیکھے گئے ہیں۔ شیشہ کا سمندر دُکھوں کے ذریعہ سے پاک ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔

مزید براں اِن شہیدوں کے علاوہ ہم اُن کو بھی دیکھتے ہیں۔ جو مُصیبت کے وقت شہید ہوئے۔ وہ اِن شیشہ کے سمندر پر کھڑے تھے۔ جس میں آگ ملی ہوئی تھی۔ (مکاشفہ ۱۵:۲)۔ اِن شہیدوں کا رُتبہ اُس خوفناک مُصیبت میں سے گزرنے کے باعث پہلے شہیدوں سے زیادہ ہے جو انہوں نے مخالفِ مسیح کے ہاتھوں اُٹھائی۔

"....اور تخت کے بیچ میں اور تخت
کے گرداگرد چار جاندار ہیں جن کے
آگے پیچھے آنکھیں ہی آنکھیں ہیں"
(مکاشفہ ۴:۶)

چار جاندار

شریعت کے زمانے کے مقدسین کو پیش کرتے ہیں اور آنکھیں

اُن کی حکمت اور بصیرت کو ظاہر کرتی ہیں۔
کچھ کا کہنا کہ چار جاندار ملکوتی مخلوق سے زیادہ نہیں ہیں۔ اور اُن کا انسان سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ اُن کی جگہ تخت کے بیچ اور اُس کے گرداگرد ہے۔ "تخت کے بیچ میں" ہونا اُن کی تخت سے قربت یا اُس تک رسائی کو ظاہر کرتا ہے۔ خدا کے فرشتے اِس جگہ تک نہیں آ سکتے۔ ان کی جگہ اِس حصّہ سے باہر ہے۔

"اور جب مَیں نے نگاہ کی تو اُس تخت
اور اُن جانداروں اور بزرگوں کے گردا
گرد بہت سے فرشتوں کی آواز سُنی
...." (مکاشفہ ۵:۱۱)

اِس لئے یہ فرشتگان نہیں ہو سکتے۔
چار جاندار اور چوبیس بزرگ نجات کا ایک یہ گیت گاتے ہیں۔ اِس کا مطلب ہے کہ اُن کا بھی آدمیوں کی طرح فدیہ دیا گیا ہے اِس لئے یہ فرشتے نہیں ہیں۔

"جب اُس نے کتاب لے لی تو وہ چاروں
جاندار اور چوبیس بزرگ اس برّہ کے
سامنے گِر پڑے اور ہر ایک کے ہاتھ
میں بربط اور عُود سے بھرے ہُوئے
سونے کے پیالے تھے۔ یہ مُقدسوں
کی دُعائیں ہیں اور وہ یہ نیا گیت گانے

لگے کہ تو ہی اِس کتاب کو لینے اور اُس
کی چیزیں کھولنے کے لائق ہے کیونکہ تُو
نے ذبح ہو کر اپنے خون سے ہر ایک
قبیلہ، اہلِ زبان، اُمت اور قوم میں
سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا۔"
(مکاشفہ ۵: ۸، ۹)

"پہلا جاندار ببّر کی مانند ہے اور دُوسرا
جاندار بچھڑے کی مانند ہے اور تیسرے
جاندار کا چہرہ اِنسان کا سا ہے۔
اور چوتھا جاندار اُڑتے ہوئے عقاب
کی مانند ہے۔" (مکاشفہ ۴: ۷)

ہر ایک کا اپنا الگ چہرہ تھا۔ ان میں سے ہر ایک چہرہ عظیم خُدائی صِفت کو ظاہر کرتا ہے۔ خُداوند یسُوع مسیح میں یہ چاروں خدائی صفات موجود تھیں۔ چاروں اناجیل خداوند کی اِن خدائی صفات کا عکس ہیں اور یہ انجیل اُن میں سے ایک صفت کو پیش کرتی ہے۔

- متی اُسے یہوواہ کے ببر یا بادشاہ کے طور پر پیش کرتا ہے۔
- مرقس اُسے عاجز نوکر یا بچھڑے کے طور پر پیش کرتا ہے
- لوقا اُسے اُس کے پیار کی وجہ سے اِنسان کے طور پر پیش کرتا ہے۔
- یوحنا اُسے اُڑتے ہوئے عقاب کے طور پر پیش کرتا ہے۔

اور خدا کے بیٹے کے طور پر اس کی پاکیزگی کے سبب سے۔ یہ چاروں صفات اُس میں یکجا تھیں۔ اِسی لئے اُس کے بارے میں یہ کہا گیا۔

"اور باوجود بیٹا ہوتے کے اُس نے دُکھ
اُٹھا اُٹھا کر فرمانبرداری سیکھی اور کامل
بن کر اپنے سب فرمانبرداروں کے لئے
ابدی نجات کا باعث ہُوا۔"

(عبرانیوں ۵: ۸، ۹)

مسیح کی کلیسیا سے بھی اُن صفات کی توقع کی جاتی ہے۔ حزقی ایل کلیسیا کے متعلق رویا میں چار جاندار دیکھتا ہے جن میں سے ہر ایک کے چار چہرے ہیں۔ انسان کا چہرہ، شیر ببر کا، سانڈ کا اور عقاب کا، اور ہر ایک کے چار چہرے اور چار پر تھے۔

"..... اُن کے چہروں کی مشابہت یُوں
تھی کہ اُن چاروں کا ایک ایک چہرہ
انسان کا ایک ایک شیر ببر کا اُنکی دہنی
طرف اور اُن چاروں کا ایک ایک چہرہ
سانڈ کا بائیں طرف اور اُن چاروں کا
ایک ایک چہرہ عقاب کا تھا۔"

(حزقی ایل ۱: ۶، ۱۰)

اِن صفات کے بغیر کلیسیا مسیح کا بدن یا مسیح کے ساتھ ایک نہیں ہو سکتی اور نہ ہی وہ ابدیت میں مسیح کے ساتھ اُس کے تخت پر

بیٹھ سکتی ہے۔ پُرانے عہدنامہ کے مُقدسین اُن صفات کو نہ پا سکتے تھے
اُن کے بارے میں یہ کہا گیا۔

"اگرچہ اُن سب کے حق میں ایمان کے
سبب سے اچھی گواہی دی گئی تو بھی
اُنہیں وعدہ کی ہوئی چیز نہ ملی اِس لئے
کہ خُدا نے پیش بینی کرکے ہمارے لئے
کوئی بہتر چیز تجویز کی تھی تاکہ وہ ہمارے
بغیر کامل نہ کئے جائیں"

(عبرانیوں ۱۱: ۳۹-۴۰)

"تاہم پُرانے عہدنامہ کے تمام مُقدسین اُن صفات میں سے کم از کم ایک کے حامل ضرور تھے۔ اِسی لئے ہر جاندار کا ایک ہی چہرہ تھا۔ جو اُن کی صفت کو ظاہر کرتا تھا۔ اِس لئے یہ چار جاندار شریعت کے زمانہ کے مُقدسین ہی ہیں۔

"اور جب وہ جاندار اُس کی تمجید اور
عزّت اور شکرگزاری کریں گے۔ جو
تخت پر بیٹھا ہے اور ابدالآباد زندہ
رہے گا تو وہ چوبیس بزرگ اُس کے
سامنے جو تخت پر بیٹھا ہے گر پڑیں گے
اور اُس کو سجدہ کریں گے جو ابدالآباد
زندہ رہے گا اور اپنے تاج یہ کہتے ہوئے
اُس تخت کے سامنے ڈال دیں گے"

(مکاشفہ ۴: ۹-۱۰)

چاروں جانداروں اور چوبیس بزرگوں کے درمیان فرق جاننے کے لئے ہمیں زمانوں کی سچائی کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ آدم کے گناہ میں گرنے سے لے کو نئے عہدنامہ کے عرصہ تک ہم تین واضح زمانوں اور ادوار کو دیکھتے ہیں۔

(۱) دل کی شریعت کا زمانہ (شریعت سے پہلے کا زمانہ)

(۲) شریعت کا زمانہ

(۳) فضل کا زمانہ

۱- دِل کی شریعت کا زمانہ

یہ آدم سے لے کر موسیٰ کے ذریعہ شریعت کے دیئے جانے تک کا عرصہ ہے۔ جب انسان کے پاس اپنی عدالت کرنے کے لئے اپنے ضمیر (دل) کے سوا کوئی شریعت نہ تھی۔ پولس کہتا ہے "اس لئے کہ جب وہ قومیں جو شریعت نہیں رکھتیں اپنی طبیعت سے شریعت کے کام کرتی ہیں تو باوجود شریعت نہ رکھنے کے وہ اپنے لئے خود ایک شریعت ہیں۔ چنانچہ وہ شریعت کی باتیں اپنے دِلوں پر لکھی ہوئی دکھاتی ہیں۔ اور ان کا دل بھی ان باتوں کی گواہی دیتا ہے اور اُن کے باہمی خیالات یا تو اُن پر الزام لگاتے ہیں یا اُن کو معذور رکھتے ہیں"۔ (رومیوں ۲: ۱۴، ۱۵)

۲- شریعت کا زمانہ

یہ موسیٰ کے ذریعہ احکامات دیئے جانے سے لے کر پنتکوست

کے دن تک کا عرصہ ہے۔ اِس زمانہ میں شریعت کا معیار کسی انسان کی راستبازی کا بلند ترین معیار تھا۔ شریعت کے زمانہ کے مقدسین واضح واضح طور پر دل کی شریعت کے زمانہ کے مقدسین سے زیادہ عظیم ہیں۔ کیونکہ خدا نے انہیں احکام دیئے کہ وہ اپنی زندگیوں میں نظم وضبط قائم کریں تاکہ وہ کاہنوں کی مملکت اور مُقدس قوم بنیں۔ (خروج ۱۹:۶)۔

۳۔ فضل کا زمانہ

یہ پنتکوست کے دن سے لے کر خداوند یسُوع مسیح کی آمدِ ثانی کے عرصہ تک کا زمانہ ہے۔ اسے کلیسیا کا زمانہ (یا عرصہ) بھی کہا جاتا ہے۔ فضل کے زمانہ کے مقدسین دِل کی شریعت کے زمانہ کے مقدسین اور شریعت کے زمانہ کے مقدسین سے بہت زیادہ افضل ہیں۔ کیونکہ

(۱) اِن کا فدیہ بہتر قربانی یعنی یسُوع کے خون سے ہُوا ہے۔ کیونکہ بیلوں اور بکروں کی قربانی گناہ دُور نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی اُن کے دل کو پاک کر سکتی ہے۔ (عبرانیوں ۱۰: ۱-۴، ۱۰، ۱۴)۔

(۲) اِن کے پاس بہتر کہانت ہے۔ پُرانے عہد نامہ میں بنی لاوی کی کہانت جو ہارون کے ماتحت تھی کسی کو بھی کاملیت تک نہیں پہنچا سکتی تھی۔ مگر نئے عہد نامہ کے ایماندار مسیح کے وسیلہ سے کاملیت تک کے لئے بُلائے گئے ہیں جو ملک صدق کے طور پر ابد تک کاہن ہے۔ (عبرانیوں ۷: ۱۱)

(۳) پُرانے عہدنامہ کے مقدسین فتح مند زندگی نہ گزار سکتے تھے۔ کیونکہ ابلیس جو گناہ اور موت کا بانی ہے تب تک تباہ نہ ہُوا تھا۔ مگر یسوع کلوری پر شیطان کو کچل کر نئے عہدنامہ کے مُقدسین کے لئے ابدی نجات کا بانی بن گیا ہے۔ (عبرانیوں ۲ : ۱۴، ۱۵، کلسیوں ۲ : ۱۵، عبرانیوں ۵ : ۹)۔

یہ اُن وجوہات میں سے چند ایک ہیں۔ ان کی بنا پر فضل کے زمانہ کے مُقدسین پہلے زمانوں کے مقدسین سے افضل ہیں۔ یسُوع نے خود کہا کہ جو اُس کی بادشاہی کے ہیں۔ اُس سے پہلے پیدا ہونے والے تمام لوگوں سے افضل ہیں (دل کی شریعت کا زمانہ اور شریعت کے زمانہ کے مُقدسین۔ (متی ۱۱ : ۱۱)

مندرجہ بالا ہر ایک زمانہ میں خدا کے لوگوں کے تین گروہ جانے جاتے ہیں۔

ا۔ مُقدسین۔ چُنے ہوئے یا پہلے پھل۔ (رومیوں ۳ : ۲۳، طِطس ۱ : ۱)۔

ب۔ شہید۔ (مکاشفہ ۶ : ۹)۔

ج۔ ایماندار۔ (مکاشفہ ۲۰ : ۱۲)۔

مندرجہ بالا شہدا کے علاوہ کلیسیا کے اور شہید بھی ہیں۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے مخالف مسیح کی چھاپ لگوانے سے اِنکار کیا۔ اور بڑی مُصیبت کے دوران شہید ہوئے۔ اِس لئے اُن شہدا کو بڑی مُصیبت کے شہدا کہا گیا ہے جبکہ باقیوں کو جو آسمان پر اُٹھائے جانے سے پہلے شہید ہوئے انہیں 'عام شہید' کہا گیا ہے۔

خدا کے تخت کے لحاظ سے اُن سب کا اپنا اپنا مقام ہے۔ جتنی اُن کی پاکیزگی اور راستبازی زیادہ ہے۔ اُتنا ہی وہ خُدا کے تخت کے قریب ہیں۔

ان تین زمانوں کے مُقدسین جو خدا کے تخت سے قربت رکھتے ہیں۔ اُن کا ذکر مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) پاک کی گئی نئے عہد نامہ کی کلیسیا جو فاتح کہلاتی ہے۔
(۲) شریعت کے زمانہ کے مُقدسین۔ جسے چار جانداروں سے تشبیہ دی گئی ہے۔
(۳) دل کی شریعت کے زمانہ کے مُقدسین جنہیں چوبیس بزرگوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔

کوئی بھی یہ سوال کر سکتا ہے کہ ہم یہ کیسے جانتے ہیں کہ چوبیس بزرگ دل کی شریعت کے زمانہ کے مقدسوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ یوحنا جب بھی چوبیس بزرگوں کا ذکر کرتا ہے تو وہ اُنہیں چار جانداروں کے بعد بیان کرتا ہے۔ مثال کے طور پر وہ کہتا ہے "جب اُس نے کتاب لے لی تو وہ چاروں جاندار اور چوبیس بزرگ اُس برّہ کے سامنے گر پڑے" (مکاشفہ ۵ : ۸)۔ "اور پھر اور جب مَیں نے نگاہ کی تو اس تخت اور اُن جانداروں اور بزرگوں ....." (مکاشفہ ۵ : ۱۶)۔ اور پھر دوبارہ اور مَیں نے اُس تخت اور چاروں جانداروں اور اُن بزرگوں کے بیچ میں گویا ذبح کیا ہُوا برّہ دیکھا" (مکاشفہ ۵ : ۶)۔ ان تمام جگہوں پر چوبیس بزرگوں کا ذکر چار

جانداروں کے بعد کیا گیا ہے۔ اِس لئے چوبیس بزرگ دل کی شریعت کے زمانہ کے مُقدسین کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جن کا رتبہ شریعت کے زمانہ کے مُقدسین سے کم ہے۔ جنہیں چار جانداروں کے رُوپ میں پیش کیا گیا ہے۔

پانچواں باب

آسمان پر مقدّسین کا مقام

تعارف

پانچواں باب کتاب کی سات مہروں کے کھولے جانے کے متعلق ہے جو کہ خدا کے ہاتھ میں ہے

"اور جو تخت پر بیٹھا تھا مَیں نے اُس کے
دہنے ہاتھ میں ایک کتاب دیکھی جو
اندر سے اور باہر سے لکھی ہوئی تھی
اور اُسے سات مہریں لگا کر بند کیا گیا
تھا۔ تب اُن بزرگوں میں سے ایک
نے مجھ سے کہا کہ مت رو دیکھ یہوداہ
کے قبیلہ کا وہ ببّر جو داؤد کی اصل ہے
اِس کتاب اور اس کی ساتوں مہروں
کو کھولنے کے لئے غالب آیا۔ اور
مَیں نے اس تخت اور چاروں جانداروں

اور ان بزرگوں کے بیچ میں گویا ذبح
کیا ہُوا ایک برّہ کھڑا دیکھا۔ اُس
کے سات سینگ اور سات آنکھیں
تھیں۔ یہ خدا کی ساتوں رُوحیں ہیں
جو تمام رُوئے زمین پر بھیجی گئی ہیں۔"

(مکاشفہ ۵:۱، ۵، ۶)

بے شک یہ سات مُہریں مستقبل کے اُن واقعات کو ظاہر کرتی ہیں۔ جو کلیسیا کے اُٹھائے جانے کے بعد وقوع پذیر ہوں گے۔ اور اس وقت خدا کی عجیب و مہیب عدالت ملحد قوموں پر ظاہر ہوگی۔ یسُوع نے کہا۔

"کیونکہ باپ کسی کی بھی عدالت نہیں کرتا
بلکہ اُس نے عدالت کا سارا کام بیٹے کے
سپُرد کیا ہے۔" (یوحنا ۵:۲۲)

یسُوع نے مزید کہا کہ

"باپ نے اُسے عدالت کرنے کا بھی
اختیار بخشا اِس لئے کہ وہ آدم زاد
ہے۔" (یوحنا ۵:۲۷)

اِن آیات کی روشنی میں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ یسُوع جو خدا کا برّہ ہے صرف اُسے ہی کتاب کی سات مُہریں کھولنے اس کے مخفی رازوں کو افشا کرنے اور سزائیں ظاہر کرنے کا اختیار ملا ہے۔ یہ پوشیدہ سزائیں پُرانے عہد نامہ کے مُقدسین پر افشا نہیں کی گئی تھیں بلکہ

نئے عہدنامہ کی کلیسیا کے رسولوں اور انبیاء پر ظاہر کی گئی ہیں۔(مکاشفہ ۲۲ :۶؛ افسیوں ۳ :۵)۔

" جب اُس نے کتاب لے لی تو وہ چاروں
جاندار اور چوبیس بزرگ اُس برّہ کے
سامنے گر پڑے اور ہر ایک کے ہاتھ میں
بربط اور عُود سے بھرے ہوئے سونے
کے پیالے تھے۔ یہ مُقدسوں کی دُعائیں
ہیں۔ اور وہ یہ نیا گیت گانے لگے کہ تو
ہی اِس کتاب کو لینے اور اس کی مہریں
کھولنے کے لائق ہے۔ کیونکہ تو نے ذبح ہو
کر اپنے خون سے ہر ایک قبیلہ اور اہلِ
زبان اور اُمت اور قوم میں سے خدا
کے واسطے لوگوں کو خرید لیا۔ اور ان کو
ہمارے خدا کے لئے ایک بادشاہی اور
کاہن بنا دیا اور وہ زمین پر بادشاہی
کرتے ہیں " (مکاشفہ ۵ : ۸-۱۰)۔

یہ چوبیس بزرگ اور چاروں جاندار ایک نیا گیت گا رہے تھے۔ یہ گیت وہ اپنے لئے نہیں گا رہے تھے بلکہ ان کے لئے جو نئے عہد نامہ کی مخلصی حاصل کرنے کو تھی۔

" اور یسوع کی طرف سے جو سچا گواہ اور
مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا

اور دنیا کے بادشاہوں پر حاکم ہے تمہیں
فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔
جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور جس نے
اپنے خون کے وسیلہ سے ہم کو گناہوں سے
خلاصی بخشی۔ اور ہم کو ایک بادشاہی
بھی اور اپنے خدا اور باپ کے لئے
کاہن بھی بنا دیا اس کا جلال اور سلطنت
ابدالآباد رہے۔" (مکاشفہ ۱: ۵، ۶)۔

وہ نیا گیت گانے لگے

گیت رُوح کی زبان اور جسم و جان کا اظہار کرتا ہے۔ جب بھی خدا فضل یا نجات کا کام ہماری باطنی انسانیت میں کرتا ہے تو انسانی الفاظ ہمارے خدا کے لئے احسان مند ہونے کو بیان کرنے سے قاصر ہوتے ہیں اسی لئے زبور نویس کہتا ہے۔

"اُس نے مجھے ہولناک گڑھے اور دلدل
کی کیچڑ میں سے نکالا۔ اور اُس نے میرے
پاؤں چٹان پر رکھے اور میری روش قائم
کی۔ اُس نے ہمارے خدا کی ستائش کا
نیا گیت میرے مُنہ میں ڈالا۔"

(زبور ۴۰: ۲، ۳)

نجات یافتہ اپنی نجات کا گیت گاتا ہے۔ جو دنیا اور باقی دوسرو

سے مختلف ہے ۔

"اور جب مَیں نے نگاہ کی تو اُس تخت
اور اُن جانداروں اور بزرگوں کے گِردا
گِرد بہت سے فرشتوں کی آواز سنی جن
کا شمار لاکھوں اور کروڑوں تھا۔ اور
وہ بلند آواز سے کہتے تھے کہ ذبح کیا ہُوا
برّہ ہی قدرت اور دولت اور حکمت اور قوت
اور عزّت اور تمجید اور حمد کے لائق ہے۔
پھر مَیں نے آسمان اور زمین اور زمین
کے نیچے کی اور سمندر کی سب مخلوقات
کو یعنی سب چیزوں کو جو اُن میں ہیں یہ
کہتے سنا کہ جو تخت پر بیٹھا ہے اُس کی
اور برّہ کی حمد اور عزّت اور تمجید اور
سلطنت ابدالآباد رہے۔ اور چاروں
جانداروں نے آمین کہا اور بزرگوں
نے گِر کر سجدہ کیا"۔ (مکاشفہ ۵: ۱۱-۱۴)

یُوحنا کہتا ہے کہ اُس نے اَن گنت فرشتے دیکھے جو آسمان میں تمام مُقدسین کے پیچھے آخری گروہ تھا۔ دوسرے الفاظ میں پہلے اُس نے خدا اور بیٹے (خدا کے برّہ) کو تخت پر پھر پاک رُوح (سات چراغ) کو تخت کے سامنے، پھر شریعت کے زمانہ کے مقدسین اور (چاروں جاندار) اور پھر دل کی شریعت کے زمانہ کے مقدسین (چوبیس بزرگ)

کو دیکھا تھا۔ اِن تمام گروہوں کے بعد اُس نے بے شمار فرشتوں کو دیکھا۔ اِن خریدے ہوؤں کے علاوہ کچھ اور بھی ہیں جن کا ذکر اِس فہرست میں نہیں آیا۔ جیسے کہ کلیسیا (مسیح کی دلہن) عام شہید، مصیبت کے شہید اور نجات یافتہ جن کو ہم بعد میں زیرِ مُطالعہ لائیں گے۔ فرشتے خدمت گزار رُوحیں ہیں۔ جو "نجات کی میراث" پانے والوں کی خاطر خدمت کو بھیجی گئیں جن کا اُوپر ذکر کیا گیا ہے۔ (عبرانیوں ۱: ۱۴)

اِس لئے فرشتوں کا گروہ آسمان میں
سب سے آخر میں دکھایا گیا۔

ابدیت میں اِن مُقدسین کا مقام اس طرح سے ہو گا۔

(۱) تخت پر۔ باپ، بیٹا، پاک رُوح اور مسیح کی دلہن صیّون اور نئے یروشلیم میں ہو گی۔

(۲) تخت سے قریب۔ مصیبت کے زمانہ کے شہید، شریعت کے زمانہ کے مقدسین دل کی شریعت کے زمانہ کے مقدسین اور تمام شہید نئے آسمان کے وارث ہوں گے۔

(۳) تمام زمانوں کے بچائے گئے نئی زمین کے وارث ہوں گے۔

(۴) فرشتے۔ انکی اپنی بادشاہی ہے لیکن یہ اُن سب کے لئے خدمت گزار رُوحیں ہیں جو صیّون، نئے یروشلیم، نئے آسمان اور نئی زمین پر سکونت پذیر ہوں گے۔ اِسی لیے انہیں نجات کی میراث پانے والوں کے لئے خدمت گزار رُوحیں کہا گیا ہے۔

چھٹا باب

مُہروں کا کھُولنا

تعارف

اِس باب میں جو واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ وہ سات سالہ مصیبت کے پہلے حصّہ کا احاطہ کرتے ہیں۔ جو کلیسیا کے اُٹھائے جانے کے فوراً بعد رُونما ہوں گے۔

"تب شیطان زمین پر گرایا جائے گا اور وہ
اپنی قدرت اور اپنا تخت اور بڑا اختیار
مخالفِ مسیح کے سپُرد کرے گا۔"

(مکاشفہ ۱۳:۲)

اسی وقت کے بارے میں مُقدس پولس تھسلنیکیوں کے نام اپنے دوسرے خط میں کہتا ہے کہ

"کِسی طرح سے کِسی کے فریب میں نہ آنا
کیونکہ وہ دن نہیں آئے گا جب تک کہ
پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص

یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو۔ جو مخالفت
کرتا ہے اور ہر ایک سے جو خدا یا معبود
کہلاتا اپنے آپ کو بڑا ٹھہراتا ہے یہاں
تک کہ وہ خدا کے مقدس میں بیٹھ کر اپنے
آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے۔"
(۲ تھسلنیکیوں ۲: ۳، ۴)

اور روح القدس کے بارے میں کہتا ہے۔ مگر اب ایک روکنے والا (روح القدس) ہے اور جب تک وہ دور نہ کیا جائے وہ روکے رہیگا (اُٹھائے جانے کے بعد) اور ساتھ ہی کہتا ہے کہ پھر شیطان اس پر گرایا جائیگا۔ یہاں سے یہ باب شروع ہوتا ہے۔

اِس باب کا آغاز مہروں کے کھولنے اور چار گھوڑوں کے نمودار ہونے سے ہوتا ہے۔ ہر گھوڑا لعین اور منحوس تاثیر کو ظاہر کرتا ہے جو اب بھی مصروفِ عمل ہیں۔ یہ بڑی مصیبت کا آغاز ہے۔ نئے عہد نامہ کی کلیسیا کے اُٹھائے جانے کا کوئی تذکرہ یہاں نہیں کیا گیا۔ کیونکہ یہ رویا یوحنا ایک یہودی کے طور پر دیکھتا ہے جس کے ذہن میں کلیسیا کا کوئی تصور نہیں۔

پہلی مُہر کا کھولا جانا

"پھر مَیں نے دیکھا کہ برّہ نے ان سات
مُہروں میں سے ایک کو کھولا اور اِن
چاروں جانداروں میں سے ایک کی گرج
کی سی آواز سنی کہ آ۔ اور مَیں نے نگاہ کی

ہوں
تو کیا دیکھتا کہ ایک سفید گھوڑا ہے
اس کا سوار کمان لئے ہوئے ہے۔ اُسے
ایک تاج دیا گیا اور وہ فتح کرتا ہُوا نکلا
تاکہ اور بھی فتح کرے۔"

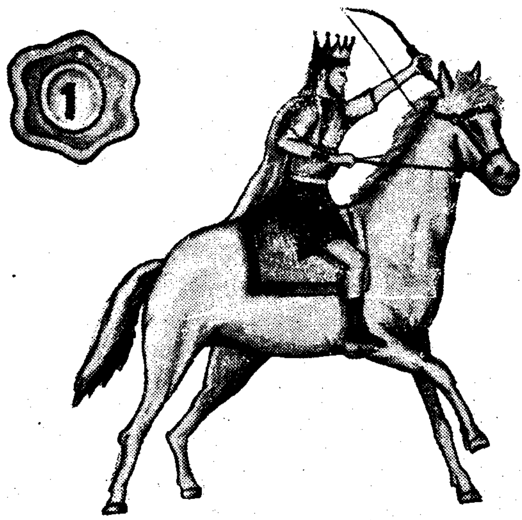
(مکاشفہ ۶: ۱، ۲)

سفید گھوڑا

یہ شیطان یا مخالفِ مسیح کی مکاری کو ظاہر کرتا ہے۔ جس سے وہ اپنا کام شروع کرے گا۔ **سفید رنگ** راستبازی اور امن کو ظاہر کرتا ہے۔ مگر یہ راستبازی اور امن حقیقی نہ ہوں گے۔ مخالفِ مسیح بہتان باندھے گا اور دنیا کے ساتھ امن اور تحفظ کا وعدہ کرے گا۔ اِس طرح سے وہ دنیا فتح کرے گا اور اس کا حکمران بن جائے گا۔ (۱ تھسلنیکیوں ۵: ۳)۔

اُس کا سوار کمان لئے ہوئے ہے۔

وہ تیروں کے بغیر کمان لئے ہوئے ہے۔ اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دنیا کو چالاکی سے فتح کرے گا۔ آج کل یہ بات کھل کر سامنے آ رہی ہے کہ ساری دنیا ایک عالمگیر حکومت اور اس کے حکمران کی راہ تکتی ہے۔ یہ عصرِ جدید کے کئی راہنماؤں کی بھی آواز ہے۔ مگر وہ وقت ابھی نہیں آیا کیونکہ جیسے کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ جب تک خدا کی کلیسیا آسمان پر اُٹھائی نہ جائے تب تک شیطان زمین پر گرایا نہ جائیگا



سفید گھوڑا (مکاشفہ ۶ : ۱۲)



لال گھوڑا (مکاشفہ ۶ : ۳-۴)

اور وہ اپنا اختیار اور قدرت اور اپنا تخت کسی شخص کو نہ سونپے گا۔ (مکاشفہ ۱۳ : ۲) - لہٰذا وہ اپنی قدرت سے حکمرانی کرے گا بلکہ شیطان کی قدرت سے ۔ مخالفِ مسیح کی یہ چالاکی صرف کچھ ہی عرصہ تک قائم رہے گی اور اس کے بعد بڑے پیمانہ پر خانہ جنگی اور کشت و خون کا سلسلہ چل نکلے گا ۔

دُوسری مُہر کا کھولنا

"اور جب اُس نے دوسری مُہر کھولی تو مَیں
نے دوسرے جاندار کو یہ کہتے سُنا کہ آ۔
پھر ایک اور گھوڑا نکلا جس کا رنگ
لال تھا اُس کے سوار کو یہ اختیار دیا
گیا کہ زمین پر سے صلح اُٹھالے تاکہ لوگ
ایک دوسرے کو قتل کریں اور اُسے ایک
بڑی تلوار دی گئی ۔ (مکاشفہ ۶ : ۳ ، ۴) ۔

لال گھوڑا

لال رنگ جنگ اور خونریزی کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ یہ سرخ رنگ ہی ہے جسے اشتمالیوں اور اشتراکیوں نے اپنایا ۔ جب وہ برسر اقتدار آئیں گے ۔ تب وہ اپنی اصلیت کو ظاہر کریں گے ۔ اور جب ایسا ہو گا تو خطۂ ارض پر کہیں بھی امن و آشتی نہ ہو گی ۔ ان کی حکومت کا راستبازی وصف بہت بڑی خون ریزی (تلوار) ہو گی ۔ اِس مخالفِ مسیح

حکومت کی اساس اشتمالیت اور اشتراکیت پر ہوگی اور یہ اجتماعی ریاست ہوگی۔ اجتماعی ریاست کا قیام کشت و خون کے بغیر ناممکن ہے۔

تیسری مُہر کا کھولنا

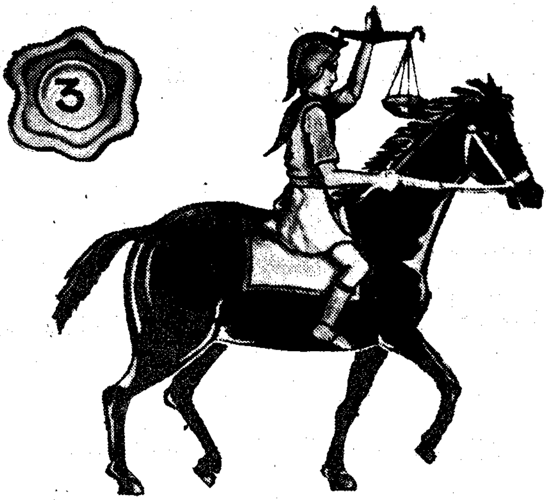
"اور جب اُس نے تیسری مُہر کھولی تو مَیں نے تیسرے جاندار کو یہ کہتے سنا کہ آ۔ اور مَیں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک کالا گھوڑا ہے اور اُس کے سوار کے ہاتھ میں ایک ترازو ہے اور مَیں نے گویا ان چاروں جانداروں کے بیچ میں سے یہ آواز سُنی کہ گیہوں دینار کے سیر بھر۔ جَو دینار کے تین سیر اور تیل اور مے کا نقصان نہ کر۔"

(مکاشفہ ۶: ۵-۶)

کالا گھوڑا

کالا رنگ قحط کی نشاندہی کرتا ہے (نوحہ ۵: ۱۰) دنیا میں ایک نہایت مہیب کال پڑے گا۔ اِس کال کی وجہ سے قتل وغارت اور خونریزی کا دور شروع ہو جائے گا۔ اور ایسا ساری دُنیا میں ہوگا۔

گیہوں دینار کے سیر بھر اور جَو دینار کے تین سیر اور



کالا گھوڑا (مکاشفہ ۶: ۵-۶



زرد گھوڑا (مکاشفہ ۶: ۷-۸

تیل اور مے کا نقصان نہ کر" یہ بافراط ہونے اور فراوانی خورش کو ظاہر کرتا ہے۔ مگر اس کی گوناگوں لذتوں سے صرف وہی آشنا ہوں گے جو حیوان کی چھاپ لئے ہوئے ہوں گے اور اس کے اقتدار کے حامی ہوں گے۔

"اُس سوار کے ہاتھ میں ایک ترازو ہے"

یہ خوراک کی عام راشن بندی یا کنٹرول کو دکھاتا ہے۔ اور اُس نے مجھے فرمایا کہ

اَے آدم زاد دیکھ میں یروشلیم میں
روٹی کا عصا توڑ ڈالوں گا اور وہ روٹی
تول کر فکرمندی سے کھائیں گے اور پانی
ناپ کر حیرت سے پئیں گے۔ تاکہ وہ روٹی
اور پانی کے محتاج ہوں اور باہم سراسیمہ
ہوں اور اپنی بدکرداری میں ہلاک ہوں"۔

(حزقی ایل ۴: ۱۶-۱۷)

مخالفِ مسیح اُن مسیحیوں پر حملہ کرے گا۔ جنہوں نے اس کی چھاپ اپنے ماتھوں پر لینے سے انکار کیا۔ فی الواقع یہ خدا کی عدالت (سزا) نہیں ہے بلکہ یہ مخالفِ مسیح کے ہاتھوں اذیت اٹھاتا ہے۔ جو مخالفِ مسیح کی اطاعت قبول نہ کریں گے۔ وہ اُس مصیبت کے دوران کہیں بھی خرید و فروخت نہ کر سکیں گے۔ کلیسیا کے باقی ماندہ وفادار مسیحی فاقوں مرنے کو دینے ہاتھ یا ماتھے پر چھاپ لینے پر ترجیح

دیں گے (مکاشفہ ۱۳ : ۱۶) ۔

چوتھی مُہر کا کھولنا :

"اور جب اُس نے چوتھی مہر کھولی تو مَیں
نے چوتھے جاندار کو یہ کہتے سنا کہ آ۔ اور
مَیں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ
ایک زرد گھوڑا ہے اور اس کے سوار
کا نام موت ہے اور عالم ارواح اُس
کے پیچھے ہے ۔ اور اُن کو چوتھائی زمین
پر یہ اختیار دیا گیا کہ تلوار اور کال اور
وبا اور زمین کے درندوں سے لوگوں
کو ہلاک کریں ۔ (مکاشفہ ۶ : ۷-۸) ۔

زرد گھوڑا

یہاں ہم چار طرح کی اذیتوں کا ذکر پڑھتے ہیں جو خدا کی سزاؤں سے مشابہت تو رکھتی ہیں لیکن یہ اُس کی طرف سے نہیں ہیں ۔ یعنی کہ

(۱) کُشت و خُون (جنگ و جدل کا نتیجہ)

(۲) بھوک اور افلاس (قحط کا نتیجہ)

(۳) وبا اور بیماری (جنگ اور قحط کا نتیجہ)

(۴) سفاکانہ موت (جنگلی درندوں کے ذریعہ) حزقی ایل ۵ : ۱۷)

یہ اُس بڑی مصیبت کا عروج ہے (جس کا اشارہ مکاشفہ ۷ : ۱۴) ۔

اور ایسا مخالفِ مسیح کے ساڑھے تین سالہ دورِ حکومت کے آخری ایّام میں ہو گا۔ مگر اسرائیلی اِس مصیبت سے متاثر نہ ہوں گے۔ کیونکہ اُس وقت وہ مخالفِ مسیح کے زیرِ سایہ امن و حفاظت کی دو آتشہ میں غرق ہوں گے۔

"اُس وقت وہ یروشلیم میں اپنی ہیکل تعمیر کرنے میں مُستغرق ہوں گے۔ کیونکہ انہوں نے مخالفِ مسیح کے ساتھ عہد باندھا ہو گا۔"

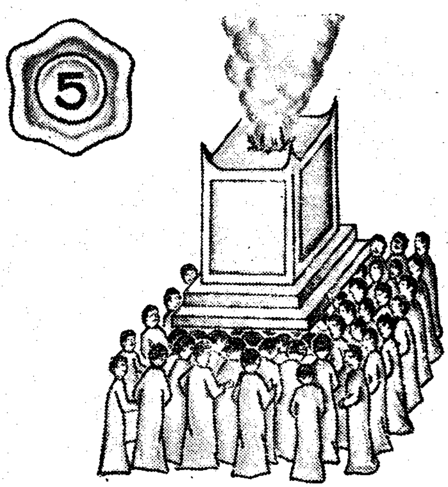
(دانی ایل ۹:۲۷)

اِس بڑی مصیبت کے خاتمہ پر کوئی بھی مسیحی نہ بچے گا۔ جو باقی رہ گئے تھے وہ مسیح اور اس کے کلام کے سبب سے شہید ہو چکے ہونگے۔ تاریخِ کائنات کے اگلے واقعہ کے دوران جو وقفہ ہو گا۔ وہ اہلِ یہود کی مُصیبتوں کا دور ہو گا۔۔۔۔ اِن مصیبتوں کا آغاز مخالفِ مسیح کی حکمرانی کے دوسرے ساڑھے تین سالہ دور کے پہلے ایام میں ہو گا۔ اور ایسا ساتویں مُہر کے کھُولے جانے کے پہلے نہ ہو گا۔

پانچویں مُہر کا کھُولنا

"اور جب اُس نے پانچویں مُہر کھُولی تو مَیں نے قربان گاہ کے نیچے اُنکی رُوحیں دیکھیں جو خدا کے کلام کے سبب سے اور گواہی پر قائم رہنے کے باعث مارے گئے تھے۔ اور وہ بڑی آواز کے ساتھ

چلّا کر بولیں کہ اَے مالک! اَے قدوس
و برحق! تو کب تک انصاف نہ کریگا
اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے
خون کا بدلہ نہ لے گا؟ اور اُن میں
سے ہر ایک کو سفید جامہ دیا گیا۔ اور
ان سے کہا گیا کہ اور تھوڑی مدّت
آرام کرو۔ جب تک کہ تمہارے ہمخدمت
اور بھائیوں کا بھی شمار پُورا نہ ہو
لے جو تمہاری طرح قتل ہونے والے
ہیں۔" (مکاشفہ ۶: ۹-۱۱)

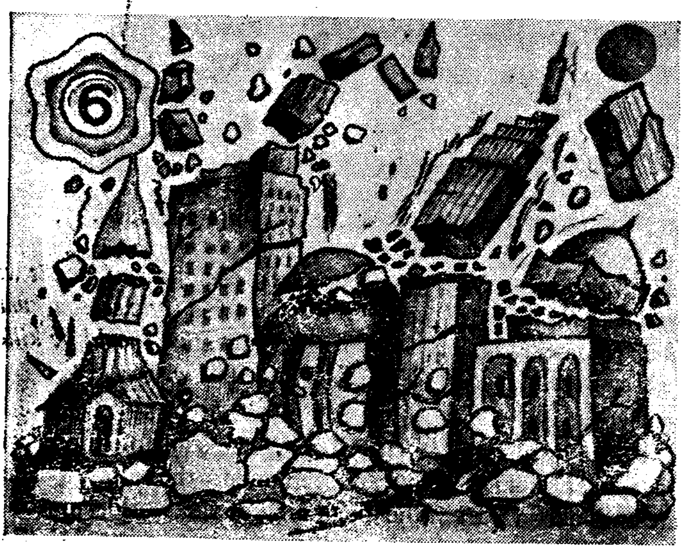


قربانگاہ کے نیچے رُوحیں (مکاشفہ ۶: ۹-۱۱)

قُربان گاہ کے نیچے رُوحیں :

جو لوگ خدا کی خاطر قتل ہوئے اُن کی قربان گاہ کے نیچے دیکھیں گئی ہیں - یہ دُنیا کے آغاز سے لے کر کلیسیا کے اُٹھائے جانے تک کے شہدا ہیں - لہٰذا ان کے دو گروہ ہوں گے -

پہلے وہ جو خدا کے کلام کی خاطر مارے گئے - یہ عہدِ عتیق کے شہید ہیں - اور دوسرے وہ جو یسُوع مسیح کی گواہی کے سبب سے مارے گئے - یہ عہدِ جدید کے شہید ہیں - لیکن اُن کی کامل مخلصی (بدنوں کے جلائے جانے) کا وقت ابھی نہیں آیا - وہ قربان گاہ کے نیچے اجسام مجردات میں نظر آتے ہیں - اور اپنے جلائے بدنوں کا انتظار



انقلابی بھونچال (مکاشفہ ۶ : ۱۲-۱۷)

کررہے ہیں۔ (۲ کرنتھیوں ۵ : ۴)۔ یہ کہا گیا ہے کہ یہ روحیں قربانگاہ کے نیچے ہیں۔ یہ قربانگاہ بخور جلانے والی قربان گاہ کی طرف اشارہ کرتی ہے جو کہ پاک مقام میں تھی۔ (مکاشفہ ۸ : ۳)۔

پاک مقام نئے آسمان کو ظاہر کرتا ہے جو کہ شہیدوں کے لئے متعین کی ہوئی جگہ ہے۔ بخور جلانے کی قربان گاہ دعاؤں اور التجاؤں کو دکھاتی ہے۔ دعاؤں اور التجاؤں کے ذریعہ سے شہید غالب آتے ہیں۔ انہیں تب تک انتظار کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ جب تک کہ شہیدوں کا عرصہ پورا نہ ہو جائے جو کہ مصیبت کے شہدا کے جلائے جانے تک مکمل ہو گا۔

چھٹی مُہر کا کھُولنا:

"اور جب اُس نے چھٹی مُہر کھولی تو مَیں نے دیکھا کہ ایک بڑا بھونچال آیا اور سُورج کمّل کی مانند کالا اور سارا چاند خون سا ہو گیا۔۔۔۔ کیونکہ اُن کے غضب کا روزِ عظیم آ پہنچا۔ اب کون ٹھہر سکتا ہے!

(مکاشفہ ۶ : ۱۲-۱۷)

اِس عبارت میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں وہ خدا کی سات رُخی عدالت (سزاؤں) کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو کہ سات سالہ مصیبت کے دوران رُونما ہونگے اور ہرمجدون کی جنگ یا قادرِ مطلق

خدا کے روزِ عظیم کی لڑائی (مکاشفہ ۱۶: ۱۴) کے واقعات جو سات سالہ مصیبت کے اختتام پر وقوع پذیر ہونگے۔ جب مسیح آسمان کی فوجوں کے ساتھ آئے گا اور مخالفِ مسیح اور اُس کی بادشاہی کی عدالت کریگا اور انہیں آگ کی اُس جھیل میں زندہ ڈالے گا جو گندھک سے جلتی ہے۔ (مکاشفہ ۱۹: ۱۴-۲۰)

اِس طرح سے ہم سات سالہ مصیبت کے پہلے حصّہ (پہلے ساڑھے تین سال) کی تکمیل ہوتی ہے۔ جب مصیبت کے شہید جلائے جائیں گے۔

ساتواں باب

۱۴۴۰۰۰ اسرائیلیوں پر مُہر

(اور مُصیبت کے شہیدوں کا جلایا جانا)

تعارف:

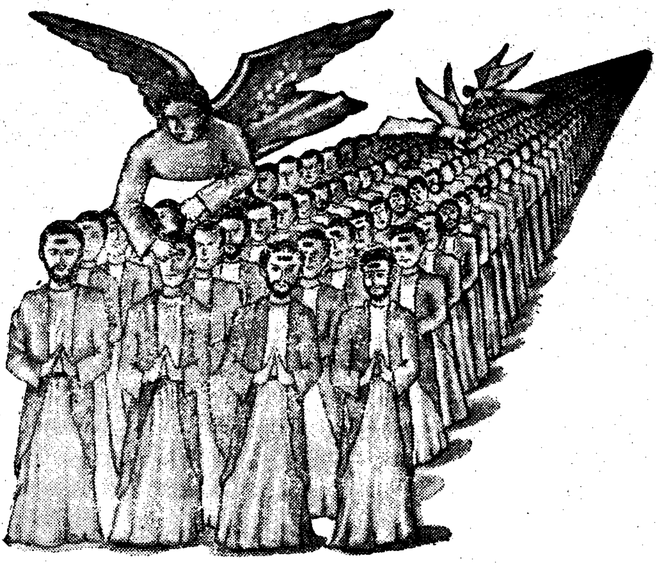
فصل ہفتم چھٹی اور ساتویں مُہر کے کھُولے جانے کے درمیان واقعات کا احاطہ کرتا ہے۔ ساتویں مہر کے کھلنے سے مصیبت کے دُوسرے دَور (ساڑھے تین سال) کی ابتدا ہوگی۔ اِس مہر کے کھولے جانے سے پہلے دو۲ باتیں لازماً وقوع پذیر ہوں گی۔

(۱) ۱۴۴۰۰۰ اسرائیلیوں پر مُہر (۴ تا ۸ آیات)

(۲) مُصیبت کے شہیدوں کا جلایا جانا (۹، ۱۰ آیت)

"پھر مَیں نے ایک اور فرشتہ کو زندہ خدا کی مہر لیئے ہوئے مشرق سے اُوپر کی طرف آتے دیکھا اس نے اُن چاروں فرشتوں سے جنہیں زمین اور سمندر

کو ضرر پہنچانے کا اختیار دیا گیا تھا۔ بلند
آواز سے پکار کر کہا کہ جب تک ہم اپنے
خُدا کے بندوں کے ماتھے پر مُہر نہ کر لیں
زمین اور سمندر اور درختوں کو ضرر نہ
پہنچانا اور جن پر مُہر کی گئی مَیں نے اُن کا
شمار سنا کہ بنی اسرائیل کے سب قبیلوں
میں سے ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مُہر
کی گئی" (مکاشفہ ۷: ۲-۴)



ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مُہر کیا جانا

وہ ۱۴۴۰۰۰ اسرائیلی جن کے ماتھوں پر مُہر ثبت کی گئی ہے۔

نہ ہوں گے بلکہ انہیں موت سے بچا لیا جائے گا اور عہد سعادت کے دوران اِس زمین کی انسانی مخلوق کے طور پر اِس میں اقامت گزیں ہوں گے۔ (زکریاہ ۱۳: ۸، ۹) - اِس لئے مصیبت کے اِس دوسرے حصّے میں مہر کئے گئے اسرائیلیوں کے بیچ کوئی شہید نہ ہوگا۔

اُس وقت جو لوگ مارے جائیں گے ان میں کوئی بھی مقدس یا شہید نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ سب گناہگار گنے جائیں گے۔ کیونکہ یہ لکھا ہے کہ

"میری اُمت کے سب گناہ گار لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم پر نہ پیچھے سے آفت آئے گی اور نہ آگے سے۔ تلوار سے مارے جائیں گے۔" (عاموس ۹: ۱۰)

"دیکھو خداوند کا دن آتا ہے جو غضب میں اور قہرِ شدید میں سخت درشت ہے تاکہ ملک کو ویران کرے اور گنہگاروں کو اُس پر سے نیست و نابود کر دے۔"

(یسعیاہ ۱۳: ۹)

"اِن باتوں کے بعد جو مَیں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہر ایک قوم اور قبیلہ اور اُمت اور اہلِ زبان کی ایک ایسی بڑی بھیڑ جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ سفید جامے پہنے اور کھجور کی ڈالیاں اپنے

ہاتھوں میں لئے ہوئے تخت اور برّہ
کے آگے کھڑی ہے ۔۔۔۔۔ یہ وہی ہیں
جو اُس بڑی مصیبت میں سے نکل کر
آئے ہیں" ۔۔۔۔ (مکاشفہ ۷: ۹-۱۴)۔

یہ بڑی مصیبت کے شہید ہیں جو اَن گنت ہوں گے۔ جو حیوان کی چھاپ لینے سے انحراف کی وجہ سے بڑی مصیبت کے پہلے حصے میں نثار ہوں گے۔ (مکاشفہ ۱۳: ۱۵-۱۷)۔

اِن ہی کی بابت خداوند نے متی ۲۴: ۲۹-۳۱ میں کہا ہے۔

"اور فوراً اُن دنوں کی مصیبت کے بعد
سُورج تاریک ہو جائے گا ۔۔۔۔ اور
اُس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر
دکھائی دے گا۔ اور وہ نرسنگے کی بڑی
آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور
وہ اُس کے برگزیدوں کو چاروں طرف
سے آسمان کے اس کنارے سے اُس
کنارے تک جمع کریں گے"۔

کلیسیا خفیہ طور پر نہ اُٹھائی جائے گی بلکہ ایسا اُن دنوں کی مصیبت کے فوراً بعد واقع ہوگا۔ اِن شہیدوں کا تعلق فاتح کلیسیا سے نہیں کیونکہ فاتح کلیسیا بڑی مصیبت کے آغاز سے پہلے ہی اُٹھالی جا چکی ہوگی۔

آٹھواں باب

پہلے چار نرسنگے

تعارف

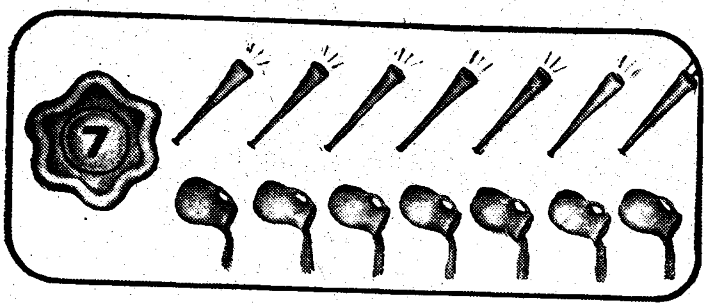
آٹھویں باب کا آغاز ساتویں مُہر کے کھُلنے سے ہوتا ہے۔ جب یہ مُہر کھُل چکی ہوگی تو سات فرشتے سات نرسنگے فرشتے پھُونکیں گے۔ یہ سات سالہ مصُیبت کے دوسرے حصّہ کے اِبتدا کا نشان ہے۔

ساتویں مُہر کا کھُولنا۔

"جب اُس نے ساتویں مُہر کھُولی تو آدھ
گھنٹے کے قریب آسمان میں خاموشی
رہی اور مَیں نے ان ساتوں فرشتوں کو
دیکھا جو خُدا کے سامنے کھڑے رہتے
ہیں اور انہیں سات نرسنگے دیئے گئے
پھر ایک اور فرشتہ سونے کا عُود سوز
لئے ہوئے آیا اور قربان گاہ کے اُوپر

کھڑا ہُوا اور اُس کو بہت سا عُود دیا
گیا تاکہ سب مُقدسوں کی دُعاؤں کے
ساتھ اُس کو سنہری قربان گاہ پر چڑھائے
جو تخت کے سامنے ہے "
(مکاشفہ ۸: ۱-۳)

یہاں جن "مُقدسین" کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ (مکاشفہ ۸: ۳)- وہ ۱۴۴۰۰۰ اسرائیلی ہیں جن کو مُہر کر کے محفوظ کیا گیا ہے۔ کیونکہ بڑی مصیبت کے دوسرے حصّہ میں زمین پر کوئی دُعا گو مقدسین نہ ہوں گے۔



سات نرسنگے اور سات پیالے

" اور اُس عُود کا دُھواں فرشتہ کے ہاتھ
سے مُقدسوں کی دُعاؤں کے ساتھ
خُدا کے سامنے پہنچ گیا اور فرشتہ نے
عُودسوز کو لے کر اس میں قربان گاہ

کی آگ بھری اور زمین پر ڈال دی۔ اور
گرجیں اور آوازیں اور بجلیاں پیدا
ہوئیں اور بھونچال آیا۔"

(مکاشفہ ۸: ۴-۶)

عُود سوز جس میں مُقدسوں کی دعائیں ہیں کا زمین پر ڈال دیا جانا۔ خدا کی عدالت کا زمین پر شروع ہونا ظاہر کرتا ہے۔ بلاشبہ زمین کے باشندوں کی نجات کے لئے دُعائیں آسمان پر پہنچیں۔ لیکن چونکہ اُن میں گناہ کا کوئی احساس نہ تھا۔ اِس لئے خدا نے مصمم ارادہ کیا کہ وہ زمین پر اپنی فیصلہ کُن عدالت بھیجے۔ حتیٰ کہ یرمیاہ کے دنوں میں بھی بنی اسرائیل نے خدا کی طرف رجوع لانے سے اِنکار کیا تھا اِسی لئے اُس نے کہا

"پس تو ان لوگوں کے لئے دُعا نہ کر اور
ان کے واسطے آواز بلند نہ کر اور مجھ
سے منت اور شفاعت نہ کر کیونکہ میں
تیری نہ سنُوں گا۔" (یرمیاہ ۷: ۱۶)۔

"اور وہ ساتوں فرشتے جن کے پاس وہ
سات نرسنگے تھے پھونکنے کو تیار ہوئے۔"

(مکاشفہ ۸: ۶)

خدا کے کلام میں نرسنگے کے کئی مفہوم ہیں۔ نرسنگا مندرجہ ذیل موقعوں پر اِستعمال کیا جاتا تھا۔

(۱) خدا کے لوگوں کو خیمۂ اجتماع کے سامنے اکٹھا کرنے کے

لئے (گنتی ۱۰: ۳)

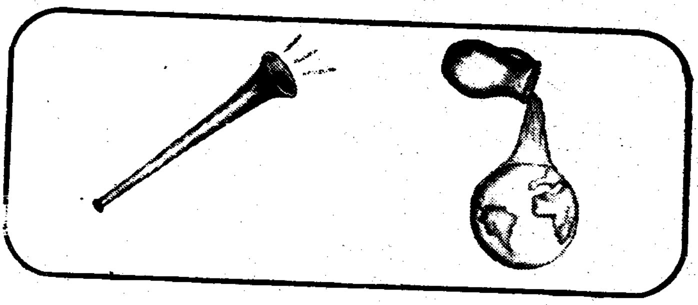
(۲) جب کبھی نگہبان کسی دشمن کو دیکھتا یا دوسری فوج چڑھائی کرتی تو جنگ کے لئے نرسنگا بجایا جاتا۔

(حزقی ایل ۳۳: ۱-۶)-

(۳) لشکر کشی کے لئے (گنتی ۱۰: ۹)

(۴) خوشی کے لئے "اپنی خوشی کے دن" (گنتی ۱۰: ۱۰)

بڑی مصیبت کے دوسرے حصّہ کے دوران **نرسنگوں کا پھونکا جانا** - عدول حکمی کرنے والی اقوام کے لئے خدا کی عدالت کے قریب آنے کی اطلاع کا نقیب ہوگا۔ ساتوں فرشتے یکے بعد دیگرے نرسنگے پھونکیں گے اور خدا کی آنے والی عدالت کا اعلان کریں گے تاکہ وہ قومیں توبہ کرلیں اور خدا کی طرف رجوع لائیں۔ لیکن تمام صورتوں میں وہ اپنا دل فرعون کی طرح سخت کرلیں گے۔

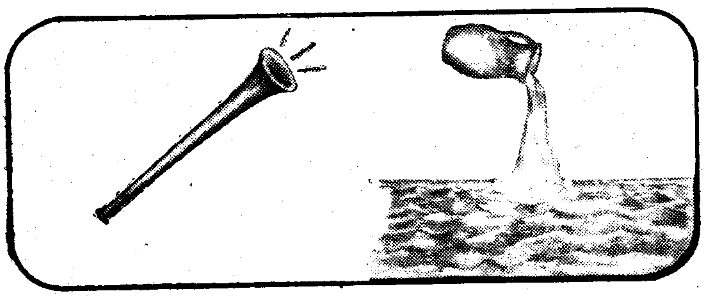


پہلا نرسنگا

"اور جب پہلے نے نرسنگا پھونکا تو خون ملے ہوئے اولے اور آگ پیدا

ہوئی اور زمین پر ڈالی گئی اور تہائی
زمین جل گئی - اور تہائی درخت جل
گئے اور تمام ہری گھاس جل گئی۔"
(مکاشفہ ۸ : ۷)

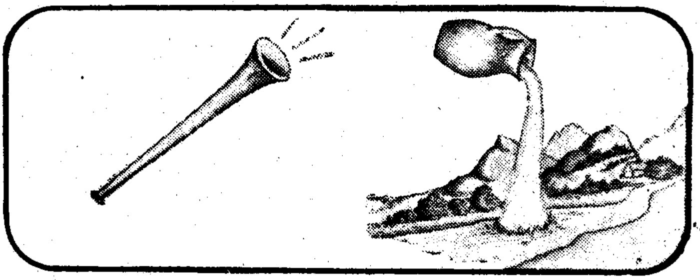
پہلا نرسنگا بڑی تباہی کی طرف اشارہ کرتا ہے جو کہ صرف چند شہروں یا ایک ملک تک محدود نہ رہے گی بلکہ یہ پوری دنیا کی ایک تہائی ہریاول کو نیست کر دے گی۔



دُوسرا نرسنگا

"اور جب دوسرے فرشتہ نے نرسنگا
پھونکا تو گویا آگ سے جلتا ہُوا
ایک بڑا پہاڑ سمندر میں ڈالا گیا اور
تہائی سمندر خون ہو گیا۔ اور
سمندر کی تہائی جاندار مخلوقات مر
گئی اور تہائی جہاز تباہ ہو گئے۔"
(مکاشفہ ۸: ۸-۹)

اِس قہرِ الٰہی کے سبب سے سمندر کی تہائی مخلوقات قضا ناگہانی کا شکار ہوں گی اور تہائی جہاز جو سمندر میں ہوں گے معدوم ہو جائیں گے۔ ایک تہائی مچھلیاں جو انسانی خوراک کا جزِ لازم ہیں۔ اور ایک تہائی سمندری کاروبار اور دوسری بحری مصنوعات بالکل غرق ہو جائیں گی۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ یہ **آگ سے جلتا ہُوا پہاڑ** جس کے سمندر میں گرنے سے ضرر رساں اثرات جنم لیں گے کسی مہیب شہابِ ثاقب کے آسمان سے گرنے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور ممکن ہے ایسا سیاروں کی باہمی تصادم کی وجہ سے ہو۔ اگر ہم اُن تباہ کن تغیرات کو مدِ نظر رکھیں جو چھٹی مہر کے کھولے جانے کے بعد پیش آ چکے ہوں گے تو ایسا ہونا خارج از امکان نہیں۔



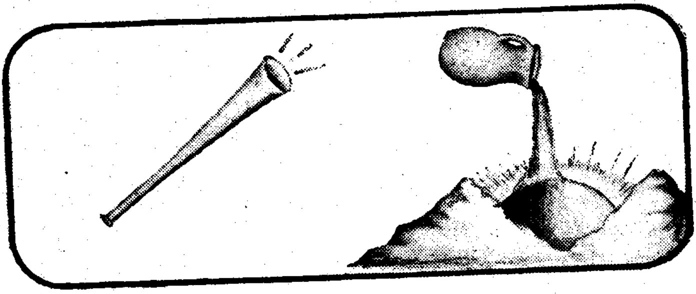
تیسرا نرسنگا

"اور جب تیسرے فرشتہ نے نرسنگا
پھونکا تو ایک بڑا ستارہ مشعل کی
طرح جلتا ہُوا آسمان سے ٹوٹا اور تہائی
دریاؤں اور پانی کے چشموں پر آ پڑا۔

اِس ستارے کا نام ناگ دَونا کہلاتا ہے
اور تہائی پانی ناگ دَونے کی طرح کڑوا
ہو گیا۔ اور پانی کڑوا ہو جانے سے
بہت سے آدمی مر گئے۔"

(مکاشفہ ۸: ۱۰، ۱۱)

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ زمین کا تہائی پینے کا پانی زہر آمیز ہو گیا۔ ایسا حیاتی کیمیائی زہر کے پھیلاؤ کی وجہ سے ممکن ہے جو کسی مصنوعی سیارے کے گرنے کے باعث ہو سکتا ہے جو کہ کرۂ ارض میں داخل ہوتے وقت آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی روشنی کی طرح دکھائی دیتا ہے یا یہ **ستارہ** شہابِ ثاقب ہی ہو سکتا ہے جو زمین کو زہر آلودہ کر دے گا۔ اِس وجہ سے کئی اِس زہریلے پانی کو پینے کے سبب سے لقمۂ اجل بن جائیں گے۔ جبکہ باقی ماندہ کو پینے کا پانی ہی میسر نہ ہوگا۔



• چوتھا نرسنگا

"اور جب چوتھے فرشتہ نے نرسنگا پھونکا

نو تہائی سورج اور تہائی چاند اور تہائی
ستاروں پر صدمہ پہنچا یہاں تک کہ اُن
کا تہائی حصہ تاریک ہو گیا اور تہائی
دن میں روشنی نہ رہی اور اسی طرح
تہائی رات میں بھی۔"
(مکاشفہ ۸ : ۱۲)

سورج کے تاریک ہو جانے سے

اولاً انسان کے زندہ رہنے کے لئے زمین مطلوبہ روشنی اور حرارت حاصل نہ کر سکے گی۔ دوم انسان کو روشنی اور کارخانوں اور صنعتوں کی مشینیں چلانے کے لئے زیادہ ایندھن جلانے کی ضرورت پڑے گی۔ لہٰذا اس سے دنیا کی معیشت اثر انداز ہو گی۔

اِس قہرِ الٰہی میں یہ پُر اسرار اور ہیبت ناک ظلمت مزید آفتوں کے آنے کا شگون ہے۔ خشکی اور تری کی زندگی پہلے ہی اجل گرفتہ ہو گی۔ خوردنی اشیا تباہ ہو چکی ہو گی۔ اور پیداوار کو سخت نقصان پہنچ چکا ہو گا۔ پانی کی بہم رسانی زہریلی ہو چکی ہو گی۔ اور کائنات ایک واضح تشنج میں سے گذر رہی ہو گی۔

"اور جب میں نے پھر نگاہ کی تو آسمان
کے بیچ میں ایک عقاب کو اڑتے اور
بڑی آواز سے یہ کہتے سنا کہ اُن تین

فرشتوں کے نرسنگوں کی آوازوں کے
سبب سے جن کا پھونکنا ابھی باقی
ہے۔ زمین کے رہنے والوں پر افسوس
افسوس افسوس!۔

(مکاشفہ ۸: ۱۳)

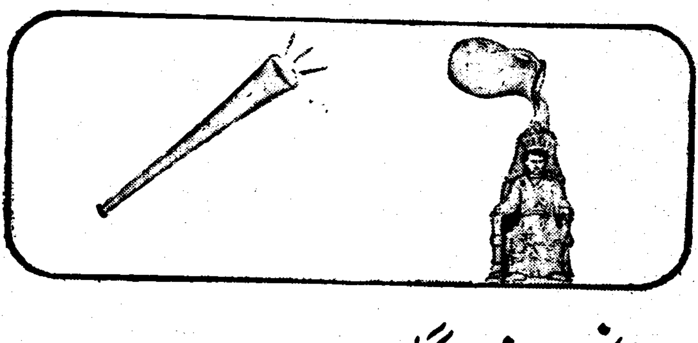
چوتھے نرسنگے کے پھونکے جانے کے بعد ایک اور فرشتہ چلاتا ہے
فسوس، افسوس، افسوس! یہ فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ آخری
فرشتے مزید تباہیوں کے نقیب ہیں جو کہ بہت بڑی اور دہشت ناک
ہوں گی۔

نواں باب

پانچواں اور چھٹا نرسنگا

تعارف

یہ باب پانچویں اور چھٹے نرسنگا یا پہلے دو افسوس سے
متعلق ہے۔



پانچواں نرسنگا

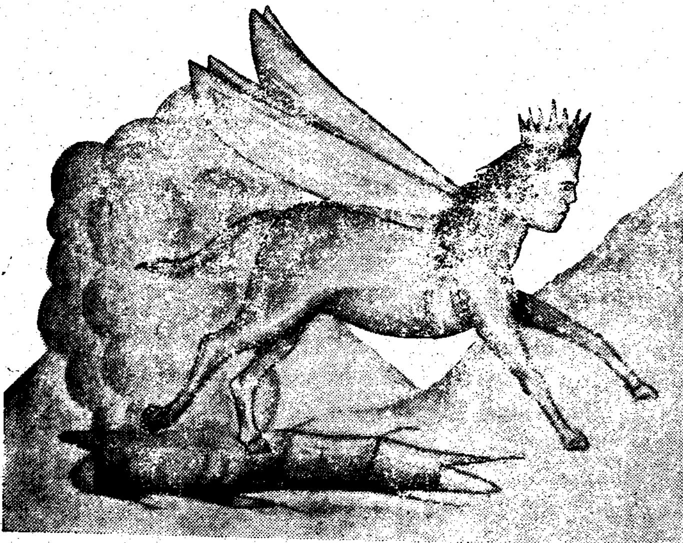
"اور جب پانچویں فرشتہ نے نرسنگا پھونکا
تو مَیں نے آسمان سے زمین پر ایک
ستارہ گرا ہُوا دیکھا اور اُسے اتھاہ

گڑھے کی کنجی دی گئی۔ اور جب اُس نے
اتھاہ گڑھے کو کھولا تو گڑھے میں سے
ایک بڑی بھٹی کا دھواں اُٹھا اور
گڑھے کے دھوئیں کے باعث سے
سورج اور ہوا تاریک ہوگئی۔ اور
اِس دھوئیں میں سے زمین پر ٹڈیاں
نکل پڑیں اور انہیں زمین کے بچھوؤں
کی سی طاقت دی گئی۔ اور اُن سے کہا
گیا کہ ان آدمیوں کے سوا جن کے ماتھے
پر خدا کی مہر نہیں زمین کی گھاس یا کسی
درخت کو ضرر نہ پہنچانا۔"

(مکاشفہ ۹: ۱-۴)

گڑھے میں سے بڑی بھٹی کا سا دھواں اُٹھتا ہے یہ ہوا ر سورج کو تاریک کردے گا۔ جو کہ چوتھے نرسنگے کی سزا کے باعث لے ہی اپنی تہائی روشنی کھو چکا ہوگا۔ دریں اثنا ٹڈی نما عجیب الخلقت فناک کارندے نکل پڑیں گے جن کی وضع قطع بچھوؤں کی سی ہوگی۔ ن کو حکم دیا جائے گا کہ اُن آدمیوں کے سوا جن کے ماتھے پر خدا کی ہر نہیں زمین کی گھاس یا کسی ہریاول یا کسی درخت کو ضرر نہ پہنچانا۔

اِس ضرر رساں مخلوق کی ماہیت کچھ عجیب ہی ہے۔ اُس کے یائے کہ یہ ابلیس یا اُس کے فرشتوں سے یا مخالفِ مسیح اور اُس کی کومت سے (جو ۱۴۴۰۰۰ مہر کئے گئے خدا کے خادموں کے خلاف ہوگی)۔



ٹڈیاں (مکاشفہ ۹: ۳-۱۱)

ہیں۔ وہ خدا کا حکم ماننے میں ثابت قدم رہیں گی اور اُس کو نقصان پہنچائیں گی جو مُہر نہ کئے گئے ہوں گے (یہ وہ ہوں گے جن کا خدا سے کچھ تعلق نہیں)۔ اِس سے یہ قیاس لیا جا سکتا ہے کہ ان گرائی گئی روحوں کو شیطان اور اس کے فرشتوں سے کچھ غرض و غایت نہیں ہے۔ یسوع نے کہا

"اگر شیطان ہی نے شیطان کو نکالا تو
وہ آپ اپنا مخالف ہو گیا۔ پھر اُس
کی بادشاہی کیونکر قائم رہے گی"۔
(متی ۱۲: ۲۶)۔ (مکاشفہ

اِس لئے یہ بالکل واضح ہے کہ عالمِ اسفل کی بعض روحیں

شیطان اور اُس کی بادشاہی سے یکسر مختلف ہیں۔ اور انہیں اُن کے گرائے جانے کے وقت سے اتھاہ گڑھے میں قید کر دیا گیا تھا! نہیں صرف مصیبت کے دوسرے حِصّہ میں آزاد کیا جائے گا۔

" اور انہیں جان سے مارنے کا نہیں بلکہ
پانچ مہینے تک لوگوں کو اذیت دینے کا
اختیار دیا گیا اور ان کی اذیت ایسی تھی
جیسے بچھو کے ڈنک مارنے سے آدمی کو
ہوتی ہے۔ اُن دنوں میں آدمی موت
ڈھونڈیں گے مگر ہرگز نہ پائیں گے اور
مرنے کی آرزو کریں گے اور موت اُن
سے بھاگے گی اور اُن ٹڈیوں کی صورتیں
اُن گھوڑوں کی سی تھیں جو لڑائی کے لئے
تیار کئے گئے ہوں۔ اور اُن کے سروں
پر گویا سونے کے تاج تھے۔ اور اُن کے
چہرے آدمیوں کے سے تھے۔ اور بال
عورتوں کے سے تھے اور دانت ببر کے
سے تھے اور اُن کے پاس لوہے کے سے
بکتر تھے اور اُن کے پروں کی آواز ایسی
تھی جیسے رتھوں اور بہت سے گھوڑوں
کی جو لڑائی میں دوڑتے ہیں انکی دُمیں
بچھوؤں کی سی تھیں اور اُن میں ڈنک

بھی تھے - اور اُن کی دُموں میں پانچ مہینے
تک آدمیوں کو ضرر پہنچانے کی طاقت تھی -
اتھاہ گڑھے کا فرشتہ اُن پر بادشاہ تھا۔ اُس
کا نام عبرانی میں ابدّون اور یونانی میں اپلیون
ہے " (مکاشفہ ۹ : ۵ - ۱۱)

یہ کوئی عام ٹڈیاں نہیں ہیں بلکہ ایسے سفاک کارندے ہیں جن کو نوع انسانی کو شدید اذیت میں مبتلا کرنے کے لئے گماشتہ کہا گیا ہے پانچ ماہ تک ایسی مصیبت میں مبتلا رہنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ طالب اجل ہوں گے کہ موت بھی انہیں دھوکا دے گی - یہ ٹڈی نما مخلوقات یوں دکھائی دیتی ہیں جیسے لڑائی کے لئے تیار کئے گئے گھوڑے ہوں، اور اُن کے چہرے آدمیوں کے سے تھے - ہر ایک کے سر پر تاج تھا - یہ فوجیوں کی طرح لوہے کے بکتر پہنے ہوئے تھے - اِن پر ایک بادشاہ تھا - جسکا نام عبرانی میں ابدّون اور یونانی میں اپلیون ہے - اِس بیان سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انکی اپنی بادشاہت اور اپنا بادشاہ ہے - اِس لئے یہ بادشاہت شیطان کی بادشاہت سے غیر مشابہ ہے -



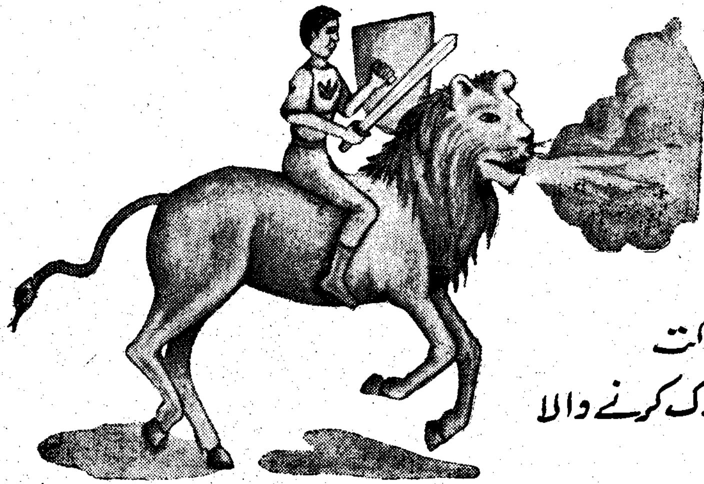
چھٹا نرسنگا

"اور جب چھٹے فرشتہ نے نرسنگا پھونکا
تو مَیں نے اُس سنہری قربان گاہ کے
سینگوں میں سے جو خدا کے سامنے
ہے ایسی آواز سنی کہ اس چھٹے فرشتہ
سے جس کے پاس نرسنگا تھا کوئی کہہ
رہا ہے کہ بڑے دریا یعنی فرات کے
پاس جو چار فرشتہ بندھے ہیں۔ انہیں
کھول دے۔ پس وہ چاروں فرشتے
کھول دے کہ جو خاص گھڑی اور دن
اور مہینے اور برس کے لئے تہائی آدمیوں
کے مار ڈالنے کو تیار کئے گئے تھے اور
فوجوں کے سوار شمار میں بیس کروڑ
تھے۔ مَیں نے ان کا شمار سُنا۔"

(مکاشفہ ۹: ۱۳-۱۴)

جب چھٹے فرشتہ نے نرسنگا پھونکا تو بڑے دریا یعنی فرات کے پاس جو چار فرشتے بندھے ہیں، کھول دیئے گئے۔ گھڑسواروں کا ایک لشکر تیار کیا۔ ان کا مقصد تہائی آدمیوں کو مار ڈالنا تھا۔ جنھوں نے مخالفِ مسیح کی اطاعت قبول کی تاکہ اُس کی پرستش کریں۔ اور اُس کی چھاپ لیں۔ اِس بیان سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی

ہے کہ ان گرائے گئے فرشتوں کا ان اتھاہ گڑھے کی ٹڈیوں کی طرح شیطان اور اُس کی بادشاہت سے کچھ تعلق نہیں ۔



۱- ہلاکت
۲- ہلاک کرنے والا

گھڑسوار (مکاشفہ ۹: ۱۶-۱۹)

" اور مجھے اُس رویا میں گھوڑے اور اُن کے ایسے سوار دکھائی دیئے جن کے بکتر آگ اور سُنبل اور گندھک کے سے تھے اور اُن گھوڑوں کے سر ببّر کے سے تھے اور اُن کے مُنہ سے آگ اور دھواں اور گندھک نِکلتی تھی اِن تینوں آفتوں یعنی اُس آگ اور دُھویں اور گندھک سے جو اُن کے مُنہ سے نِکلتی تھی تہائی

آدمی مارے گئے۔ کیونکہ اُن گھوڑوں
کی طاقت اُن کے مُنہ اور اُن کی دُموں
میں تھی۔ اِس لئے کہ اُن کی دُمیں سانپوں
کی مانند تھیں اور دُموں میں سر بھی تھے
اُن ہی سے وہ ضرر پہنچاتے تھے اور باقی
آدمیوں نے جو اُن آفتوں سے نہ مرے
تھے۔ اپنے ہاتھوں کے کاموں سے
توبہ نہ کی کہ شیاطین کی اور سونے اور
چاندی اور پیتل اور پتھر اور لکڑی کی
مُورتوں کی پرستش کرنے سے بعض آئے
جو نہ دیکھ سکتی ہیں، نہ سُن سکتی ہیں، نہ
چل سکتی ہیں۔ اور جو خُون اور جادوگری
اور حرامکاری اور چوری انہوں نے
کی تھی اُن سے توبہ نہ کی۔"

(مکاشفہ ۹: ۱۷-۲۱)

یہ دوسرا خاص اُفسوس ہے۔ گھڑسواروں نے ایک بہت بڑی فوج تیار کی اور ان کے مُنہ سے آگ، گندھک اور دُھویں کی بڑی آفت نکلی۔ جس کے نیتجہ میں تہائی آدمی ہلاک ہوجائیں گے۔ ایسا ممکن ہے جیسا کہ بعض اہلِ تفسیر نے بھی کہا ہے کہ یہ بڑی فوج انسانوں ہی کی ہے۔ جو زرہ بکتر سے لیس ہتھیار استعمال کرتی ہوگی۔ دوسری طرف یہ ثبوت جہنم کی فوج کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

اگرچہ یہ ضرررساں رُوحیں زمین کے مقیموں کو بہت اذیت پہنچاتی ہیں تو بھی نہ تو وہ توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی خدا کے طالب ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ شیطان اور سونے کے بتوں کی پرستش جاری رکھتے ہیں۔ اور اپنی زندگیاں قتل، جادوگری، حرامکاری اور چوری کرنے کے لئے وقف کئے رہتے ہیں۔ اِس سے ایک مرتبہ پھر یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ چار (گرائے ہوئے) فرشتے اور اُن کی فوج (مکاشفہ ۹: ۱۴-۱۶)۔ کا تعلق شیطان اور اس کی فوج سے نہیں۔ کیونکہ انہیں یہ کہا گیا کہ ان پر آفت نازل کرو جو شیطان اور سونے کے بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ (مکاشفہ ۹: ۲۰)

چھٹے نرسنگا کی سزا کا اختتام ایک اور ہولناک بھونچال سے ہوگا جس سے مشرقِ وسطیٰ (خاص طور پر اسرائیل) متزلزل ہوگا۔

"پھر اُسی وقت ایک بڑا بھونچال آگیا
اور شہر کا دسواں حصّہ گر گیا اور اُس
بھونچال سے سات ہزار آدمی مرے
اور باقی ڈر گئے اور آسمان کے خُدا کی
تمجید کی۔" (مکاشفہ ۱۱: ۱۳)

اِس بھونچال کے ساتھ سات سالہ مصیبت کا اختتام ہوتا ہے اور ساتویں نرسنگا کی باری آتی ہے۔

دسواں باب

زورآور فرشتہ اور چھوٹی کتاب

تعارف

یہ رویا یُوحنا نے یہُودیوں کی رویا کے بعد دیکھی۔

اِس باب میں جن سزاؤں کا اعلان کیا گیا ہے وہ سات سالہ مُصیبت کے دوسرے حصّہ پر مُحیط ہیں۔ اِس موضوعِ سخن میں یُوحنا ایک زورآور فرشتہ کو دیکھتا ہے جس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی کھُلی کتاب تھی۔ وہ یہ رویا ساتویں نرسنگا کے پھُونکے جانے سے پہلے دیکھتا ہے جب ٗدنیا کی بادشاہی ہمارے خداوند اور اُس کے مسیح کی ہوگی ؛ (مکاشفہ ۱۱ : ۱۵)۔ ٗہمارے خداوند اور اُس کے مسیح کی بادشاہی، مسیح اور اُس کے مُقدسین کی ہزار سالہ بادشاہی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اب تک یُوحنا یہُودی نادیۂ نظر سے رویا دیکھتا رہا۔ مگر اب خدا نے اپنا زورآور فرشتہ بھیجا ہے تاکہ اُسے بتائے یہی رویا اُس پر غیراقوام کے زاویۂ نظر سے ظاہر کی جائے گی۔

" پھر مَیں نے ایک اور زورآور فرشتہ

کو بادل اُوڑھے ہوئے آسمان
سے اُترتے دیکھا۔ اُس کے سر پر دھنک
تھی اور اُس کا چہرہ آفتاب کی مانند
تھا۔ اور اُس کے پاؤں آگ کے ستونوں
کی مانند تھے اور اُس کے ہاتھ میں ایک
چھوٹی سی کُھلی ہوئی کتاب تھی۔ اُس
نے اپنا دہنا پاؤں تو سمندر پر رکھا
اور بایاں خشکی پر" (مکاشفہ ۱۰: ۱-۲)

اِس ویران جزیرے پر خدا کا خادم جو بالکل تنہا ہے اپنی خدمت کو جاری رکھ سکنے کی ہر اُمید کو کھو چکا ہے۔ اور اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ وہ اِس جزیرہ سے چھٹکارا پائے گا جہاں اُسے تاعمر جلاوطن رہنا تھا۔ اِن نامساعد حالات میں خدا نے اپنے زور آور فرشتہ کو اِس وفا شعار خادم کے پاس یہ بتانے کو بھیجا کہ خدا اُسے پتمس کے اِس اِس جزیرہ سے رہا کرنے کو ہے۔ تاکہ وہ اپنی خدمت کو از سرِ نو شروع کر سکے۔

کچھ کا خیال ہے کہ یہ زور آور فرشتہ جو بادل کو اوڑھے اور سر پر دھنک لئے ہوئے ہے اور جس کا چہرہ مانندِ آفتاب اور پاؤں آگ کے ستون ہیں، کوئی اور نہیں بلکہ یسوع خود ہی ہے۔ غالباً یہ درست نہیں ہے کیونکہ یوحنا اپنی تمام رویا میں زندہ مسیح کو ان اقدار سے پہچاننے پر قادر تھا۔ جیسے "آدم زاد" (۱: ۱۳) یہوداہ کے قبیلہ کا ببر جو داؤد کی اصل ہے" (۵:۵) ذبح کیا ہُوا برّہ" (۶:۵) "سچا اور برحق

(۱۹:۱۱) 'کلام خدا' (۱۹ : ۱۳) بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند (۱۹:۱۶) 'الفا اور اومیگا'، اوّل و آخر، ابتدا و انتہا' (۱:۸، ۲۲ : ۱۳) -

تاہم یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ زورآور فرشتہ کو مسیح کے طور پر نہیں جانتا اور نہ ہی گر کر اس کو سجدہ کرتا ہے - جیسا اس نے زندہ مسیح کو دیکھنے پر کیا (۱ : ۱۷) علاوہ ازیں، جو آواز وہ آسمان سے آتی سنتا ہے وہ کچھ بھی ایسا بیان نہیں کرتی جس سے یہ ثابت ہو کہ وہ فرشتہ یسُوع مسیح ہے - آواز محض یہی کہتی ہے - 'جا اُس فرشتہ کے ہاتھ میں سے جو سمندر اور خشکی پر کھڑا ہے وہ کھلی ہوئی کتاب لے لے ...' یوحنا فرمانبرداری کرتے ہوئے اس فرشتہ کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے 'یہ چھوٹی کتاب مجھے دے دے'، گو کہ یہ فرشتہ دوسرے فرشتوں سے جن کا ذکر مکاشفہ کی کتاب میں آیا ہے مختلف ہے تاہم یہ واضح ہے کہ یہ ہستی صرف فرشتہ ہی ہے -

'چھوٹی سی کھلی کتاب'

یہ چھوٹی سی کتاب کھلی ہوئی ہے (مکاشفہ ۱۰ : ۲) یہ کتاب اُس کتاب سے یکسر مختلف ہے جو اس کے دہنے ہاتھ میں دیکھی گئی جو تخت نشین تھا اور جس کے اندر اور باہر لکھا ہوا تھا اور سات مہریں لگا کر بند کیا گیا تھا - یوحنا کو اس کتاب کے ساتھ صرف یہ کرنا تھا کہ وہ اِسے پڑھے اور اسے سمجھے اور اسے کھولے اور 'دوبارہ نبوت' کرے اور اِس بار غیر اقوام کے لئے - یہ کتاب ہماری بائبل سے مشابہہ

ہے کیونکہ یہ بھی ایک کھلی ہوئی کتاب ہے۔ بائبل کا پیغام ان تمام مخلص ایماندار روح کے لئے واضح ہے جو سچائی کے متلاشی ہیں۔ سچائی کی روح انہیں جو اِس کلامِ ربانی کو پڑھتے اور غور و خوض کرتے ہیں رضوفشاں کرتی ہے۔

یُوحنا سے کہا گیا کہ اِس کو لے اور کھالے **یہ تیرا پیٹ تو کڑوا کر دے گی مگر تیرے مُنہ میں شہد کی طرح میٹھی لگے گی**" (مکاشفہ ۱۰: ۹، ۱۰) - حزقی ایل نبی کو بھی وہ کتاب کھولنے کے لئے کہا گیا جو اُسے دی گئی تھی۔ (حزقی ایل ۳: ۱-۳) - جب خدا ہمیں صاف رویا اور گہرائے مکاشفات عطا کرتا ہے تو یہ ہمارے لئے شہد کی طرح میٹھے ہوتے ہیں - مگر جب ہم اُس پہ جو ہم پر ظاہر کیا گیا تھا۔ عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں - تو ہم اپنے آپ کو تلخ تجربات میں سے گزرتا ہُوا پاتے ہیں - ہمیں خدا کے کلام کے واسطے دُکھ اٹھانے کی نصیحت کی گئی ہے - جب ہم کلامِ مُقدس پڑھتے اور اُس پر غور کرتے ہیں اور خُدا کے کلام سے خوراک حاصِل کرتے ہیں تو باطنی طور پر پرورش پاتے اور ترقی کرتے ہیں - ہم قوت حاصِل کرتے ہیں تاکہ ایک اچھی جنگ لڑ سکیں اور خدا کی خدمت کر سکیں - اور وہ دوڑ ختم کر سکیں جو ہم کو درپیش ہے -

یُوحنا بہت سی اُمتوں اور قوموں اور اہل زبان اور بادشاہوں (مکاشفہ ۱۰: ۱۱) پر تب تک دوبارہ نبوّت نہیں کر سکتا تھا جب تک کہ وہ اُس چھوٹی کھلی کتاب کو کھا کر ہضم نہ کر لیتا -

اُس کے کلام کو نظر انداز کر کے ہم کچھ بھی بہتر نہیں کر سکتے - اِس لئے

ہمیں اُس کے کلام کو اپنی زندگیوں کا حصہ خاص بنانا چاہیئے تاکہ مسیح کو اپنی زندگیوں کے ذریعہ سے اِرد گرد کے لوگوں پر ظاہر کر سکیں۔

فرشتہ اپنا دہنا پاؤں سمندر میں اور اپنا بایاں پاؤں خشکی پر رکھتا ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اِس کتاب کا پیغام ہمہ گیر ہے اور یہ پیغام خُدا کی طرف سے ہے جس نے آسمان .... اور زمین.... اور سمندر پیدا کئے۔ (مکاشفہ ۱۰: ۶)۔

"اور ایسی بڑی آواز سے چلایا جیسے ببر
دھاڑتا ہے۔ اور جب وہ چلایا تو گرج
کی سات آوازیں سنائی دیں۔ اور جب
گرج کی ساتوں آوازیں سنائی دے چکیں
تو مَیں نے لکھنے کا ارادہ کیا اور آسمان پر
سے یہ آواز آتی سُنی کہ جو باتیں گرج کی
اِن سات آوازوں سے سنی ہیں۔ اُن
کو پوشیدہ رکھ اور تحریر نہ کر۔ اور جس
فرشتہ کو مَیں نے سمندر اور خشکی پر کھڑے
دیکھا تھا اس نے اپنا دہنا ہاتھ آسمان
کی طرف اُٹھایا اور جو ابد الآباد زندہ رہے
گا اور جس نے آسمان اور اس کے اندر
کی چیزیں اور زمین اور اُس کے اُوپر کی چیزیں
اور سمندر اور اُس کے اندر کی چیزیں
پیدا کی ہیں اُس کی قسم کھا کر کہا کہ اب

اور دیر نہ ہوگی۔" (مکاشفہ ۱۰: ۳-۶)۔

گرجیں

نافرمان قوموں پر خُدا کی عدالت کو دِکھاتی ہیں۔ جب فرعون مسلسل خُدا کے خلاف اپنا دل سخت کیئے رہا تو خُداوند نے رعد اور اولے بھیجے اور آگ زمین تک آنے لگی' (خروج ۹: ۲۳)۔ جب سموئیل کے زمانہ میں جو خُدا سے اُس کے لوگوں کی نجات کی دُعا کرتا تھا۔ فلستی اسرائیلیوں سے جنگ کرنے کو نزدیک آئے تو خُداوند فلستیوں کے اُوپر اسی دن بڑی کڑک کے ساتھ گرجا اور اُن کو گھبرا دیا....' (۱۔سموئیل ۷: ۱۰)۔

یُوحنا سے کہا گیا **جو باتیں گرج کی ان سات آوازوں سے سُنی ہیں اُن کو پوشیدہ رکھ**، اور تحریر نہ کر (مکاشفہ ۱۰: ۴) 'سات گرجوں' کی آوازوں کی باتوں کو مخفی رکھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ ہمیں اُن کو جاننے کی اجازت نہیں۔ موسیٰ کہتا ہے غیب کا مالک تو خُداوند ہمارا خُدا ہی ہے پر جو باتیں ظاہر کی گئی ہیں۔ وہ ہمیشہ تک ہمارے اور ہماری اولاد کے لئے ہیں تاکہ ہم اِس شریعت کی سب باتوں پر عمل کریں۔" (استثنا ۲۹: ۲۹) 'سات گرجوں' کی آوازوں میں ہو سکتا ہے کہ اور ایسی بات جو سات نرسنگوں (مکاشفہ ۸: ۲) اور آخری سات آفتوں (مکاشفہ ۱۵ اور ۱۶ باب کے بارے میں کوئی اور راز افشاں کرتی ہوں جو کہ خدا کی سات رُخی عدالت کے طور پر نافرمان قوموں شامل کی جائیں گی جو مخالفِ مسیح کی اطاعت

قبول کریں گے۔ جس کی عدالت ہر مجدون کی جنگ میں ہو گی۔

'اب اور دیر نہ ہو گی' (مکاشفہ ۱۰: ۶) کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ خدا کی عدالت قریب الواقع ہے۔ اور یہ کہ وہ زمین پر ہزار سالہ بادشاہی کا اعلان کرنے کو جلد آ رہا ہے۔ اِس سے یہ مطلب بھی لیا جا سکتا ہے کہ اگر زمین کے رہنے والے اِس تنبیہ کی طرف جو اِس کتاب میں لکھی گئی ہے متوجہ ہوں گے۔ تو بہت جلد انہیں خدا کی مہیب عدالت کا سامنا کرنا ہو گا۔

"بلکہ ساتویں فرشتہ کی آواز دینے کے
زمانہ میں جب وہ نرسنگا پھونکنے کو
ہو گا۔ تو خدا کا پوشیدہ مطلب اس
خوشخبری کے موافق جو اُس نے اپنے
بندوں نبیوں کو دی تھی پُورا ہو گا۔"
(مکاشفہ ۱۰: ۷)

مکاشفہ ۱۱: ۱۵ میں ہم پڑھتے ہیں "اور جب ساتویں فرشتہ نے نرسنگا پھُونکا تو آسمان پر بڑی آوازیں اِس مضمون کی پیدا ہوئیں کہ دنیا کی بادشاہی ہمارے خداوند اور اُس کے مسیح کی ہو گی۔ اور وہ ابدالآباد بادشاہی کرے گا" اِس سے یہ وضاحت ہوتی ہے کہ ساتویں نرسنگا کے پھُونکے جانے کے بعد خدا ہزار سالہ بادشاہی کا اعلان کرے گا۔ اس کے بعد خدا کا کوئی سربستہ راز نہ ہو گا کیونکہ شیطان کو ہزار سال کے لئے پابند سلاسل کیا جائے گا اور اُسے اتھاہ گڑھے میں ڈال کر مُقفل کر دیا جائے گا تاکہ وہ قوموں کو پھر گمراہ نہ کر سکے (مکاشفہ

۲۰: ۱-۳) تب یہ نبوت پوری ہوگی۔ کیونکہ جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہے اُسی طرح زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی۔ (یسعیاہ ۱۱: ۹؛ حبقوق ۲: ۱۴)۔

یرمیاہ مزید کہتا ہے کہ خدا الف سعادت کے دوران ہر شخص پر خود کو انفرادی طور پر ظاہر کرے گا۔ بلکہ یہ وہ عہد ہے جو مَیں اُن دنوں کے بعد اسرائیل کے گھرانے سے باندھونگا! ور خُداوند فرماتا ہے۔ مَیں اپنی شریعت اُن کے باطن میں رکھوں گا اور اُن کے دل پر اُسے لکھوں گا اور مَیں اُن کا خدا ہوں گا اور وہ میرے لوگ ہوں گے اور وہ پھر اپنے اپنے پڑوسی اور اپنے اپنے بھائی کو یہ کہہ کر تعلیم نہیں دیں گے کہ خداوند کو پہچانو کیونکہ چھوٹے سے بڑے تک وہ سب مجھے جانیں گے خُداوند فرماتا ہے اِس لئے کہ مَیں اُنکی بدکرداری کو بخشش دوں گا اور اُن کے گناہوں کو یاد نہ کروں گا۔ (یرمیاہ ۳۱: ۳۳، ۳۴) یہ نبوت دو طرح سے پوری ہوتی ہے۔ یہ ہر اُس ایماندار میں پوری ہوتی ہے جو اس زمانہ میں رُوح سے معمُور ہے اس کے علاوہ اِس نبُوت کا اطلاق ان لوگوں پر بھی ہوتا ہے جو اس ہزار سالہ مدت میں خداوند کے طالب ہوں گے۔

لیکن ہمارے لئے جو فضل کے زمانہ میں رہتے ہیں خدا کوئی بھید نہیں ہے۔ یسُوع خُدا باپ کو ہم پر ظاہر کرنے آیا تھا۔ (یوُحنا ۱۴: ۸، ۹) - خدا ثالوث اب ہم میں اقامت گزیں ہے۔ (یوُحنا ۱۴: ۲۰، ۲۳) خدا کی بادشاہت کے بھید ہم پر ظاہر کئے گئے ہیں (متی ۱۳: ۱۱) - دونوں بھید یعنی مسیح اور باپ رسولوں اور نبیوں پر ظاہر کئے

گئے ہیں جو ان کو اپنی خدمت کے وسیلہ سے کلیسیا پر ظاہر کرتے ہیں۔
(افسیوں ۳: ۴، ۵؛ کلسیوں ۲: ۲)۔
(آیت ۸-۱۰ کی تشریح 'چھوٹی سی کھلی کتاب' کی تفصیر میں دیکھیں)۔

"اور مجھ سے کہا گیا کہ تجھے بہت سی
اُمتوں اور قوموں اور اہلِ زبان اور
بادشاہوں پر پھر نبوّت کرنا ضرور ہے"۔
(مکاشفہ ۱۰: ۱۱)

بعض ایسے ہیں جو اِس کتاب کو ثبوت کے طور پر تاریخی ترتیب کے ساتھ وضاحت بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ یہ کتاب ایک ہی رویا کو دو مختلف انداز سے پیش کرتی ہے یعنی یہودی زاویۂ نظر اور غیر یہودی زاویۂ نظر ہے۔ باب ۶-۱۱ جو یہودی رویا کو پیش کرتے ہیں۔ بنی اسرائیل کے سب قبیلوں میں سے ایک لاکھ چوالیس ہزار کے مُہر کئے جانے (۷: ۳-۴) سونے کی قربان گاہ، سونے کے عُود سوز اور عُود (۸: ۳) نرسنگوں (۸: ۲) خدا کے مَقدِس (۱۱: ۱)۔ دو زیتون کے درختوں (۱۱: ۴)۔ دو شمعدانوں (۱۱: ۴)۔ اور عہد کے صندوق (۱۱: ۱۹)۔ کو دکھاتے ہیں۔ اِن چیزوں کے ذریعہ سے یہودی اِس رویا کو اپنے طور پر زیادہ بہتر طور پر سکتے ہیں۔

بارہویں باب سے آخر تک یہی رویا دہرائی گئی ہے۔ مگر

اس بار یہ غیر قوموں کے لئے بیان کی گئی ہے۔ یہودی زاویۂ نظر سے رویا دیکھنے کے بعد یوحنا کو کہا گیا کہ اب وہ غیر یہودی زاویۂ نگاہ سے رویا دیکھے گا۔ اور اس کی راہنمائی اس چھوٹی کتاب سے ہوگی۔ اور وہ تمام اقوام کے بارے میں "پھر نبوت" کرے گا۔

گیارھواں باب

خُدا کا مقدِس اور دو گواہ

تعارف

یہ باب سات سالہ مصیبت کے دوسرے حصّہ کے واقعات پر مبنی ہے۔ اگرچہ آج کل یہودیوں نے اپنے لئے قومی گھر اور ایک خُود مختار ریاست قائم کرلی ہے۔ مگر ابھی انہیں اِس بات کی اجازت نہیں کہ اپنی ہیکل نئے سرے سے تعمیر کریں۔ جب تک ہیکل تعمیر نہیں ہوجاتی اور ان کی مذہبی رُسومات بحال نہیں ہوجاتیں تب تک وہ فی الحقیقت اپنے گھر میں نہیں ہیں اور اُن کی آزادی بڑی حد تک بے معنی ہے۔ خُدا کا کلام اُس وقت کے بارے میں بتاتا ہے۔ جب مَقدِس کو دوبارہ بحال اور تعمیر کیا جائے گا۔ زکریاہ کے صحیفہ میں ہم پڑھتے ہیں۔ "اور وہ جو دُور ہیں آکر خداوند کی ہیکل تعمیر کریں گے۔ تب تم جانوگے کہ ربّ افواج نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور اگر تم دل سے خداوند اپنے خدا کی فرمانبرداری کروگے تو یہ باتیں پُوری ہوں گی، کلیسیا کے اٹھائے جانے کے بعد مخالفِ مسیح اسرائیلیوں کے ساتھ عہد قائم کرے گا

یعنی سات سالہ مصیبت کے آغاز میں انہیں یروشلیم میں مقدس کو دوبارہ تعمیر کی اجازت دے گا۔ اور وہ ایک ہفتہ کے لیے بہتوں سے عہد قائم کرے گا اور نصف ہفتہ میں ذبیحے اور ہدیے موقوف کرے گا اور فیصلیوں پر اُجاڑنے والی مکروہات رکھی جائیں گی یہاں تک کہ بربادی کمال کو پہنچ جائے گی اور وہ بلا جو مقرر کی گئی ہے۔ اُس اجاڑنے والے پر واقع ہو گی۔ (دانی ایل ۹ : ۲۷) - ایک ہفتہ سات سالوں کو ظاہر کرتا ہے۔ اور نصف ہفتہ سات سالہ مصیبت کے نصف عرصہ یا ساڑھے تین سالوں کے اختتام کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی جب مخالفِ مسیح اسرائیل کے ساتھ عہد شکنی کرے گا۔

مخالفِ مسیح کی سات سالہ حکومت کے باقی آدھے حصہ میں اسرائیلی اس کے ہاتھوں بہت زیادہ صعوبتیں اُٹھائیں گے۔ یرمیاہ کہتا ہے افسوس! وہ دن بڑا ہے اس کی مثال نہیں وہ یعقوب کی مُصیبت کا وقت ہے پر وہ اُس سے رہائی پائے گا۔ (یرمیاہ ۳۰ : ۷) زکریاہ بھی اس وقت کے بارے میں کہتا ہے "اور خداوند فرماتا ہے۔ سارے ملک میں دو تہائی قتل کئے جائیں گے۔ اور مریں گے لیکن تہائی بچ رہیں گے۔ اور مَیں اِس تہائی کو آگ میں ڈال کر چاندی کی طرح صاف کروں گا اور سونے کی طرح تاؤں گا۔ وہ مجھ سے دعا کریں گے اور مَیں اُنکی سنونگا۔ مَیں کہوں گا یہ میرے لوگ ہیں اور وہ کہیں گے۔ خداوند ہی ہمارا خدا ہے" (زکریاہ ۱۳ : ۳،۹) -

" اور مجھے عصا کی مانند ایک ناپنے کے

لکڑی دی گئی اور کسی نے کہا کہ اُٹھ خُدا
کے مقدس اور قربان گاہ اور اُس میں
کے عبادت کرنے والوں کو ناپ ۔"
(مکاشفہ ۱۱:۱)

اِس آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مقدس سات سالہ مصیبت کے پہلے ساڑھے تین سالہ حصّہ میں تعمیر ہو چکا ہو گا۔

یُوحنا کو خُدا کا مَقدِس' اور قربان گاہ اور اس میں کے عبادت کرنے والوں کو 'ناپنے' کو کہا گیا۔ حزقی ایل کے چالیسویں باب میں ہم ایک شخص کو عہدِ سعادت کے مقدس کے ہر حصہ کو ناپتے دیکھتے ہیں۔ دوبارہ۔ زکریاہ نبی ایک شخص کو یروشلیم کے اِبعاد ثلاثہ کی پیمائش کرتا دیکھتا ہے اور اُسے کہا گیا۔ یروشلیم.... بے فیصل بستیوں کی مانند آباد ہوگا، اور یہ کہ خدا اُس کے لیے چاروں طرف آتشی دیوار ہوگا، اور اس کے اندر اس کی شوکت' (زکریاہ ۲:۱-۵) یُوحنا کو مقدس اور یروشلیم کے شہر کو ناپنے کے لئے کہا جانا دراصل یہ ثابت کرتا ہے کہ خدا اُن پر اپنی ملکیت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

'اُس میں کے عبادت کرنے والوں کو ناپ'

یہ ایک لاکھ چوالیس ہزار اسرائیلی ہیں جنہیں فرشتوں نے مہر کیا تھا۔ اور جو اس قابل پائے گئے کہ سات سالہ مصیبت کے دوسرے حصّہ میں بچائے جائیں تاکہ ہزار سالہ بادشاہی میں داخل ہوسکیں۔ (مکاشفہ ۷:۱-۸)۔

اور اُس صحن کو جو مقدس کے باہر
ہے۔ خارج کر دے اور اُسے نہ ناپ
کیوں کہ وہ غیر قوموں کو دے دیا گیا
ہے۔ وہ مقدس شہر کو بیالیس مہینے
تک پامال کریں گی" (مکاشفہ
۱۱: ۲)۔

مخالفِ مسیح اسرائیلیوں سے اپنا عہد توڑ دے گا اور بزور خدا کے مَقدِس کو جو کہ مُقدس شہر یروشلیم میں ہے داخل ہوگا اور مقدس مقام میں اجاڑنے والی مکروہ چیز نصب کرے گا۔ (متی ۲۴: ۱۵)۔ پولس اِسے اِس طرح بیان کرتا ہے مخالفت کرتا ہے اور ہر ایک سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہے۔ اپنے آپ کو بڑا ٹھہراتا ہے جہاں تک کہ وہ خدا کے مَقدس میں بیٹھ کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے۔ (۲ تھسلنیکیوں ۲: ۴)۔

خدا اس آزمائش کو اُن پر آنے دیتا ہے تاکہ وہ مدد کے لئے خدا کی طرف پھریں۔ ایسا تب ہوگا جب خدا داؤد کے گھرانے اور یروشلیم کے باشندوں پر فضل اور مناجات کی رُوح نازل کرے گا اور وہ اُس پر (یسوع) جس کو انہوں نے چھیدا (مصلوب کیا) ہے نظر کریں گے اور اس کے لئے ماتم کریں گے جیسا کوئی اپنے اکلوتے کے لئے کرتا ہے اور اُس کے لئے تلخ کام ہوں گے جیسے کوئی اپنے پہلوٹھے کے لئے ہوتا ہے" (زکریاہ ۱۲: ۱۰) اُس کی قدرت اور فضل سے توانا ہو کر وہ مخالفِ مسیح کے مقابلہ میں کھڑے ہوں گے اور اُس

کی پرستش کرنے سے انکار کریں گے۔

بعدازاں وہ اقوامِ غیر کو یروشلیم میں داخل کرے گا اور اسرائیلیوں کو بیالیس مہینوں (سات سالہ مصیبت کا دوسرا ساڑھے تین سالہ حصہ) تک دکھ پہنچائے گا۔ اور مقدس شہر کو بھی نجس کرے گا۔ زکریاہ کہتا ہے۔ کیونکہ میں سب قوموں کو فراہم کروں گا کہ یروشلیم سے جنگ کریں اور شہر لیا جائے گا اور گھر لوٹے جائیں گے۔ اور عورتیں بے حرمت کی جائیں گی۔ اور آدھا شہر اسیری میں جائے گا۔ لیکن باقی لوگ شہر ہی میں رہیں گے۔ (زکریاہ ۱۹ : ۲)۔

" اور میں اپنے دو گواہوں کو اختیار دوں گا اور وہ ٹاٹ اوڑھے ہوئے ایک ہزار دو سو ساٹھ دن نبوت کریں گے۔ یہ وہ زیتون کے دو درخت اور دو چراغدان ہیں جو زمین کے خداوند کے سامنے کھڑے ہیں اور اگر کوئی انہیں ضرر پہنچانا چاہتا ہے تو اُن کے مُنہ سے آگ نکل کر انکے دشمنوں کو نگل جاتی ہے اور اگر کوئی انہیں ضرر پہنچانا چاہے گا تو وہ ضرور اسی طرح مارا جائے گا ان کو اختیار ہے کہ آسمان کو بند کر دیں تا کہ انکی نبوت کے زمانہ میں پانی نہ برسے اور پانیوں

پر اختیار ہے کہ انہیں خون بنا ڈالیں
اور جتنی دفعہ چاہیں زمین پر ہر طرح
کی آفت لائیں۔" (مکاشفہ ۱۱ :
۳-۶) -



دو گواہ منادی کرتے ہوئے۔ (مکاشفہ ۱۱: ۳-۶)

دریں اثنا خدا اپنے دو گواہوں یعنی ایلیاہ اور حنوک کو بھیجے گا جو اپنی زمینی خدمت کے بعد زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔ وہ ایک ہزار دو سو ساٹھ دن نبوت کریں گے اور اسرائیلیوں کی دلجمعی کریں گے کہ وہ خدا کے واسطے مضبوطی سے قائم رہیں۔ اور مخالف مسیح کی دھمکیوں کی چنداں پرواہ نہ کریں گے۔

کچھ کا کہنا ہے کہ ان میں سے ایک گواہ موسیٰ ہے۔ جیسا کہ یہ سابق الذکر ہے کہ دو گواہ مار دیئے گئے اور وہ ساڑھے تین

دن کے بعد جلائے گئے اس لئے یہ وہ ہوں گے جنہوں نے کبھی موت کا مزہ نہ چکھا ہوگا۔ کیونکہ انجیل مقدس میں تحریر ہے کہ..... آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا اور اس کے بعد عدالت کا ہونا مقرر ہے" (عبرانیوں ۹: ۲۷)۔ موسیٰ ایک بار پہلے ہی مرچکا ہے اس لئے وہ ان میں سے نہیں ہو سکتا تاہم ایلیاہ اور حنوک دو ایسے مقدسین ہیں جن کا ابھی موت کی شاہراہ سے گزر نہیں ہوا۔ متذکرہ آیت کے مطابق ان کو ایک بار ضرور مرنا ہے۔ یہاں پر کوئی یہ استفسار بھی کر سکتا ہے کہ ان کا کیا ہوگا جو خداوند کی آمدِ ثانی کے موقع پر زندہ اٹھا لئے جائیں گے؟ مسیحی یا نئے عہدنامہ کے مقدس کیلئے صلیب پر مسیح کی موت کے وسیلہ سے موت کو نیست کر دیا گیا ہے۔ ۲ تمیھتیس ۱: ۱۰) مسیحی کے لئے موت موت نہیں رہی بلکہ نیند کی حیثیت رکھتی ہے۔ پس اس آیت کا اطلاق خاص طور پہ ان پہ ہوتا ہے جو نئے عہدنامہ کے مقدس نہیں ہیں۔ مزید یہ کہ ایلیاہ اور حنوک شریعت اور دل کی شریعت کے ادوار کے پہلے پھل ہیں۔ وہ زمین پہ واپس آئیں گے اور اپنی گواہی کے ذریعہ اسرائیلیوں کی ہمت افزائی کریں گے کہ وہ خدا کے ساتھ وفادار رہیں۔

دو گواہوں کو "زیتون کے دو درخت اور دو چراغدان" سے تشبیہ دی گئی ہے جو زمین کے خداوند کے سامنے کھڑے ہیں۔ یہ صدیوں زمین کے خدا کے سامنے کھڑے رہنے کے بعد زمین پر تازہ مسح کے ساتھ ایسے زیتون کے درختوں کی طرح جو مسح کے لئے تازہ تیل مہیا کرتے ہوں زمین پہ آئیں گے تاکہ اس کے لوگوں کی

خدمت کریں اور ان چراغدانوں کی طرح ہوں گے۔ جو خدا کے لئے مخالفِ مسیح کے تاریک دلوں میں ملتہب ہوں گے اور روشنی پہنچائیں گے یہ امر واقعہ ہے کہ ذکریاہ کی کتاب کے چوتھے باب کے زیتون کے درختوں اور چراغدانوں کے نشانات دوبارہ دو گواہوں کے حوالہ کے ساتھ یہاں لئے گئے ہیں۔ اور اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ دونوں اسرائیلی ہیں اور یقیناً پرانے عہد نامہ کے مقدسین ہیں۔

یہ دونوں گواہ چار مافوق الفطرت استعداد رکھتے ہیں۔

۱۔ 'اُن کے منہ سے آگ نکل کر اُن کے دشمنوں کو کھا جاتی ہے'۔ (آیت ۵)

۲۔ 'ان کو اختیار ہے کہ آسمان کو بند کر دیں تا کہ اُن کی نبوت کے زمانہ میں پانی نہ برسے' (آیت ۶)

۳۔ ان کو پانیوں پر اختیار ہے کہ انہیں خون بنا ڈالیں'۔ (آیت ۶)۔

۴۔ وہ جتنی دفعہ چاہیں زمین پر ہر طرح کی آفت لا سکتے ہیں۔ (آیت ۶)

دوران خدمت خدا انہیں محفوظ رکھے گا اور اپنی قدرت کو غیر قوموں پر آشکارا کرے گا تا کہ وہ اپنے بداعمال ترک کریں۔ مگر پھر بھی وہ شیطان اور مخالفِ مسیح سے فریب کھا کر اپنے دلوں کو سخت ہی کئے رکھیں گے۔ جس طرح فرعون نے موسیٰ اور ہارون کے زمانہ میں کیا تھا۔

'جب وہ اپنی گواہی دے چکیں گے تو

وہ حیوان جو اتھاہ گڑھے سے نکلے گا
اُن سے لڑ کر اُن پر غالب آئے گا اور
ان کو مار ڈالے گا۔ اور ان کی لاشیں
اُس بڑے شہر کے بازار میں پڑی رہیں
گی۔ جو رُوحانی اعتبار سے سُدوم اور
مصر کہلاتا ہے۔ جہاں ان کا خُداوند
بھی مصلوب ہوا تھا۔ اور اُمتوں اور
قبیلوں اور اہل زبان اور قوموں میں
سے لوگ ان کی لاشوں کو ساڑھے
تین دن تک دیکھتے رہیں گے۔ اور
ان کی لاشوں کو قبر میں نہ رکھنے دیں
گے۔ اور زمین کے رہنے والے اُنکے
مرنے سے خوشی منائیں گے اور شادیانے
بجائیں گے اور آپس میں تحفے بھیجیں
گے کیونکہ ان دونوں نبیوں نے زمین
کے رہنے والوں کو ستایا تھا۔"
(مکاشفہ ۱۱: ۷-۱۰)

جب وہ اپنی گواہی دے چکیں گے تو وہ حیوان جو اتھاہ گڑھے سے نکلے گا (مخالف مسیح - دیکھئے مکاشفہ ۱۷: ۸) - اُن سے لڑ کر اُن پر غالب آئے گا اور اُن کو مار ڈالے گا۔ وہ خدا کے کلام کی خاطر شہیدوں کی سی موت مریں گے۔ اُن کی موت مُرتد قوموں کے لئے خوشی اور

جشن کا موضوع ہو گی ۔ اِس میں نامی مسیحی اور وہ اسرائیلی شامل ہونگے جو مخالفِ مسیح کی چھاپ لے لیں گے ۔ جب کہ ان کی لاشیں بڑے شہر (یروشلیم) کے بازار میں پڑی ہوں گی تو تمام دنیا انہیں دیکھ سکتی ہو گی ۔ (ممکن ہے اپنے ٹیلی وژن پر) اور وہ خوشی منائیں گے اور شادیانے بجائیں گے اور آپس میں تحفے بھیجیں گے ۔

" اور ساڑھے تین دن کے بعد خدا کی
طرف سے اُن میں زندگی کی رُوح
داخل ہوئی اور وہ اپنے پاؤں کے
بل کھڑے ہو گئے اور اُن کے دیکھنے
والوں پر بڑا خوف چھا گیا اور انہیں



۲ دو گواہوں کا اُٹھایا جانا ۔ (مکاشفہ ۱۱:۱۱-۱۳)

آسمان پر سے ایک بلند آواز سنائی
دی کہ یہاں اوپر آجاؤ۔ پس وہ بادل
پر سوار ہو کر آسمان پر چڑھ گئے اور
ان کے دشمن اُنہیں دیکھ رہے تھے۔"
(مکاشفہ ۱۱: ۱۱-۱۳)

دو گواہوں پر فتح کے جشن کے دوران جنہیں اس نے قتل کر ڈالا تھا ایک معجزہ رونما ہوگا۔ ساڑھے تین دن کے بعد زندگی کی رُوح خُدا کی طرف سے اُن میں داخل ہوگی اور وہ اپنے پاؤں پر اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ وہ ان منظر کو دیکھ کر ششدر رہ جائیں گے۔ کچھ اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے اور کچھ اپنے ٹیلی وژن پر۔ اِس کے بعد ایک معجزہ رُونما ہوگا۔ اور انہیں آسمان پر سے ایک بلند آواز سنائی دی کہ یہاں اوپر آجاؤ۔ شاید یہ منظر دیکھنے والوں کے لئے یہ آواز قابلِ سماعت نہ ہو۔ مگر وہ دو گواہوں کو بادل پر سوار ہو کر آسمان پر چڑھتا ضرور دیکھیں گے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ ان کے دشمن انہیں دیکھ رہے تھے حالانکہ وہ یہ معجزات تو ہوتے ہوئے دیکھیں گے مگر پھر بھی یہ ان کے سنگین دلوں کے لئے باثر آفریں ثابت نہ ہونگے خدا یہ دیکھتے ہوئے کہ انہوں نے خود کو فروتن نہیں کیا کہ اس کے طالب ہوں وہ ایک بڑا بھونچال بھیجے گا جو شہر (یروشلیم) کے دسویں حصّہ کو ہلا دے گا اور سات ہزار لوگوں کو مار ڈالے گا۔ تب باقی بچ رہنے والے دہشت زدہ ہو جائیں گے اور خدا کے وجود کا یقین کریں گے جس نے آسمان اور

زمین کو خلق کیا اور آسمان کے خدا کی ثنا خوانی کریں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کچھ اپنی باقی ماندہ زندگیوں میں خدا کے وفادار رہیں اور اِس سبب سے خدا انہیں مخالف مسیح کے ہاتھوں سے بچا لے اور انہیں قوموں کے بقیہ کے طور پر ہزار سالہ بادشاہی میں داخل کر دے۔ زکریاہ قوموں کے اِس بقیہ کے بارے میں جو یروشلیم کے خلاف اُٹھیں گے۔ بعد میں توبہ کرنے خدا کی طرف پھریں گے۔ اور یروشلیم کی قوموں میں سے جو بچ نکلیں گے۔ سال بسال بادشاہ رَبّ الافواج کو سجدہ کرنے اور عیدِ خیام منانے کو آئیں گے' (زکریاہ ۱۴: ۱۶)

"دوسرا افسوس ہو چکا۔ دیکھو تیسرا
افسوس جلد ہونے والا ہے۔"
(مکاشفہ ۱۱: ۱۴)

پانچویں نرسنگا سے 'پہلے افسوس' کی ابتدا ہوئی تھی۔ جب ٹڈی نما سفاک مخلوق اتھاہ گڑھے سے نکل کر پانچ ماہ تک لوگوں کو اذیت دیتی رہیں (مکاشفہ ۹: ۱-۱۱)

چھٹے نرسنگا نے 'دوسرے افسوس' کا اعلان کیا تھا جب چار گرائے گئے فرشتے آزاد کئے گئے جو بڑے دریا یعنی فرات میں بندھے ہوئے تھے۔ اُن کے پاس بیس کروڑ گھڑ سواروں کی فوج تھی۔ انہوں نے آگ اور دھوئیں اور گندھک سے تہائی آدمیوں کو مارا۔ تب بھی زمین کے رہنے والے توبہ کر کے خدا کی طرف نہ پھرے۔ یُوحنا کہتا ہے اور باقی آدمیوں نے جو ان آفتوں سے نہ مرے تھے اپنے ہاتھوں کے کاموں سے توبہ نہ کی کہ شیاطین کی

اور سونے اور چاندی اور پیتل اور پتھر اور لکڑی کی مورتوں کی پرستش کرنے سے باز آئے جو نہ دیکھ سکتی ہیں نہ سن سکتی ہیں نہ چل سکتی ہیں اور جو خون اور جادوگری اور حرامکاری انہوں نے کی تھی اُن سے توبہ نہ کی"۔ (مکاشفہ ۹: ۲۰-۲۱) مگر جب انہوں نے دو گواہوں کا جلایا اور آسمان پر چڑھنا اور اُس کے بعد بھونچال کا آنا۔ دیکھا تو اُن میں سے کچھ خدا پر ایمان لائے اور خدا کی تمجید کی۔ یہ سارے واقعات 'دوسرے افسوس' کے ایام میں پیش آئے۔ یہ اُس عرصہ کا بھی احاطہ کرتے ہیں جس میں جنگ ہرمجدون کی تیاری بھی ہو گی۔ (مکاشفہ ۱۶: ۱۲-۱۶)۔

"اور جب ساتویں فرشتہ نے نرسنگا
پھونکا تو آسمان پر بڑی آوازیں اس
مضمون کی پیدا ہوئیں کہ دنیا کی بادشاہی
ہمارے خداوند اور اسی کے مسیح کی
ہو گی۔ اور وہ ابدالآباد بادشاہی
کرے گا"۔ (مکاشفہ ۱۱: ۱۵)

ساتواں نرسنگا 'تیسرے افسوس' کا پیامبر ہے جو ہرمجدون کی لڑائی میں قوموں پر خدا کی حتمی و فیصلہ کن عدالت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ (مکاشفہ ۱۶: ۱۲-۱۶)۔

یوایل نے ہرمجدون کی لڑائی کی رویا پہلے ہی دیکھ لی تھی۔ پس اس نے نبوت کی کہ قوموں کے درمیان اس بات کی منادی کرو۔ لڑائی کی تیاری کرو۔ بہادروں کو برانگیختہ کرو۔ جنگی جوان حاضر ہوں۔ وہ

چڑھائی کریں۔ اپنے ہل کی پھالوں کو پیٹ کر تلواریں بناؤ اور ہنسوؤں
پیٹ کر بھالے۔ کمزور کہے کہ میں زورآور ہوں۔ آے اے گرد کی سب
قوموں جلد آکر جمع ہو جاؤ۔ اے خداوند اپنے بہادروں کو وہاں بھیج
دے۔(یوایل ۳: ۹-۱۱)۔ زکریاہ نے بھی نبوت کی کہ خداوند خروج
کرے گا اور ان قوموں سے لڑے گا۔ جیسے جنگ کے دنوں میں
لڑا کرتا تھا۔ اور اُس روز وہ کوہِ زیتون پر جو یروشلیم کے مشرق میں
واقع ہے کھڑا ہوگا۔ (زکریاہ ۱۴: ۳،۴) اس کی خدمت اور زور
جس سے وہ اس دُنیا کی بادشاہی کو مغلوب کرے گا اور اُسے ہمارے
خداوند اور اُس کے مسیح کی بنائے گا۔ کا صریح بیان مکاشفہ ۱۹: ۱۱-
۲۰ میں دیا گیا ہے۔ اُسے سفید گھوڑے پر سوار دیکھا گیا ہے۔
اور آسمان کی فوجیں (غالب کلیسیا) سفید گھوڑوں پر سوار اس کے
پیچھے پیچھے ہیں اور قوموں کو مارنے کے لئے اس کے منہ سے تیز تلوار
نکلتی ہے۔ لڑائی کے خاتمہ پر وہ حیوان (مخالف مسیح) اور اُس کے
ساتھ وہ جھوٹا نبی پکڑا گیا اور وہ دونوں آگ کی اس جھیل میں زندہ
ڈالے گئے جو گندھک سے جلتی ہے۔ طبعاً اجر پانے کے لئے



ساتواں نرسنگا (مکاشفہ ۱۱: ۱۵

ان کا ایک مرتبہ جلایا جانا ضروری ہے۔

"اور چوبیسوں بزرگوں نے جو خدا کے سامنے
اپنے اپنے تخت پر بیٹھے تھے مُنہ کے بل
گر کر خدا کو سجدہ کیا اور یہ کہا کہ اے
خداوند خدا قادرِ مطلق! جو ہے اور
جو تھا۔ ہم تیرا شکر کرتے ہیں۔ کیونکہ
تُو نے اپنی بڑی قدرت کو ہاتھ میں
لے کر بادشاہی کی۔"

(مکاشفہ ۱۱: ۱۶-۱۷)

جب چوبیس بزرگوں (دل کی شریعت کے زمانہ کے مقدسین) نے یہ دیکھا کہ یسوع نے کس طرح دُنیا کی بادشاہی کو زیر کیا۔ اور اُسے ہمارے خداوند اور مسیح کی بادشاہی بنایا، تو وہ خدا کی پرستش اور تمجید سربسجود ہو کر کریں گے۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ نہ تو دل کی شریعت کے زمانہ کے مقدسین اور نہ شریعت کے زمانہ کے مقدسین نے ہرمجدون کی لڑائی میں حصہ لیا۔ جب یسُوع قوموں کی عدالت کرنے کو آسمانی فوجوں کے ساتھ آیا۔ کیونکہ جیسا کہ ہم اِس باب کی ۱۸ اور ۱۹ آیت میں دیکھیں گے کہ وہ ساتویں نرسنگے کے پھونکے جانے کے بعد ہی جلائے گئے جب ہرمجدون کی لڑائی ختم ہو چکی تھی۔

"اور قوموں کو غصہ آیا اور تیرا غضب
نازل ہُوا اور وہ وقت آ پہنچا ہے کہ

مُردوں کا انصاف کیا جائے اور تیرے
بندوں، نبیوں اور مقدسوں اور ان
چھوٹے بڑوں کو جو تیرے نام سے
ڈرتے ہیں اجر دیا جائے اور زمین
کے تباہ کرنے والوں کو تباہ کیا جائے۔
اور خدا کا جو مقدس آسمان پر ہے
وہ کھولا گیا اور اُس کے مقدس میں
عہد کا صُندوق دکھائی دیا اور بجلیاں
اور آوازیں اور گرجیں پیدا ہوئیں
اور بھونچال آیا اور بڑے اولے
پڑے"۔ (مکاشفہ ۱۱: ۱۸-۱۹)۔

بہ مطابق متذکرہ اقتباس ساتویں نرسنگا کے بعد دل کی شریعت کے زمانہ کے مقدسین۔ پرانے عہدنامہ کے مقدسین اور عام شہیدوں کی عدالت ہوگی اور انہیں اجر دیا جائے گا۔

اس لئے یہ عبارت دل کی شریعت کے زمانہ کے مقدسین پُرانے عہدنامہ کے مقدسین اور تمام شہیدوں کی قیامت کو بھی ظاہر کرتی ہے۔ جیسا کہ ہم اب تک دیکھ چکے ہیں کہ اب تک صرف فاتح کلیسیا، مصیبت کے شہید اور دو گواہ ہی زندہ اٹھائے یا جلائے گئے ہیں۔

جن کا ذکر یہاں کیا گیا ہے وہ صرف دل کی شریعت کے زمانہ کے اور پُرانے عہدنامہ کے مقدسین ہی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ انہیں خدا کے بندے اور نبی کے طور پر پکارا گیا ہے۔ یہ الفاظ صحیفہ جات میں

صرف پرانے عہد کے مقدس اور خادموں کے حوالہ کے ساتھ استعمال کئے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر عاموس میں لکھا ہے یقیناً خداوند خدا کچھ نہیں کرتا جب تک کہ اپنا بھید اپنے خدمت گذار نبیوں پر آشکارا نہ کرے۔ (عاموس ۳ : ۷) (دیکھیے ۲۔ سلاطین ۱۷ : ۱۳، ۲۳، ۲۱، ۱۰، ۲۴ : ۲؛
مزید ہم پڑھتے ہیں **خدا کا جو مقدس آسمان پر ہے وہ کھولا گیا** اور اُس کے مقدس میں **اس کے عہد کا صندوق** دکھائی دیا، اس سے بظاہر ہوتا ہے کہ ان کا انصاف پُرانے عہد نامہ کی شریعت کے اعتبار سے ہوگا۔

یہ لکھا گیا ہے کہ وہ اپنا 'اجر' پانے کو ہیں۔ اجر صرف جلائے جانے کے بعد ہی دیا جائے گا۔ پولس کہتا ہے آئندہ کے لیے میرے واسطے راستبازی کا وہ تاج رکھا ہوا ہے جو عادل منصف یعنی خداوند مجھے اُس دن دے گا اور صرف مجھے ہی نہیں بلکہ ان سب کو بھی جو اس کے ظہور کے آرزومند ہوں۔ (۲۔ تیمتھیس ۴ : ۸) یہاں 'اُس دن' غالب آنے والوں کے زندہ کئے جانے کے وقت کی طرف اشارہ کرتا ہے جب وہ مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے کھڑے ہوں گے۔
اسی طرح شریعت اور دل کی شریعت کے زمانوں کے مقدسین تب تک ایسا اجر نہ پائیں گے جب تک وہ زندہ نہ کئے جائیں۔

تمام شہدا اسی گروہ میں شامل ہیں کیونکہ انہیں کچھ اور مدت کے لئے انتظار کرنے کو کہا گیا تھا۔ جب تک ان کے خدمت گذار ساتھی اور بھائی دو گواہوں سمیت بڑی مصیبت میں ہلاک نہ ہوں۔ مصیبت کے دوسرے حصّہ کے دوران ابھی تک ہم

نے ان کے جلائے جانے کا کوئی حوالہ نہیں دیکھا۔ گو کہ یہاں انکا کوئی خاص ذکر نہیں کیا گیا۔ مگر ان کا اس گروہ سے تعلق اس لئے تصوّر کیا جاتا ہے کیونکہ یہ پُرانے عہدنامہ کے مُقدسین کے ساتھ ہزار سالہ بادشاہی کے شروع سے کچھ وقت پہلے زندہ دیکھے جاتے ہیں۔ ان کا اُس گروہ سے تعلق ہے..... جن کے سر یسوع کی گواہی دینے اور خدا کے کلام کے سبب سے کاٹے گئے تھے۔ (مکاشفہ ۲۰:۴)۔

یہ باب ہمیں یہودی نقطۂ نگاہ کی رویا کے خاتمہ تک پہنچاتا ہے بارھواں باب اسی رویا کو پیش کرے گا۔ مگر اِس بار یہ کلیسیا کے نقطۂ نگاہ سے دیکھی جائے گی۔

بارھواں باب

آفتاب کو اوڑھے ہوئے عورت

(مرد بچہّ) اور اژدہا

تعارف

اِس باب میں بیان کردہ واقعات کلیسیا کے اُٹھائے جانے کے بعد سات سالہ مصیبت کے آغاز کو دکھاتے ہیں۔ ۶-۱۱ ابواب تک ہم نے رویا کو یہودی نقطۂ نظر سے دیکھا۔ گیارہواں باب دو گواہوں مصیبت کے خاتمہ پر پُرانے عہدنامہ کے مقدسین اور تمام شہدا کے جِلائے جانے اور ہزار سالہ بادشاہی کے آغاز سے متعلق ہے۔ اِس طرح ہم نے یہودی نقطۂ نظر سے دیکھی جانے والی رویا کے اختتام تک پہنچتے ہیں۔ اس لئے بارہواں باب گیارھواں باب سے کِسی طرح منتقل نہیں دوسری طرف وہی رویا کلیسیا کے نقطۂ نظر سے شروع ہو رہی ہے۔ اِسے

مستقبل کے واقعات کی رویا کہا جا سکتا ہے۔ جیسے کہ اسے پہلے عہدنامہ کا مقدس دیکھتا ہوگا۔ آیئے ہم اس کا مطالعہ درجہ بہ درجہ کریں۔

"پھر آسمان پر ایک بڑا نشان دکھائی
دیا یعنی ایک عورت نظر آئی جو آفتاب
کو اوڑھے ہوئے تھی۔ اور چاند اُس
کے پاؤں کے نیچے تھا۔ اور بارہ ستاروں
کا تاج اُس کے سر پر۔ وہ حاملہ تھی
اور دردِ زہ میں چلاتی تھی اور بچہ جننے
کی تکلیف میں تھی۔"

(مکاشفہ ۱۲: ۱-۲)

مُقدس یوحنا آسمان میں ایک عجیب نشان دیکھتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کسی ایسی چیز کی رویا ہے جو آسمانی مقامات میں واقع ہوئی ہے۔

وہ یہ دیکھتا ہے۔

(ا) "عورت جو آفتاب کو اوڑھے تھی"۔

(ب) "چاند اُس کے پاؤں تلے"۔

(ج) "بارہ ستاروں کا تاج اس کے سر پر"۔

(د) وہ حاملہ تھی اور دردِ زہ میں چلاتی تھی۔ اور بچہ جننے کی تکلیف میں تھی۔

بائبل کے ممتاز علمائے اَن گنت ضخیم کتب یہ ثابت کرنے کے لئے تالیف کی ہیں کہ یہ آبستہ جو آفتاب کو اوڑھے ہوئے ہے وہ اسرائیل یا

کنواری مریم ہے۔ جو اسے اسرائیل کہتے ہیں۔ وہ اپنی تفصیروں کے لحاظ سے لئے ہوئے ہیں۔ ایک گروہ کا کہنا ہے "مرد بچہ" یسوع مسیح کو دکھاتا ہے جو مقررہ وقت پر اسرائیل کے ایک قبیلہ میں پیدا ہُوا۔ دوسرے "مرد بچہ" کو ۱۴۴۰۰۰ کے ساتھ منسوب کرتے ہیں جو سات سالہ مصیبت کے دوسرے حصّہ میں مہر کئے گئے۔

رومن کا تھولک کا یہ پختہ یقین ہے۔

کہ سُورج کو اوڑھے ہوئے عورت کنواری مریم ہے اور "مرد بچہ" مسیح ہے۔ جو جلائے جانے کے بعد آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔

یہ تمام تفصیریں خدا کے کلام کی پرکھ پر پُوری نہیں اُترتیں۔

(۱) یُوحنا نے آسمان سے ایک آواز کو یہ کہتے سنا۔ یہاں اوپر آجا میں تجھے وہ باتیں دکھاؤں گا جن کا ان باتوں کے بعد ہونا ضرور ہے" (مکاشفہ ۴:۱)

"اِن باتوں کے بعد کا ہونا" کا واضح مطلب ہے کہ یہ اخیر زمانے کے واقعات ہیں۔ مسیح کی پیدائش اور اس کے اٹھائے جانے کے واقعات وغیرہ یوحنا کی رویا دیکھنے سے پہلے ہی ظہور پذیر ہو چکے تھے۔

(۲) اسرائیل اور کنواری مریم میں سے کوئی بھی مسیح کی پیدائش سے پہلے آسمانی مقامات تک سرفراز نہ کئے گئے تھے۔

(۳) جب یوحنا نے یہ رویا دیکھی تو مسیح کی کنواری سے ولادت کوئی بھید نہ تھی۔

(۴) یہ کہا گیا ہے کہ وہ عورت اُس بیابان کو بھاگ گئی جہاں خدا کی

طرف سے اُس کے لئے ایک جگہ تیار کی گئی تھی۔ ہم بائبل میں کسی بھی جگہ نہیں پڑھتے کہ خدا نے کنواری مریم یا اسرائیل کو جانے کے لئے کوئی جگہ تیار کی تھی۔ خاص کر مسیح کی پیدائش کے بعد۔

(۵) جن کا کہنا ہے کہ ساتویں باپ کے ۰۰۰ ۱۴۴۰۰۰ مرد بچہ سے ہیں۔ وہ کبھی بھی خدا کے تخت تک نہ پہنچائے گئے۔ انہیں صرف ماتھوں پر مہر کرکے محفوظ کیا گیا تھا کہ وہ عہد سعادت میں داخل کئے جائیں۔

یہ عورت کوئی اور نہیں بلکہ رُوح سے پیدا ہوئی ہے۔ نئے عہد نامہ کی کلیسیا ہے۔ پولس کلیسیا کے بارے میں کہتا ہے۔ عالم بالا کی یروشلیم..... ہماری ماں ہے' (گلتیوں ۴: ۲۶) کلیسیا کو 'بیوی' بھی کہا گیا ہے۔ (مکاشفہ ۱۹: ۷؛ ۲۱: ۹؛ افسیوں ۵: ۲۵-۳۱)۔

(ا) آفتاب کو اوڑھے ہُوئے عورت

یسُوع کو آفتابِ صداقت کہا گیا ہے۔ (ملاکی ۴: ۲)۔ جب پہاڑ پر یسوع کا چہرہ بدل گیا تو اس کا چہرہ سُورج کی طرح نورانی ہو گیا۔ اور وہ اپنی باطنی راستبازی کو پُرشکوہ انداز میں زیبِ تن کئے ہوئے دِکھایا گیا۔ پطرس جس نے پہاڑ کی اس رویا کی شہادت دی کہتا ہے کہ جب ہم خوشی سے خُدا کے لئے دکھ اٹھاتے ہیں تو جلال کا رُوح، یعنی خدا کا روح ہم پر ٹھہرتا ہے۔ (رویا میں لکھا) یسُوع جو 'آفتاب صداقت' ہے اپنی بلند مرتبہ، راستبازی اور عظیم ترین

حشمت کو کلیسیا میں اور کلیسیا کے ذریعے ظاہر کرتا ہے۔ اِس لئے عورت، جو آفتاب کو اوڑھے ہوئے ہے۔ اُس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ کلیسیا مسیح کی راستبازی اور جلال میں حصہ دار ہوگی۔ پولس رسول کی یہ بڑی خواہش تھی کہ وہ اس میں پایا جائے۔ اپنی راستبازی کے ساتھ نہیں بلکہ اس راستبازی کے ساتھ جو مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے ہے' اور خدا کی طرف سے ایمان پر ملتی ہے۔ (فلپیوں ۳: ۹)

(ب) چاند اُس کے پاؤں کے نیچے'

عورت کے پاؤں تلے چاند تھا۔ خدا نے چاند کو نیّر اصغر کے طور پر بنایا تھا تاکہ وہ رات پر حکمرانی کرے۔ مگر چاند میں اپنی کوئی روشنی یا جلال نہیں۔ جب تک کہ سورج اس پر نہ چمکے۔ یہ سورج سے روشنی لیتا ہے اور اُسے زمین کی طرف منعکس کر دیتا ہے۔ پس چاند خدا کے فضل کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ کی زندگی کے لئے راستبازی کے ذریعہ سے بادشاہی کرتا ہے۔ (رومیوں ۵: ۲۱) - اپنی غالب زندگی اور موثر خدمت کے بارے میں پولس ہمیشہ یہ اعتراف کیا "مَیں نہیں بلکہ مسیح" یا جو کچھ ہوں خدا کے فضل سے ہوں۔ (گلتیوں ۲: ۲۰؛ ۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۱۰)

پس جو عورت چاند پر کھڑی ہے یا چاند اُس کے پاؤں تلے ہے۔ کلیسیا کو دکھاتی ہے جو فضل سے قائم ہے جیسا کہ پولس



عورت جو آفتاب کو اوڑھے ہوئے ہے (مکاشفہ ١:١٢)

کہتا ہے۔ ایمان کے سبب سے اُس فضل تک ہماری رسائی بھی ہوئی جس پر قائم ہیں۔ اور خدا کے جلال کی اُمید پر فخر کریں۔ (رومیوں ۵ : ۲)

(ج) بارہ ستاروں کا تاج اُس کے سر پر

ینو بیری بائبل کہتی ہے کہ یہ فاتح کا بارہ ستاروں والا تاج ہے۔ 'تاج' ہماری فاتح زندگی اور بالآخر مسیح کے ساتھ بادشاہی کی بلاہٹ کو ظاہر کرتا ہے۔ (مکاشفہ ۲ : ۱۰؛ ۳ : ۲۱) 'ستاروں' کو 'فرشتے' یا کلیسیا میں خدا کے خادم کہا گیا ہے۔ (مکاشفہ ۱ : ۲۰)۔ اس لئے بارہ ستارے 'بارہ رسولوں' اور اس مضبوط تعلیم کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو ہم نے مسیح کے اِن رسولوں سے پائی۔ ہمیں رسولی تعلیم کے مطابق روحانی جنگ لڑنے اور فاتح زندگی گذارنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ ورنہ ہم فاتح والا تاج نہ پا سکیں گے۔ پولس کہتا ہے دنگل میں مقابلہ کرنے والا بھی اگر اس نے باقاعدہ مقابلہ نہ کیا ہو تو سہرا نہیں پاتا۔ (۲۔تیمتھیس ۲ : ۵)۔

(د) وہ دردِ زہ میں چلاتی تھی اور بچہ جننے کی تکلیف میں تھی

دُعا میں دردِ زہ کی سی درد میں مبتلا ہونا۔ ہماری فتح مند زندگی کے لئے جزو لازم کی حیثیت رکھتی ہے۔ خدا کی کلیسیا یا

پاک رُوح سے معمور خدا کے لوگ پاک ہونے کے لئے دردِ زہ کی سی درد میں مبتلا ہونے اور کراہتے ہیں۔ تاکہ وہ خداوند کی آمد پر کامل پائے جائیں۔ جنہیں رُوح کے پہلے پھل ملے ہیں۔ آپ اپنے باطن میں کراہتے (یا دُعا میں دردِزہ کی سی درد میں مبتلا ہوتے ہیں اور پاک یعنی اپنے بدن کی مخلصی کی راہ دیکھتے ہیں)۔ رومیوں ۸:۲۳) مسیح کا خادم، اپفراس، جو اس مسلمہ حقیقت سے آگاہی رکھتا تھا ہمیشہ دُعا میں جانفشانی کرتا تھا تاکہ اُس کی کلیسیا کامل ہو کر پُورے اعتقاد کے ساتھ خدا کی پُوری مرضی پر قائم رہے۔ (کلسیوں ۴: ۱۲)۔

"پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی
دیا یعنی ایک بڑا لال اژدہا اُس کے سات
سر اور دس سینگ تھے اور اس کے
سروں پر سات تاج۔ اور اُس کی دُم
نے آسمان کے تہائی ستارے کھینچ کر
زمین پر ڈال دیئے۔ اور وہ اژدہا اُس
عورت کے آگے جا کھڑا ہُوا جو جننے
کو تھی تاکہ جب وہ جنے تو اس کے بچے
کو نگل جائے۔" (مکاشفہ ۱۲: ۳، ۴)۔

مُقدّس یُوحنا عارف آسمان پر دوسرا نشان دیکھتا ہے۔ رویا بھی آسمانی مقامات سے تعلق رکھتی ہے۔

اُس نے دیکھا۔

(۱) ایک بڑا لال اژدہا جس کے سات سر اور دس سینگ ہیں۔



آفتاب کو اوڑھے عورت اور اژدہا۔ (مکاشفہ ۱۲: ۳،۴

(ب) اور سروں پر سات تاج،
(ج) اُس کی دم نے آسمان کے تہائی ستارے کھینچ کر زمین پر ڈال دیئے۔
(د) وہ اُس عورت کے آگے جا کھڑا ہوا جو جننے کو تھی تاکہ ...... بچے کو نگل جائے۔
دوسری رویا میں اژدہا آسمانی مقامات میں عورت کے سامنے کھڑا ہے۔

اژدہا

شیطان ہی ہے (مکاشفہ ۱۲: ۹) ہم جانتے ہیں کہ شیطان اور اُس کے فرشتے یا گرائی ہوئی روحیں اپنے آسمان سے گرائے جانے کے بعد سے ہوا میں بسیرا کئے ہیں۔ (افسیوں ۶: ۱۲) اِس باب میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ شیطان اُس وقت زمین پر گرا ڈالا (آسمان سے) جائے گا جب وہ بچہ خدا کے تخت تک پہنچایا جائے گا۔ (مکاشفہ ۱۲: ۵)
آفتاب کو اوڑھے ہوئے وہ عورت نئے عہدنامہ کے وقت سے آسمانی مقامات میں رہ رہی ہے۔ شیطان بھی انہیں مقامات میں ایک خاص مدت کے لئے رہائش اختیار کئے ہوئے ہے۔ اور کلیسیا کا مخالف ہے۔

(ا) اُس کے سات سر اور دس سینگ ہیں۔

'سات' کاملیت کو ظاہر کرتا ہے اور یہاں سات سر مکمل گناہ کو ظاہر کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ شروع ہی سے گناہ گار رہے (یوحنا ۸: ۴۴) 'سات سر' یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ وہ مندرجہ ذیل سات سلطنتوں کا فرمانبردار ہوگا۔

۱۔ مصر ۲۔ اسور۔ ۳۔ بابل۔ ۴۔ مادی، فارسی۔ ۵۔ یونان ۶۔ روم۔ ۷۔ اور حیوان یا مخالفِ مسیح کی بادشاہی (جو کلیسیا کے اٹھائے جانے کے بعد اقتدار پر آئے گی)۔

سینگ زور اور قدرت کو دکھاتے ہیں اور دس سینگ آخری دنوں کی اُن وفاقی حکومتوں (متحدہ سلطنتوں) کو دکھاتے ہیں جو مخالفِ مسیح کی اطاعت قبول کرلیں گی۔ جو اژدہا سے اختیار حاصل کرے گا۔ ('سات سروں' اور 'دس سینگوں' کی مزید وضاحت کے لئے مکاشفہ ۱۷: ۳، ۹ کی تفسیر پڑھیں)۔

(ب) اُس کے سروں پر سات تاج تھے۔

'تاج' حاکمیت اور اختیار کو دکھاتا ہے جیسا کہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ اس کا اختیار دنیا کے بادشاہوں اور قوموں پر ہے۔ اُسے 'ہوا کی عملداری کا حاکم' (افسیوں ۲: ۲) اور 'اِس جہان کا خدا'، (۲ کرنتھیوں ۴: ۴) کہا گیا ہے۔

(ج) اُس کی دُم نے آسمان کے تہائی ستارے

'کھینچ کر زمین پر ڈال دیئے'۔

'ستارے' خدا کے خادموں کو ظاہر کرتے ہیں جو اُس کے دہنے ہاتھ میں ہیں۔ (مکاشفہ ۱: ۲۰، ۲: ۱) چونکہ یہ رویا مستقبل قریب کے واقعات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اِس لئے 'ستارے' گرائے ہوئے فرشتوں کی طرف اشارہ نہیں کرتے بلکہ خدا کے اُن مقدس خادموں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جو کہ موجودہ وقت میں ستاروں کی طرح چمک رہے ہیں۔ دانی ایل سے کہا گیا تھا کہ اہلِ دانش نورِ فلک کی مانند چمکیں گے اور جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہو گئے۔ ستاروں کی مانند ابدالآباد روشن ہوں گے (دانی ایل ۱۲: ۳)۔

'اژدہا کی دُم' کا مطلب شیطان کی مکاری ہو سکتا ہے جس سے وہ کلیسیا میں مفرت رساں تعلیمات لاتا ہے اور خدا کے مقدسین کو بگاڑتا ہے تاکہ وہ اس خلوص اور پاکدامنی سے ہٹ جائیں۔ جو ان کی مسیح کے ساتھ ہے۔ پولس کہتا ہے کہ شیطان کے اپنے 'جھوٹے نبی' اور فریبی گماشتے ہیں جو خدا کے رسول ہونے کا سوانگ رچاتے ہیں۔ شیطان بھی خود کو 'نورانی فرشتہ' کا ہمشکل بنا لیتا ہے۔ (۲ کرنتھیوں ۱۱: ۳، ۴، ۱۳، ۱۴) ..... جو نبی جھوٹی باتیں سکھاتا ہے وہی دُم ہے (یسعیاہ ۹: ۱۵)۔

(د) وہ اُس عورت کے آگے جا کھڑا ہُوا جو جننے

کوشش تاکہ .... بچے کو نگل جائے :

اژدہا کا بچے کو نگلنے کی کوشش کرنا - ایک رُوحانی تجربہ ہے اِس لیئے اس کی تفصیر بھی رُوحانی طور پر کرنی چاہیئے - ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ عورت اور اژدہا دونوں کلیسیائی زمانہ، پینتکست کے دن سے لے کر اٹھائے جانے کے عرصہ تک، آسمانی مقامات میں رہیں گے - دریں اثنا کلیسیا کو مسیح کے کردار کے مطابق پروان چڑھنا ہے "مگر تم اے پیارو! اپنے پاک ترین ایمان میں اپنی ترقی کر کے اور رُوح القدس میں دعا کر کے - اپنے آپ کو خدا کی محبّت میں قائم رکھو اور ہمیشہ کی زندگی کے لیئے ہمارے خداوند یسُوع مسیح کی رحمت کے منتظر رہو - (یہوداہ ۲۰، ۲۱) پیشتر اس سے کہ کوئی شخص اس حد تک ترقی کر جائے - شیطان اپنی غلط ارواح کو بھیجتا ہے جو اُسے یا دوسرے لفظوں میں اُس کے نیک کردار کو نگل جائیں تاکہ وہ گمراہ ہو جائے - یہ کام آسمانی مقامات یا رُوحانی دنیا میں جاری ہے - اِس لیئے خدا کا رُوح کلیسیا کو بتاتا ہے "جس کے کان ہوں وہ سُنے" (مکاشفہ ۲:۷) جہاں تک اُصولوں کا تعلق ہے انہوں نے کلیسیا کو نصیحت کر کے یہ کہا ڈرتے اور کانپتے ہوئے اپنی نجات کا کام کیئے جاؤ - (فلپیوں ۲:۱۲) وہ انہیں کہتے تھے کہ وہ ان لوگوں میں سے ہوں جو یہ کہہ سکیں "میں اچھی کشتی لڑ چکا - مَیں نے دوڑ کو ختم کر لیا - مَیں نے ایمان کو محفوظ رکھا" (۲-تیمتھیس ۴:۷) - لیکن

اژدہا کی نظر جتنی بچے پر ہے اتنی عورت پر نہیں کیونکہ اُسے اِس بات کا پختہ یقین ہے کہ وہ بچہ تخت کے لائق ہے اور تخت تک پہنچایا جائے گا۔ بلکہ آج بھی شیطان کی خاص دلچسپی کا محور برگزیدہ یا غالب مقدسین ہیں جو پہلے کی طرح اب بھی کلیسیا میں پوشیدہ ہیں۔

خدا کرے کہ ہمارے دل کی آنکھیں روشن ہو جائیں تاکہ ہم ان چیزوں کو دیکھ سکیں۔

"اور وہ بیٹا جنی یعنی وہ لڑکا جو لوہے کے عصا سے سب قوموں پر حکومت کرے گا اور اُس کا بچہ یکایک خدا



بچہ مکاشفہ ۱۲:۵

اور اس کے تخت کے پاس تک پہنچا
دیا گیا" (مکاشفہ ۱۲ : ۵)

حقیقی کلیسیا کو 'مرد بچہ' مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر کہا گیا ہے۔

اگرچہ تمام رُوح سے پیدا ہوئے لوگ خدا کی کلیسیا کی تعمیر نہ تو لیتے ہیں مگر یہ تمام مسیح کی آمد پر اٹھائے نہ جائیں گے۔ پولُس اپنے مضبوط ارادہ کے بارے میں کہتا ہے۔..... کِسی طرح مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے درجہ تک پہنچوں۔ (فلپیوں ۳ : ۱۱)۔ اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جی اُٹھنے کے وقت صرف مُردوں میں خاص کامل مقدسین ہی زندہ کئے جائیں گے۔ اِس مقصد کے لئے وہ کہتا ہے۔ نشان کی طرف دوڑا ہُوا جاتا ہوں تاکہ اُس مقام کو حاصِل کروں جس کے لئے خدا نے مجھے مسیح یسُوع میں اُوپر بلایا ہے۔ (فلپیّوں ۳ : ۱۴)۔

اِسی وجہ سے کلیسیا کو دردِ زہ میں مبتلا ہونا چاہیئے۔ اِس لئے صرف وہی جو نشان کو پاتے اور مسیح کو حاصِل کرتے (فلپیّوں ۳ : ۸) اور تمام چیزوں پر غالب آتے ہیں تخت تک پہنچائے جائیں گے۔ یہی وہ 'بچہ' ہے۔

کلیسیا جو اُٹھائی جائے گی اس کا موازنہ بچے سے کیا گیا ہے مسیح نے اپنے شاگردوں کو کہا 'مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم توبہ نہ کرو اور بچوں کی مانند نہ بنو تو آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ ہوگے (متی ۱۸ : ۳) - یہ حِلم میں ہماری ترقی کو ظاہر کرتا

ہے۔ مسیح جو خدائے قادرِ مطلق ہے اس کی حلیمی کے باعث اُسے برّہ کی صورت میں دیکھا اور کہا گیا۔ کلیسیا جو برّہ کی بیوی ہے۔ اُسے بھی اُس کی طرح حلیم ہونا چاہیئے۔ مقدس پولوس کہتا ہے۔ 'ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی تھا۔ اُس نے اگرچہ خدا کی صورت پر تھا خدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا۔ بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی۔ اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا۔ اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا اور یہاں تک فرمانبرداری رہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی۔ (فلپیوں ۲: ۵-۸) مسیحی کی ہر تعلیم حلیمی کی طرف ایک قدم ہے صرف وہی جو اپنے آپ کو چھوٹے بچوں کی طرح حلیم کرتے ہیں اور ایک جسدِ کامل میں متحد ہو سکتے ہیں۔ اس لئے کلیسیا جو خدا کے تخت تک پہنچائی جاتی ہے۔ اُسے مرد بچہ، کہا گیا ہے۔

گو کہ مسیح عاجز، حلیم اور برّہ کی طرح پست تھا پھر بھی اُسے یہوداہ کا ببر کہا گیا ہے کیونکہ اُس نے ابلیس کا بہادری سے مقابلہ کیا اور شیر کی طرح غالب آیا۔ اِسی طرح ہمیں بھی نصیحت کی گئی ہے کہ بچہ کی طرح منکسر المزاج ہونے کے ساتھ۔ مسیح کے ایسے زور آور اور کار آزمودہ سپاہی کی طرح جوان مرد بھی ہوں جو ببر کی طرح شیطان پر غالب آتا ہو۔ پولس کہتا ہے۔ مردانگی کرو۔ مضبوط ہو۔ (۱ کرنتھیوں ۱۶: ۱۳) یوحنا اپنے خط میں کہتا ہے۔ '.... اَے جوانو! مَیں نے تمہیں اِس لئے لکھا ہے کہ تم مضبوط ہو اور خدا کا کلام تم میں قائم رہتا ہے۔ اور تم اُس شریر پر غالب آگئے

ہو" (ایوحنا ۲: ۱۴) کرنتھیوں ۴: ۲۰) کلیسیا جو کہ مسیح کا بدن ہے۔ اُسے مسیح کے قد کے اندازے تک پہنچنا ہے اور ایک کامل انسان بننا ہے۔ اِسی وجہ سے جو کلیسیا خدا کے تخت تک پہنچائی جاتی ہے اُسے "مرد بچہ" کہا گیا ہے۔

"مرد بچہ" کلیسیا ایک بدن ہے جو بہت ہیں ایک جسم ہونا چاہیئے۔ وہاں نہ یونانی رہا نہ یہودی۔ نہ ختنہ نہ نامختونی۔ نہ وحشی نہ سکوتی نہ غلام نہ آزاد۔ صرف مسیح سب کچھ اور سب میں ہے۔ (کلسیوں ۳: ۱۱) اِس لئے "مرد بچہ" ایک شخص نہیں۔ بلکہ ایسی جماعت ہے جس میں پاک رُوح سے پیدا مقدسین اور برگزیدہ ہیں جو اژدہا یا شیطان پر غالب آئے ہیں۔ اور وہ (خاص جماعت) برّہ کے خون اور اپنی گواہی کے کلام کے باعث اُس پر غالب آئے اور انہوں نے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا۔ یہاں تک کہ موت بھی گوارا کی"۔ (مکاشفہ ۱۲: ۱۱) کہ مجموعی طور پر تو دنیا کی تمام کلیسیا ہی عام انداز میں دُعا کرتی ہوگی۔ مگر برگزیدہ وہ ہیں جن کی خدا کے حضور گریہ زاری شبانہ روز جاری رہتی ہے اور وہ دعائیں گرم جوشی کے ساتھ جانفشانی کرتے ہیں تاکہ تمام چیزوں پر غالب آئیں۔ اور اس کے ہمشکل بنیں اور جب وہ آئے تو اس کے ساتھ اٹھائے جائیں۔ وہ باطنی طور پر قدرت اور طاقت میں بڑھتے جاتے ہیں اور حکمت سے معمور ہوتے جاتے ہیں تاکہ قوموں پر اُس لوہے کے عصا سے حکومت کریں۔ جو کہ بصیرت اور اختیار کا عصا ہے۔ تمام کے تمام رُوح سے پیدا لوگ جو کلیسیا کو بنانے میں حصہ لیتے ہیں اُٹھائے

نہ جائیں گے بلکہ صرف غالب آنے والے مقدسین (مرد بچہ) میں یسوع کی آمد پر اُٹھائے جائیں گے۔

مرد بچہ ایک لاکھ چوالیس ہزار اسرائیلی نہیں

کچھ یہ تعلیم دیتے ہیں کہ مرد بچہ ان ایک لاکھ چوالیس ہزار اسرائیلی کو پیش کرتا ہے۔ جن کے ماتھوں پر فرشتوں نے مہر ثبت کی۔ جن کے متعلق ہم سات باب میں پڑھتے آتے ہیں۔ مذکورہ دلائل یہ ثابت کرتے ہیں کہ یہ خیال حقیقت پر مبنی ہیں۔

۱۔ اسرائیلیوں پر مہر فرشتگان کے ذریعہ سے کی گئی ہے جبکہ 'مرد بچہ' جو کلیسیا سے نکلتا ہے اُسے پاک رُوح کے وسیلہ سے مہر کیا گیا ہے۔ (افسیوں ۴: ۳۰)

۲۔ اسرائیلی 'مرد بچہ' (غالب آنے والے) کے خدا کے تخت تک پہنچائے جانے کے بعد یعنی مصیبت کے درمیانی حصہ میں مہر کیے گئے ہیں۔

۳۔ ۱۴۴۰۰۰ اسرائیلیوں سے متعلق قطعاً نہیں کہا گیا کہ وہ خدا یا اس کے تخت تک پہنچائے جائیں گے بلکہ انہیں اس لئے محفوظ کیا گیا تاکہ وہ ہزار سالہ بادشاہی میں داخل ہوں جو زمین پر ہو گی۔

۴۔ قوموں پر لوہے کے عصا سے حکمرانی کا اختیار صرف مسیح اور مرد بچہ (فاتح کلیسیا) کے پاس ہی ہے (مکاشفہ ۲: ۲۶، ۲۷؛ ۱۲: ۵؛ ۱۹: ۱۵) ہم صحیفوں میں کہیں بھی نہیں پڑھتے کہ

۱۴۴۰۰۰ اسرائیلیوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے۔

۵۔ ساتویں باب کے ۱۴۴۰۰۰ بنی اسرائیلیوں کا صرف ایک گروہ ہیں۔ جبکہ مرد بچہ تمام اقوام پر مشتمل ہے جو پاک روح سے بپتسمہ پانے کے سبب ایک بدن میں ایک ہی روح کے وسیلہ سے ایک بدن ہونے کے لئے بپتسمہ لیا اور ہم سب کو ایک ہی رُوح پلایا گیا۔ (۱ کرنتھیوں ۱۲ : ۱۳)

۶۔ ایسا صرف ابدی خدمت کے لئے مسیح کے بدن (مرد بچہ) کے وسیلہ سے ہوگا کہ آسمان میں تمام چیزیں یکجا کی جائیں گی۔ (افسیوں ۱ : ۹، ۱۰) پولوس اس کے بارے میں بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ خدا کی مرضی کا سربستہ راز ہے جو صرف نبیوں اور رسولوں پر افشاں کیا گیا۔ چنانچہ اس نے اس مرضی کے بھید کو اپنے اُس نیک ارادہ کے موافق ہم پر ظاہر کیا جسے اپنے آپ میں ٹھہرا لیا تھا تاکہ زمانوں کے پورے ہونے کا ایسا انتظام ہو کہ مسیح میں سب چیزوں کا مجموعہ ہو جائے۔ (افسیوں ۱ : ۹، ۱۰)۔ مگر ۱۴۴۰۰۰ اسرائیلیوں کو خدا کے خادم کہا گیا۔ جس کا مطلب ہے کہ وہ ہزار سالہ بادشاہی کے دوران زمین پر خدمت کریں گے۔

۷۔ خدا اور اُس کے تخت تک پہنچنے کے لئے یہ صرف ہے کہ مسیح اور خدا کے ساتھ ایک ہوں۔ یہی مسیح کی دعا اُس کی کلیسیا اور اُس پر ایمان لانے والوں کے لئے تھی، تاکہ وہ سب ایک ہوں یعنی جس طرح اے باپ تو مجھ میں ہے اور میں تجھ میں ہوں وہ بھی

ہم میں ہوں اور دنیا ایمان لائے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا۔ اور وہ جلال جو تو نے مجھے دیا ہے ۔ میں نے انہیں دیا ہے تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں"۔ (یوحنا ۱۷: ۲۰-۲۲) گو کہ یہ یسوعؑ کی خواہش دونوں یعنی یہودیوں اور غیر اقوام کے لئے تھی۔ جو مسیح کے بدن میں فضل کے زمانہ میں شامل ہوئے تھے۔ مگر پھر بھی ۱۴۴۰۰۰ اسرائیلی اُن میں شمار نہیں کئے جا سکتے کیونکہ یہ مرد بچہ کے اٹھائے جانے کے بعد یعنی سات سالہ مصیبت کے دوران منظرِ عام پر آتے ہیں۔

۸ - ۱۴۴۰۰۰ اسرائیلیوں میں شہید شامل نہ ہوں گے کیونکہ انہیں مُہر کر کے محفوظ کر لیا جائے گا تاکہ ہزار سالہ بادشاہی میں داخل کئے جائیں جبکہ "مرد بچہ" ایسا گروہ ہے جس میں شہدا بھی شامل ہیں۔ جیسے رسول ستفنس اور دوسرے جو فضل کے زمانہ کے زمانہ کے دوران خدا کے کلام کے باعث شہید کئے گئے۔

اِن دلائل کی بنا پر ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ "مرد بچہ" اور ۱۴۴۰۰۰ اسرائیلی الگ ہیں۔

مرد بچہ (کلیسیا) کے دُوسرے نام

کلامِ الٰہی میں مسیح کے کلیسیا کے ساتھ تعلق کے مطابق (مرد بچہ) کلیسیا کے کئی نام دیئے گئے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

کلیسیا	افسیوں ۱: ۲۲
برّہ کی بیوی	افسیوں ۵: ۲۲؛ مکاشفہ ۲۱: ۹

مقدس جو کہ خدا کا مسکن ہے ۔ افسیوں ۲: ۲۱، ۲۲

پہلوان اور سپاہی افسیوں ۶: ۱۰ - ۱۷

کامل انسان افسیوں ۴: ۱۳

کنواری ۲ ۔کرنتھیوں ۱۱: ۳

نیا یروشلیم مکاشفہ ۲۱: ۱۰

پاؤں کی چوکی زبور ۱۱۰: ۱

جواہر ملاکی ۳: ۱۷

پہلوٹھا عبرانیوں ۱۲: ۲۳

پہلا پھل یعقوب ۱: ۱۸، رومیوں ۸: ۲۳

مسیح کا بدن افسیوں ۱: ۲۳

کبوتری غزل الغزلات

خدا کی بادشاہی متی ۱۶: ۲۸، عبرانیوں ۱۲: ۲۸

قیمتی پیداوار یعقوب ۵: ۷

مسیح کی دلہن مکاشفہ ۱۹: ۷

برگزیدہ ۱ پطرس ۱: ۲

تاکستان غزل الغزلات ۷: ۲۱

مقفل باغیچہ غزل الغزلات ۴: ۱۲، ۵: ۱

کھجور کا درخت غزل الغزلات ۷: ۷

سربمہر چشمہ غزل الغزلات ۴: ۱۲

محفوظ سونا غزل الغزلات ۴: ۲

وارث رومیوں ۸: ۱۷

اِس کے علاوہ بھی کئی القابات ہیں جو مرد بچہ (کلیسیا) کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔

"اور وہ عورت اُس بیابان کو بھاگ
گئی۔ جہاں خدا کی طرف سے اُس کے
لئے ایک جگہ تیار کی گئی تھی تاکہ وہاں
ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک اُس
کی پرورش کی جائے"۔
(مکاشفہ ۱۲:۶)

یہ عورت جو بیابان کو بھاگ گئی۔ کلیسیا کے باقی بچ رہنے والے لوگ ہیں جن کے دو گروہ ہیں۔ (مکاشفہ ۱۲:۱۷)

ا۔ وہ جو خدا کے احکام پر کاربند رہے۔
ب۔ وہ جو خدا کے آئین سے برگشتہ ہوئے۔

یہاں بیابان کا مطلب کوئی خاص جگہ نہیں ہے بلکہ یہاں کُل دنیا کی طرف اشارہ کیا گیا۔ کیونکہ اس وقت خدا کے کی عدم موجودگی کی وجہ سے دنیا دہشت ہُو کا سا سماں پیش کرتی ہو گی۔ تب زمین پر کلامِ الٰہی کی منادی نہ ہو گی۔ اور شیطان مخالفِ مسیح اور جو دنیا کے حاکم ہوں گے۔ (مکاشفہ ۱۳:۲-۵) وہ عورت جو پہلے عالم علوی میں روحانی برکات میں شریک تھی۔ اب عالم سوئی پر اتار دی گئی ہے۔ تاہم جو خدائے ذوالجلال کے احکام پر کاربند رہیں گے اور مسیح کی گواہی کو قائم رکھیں گے۔ اُن پر ابرِ رحمت برسایا کیا جائے گا۔ رحم اور فضل کا یہ عرصہ صرف ساڑھے تین سال یا ایک

ہزار دو سو ساٹھ (۱،۲۶۰) دن کا ہوگا۔

دس کنواریوں کی تمثیل میں یسوع نے پانچ ہوشیار اور پانچ بیوقوف کنواریوں کی بابت بیان کیا۔ یہ تمثیل مصیبت کے پہلے حصّہ کے لئے بھی آتی ہے جو ساڑھے تین سال تک کا ہوگا۔ کیونکہ

(i) یہ بتایا گیا ہے کہ ہوشیار کنواریاں اور بیوقوف کنواریاں دونوں اونگھنے اور سونے لگیں جبکہ کلیسیا کو یہ تلقین کی گئی ہے کہ فصل کے زمانہ میں شب بیدار رہے۔ "پس اوروں کی طرح سو نہ رہیں بلکہ جاگتے اور ہوشیار رہیں۔ کیونکہ جو سوتے ہیں رات ہی کو سوتے ہیں اور جو متوالے ہیں رات ہی کو متوالے ہوتے ہیں۔" (۱۔تھسلنیکیوں ۵: ۶، ۷) ہوشیار اور بیوقوف کنواریوں کا سو جانا اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ پیچھے چھوڑ دی گئی ہیں اور مصیبت کے زمانہ میں ہیں۔ جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یسوع نے کہا کہ اُس رات میں کوئی کام نہ ہوگا۔ اِس لئے نصف شب سات سالہ مصیبت کا درمیانی وقت ظاہر کرتی ہے۔

(ii) کچھ قدیم نسخوں میں متی ۲۵: ۱ کو یوں لکھا گیا ہے "اُس وقت آسمان کی بادشاہی ان دس کنواریوں کی مانند ہوگی جو اپنی مشعلیں لے کر دُلہا اور اُس کی دلہن کے استقبال کو نکلیں"۔ پس مفہوم واضح ہے۔ یسوعؔ کنواریوں کو نہیں بلکہ ایک

پاکدامن کنواری کو جو اُس کی دلہن ہو گی لینے آتا ہے۔ مگر وہ دوبارہ ہوشیار کنواریوں کو لینے بھی آتا ہے تاکہ اُس بڑی مصیبت کے پہلے حصّہ میں لے اور آسمان پر انہیں اکٹھا کرے۔ یہ وہ ہیں جو اُس بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے۔ انہوں نے اپنے جامے برّہ کے خون سے دھو کر سفید کئے ہیں (مکاشفہ ۷: ۱۴)۔ بیوقوف کنواریوں کو آسمان میں داخل نہ ہونے دیا گیا۔ یہ بالکل واضح ہے۔ انہوں نے انجام کار جھوٹے نبی کی عالمگیر کلیسیا سے شرکت کر لی۔

پاک رُوح کا بپتسمہ لینے سے ہم روح القدس اور اختیار سے مخمور مشل (چراغ) بن جاتے ہیں۔ لیکن اگر مشلوں کو برافروختہ رکھا ہے تو پھر تیل کی ضرورت ہے۔ تیل یہاں خدا کے فضل کو دکھاتا ہے جیسے ہم خُدا کے کلام سے ملے ان مکاشفات سے حاصل کرتے ہیں جو پاک روح ہمارے دلوں میں جاگزین کرتا ہے۔ "اب مَیں تمہیں خدا اور اس کے فضل کے کلام کے سپرد کرتا ہوں جو تمہاری ترقی کر سکتا ہے اور تمام مقدسوں میں شریک کرکے میراث دے سکتا ہے" (اعمال ۲۰: ۳۲)۔

سات سالہ مصیبت کے پہلے حصّہ میں پاک رُوح مقدسین کے ساتھ مزے غور انداز میں کام کرے گا۔ جیسا وہ پرانے عہد نامہ کے مقدسین کے ساتھ کیا کرتا تھا۔ مثال کے طور پر یوحنا اصطباغی جس نے پاک رُوح کا بپتسمہ نہ پایا تھا اور رُوح القدس سے بپتسمہ پائی ہوئی کلیسیا کا حصّہ نہ تھا۔ نے "جلتی اور چمکتے چراغ"



آسمان پر لڑائی

کی سی زندگی گزاری۔

" پھر آسمان پر لڑائی ہوئی۔ میکائیل اور

اُس کے فرشتے اژدہا سے لڑنے کو نکلے
اور اژدہا اور اُس کے فرشتے اُن سے
لڑے۔ لیکن غالب نہ آئے اور اس
کے بعد آسمان پر اُن کے لئے جگہ نہ
رہی۔ اور وہ بڑا اژدہا یعنی پُرانا سانپ
جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے اور
سارے جہان کو گمراہ کر دیتا ہے زمین
پر گرا دیا گیا۔ اور اُس کے فرشتے بھی
اس کے ساتھ گرا دیئے گئے۔"
(مکاشفہ ۱۲: ۷-۹)

مرد بچہ (کلیسیا) کے اُٹھا لئے جانے کے بعد آسمان پر میکائیل اور اُس کے فرشتگان اور اژدہا اور اُس کے فرشتوں کے درمیان لڑائی ڈالی جائے گی۔ اژدہا اور اُس کے فرشتے زمین پر گرا دیئے جائیں گے۔ اژدہا اپنا کام کسی انسانی کے بغیر موثر انداز میں نہیں کر سکتا خاص طور پر اپنے شخص کے جس نے اپنے آپ کو مکمل طور پر اُس کے لئے وقف نہ کیا ہو۔ ایسا شخص اُسے مخالف مسیح کے رُوپ میں مِل جائے گا۔ جو بخوشی اُس کے تمام عزائم تکمیل کو پہنچائے گا۔ اس کے ذریعہ سے وہ خوف و ہراس کی ایسی حکمرانی کی ابتدا کرے گا۔ جو بڑی مصیبت کے نام سے موسوم کی جائے گی۔

ہم اس کا وضاحت کے ساتھ مطالعہ تیرھویں باب میں کریں گے۔

"پھر مَیں نے آسمان پر سے یہ بڑی آواز
آتی سنی کہ اب ہمارے خدا کی نجات اور
قدرت اور بادشاہی اور اُس کے مسیح
کا اختیار ظاہر ہو۔ کیونکہ ہمارے بھائیوں
پر الزام لگانے والا جو رات دن ہمارے
خدا کے آگے اُن پر الزام لگایا کرتا ہے
گرا دیا گیا"۔ (مکاشفہ ۱۲: ۱۰)۔

'بھائیوں پر الزام لگانے والا..... گرا دیا گیا'

اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آسمانی مقامات میں شیطان کی عدالت کی گئی ہے۔

زمین پر گرائے جانے کا یہ مطلب نہیں کہ یہ اُس کی آخری عدالت ہوئی ہے۔ قطع نظر اِس کے کہ ہم رُوح سے بپتسمہ لینے سے ایک کلیسیا ہو جاتے ہیں ہمیں یہ فرض سونپا گیا ہے کہ اپنی یگانگت کو قائم رکھیں پولوس کہتا ہے "اب اے بھائیو! یسُوع مسیح جو ہمارا خداوند ہے اس کے نام کے وسیلہ سے میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ سب ایک ہی بات کہو اور تم میں تفرقے نہ ہوں بلکہ باہم یک دل اور یک رای ہو کر کامل بنے رہو" (ا کرنتھیوں ۱: ۱۰) شیطان ایسی یگانگت سے نفرت کرتا ہے۔ بھائیوں پر الزام لگانے والے کی حیثیت سے اس کی کلیسیا میں یہ حیثیت ہے کہ اِس میں تفرقے پیدا کرے اور ایک

مُقدس کو دوسرے کے خلاف اُبھارے۔ شیطان کی اِس مکاری سے پولوس گلتیوں کو تنبیہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "لیکن اگر تم ایکدوسرے کو کاٹتے اور پھاڑے کھاتے ہو تو خبردار رہنا کہ ایک دوسرے کا ستیاناس نہ کردو۔ مگر میں یہ کہتا ہوں کہ رُوح کے موافق چلو تو جسم کی خواہش کو ہرگز پُورا نہ کروگے"۔ (گلتیوں ۵: ۱۵، ۱۶)۔ شیطان، مرد بچہ، کو نفرت، تفرقوں، حسد اور لڑائی جھگڑے وغیرہ سے نگل جانا چاہتا ہے۔ اِس لئے کلیسیا کا ایک دوسرے کو کاٹنے اور پھاڑ کھانے سے مکمل غارت ہو جاتا ہے۔ ہم بھی مرد بچہ، کلیسیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ہمیں تمام آدمیوں سے صلح رکھنی چاہیئے اور رُوح کی یگانگت کے بندھن میں بندھے رہنا چاہیئے۔

> " اور وہ برّہ کے خون اور اپنی گواہی
> کے کلام کے باعث اُس پر غالب
> آئے اور انہوں نے اپنی جان کو عزیز
> نہ سمجھا۔ یہاں تک کہ موت بھی گوارا
> کی"۔ (مکاشفہ ۱۲: ۱۱)

"اُس پر غالب آئے"۔

جن غالب آنے والوں کا ذکر اِس آیت میں کیا گیا ہے وہ 'مرد بچہ' ہیں جو خدا کے تخت تک پہنچایا گیا۔ یہ اس سے واضح ہے کیونکہ ابھی تک کسی اور کے اژدہا پر غالب آنے کے متعلق نہیں

کہا گیا۔ تاہم اس باب میں ایک اور گروہ (آیت ۱) کا اُس کی باقی اولاد کے طور پر ذکر کیا گیا ہے یہ مصیبت کے شہید ہیں۔ جو حیوان یا اس کی کسی شبیہ کی پرستش نہ کریں گے اور نہ ہی اُس کی مہر لیں گے۔ (مکاشفہ ۲۰ : ۴)۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے جاموں کو برّہ کے خون سے دھویا ہے۔ (مکاشفہ ۷ : ۱۴) تاہم اس آیت میں انہیں غالب آنے والے ظاہر نہیں کیا گیا۔

دسویں آیت میں شیطان کو 'بھائیوں پر الزام لگانے والا' کہا گیا ہے ..... وہ برّہ کے خون اور اپنی گواہی پر قائم رہنے کے باعث اُس پر غالب آئے' اور مرد بچہ کے طور پر خدا کے تخت تک پہنچائے گئے۔ مُقدس پولوس اُن کا ذکر عبرانیوں ۲ : ۱۱ میں کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اِس لئے کہ پاک کرنے والا پاک ہونے والے سب ایک ہی اصل سے ہیں۔ اِسی باعث وہ اُنہیں بھائی کہنے سے نہیں شرماتا۔

"پس اَے آسمانو اور اُن کے رہنے
والو خوشی مناؤ! اَے خشکی اور تری تم
پر افسوس! کیونکہ ابلیس بڑے قہر میں
تمہارے پاس اُتر کر آیا ہے۔ اِس لئے
کہ جانتا ہے کہ میرا تھوڑا سا ہی وقت
باقی ہے۔" (مکاشفہ ۱۲ : ۱۲)

اِس عرصہ کے دوران آسمان پر تو مقدسین کے درمیان بڑی خوشی منائی جائے گی۔ مگر یقیناً زمین کے رہنے والوں پر غم۔ دکھ چھا

جائے گی۔ کیونکہ ابلیس انہیں دکھ پہنچائے گا۔
"اور جب اژدہا نے دیکھا کہ مَیں
زمین پر گرا دیا گیا ہوں تو اُس عورت
کو ستایا جو بیٹا جنی تھی۔" (مکاشفہ
۱۲: ۱۳)۔
یہ آیت ہمیں سکھاتی ہے کہ گو بذاتِ خود تمام کلیسیا کو نہیں بلکہ صرف
عورت کو اُٹھانی پڑے گی۔ جو باقی رہ جانے والے لوگوں کی علمبردار
ہے۔
کیونکہ اِس عورت کی نسل (مرد بچہ) پہلے ہی آسمان پر اُٹھا
لیا گیا تھا۔ (مکاشفہ ۱۲: ۵)۔ اِس واقعہ کے بعد شیطان زمین
پر گرا دیا گیا اور بڑی مصیبت شروع ہوئی۔
"اور اُس عورت کو بڑے عقاب
کے دو پَر دیے گئے تاکہ سانپ کے
سامنے سے اُڑ کر بیابان میں اُس
جگہ پہنچ جائے جہاں ایک زمانہ اور
زمانوں اور آدھے زمانہ تک اس
کی پرورش کی جائے گی" (مکاشفہ
۱۲: ۱۴)۔

"بڑے عقاب کے دو پَر"[۲]

دُعا اور شکرگزاری کو پیش کرتے ہیں۔ (۲ کرنتھیوں ۱: ۱۱

پولوس نے ہمیں تاکید کی کہ دُعا کرنے میں مشغول اور شکرگزاری کے ساتھ اُس میں بیدار رہو۔ (کلسیوں ۴ : ۲) اور کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں دُعا اور منّت کے وسیلہ سے شکرگزاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں"۔ (فلپیوں ۴ : ۶) -

'ایک زمانہ اور زمانوں اور آدھا زمانہ'

ساڑھے تین سالوں کو ظاہر کرتا ہے۔ اِس کا مطلب یہ کہ زمین پر اُس کا عارضی قیام صرف سات سالہ مصیبت کے پہلے حصّہ تک کا ہوگا۔ جو کہ ساڑھے تین سال کا ہوگا۔

'اُس کی پرورش کی جائے گی'

اُسے ایسی تحفظ کی جگہ فراہم کی جائے گی۔ جیسے خدا اُس کے لئے مہیّا کرے گا اور جہاں اس کی ساڑھے تین سال تک روحانی اور جسمانی پرورش کی جائے گی۔ (مکاشفہ ۱۲ : ۶) وہ خدا کے جزوی رحم اور فضل سے بچائے جائیں گے۔ (مکاشفہ ۱۵ : ۲، ۳ کی تفصیلات دیکھیے) -

"اور سانپ نے اُس عورت کے
پیچھے اپنے مُنہ سے ندی کی طرح پانی
بہایا تاکہ اس کو اس ندی سے بہا
دے"۔ (مکاشفہ ۱۲ : ۱۵)

'ندی کی طرح پانی'

یہ اُس بے بیان اذیت کی طرف اشارہ کرتا ہے جو شیطان کی ابلیسی تاثیریں انہیں پہنچائیں گی۔ ان دنوں میں زمین کے باسی ان تاثیروں سے جکڑے جائیں گے۔ لوگ اُن تاثیروں سے اختیار پاکر باقی کلیسیا کو دُکھ پہنچائیں گے۔ داؤد بادشاہ جس نے ایسے ہی لوگوں کے ہاتھوں دُکھ اُٹھائے کہتا ہے "موت کی رسیوں نے مجھے گھیر لیا۔ اور بے دینی کے سیلابوں نے مجھے ڈرایا۔" (زبور ۱۸: ۴)۔

"مگر زمین نے اُس عورت کی مدد کی
اور اپنا منہ کھول کر اُس ندی کو پی
لیا۔ جو اژدہا نے اپنے منہ سے بہائی
تھی۔" (مکاشفہ ۱۲: ۱۶)

یہاں 'زمین' غیر مسیحی لوگوں کو دکھاتی ہے۔ **'ندی کو پی لیا'** یہ ظاہر کرتا ہے کہ زمین کے رہنے والے ایک دوسرے سے لڑکر اپنے آپ کو تباہ کریں گے۔ پس عورت (کلیسیا کے باقی لوگ) مختصر عرصہ کے لئے مکمل تباہی سے بچالی گئی۔

ہم ایسی کئی مثالیں بائبل میں دیکھتے ہیں۔ لکھا ہے کہ "... بنی عمون اور موآب کوہِ شعیر کے باشندوں کے مقابلہ میں کھڑے ہو گئے کہ اُن کو بالکل تہ تیغ اور ہلاک کریں اور جب وہ شعیر کے باشندوں کا خاتمہ کر چکے تو آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کرنے

لگے۔ اور جب یہوداہ نے دیدبانوں کے بُرج پر جو بیابان میں تھا۔ پہنچ کر اس انبوہ پر نظر کی تو کیا دیکھا کہ اُن کی لاشیں زمین پر پڑی ہیں۔ اور کوئی نہ بچا۔ (۲۔ تواریخ ۲۰: ۲۳-۲۴)



عورت اور اُس کی باقی اولاد (مکاشفہ ۱۲: ۱۴-۱۷)

"اور اژدہا کو عورت پر غصّہ آیا اور اُس کی باقی اولاد سے جو خدا کے حکموں پر عمل کرتی ہے۔ اور یسُوع کی گواہی دینے پر قائم ہے لڑنے کو گیا۔"
(مکاشفہ ۱۲: ۱۷)۔

ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کی پاک رُوح سے بپتسمہ پائی کلیسیا میں تین گروہ ہیں۔

(۱) "وہ جو نشان کی طرف دوڑتے ہُوئے

جاتے ہیں تاکہ اُس انعام کو حاصل
کریں جس کے لئے خُدا نے انہیں مسیح
یسُوع میں اُوپر بُلایا ہے۔(غالب
آنے والے یا مرد بچہ) (فلپیوں ۳:
۱۴)۔

(۲) وہ جو مسیح کے قد کے اندازہ تک نہیں پہنچتے۔ اُنہیں مسیح میں نوزاد بچے کہا گیا ہے۔ وہ مسیح کی آمدِ ثانی کے وقت اٹھائے نہ جائیں گے۔ اگر وہ مصیبت کے دوران اپنی جانیں نثار کردیں تو وہ 'باقی اولاد' کے نام سے موسوم ہوں گے۔

(۳) وہ جنہوں نے پاک رُوح کا بپتسمہ پایا اور مرتد اور گمراہ ہوئے اور خدا کے فضل کو کھو دیا۔ وہ بھی پیچھے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ظاہر ہے کہ وہ مخالفِ مسیح کے ساتھ شریک ہو جائیں گے۔

مذکورہ بالا آخری دو گروہ ہیں جن سے عورت کی تشکیل ہوئی ہے جو بیابان کو بھاگ گئی۔ جہاں اُس کا سامنا غضب ناک اژدہا سے ہُوا۔ مگر ہم اس آیت میں پڑھتے ہیں کہ شیطان صرف اُس کی باقی اولاد سے جو خدا کے حکموں پر عمل کرتی تھی لڑنے کو گیا۔ عورت خود بھی حیوان کی چھاپ لے لے گی۔ اور مخالفِ مسیح اور اُسے پیروکاروں سے مل جائے گی۔ مگر اُس کی 'باقی اولاد' جس نے اپنے آپ کو خدا کی وفاداری کے لئے وقف کردیا تھا۔ مصیبت کے پہلے ساڑھے تین سالہ حصہ میں مخالفِ مسیح کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گی

اور شہادت پائے گی۔ وہ صرف ایک جگہ نہیں ہوں گے بلکہ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہوں گے۔ جب ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا، تو وہ چاروں طرف جمع کئے جائیں گے۔ اور اُس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا۔ اور اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی۔ اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی۔ اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا۔ اور وہ اُس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اس کنارے سے اُس کنارے تک جمع کریں گے (متی ۲۴: ۳۰، ۳۱)۔ اِس مصیبت کے شہیدوں کی قیامت کہا جاتا ہے۔ اور یہ مصیبت کے پہلے ساڑھے تین سال کے عرصہ کا خاتمہ پر وقوع پذیر ہوگی۔

تب اسرائیلیوں کی آنکھیں یسوع کو دیکھنے کے لئے کھولی جائیں گی۔ جن کو انہوں نے چھیدا ہے نظر کریں گے اور اس کے لئے ماتم کریں گے۔ (زکریاہ ۱۲: ۱۰) اور اُسے مسایا کے طور پر قبول کرینگے اور اُسی وقت مخالف مسیح کے ساتھ اپنا عہد توڑ ڈالیں گے۔ تب اسرائیلیوں کی ایذا رسانی کا وقت شروع ہوگا۔ جس کو یعقوب کی مصیبت کا دن کہا گیا ہے (یرمیاہ ۳۰: ۷)۔ اُردو بائبل میں اِسے صرف 'بچہ' ہی ترجمہ کیا گیا ہے مگر انگریزی کے تقریباً ترجموں میں اِسے (Man child) یا Male child) کیا گیا ہے۔ یونانی میں یعنی 'نر بچہ' یا مرد بچہ') ہے اس کے علاوہ مصنّف

پوُری اصطلاح کی وضاحت کرتے ہوئے ایک بار (child) 'بچہ' کی اور دوسری مرتبہ (man) 'مرد' کی تفسیر کرتا ہے اِس لئے یہ ناگزیر تھا کہ ہم بھی (Man child) کا ترجمہ 'مرد بچہ' کرتے۔

تیرھواں باب

دو حیوان

تعارف

اِس باب میں مرقوم واقعات سات سالہ مصیبت کے پہلے حصّہ کو بیان کرتے ہیں جو کلیسیا کے اُٹھائے جانے کے فوراً بعد رُونما ہوں گے۔

"اور مَیں نے ایک حیوان کو سمندر سے
نکلتے ہوئے دیکھا۔ اُس کے دس
سینگ اور سات سر تھے اور اُس کے
سینگوں پر دس تاج اور اُس کے
سروں پر کفر کے نام لکھے ہوئے تھے اور
جو حیوان مَیں نے دیکھا اس کی شکل
تیندوے کی سی تھی اور پاؤں ریچھ
کے سے اور مُنہ ببر کا سا اور اُس
اژدہا نے اپنی قدرت اور اپنا زور اور
بڑا اختیار اُسے دیدیا (مکاشفہ ۱۳:
۱، ۲)۔

یہاں حیوان مخالفِ مسیح کو ظاہر کرتا ہے جو آخری دنیاوی بادشاہت کا حکمران ہوگا۔ ایسا اِس لئے ہوگا کیونکہ اُس میں نہ تو انسانی اور نہ ہی خُدائی صفات ہوں گی بلکہ جب وہ تختِ سلطنت پر بیٹھے گا۔ تو وہ وحشی اور حیوانی اُفتار کا مظاہرہ کرے گا۔



پہلا حیوان (مکاشفہ ۱۳:۱)

یہ موضوعِ سخن ہمیں دانی ایل کی چار حیوانوں کی رویا کی یاد دلاتا ہے۔

دانی ایل نے یوں کہا کہ

"مَیں نے رات کو رویا دیکھی اور کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان کی چاروں ہوائیں سمندر

پر زور سے چلیں اور سمندر سے چار
بڑے حیوان جو ایک دوسرے سے
مختلف تھے نکلے" (دانی ایل ۷: ۲، ۳)

میں نے... سمندر سے چار بڑے حیوان .... نکلتے دیکھے اگلی آیات میں چار حیوانوں کی تشریح چار سلطنتوں کے طور پر کی گئی ہے "یہ چار بڑے حیوان چار بادشاہ ہیں جو زمین پر برپا ہوں گے"۔ (دانی ایل ۷: ۱۷) ۔ اِن چاروں حیوانوں کو ایک حیوان میں یکجا ہوتے دیکھا گیا ہے، جس کو اِس باب میں قلم بند کیا گیا ہے۔ اور چار حیوانوں کو دانی ایل یوں بیان کرتا ہے۔

۱۔ پہلا شیر ببر کی مانند تھا اور عقاب کے سے بازو رکھتا تھا اور میں دیکھتا رہا جب تک اُس کے پر اکھاڑے گئے۔ (دانی ایل ۷: ۴) شیر جانوروں کا اور عقاب پرندوں کا بادشاہ ہے۔ یہ حیوان بابل کی بادشاہت کا علمبردار ہے اور یہ ساری دنیا پر حاکم تھا۔ پروں کا اکھاڑے جانا اس کی عدالت کو ظاہر کرتا ہے، جو بابل کی سلطنت کے فرمانروا نبوکدنضر پر اُس وقت آئی جب اُس کے دل میں گھمنڈ سمایا۔ تب مادی فارسیوں کا شہنشاہ اُس کی بادشاہی پر ضابطہ ہوا۔ جسے دوسرے حیوان کے رُوپ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

۲۔ 'اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک دُوسرا حیوان ریچھ کی مانند ہے (دانی ایل ۷: ۵) ۔ ریچھ ایک بھوکا جانور ہے اور زور میں شیر کے قریب ہی ہے۔ یہ مادی فارسیوں کی بادشاہت کو

دکھاتا ہے۔ جس نے بابل۔ لدیہ اور مصر کو اپنے اختیار کے تابع کیا۔ مادی فارسیوں کے بعد یونانی دورِ حکومت جسے تیسرے حیوان سے تشبیہ دی گئی ہے۔

۳۔ پھر میں نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اور حیوان تیندوے کی مانند اُٹھا ' (دانی ایل ۷: ۶) تیندوا شاطر، پھرتیلا اور پُرحشمت اُفتادِ طبع کا مالک ہوتا ہے مگر اسی قدر سفاک ہے مگر طاقت میں شیر ببر اور ریچھ سے کم تر ہے۔ اُس کی پشت پر پرندے کے سے چار بازو تھے لیکن یہ عقاب کے نہ تھے۔ یہ پچھلی مملکتوں سے یکسر مختلف، اور تیزی سے پھیل سکتی تھی مگر یہ چار چھوٹی ریاستوں میں بٹ گئی۔ تھریس، مکدنیہ، ارام اور مصر کے اپنے پیش رو تھے۔ ان کے بعد رومی بادشاہت آئی جو پہلی بادشاہتوں سے صد درجہ قوی تھی۔ جسے ایسے حیوان سے تشبیہ دی گئی جو ہولناک، ہیبت ناک اور نہایت زبردست ہے۔

تصویر دیکھئے صفحہ نمبر ۱۳۹

دانی ایل کی کتاب کے چار حیوان (دانی ایل ۷: ۳-۸)

۴۔ پھر میں نے رات کو رویا میں دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ چوتھا حیوان ہولناک اور ہیبت ناک اور نہایت زبردست ہے اور اس کے دانت لوہے کے اور بڑے بڑے تھے ...

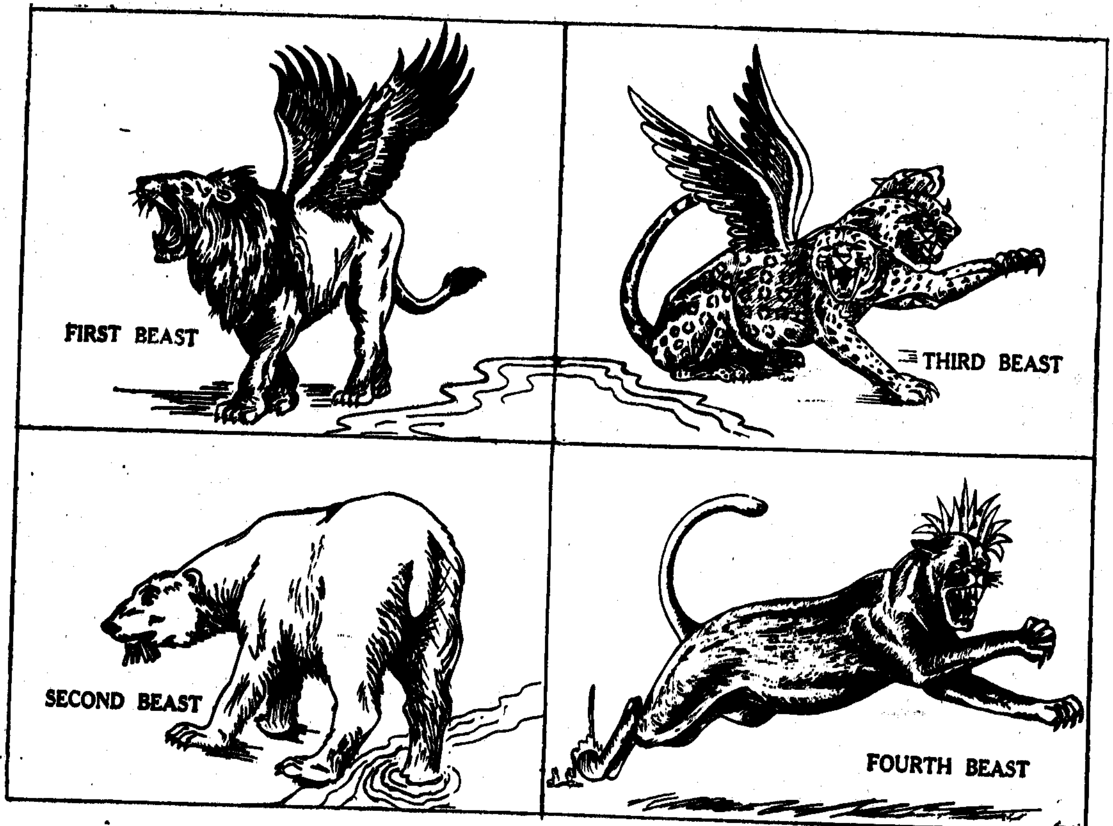
اور اُس کے دس سینگ تھے' (دانی ایل ۷: ۷) حیوان کی طاقت اور لوہے کے دانت رومی بادشاہت کی جابر و سفاک

حکومت کے علمبردار ہیں جیسے انہوں نے اُس وقت کی سلطنتوں پر عائد کیا۔ رومی حکومت کا زوال ۱۸۰ عیسوی میں شروع ہُوا اور ۳۹۵ سن عیسوی میں ختم ہو کر مشرقی سلطنت اور مغربی سلطنت کے طور پر جانی جانے لگی۔ مغربی سلطنت کا خاتمہ ۴۷۶ سن عیسوی میں اور مشرقی سلطنت کا ۱۴۵۳ سن عیسوی میں ہُوا۔ اِس کے بعد دنیا میں اب تک ایسی بڑی اور عظیم بادشاہت کا قیام ممکن نہیں ہُوا۔

چوتھا حیوان جیسے دانی ایل نے دیکھا اُس کے دس سینگ تھے۔ یہ دس سینگ دس وفاقی ریاستوں کو پیش کرتے ہیں۔ یہ دس مشترکہ منڈی والے ممالک یعنی جرمنی۔ فرانس، بلجیم، لکسمبرگ، اطالیہ، یونان، انگلستان، آئرلینڈ۔ ڈنمارک اور ہالینڈ ہیں۔ جو مخالفِ مسیح کی تخت گاہیں ہوں گے۔ جہاں سے وہ دنیا پر حکومت کریگا۔ یہ ریاستیں زراعت، نظامِ تعلیم، صنعت و حرفت، مزدوری اور جوہری توانائی کو اپنے تسلط میں رکھیں گے۔

دانی ایل نے مزید دیکھا کہ اُن کے درمیان سے ایک اور چھوٹا سا سینگ نکلا.... اور کیا دیکھتا ہوں کہ اِس سینگ میں انسان کی سی آنکھیں ہیں اور ایک مُنہ ہے جس سے گھمنڈ کی باتیں نکلتی ہیں' (دانی ایل ۷: ۳)۔ یہ چھوٹا سینگ مخالفِ مسیح کو ظاہر کرتا ہے (مکاشفہ ۱۳: ۵) جو ان ریاستوں کو اپنے دائرہ تسلط میں رکھنے کی کوشش کرے گا۔

اِس لئے اِس باب میں ہم دانی ایل کی رویا کا یُوحنا کی رویا کے


FIRST BEAST
THIRD BEAST
SECOND BEAST
FOURTH BEAST

ساتھ موازنہ کرتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ مخالفِ مسیح اور اس کی آخری دنیوی حکومت میں پہلی چاروں حکومتوں کی صفات یکجا ہیں۔ جن کو ہم نے چند لمحے بیشتر مطالعہ کیا ہے۔ حیوان اوّل اُس وقت ظاہر ہوگا جب کلیسیا اٹھائی جا چکی ہوگی۔ اُس کا آنا دو جگہوں سے ہوگا۔

(۱) سمندر میں سے (مکاشفہ ۱۳:۱) سمندر، دنیا کے لوگوں کو ظاہر کرتا ہے۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا کہ

"جو پانی تو نے دیکھے جن پر کسبی بیٹھی ہے
وہ اُمتیں اور گروہ اور قومیں اہلِ زبان
ہیں" (مکاشفہ ۱۷:۱۵)

(۲) اتھاہ گڑھے میں سے (مکاشفہ ۱۷:۸) وہ رُوح جو اُس میں جان ڈالے گی۔ وہ عالم اسفل سے نکلے گی۔ یہ جو تو نے حیوان دیکھا یہ پہلے تو تھا، مگر اب نہیں ہے اور آئندہ اتھاہ گڑھے سے نکل کر ہلاکت میں پڑے گا۔ ایسا لگتا ہے جیسے اتھاہ گڑھا ان ارواح کے لیے رکھا گیا ہے۔ جنہوں نے کبھی سلاطین عالم کے ساتھ فریب کاری کی اور برانگیختہ کیا کہ وہ خدا تعالیٰ اور اُس کی بادشاہت کے مخالف ہیں۔

لوسیفر جسے پاتال یعنی / اتھاہ گڑھے کی اطراف میں اُتارا گیا۔ جس نے بابل کے بادشاہ کو اُکسایا۔ اُسی طرح اپلیون اور اُس کی فوج جسے اتھاہ گڑھے میں بند رکھا گیا تھا۔ شات سالہ مصیبت

میں آزاد کی گئیں۔ (مکاشفہ ۹: ۱۔ ۱۱) ۔ از راہ قیاس تمام روحیں جو بادشاہوں اور بادشاہتوں میں اور اُن کے ذریعہ سے کام کرتی رہیں اِسی طرح اتھاہ گڑھے میں بند کی گئیں۔ اِس لئے اتھاہ گڑھے میں سے نکلنا، یہ ظاہر کرتا ہے کہ حیوان (دجال) کو ایسی روحیں قبضہ میں بسی گی اور اُسے حیات بخشیں گیئں جن کا ظہورِ عالم اِسفل سے ہوگا۔

حیوان کے اژدہا کی طرح سات سر اور دس سینگ ہیں (مکاشفہ ۱۷: ۳، ۱۲: ۳) ۔ یہ اُس قوت اور اختیار کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو یہ اژدہا مخالفِ مسیح کو ظاہر کرے گا۔ (مفصل بیان کے لئے دیکھئے مکاشفہ ۱۲: ۳، ۱۷: ۳) ۔

"اور مَیں نے اُس کے سروں میں سے
ایک پر گویا زخم کاری لگا ہُوا دیکھا مگر
اس کا زخم کاری اچھا ہو گیا اور ساری
دنیا تعجب کرتی ہوئی اُس حیوان کے
پیچھے پیچھے ہولی۔ (مکاشفہ ۱۳: ۳)

اُس کے سروں میں سے ایک پر۔۔۔ زخم کاری لگا تھا، یہ رومی سلطنت کے خاتمہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس کا زخم کاری اچھا ہو گیا، یہ گری ہوئی رومی سلطنت کے آخری دنوں میں اُٹھ کھڑے ہوئے جانے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

اور چونکہ اُس اژدہا نے اپنا اختیار اُس حیوان کو دے دیا تھا۔ اِس لئے انہوں نے اژدہا کی پرستش کی اور اس حیوان کی بھی یہ کہہ

کر کہ اِس حیوان کی مانند کون ہے؟ کون اِس سے لڑ سکتا ہے (مکاشفہ ۱۳: ۴)۔

بڑی مصیبت کے زمانہ کے دوران صرف ایک ہی مذہب ہوگا اور پرستش کا طریقہ کار بھی ایک ہی ہوگا۔ زمین پر سکونت پذیر تمام لوگ حیوان اور مخالفِ مسیح کی پرستش کریں گے۔

ابلیس زمانہ ماضی سے ہی انسانی پرستش کا متقاضی رہا ہے۔ اُس نے بیابان میں مسیح یسُوع سے بھی اپنے لئے پرستش کا تقاضہ کیا تھا (متی ۴: ۸، ۹) حتیٰ کہ اب بھی یہ اُس کا ارادہ ہے کہ خود کو بلند و برتر کرے، اور ہر ایک سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہے اپنے آپ کو بڑا ٹھہراتا ہے ..... اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے۔ (۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۴) جب تک خالق کلیسیا اور رُوح القدُس زمین پر ہیں وہ مسیح اور ساکنانِ زمین سے اپنی پرستش کروانے کی دیرینہ خواہش میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ لیکن فاتح کلیسیا کے اُٹھائے جانے کے بعد وہ اپنی تمام تر قوت کو دنیا کے خدا، اور اُس جہان کے سردار کی طرح بروئے کار لائے گا۔ اور تمام اقوامِ عالم کو اکٹھا کر کے یک مذہبی جماعت کا رنگ دے کر ان کو حکم قطعی دے گا کہ وہ اُس کی بندگی کریں۔ اِس کے حصول کے لئے وہ اپنی قوت کو استعمال کرے گا۔ اور ہر ایک سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہے۔ اپنے آپ کو بڑا قرار دے گا۔ جو اس کی پرستش کو تسلیم نہ کریں گے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اِس واسطے اہلِ زمین کہیں گے کہ اس حیوان کی مانند کون ہے؟ کون اُس سے لڑ سکتا ہے۔

"اور بڑے بول بولنے اور کفر بکنے کے لئے
اُسے ایک مُنہ دیا گیا اور اُسے بیالیس
مہینے تک کام کرنے کا اختیار دیا گیا۔
اور اس نے خدا کی نسبت کفر بکنے کے لئے
مُنہ کھولا کہ اُس کے نام اور اُس کے خیمے
یعنی آسمان کے رہنے والوں کی نسبت
کفر بکے" (مکاشفہ ۱۳: ۵، ۶)۔

پولس نے ہمیں اور سکندر کو جنہوں نے اپنے گناہوں سے توبہ نہ کی تھی، شیطان کے ہاتھوں میں دے دیا۔ آخری دنوں کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگ کفر بکنے والے ہوں گے (۲۔تیمتھیس ۳: ۱، ۲)۔ بڑی مصیبت کے دوران مخالفِ مسیح اپنی قدرت کے دائرہ عمل میں رہ کر خالقِ حقیقی کے سچے پرستاروں کو ہلاک کرے گا اور باقی ماندہ کو کفر بکنے کی ترغیب دے گا۔ شیطان کو شروع ہی سے خونی کہا گیا ہے (یُوحنا ۸: ۴۴) یہ اژدہا ہے جو مخالفِ مسیح کو ایسا مُنہ دے گا جس سے وہ بڑی بڑی باتیں اور کفر بکے گا۔ اور اس کے دماغ کو خدائے عظیم کی تکفیر کے خیالات سے پورا کرے گا۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ اس کے سروں پر کفر کے نام لکھے ہوئے تھے۔ خدا مخالفِ مسیح کو بیالیس ماہ یا ساڑھے تین سال تک ایسا کرنے دیگا تاکہ وہ مقررہ وقت پر اس کی عدالت کر سکے۔ خدا کا کلام کہتا ہے کہ

"جو خداوند کے نام پر کفر بکے ضرور جان

سے مارا جائے" (احبار ۲۴: ۱۶)-
خدا ہمیں اتنا فضل دے کہ ہم اِس کفر بکنے والی رُوح سے
آزاد رہیں -

"اور اُسے یہ اختیار دیا گیا کہ مقدسوں
سے لڑے اور ان پر غالب آئے اور
اُسے ہر قبیلہ اور اُمت اور اہل زبان
اور قوم پر اختیار دیا گیا"
(مکاشفہ ۱۳: ۷)

جن مُقدسوں کی طرف یہاں اشارہ کیا گیا ہے یہ وہ ہیں جو اُٹھائے جانے کے موقع کو کھو چکے ہوں گے۔ مگر اب یہ مسیح اور اُس کے کلام حق کے وفادار رہنے کا فیصلہ کریں گے۔ ان کا تعلق تمام اُمتوں اور اہلِ زبان اور قوموں سے ہو گا۔ یہ اسرائیل کے بارہ قبیلے نہیں ہیں ۔اِن مقدسوں کا ذکر مکاشفہ ۷: ۹-۱۴ میں کیا گیا ہے -

"اِن باتوں کے بعد جو مَیں نے نگاہ کی
تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہر ایک قوم اور
قبیلہ اور اُمت اور اہلِ زبان کی ایک
ایسی بڑی بھیڑ جسے کوئی شمار نہیں کر
سکتا سفید جامے پہنے اور کھجور
کی ڈالیاں اپنے ہاتھوں میں لئے
ہوئے ...... مَیں نے اُس سے کہا

اَے میرے خداوند! تو ہی جانتا ہے
اُس نے مجھ سے کہا یہ وہی ہیں جو اُس
بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں
انہوں نے اپنے جامے برّہ کے خون سے
سے دھو کر سفید کئے ہیں"۔ (مکا

یہ مرد بچہ کلیسیا (غالب آنے والے) میں نہیں جیسا کہ کچھ لوگ سکھاتے ہیں۔ اور نہ ہی یہ اسرائیل میں جو سات سالہ مصیبت کے دوسرے حصّہ مصیبتیں برداشت کریں گے۔ یہ بڑی مصیبت کے پہلے حصّہ کے مسیحی شہید ہیں جنہیں "اولاد کا بقیہ" کہا گیا ہے۔ اور اژدہا کو عورت پر غصہ آیا اور اس کی باقی اولاد سے جو خدا کے حکموں پر عمل کرتی ہے اور یسوع کی گواہی دینے پر قائم ہے لڑنے کو گیا"۔ (مکاشفہ ۱۲:۱۷) یہ وہ وفادار بقیہ ہے جس نے حیوان کی چھاپ اپنے دہنے ہاتھ یا ماتھوں پر لینے سے اِنکار کیا۔ (مکاشفہ ۱۳:۱۷) یہ شہید کی سی موت مریں گے اور سات سالہ مصیبت کے درمیانی حصّہ میں جلائے جائیں گے۔ ان کے زندہ کئے جانے کا موازنہ "زمین کی فصل کی کٹائی" سے کیا گیا ہے (مکاشفہ ۱۴:۱۴-۱۶) یہی بعد از ان شیشے کے سمندر پر کھڑے دکھائی دیئے جس میں آگ ملی ہوئی تھی۔ "اور جو اُس حیوان اور اس کے بت اور اس کے نام کے عدد پر غالب آئے تھے۔ اُن کو اُس شیشے کے سمندر کے پاس خدا کی بربطیں لئے کھڑے ہوئے دیکھا"۔ (مکاشفہ ۱۵:۲)۔

"اور زمین کے وہ سب رہنے والے جن کے نام اُس برہ کی کتاب

کتابِ حیات میں لکھے نہیں گئے جو بنائے عالم کے وقت سے ذبح ہُوا ہے۔ یہ سب لوگ اُس حیوان کی پرستش کریں گے۔

اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ مقدسین (جو بڑی مصیبت کے آغاز پر پیچھے چھوڑ دیئے گئے) ایسے ہیں جن کے نام برّہ کی کتابِ حیات میں رقم ہوئے ہیں جو چھاپ نہ لیں گے اور حیوان کی عبادت بھی نہ کریں گے۔ یہ **برہ کی کتاب حیات۔۔۔ جو بنای عالم کے وقت سے ذبح ہُوا ہے** کیا ہے؟ اِس کتاب اور کتابِ حیات میں فرق ہے۔ جب کوئی شخص نئے سرے سے پیدا ہوتا ہے (جب اُس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں) ۔ تو اُس کا نام کتابِ حیات میں لکھا جاتا ہے۔ مسیح کے شاگردوں کے نام کتابِ حیات میں موجود تھے۔ جب مسیح اِس دنیا میں تھا کیونکہ تب وہ بچائے جا چکے تھے۔ (لوقا ۱۰: ۲۰) ہم پڑھتے ہیں کہ جن کے نام برّہ کی کتابِ حیات میں مرقوم ہیں وہ نئے یروشلیم میں داخل ہوں گے جو کہ پاک رُوح سے بپتسمہ یافتہ مسیحیوں کی ابدی میراث ہے (مکاشفہ ۲۱: ۲۷) ۔

یسُوع نے کہا کہ خدا کی بادشاہی میں صرف وہ شخص داخل ہو سکتا ہے جو پانی اور رُوح سے پیدا ہوا ہو۔ اُس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ کسی شخص کا نام برّہ کی کتابِ حیات میں صرف اسی وقت لکھا جاتا ہے جب وہ رُوح القدس سے بپتسمہ پاتا ہے۔ اِس لئے ایسے ایماندار بھی ہوں گے جو روح سے تو پیدا ہوئے ہوں گے مگر اٹھائے نہ جائیں گے بلکہ چھوڑ دیئے جائیں گے۔ لیکن یہ حیوان کی پرستش سے یا حیوان کی چھاپ لینے سے انکار کریں گے۔ اور بڑی مصیبت

میں سے گزریں گے۔ اور شہید کی موت مریں گے۔ اور شہیدوں کا اجر پائیں گے۔ یہ شہید سات سالہ مصیبت کے درمیانی حصہ میں جلائے جائیں گے۔ (متی ۲۴: ۳۰، ۳۱؛ مکاشفہ ۷: ۹-۱۴)

کچھ لوگ یہ تعلیم دیتے ہیں کہ کلیسیا کو مصیبت میں سے گزرنا ضرور ہے اور خداوند مصیبت کے خاتمہ پر لوگوں کو جمع کرنے آئے گا۔ یہ تاویل کلام اقدس کی اُس تعلیم کے جو مسیح کی آمد اور برگزیدہ مُقدسین جو مسیح کی دلہن کہلاتے ہیں کے منافی ہے۔ مسیح اور اس کے شاگردوں نے مقدسین جو کہ خدا کے برگزیدہ ہیں کو بڑی مصیبت سے پیشتر غائبانہ طور پر اُٹھا لئے جانے کے متعلق کہا (لوقا ۲۱: ۳۴-۳۶؛ ۱ تھسلنیکیوں ۵: ۲)۔

ذیل میں کچھ وجوہات دی جا رہی ہیں کہ کلیسیا کیوں بڑی مصیبت میں سے نہ گزرے گی۔

(۱) بڑی مصیبت کا آغاز تب ہی ہو گا جب شیطان زمین پر پٹک دیا جائے گا۔ چونکہ وہ ہوا کی عملداری کا حاکم ہے۔ کلیسیا کے خدا کے تخت تک پہنچائے جانے کے بعد آسمان پر شیطان اور اُس کے فرشتے اور میکائیل اور اُس کے فرشتگان برسر پیکار ہوں گے۔ اور شیطان مغلوب ہو گا اور زمین پر گرا دیا جائے گا (مکاشفہ ۱۲: ۷ آیت تک)

" پھر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اس
کے فرشتے اژدہا سے لڑنے کو نکلے اور
اژدہا اور اُس کے فرشتے ان سے لڑے

لیکن غالب نہ آئے اور اُس کے بعد آسمان
پر اُن کے لئے کوئی جگہ نہ رہی۔ اور وہ
بڑا اژدہا یعنی وہی پُرانا سانپ ابلیس
اور شیطان کہلاتا ہے اور سارے
جہان کو گمراہ کر دیتا ہے۔ زمین پر گرا
دیا گیا۔ اور اُس کے فرشتے بھی اس کے
ساتھ گرا دیئے گئے۔"

پھر مَیں نے آسمان سے یہ بڑی آواز آتی سنی کہ اب ہمارے خدا کی نجات اور قدرت اور بادشاہی اور اس کے مسیح کا اختیار ظاہر ہوا کیونکہ ہمارے بھائیوں پر الزام لگانے والا جو رات دن ہمارے خدا کے آگے اُن پر الزام لگایا کرتا ہے، گرا دیا گیا۔ ایسا کلیسیا کے خدا کے تخت تک پہنچائے جانے کے بعد واقع ہو گا۔ (مکاشفہ ۱۲:۵)۔
اُس کے بعد بڑی مصیبت کا آغاز ہو گا۔

"پس اَے آسمانو اور اُن کے رہنے
والو! خوشی مناؤ! اَے خشکی اور تری
تم پر افسوس! کیونکہ ابلیس بڑے قہر
میں تمہارے پاس اُتر آیا ہے اِس
لئے کہ جانتا ہے کہ میرا تھوڑا ہی سا
وقت باقی ہے" (مکاشفہ ۱۲:۱۲)۔

یہ مصیبت باقی ماندہ کلیسیا کے لئے ہو گی۔

(۲) کلیسیا کو خدا کے فضل یا فضل کی بشارت سے تیار کیا

جائے گا۔

"چنانچہ اُس نے ہم کو بنائے عالم سے پیشتر
اُس میں چن لیا تاکہ ہم اُس کے نزدیک محبت
میں پاک اور بے عیب ہوں اور اس نے
اپنی مرضی کے نیک ارادہ کے موافق ہمیں
اپنے لئے پیشتر سے مقرر کیا کہ یسوع مسیح
کے وسیلہ سے اُس کے لے پالک بیٹے ہوں
تاکہ اُس کے اُس فضل کے جلال کی ستائش
ہو جو ہمیں اس عزیز میں مُفت بخشا"
(افسیوں ۱: ۴-۶؛ ۲ تھسلنیکیوں ۲: ۳؛
اعمال ۲۰: ۳۲)۔

مُصیبت کے دوران فضل کی بشارت نہ دی جائے گی۔ فرشتے آسمان سے اہل زمین کو خدا کی عدالت کی آمد، 'بابل جو کہ بڑا شہر ہے' کے گرنے اور خدا کے غضب کی جو کہ ان تمام پر اُنڈیلا جائے گا جو حیوان کا نشان لیں گے۔ (مکاشفہ ۱۴: ۶-۱۱)۔

(۳) یسوع نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ ہم جاگتے رہیں تاکہ مصیبت سے بچ جائیں اور ابن آدم کے حضور کھڑے ہونے کے مقدور ہوں۔ مگر ایسا نہیں سکھایا کہ پہلے مصیبت میں سے گزریں اور پھر جا کر خداوند کے حضور کھڑے ہوں گے۔ کیونکہ جتنے لوگ تمام روئے زمین پر موجود ہوں گے۔ اُن سب پر وہ اِسی طرح آپڑے گا۔

"پس ہر وقت جاگتے اور دعا کرتے رہو
تاکہ تم کو اِن سب ہونے والی باتوں
سے بچنے اور ابن آدم کے حضور کھڑے
ہونے کا مقدور ہو" (لوقا ۲۱:
۳۵-۳۶)۔

(۴) دو گروہ یسوع کی آمد پر اس کا استقبال کریں گے۔
ا۔ وہ جو مسیح میں موئے۔
ب۔ جو مسیح میں زندہ ہوں گے۔

"کیونکہ خداوند خود آسمان سے للکار
اور مقرب فرشتہ کی آواز اور خدا
کے نرسنگے کے ساتھ اُتر آئے گا
اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی
اُٹھیں گے۔ پھر جو زندہ باقی ہوں گے
اُن کے ساتھ بادلوں پر اٹھائے
جائیں گے تاکہ ہوا میں اڑ کر خداوند
کا استقبال کریں۔ اور اِس طرح
ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے"
(۱ تھسلنیکیوں ۴: ۱۶-۱۷)۔

مگر مصیبت کے ایام کے مقدسین کے بارے میں ہم یہ پڑھتے
ہیں کہ وہ ضرور ہی مسیح کی خاطر مریں گے۔ کیونکہ یہی اُن کی مغفرت
کی سبیل ہوگی۔ اور اُسے اُس حیوان کے بت میں رُوح پھونکنے

کا اختیار دیا گیا، تاکہ وہ حیوان کا بت بولے بھی اور جتنے لوگ اُس حیوان کے بت کی پرستش نہ کریں اُن کو قتل بھی کروائے" (مکاشفہ ۱۳: ۱۵) مصیبت کے زمانہ کے مقدسین شہید کی موت مریں گے۔۔۔۔ یہ وہی ہیں جو اُس بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے جامے برّہ کے خون سے دھو کر سفید کئے ہیں (مکاشفہ ۷: ۱۴)۔

اِس لئے کلی طور پر تو کلیسیا بڑی مصیبت میں سے نہ گزرے گی۔ مگر صرف جزوی طور پر یا "بقیہ اولاد" کو عسرت کا سامنا کرنا پڑے گا اور شہید کی موت مرنا ہو گا۔ (مکاشفہ ۱۲: ۱۷)۔

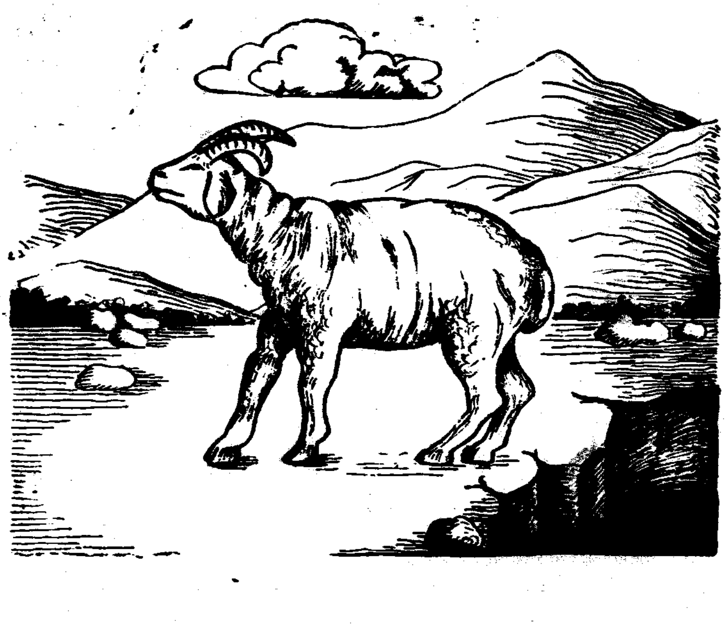
"جس کو قید ہونی والی ہے وہ قید میں
پڑے گا جو کوئی تلوار سے قتل کرے گا
وہ ضرور تلوار سے قتل کیا جائے گا۔
مُقدسوں کے لئے صبر اور ایمان کا
یہی موقعہ ہے"۔ (مکاشفہ ۱۳: ۱۰)

یہ اُس کے مقدسوں کی صفت کو ظاہر کرتا ہے جو اُس بڑی مصیبت میں اپنے دفاع کے لئے کوئی مادی ہتھیار استعمال نہ کریں گے۔ بلکہ انہیں ایذا رسانیوں میں سے بڑے صبر کے ساتھ گزرنا ہو گا۔ وہ خداوند کے لئے اپنی جانیں نثار کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ کیونکہ اُن کی نجات کا صرف یہی ایک راستہ ہو گا۔

"پھر مَیں نے ایک اور حیوان کو زمین
میں سے نکلتے ہوئے دیکھا اس کے
برّہ کے سے دو سینگ تھے اور وہ

اژدہا کی طرح بولتا تھا" (مکاشفہ ۱۳:۱۱)

یہاں ہم ایک اور حیوان کے متعلق پڑھتے ہیں - اِس کی وضع قطع تو برّے کی سی ہوگی مگر وہ بولے گا اژدہا کی طرح اور اُس کے دو سینگ بھی ہوں گے - یہ حیوان وہ ہے جس کا ذکر (مکاشفہ ۱۹:۲۰ میں کیا گیا ہے - اور جو شمر نہ کلیسیا کا پیشوا ہوگا - جو بڑی کسبی کہلاتی ہے (مکاشفہ ۱۷:۱-۴) - برّہ مسیح کی دلالت کرتا ہے اور اژدہا شیطان کی - سو جھوٹا نبی اور کلیسیا مسیح اور اسکی سلطنت کا جھوٹا روپ دھاریں گے اور ان کو مجازاً اژدہا یا شیطان کرایگا - وہ کلیسیائی اور سیاسی قوت کو اپنے اختیار میں رکھیں گے جس کو حیوان کے دو سینگوں سے تشبیہ دی گئی ہے -



"اور یہ پہلے حیوان کا سا اختیار اُس
کے سامنے کام میں لاتا تھا اور زمین
اور اُس کے رہنے والوں سے اُس پہلے
حیوان کی پرستش کراتا تھا جس کا
زخم کاری اچھا ہو گیا تھا۔"
(مکاشفہ ۱۳: ۱۲)

پہلا حیوان جس کا زخم کاری اچھا ہو گیا تھا، یہ آخری رومی سلطنت کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ۱۴۵۳ بعد از مسیح میں اپنے اختتام کو پہنچی۔ اِس کی طرف اشارہ "سروں میں سے ایک جس پر زخم کاری لگا تھا، (مکاشفہ ۱۳: ۳) میں کہا گیا ہے۔ "سات سر" سات بادشاہوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو سات ممالک کے (مصر، اسور، بابل، مادی، فارسی، یونان، روم اور مستقبل کا روم) سربراہ تھے۔ دیکھیں (باب ۱۷: ۳، ۹-۱۱)

"اور وہ بڑے بڑے نشان دکھاتا تھا
یہاں تک کہ آدمیوں کے سامنے آسمان
سے زمین پر آگ نازل کر دیتا تھا
اور زمین کے رہنے والوں کو اُن
نشانوں کے سبب جن کے اُس
حیوان کے سامنے دکھانے کا اُس
کو اختیار دیا گیا تھا اِس طرح گمراہ
کر دیتا تھا کہ زمین کے رہنے والوں

سے کہتا تھا کہ جس حیوان کے بت
تلوار لگی تھی اور وہ زندہ ہو گیا اُس کا
بُت بنا۔ اور اُسے اُس حیوان کے
بت میں رُوح پھُونکنے کا اختیار دیا
گیا تاکہ وہ حیوان کا بُت بولے بھی اور
جتنے لوگ اُس حیوان کے بُت کی پرستش
نہ کریں اُن کو قتل بھی کروائے"

(مکاشفہ ۱۳: ۱۲، ۱۴، ۱۵)

وہ پہلے حیوان کے دیکھتے ہوئے تعجب خیز عجائب دکھائے گا اور آسمان سے آگ نازل کرے گا اور زمین کے باشندوں کو دھوکا دے گا۔

ایسی دنیا میں جو علم صنعت و حرفت اور برقی آلات میں ترقی یافتہ ہو اس میں یہ بات خارج از امکان نہیں کہ وہ **حیوان کا بُت**، مخالفِ مسیح کی تشبیہ ہو جو ورلڈ کمپیوٹر کی صورت میں کام کرے گا وہ بولے گا بھی اور انہیں جو اُس کی پرستش نہیں کریں گے سزا بھی دے گا۔ عین ممکن ہے کہ اِس بُت کی شکل ٹیلی وژن پر جو گھروں، دفتروں اور گزرگاہوں پر نصب ہوں گے، مقررہ وقت پر دکھائی جائے۔ اور تمام لوگوں کو اُس کے آگے منہ کے بل گر کر سجدہ کرنا ہو گا تاکہ موت کی سزا سے بچ سکیں۔ دور نبوکدنضر میں بالکل ایسی بات ہی وقوع پذیر ہوئی تھی۔ بادشاہ نے اعلان کروایا کہ تمہارے لئے یہ حکم ہے کہ جس وقت قرنا اور نَے اور ستار اور رباب اور بربط

اور چغانہ اور ہر طرح کے ساز کی آواز سنو تو اس سونے کی مورت کے سامنے جس کو نبوکد نضر بادشاہ نے نصب کیا ہے گر کر سجدہ کرو۔ اور جو کوئی گر کر سجدہ نہ کرے اسی وقت آگ کی جلتی بھٹی میں ڈالا جائے گا۔ (دانی ایل ۳:۴-۶)

کچھ کا خیال ہے کہ حیوان کا یہ بت عالمی بادشاہی کی وزارت کی شکل ہے جو کلیسیائی نظم و نسق میں داخل ہو گی جیسا کہ لیو اوّل کے دنوں میں ہوا تھا۔ رومی طرز حکومت اسی کے دل و دماغ میں بس گئی تھی اور اس نے اس کے قوانین کا اطلاق کلیسیا پر کیا۔ اور اسی نے اس کو حکومتی وزارت میں بدل دیا جس کا سربراہ پوپ ہوتا۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو اس سے خبردار کیا کہ نہ تو حکم چلائیں اور نہ اختیار جتائیں جیسا کہ غیر اقوام کرتی ہیں۔ (متی ۲۰:۲۵-۲۶)

تاہم عصر جدید ہمیں کلیسیاؤں کے اتحاد کی سمت لے جا رہا ہے جس کی ورلڈ کونسل آف چرچز اور دوسری اس طرح کی عالمگیر جماعتیں پشت پناہی کر رہی ہیں۔ انہی سے عالمگیر کلیسیا تشکیل پائے گی۔ جس کی طرز حکومت اقوام منکر وجود الٰہی کی سی ہو گی۔ جس کو اساس پاپائی نظام کے تحت چلایا جائے گا۔ اژدہا، مخالف مسیح اور جھوٹا نبی اس عالمگیر کلیسیا کے ذریعہ پیچھے رہ جانے والی کلیسیا کو نیست کریں گے۔ اور انہیں دکھ دیں گے۔ یہاں تک کہ وہ سب شہیدوں کی طرح مارے جائیں گے۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ ان کی نجات کے لئے واحد راستہ ہو گا جو نوزائیدہ کلیسیا کے اٹھائے جانے کے بعد باقی بچیں گے۔

اور اُس نے سب چھوٹے بڑوں، دولتمندوں اور غریبوں،
آزادوں اور غلاموں کے دہنے ہاتھ یا ماتھے پر ایک ایک چھاپ
لگوا دی۔ تاکہ سِوا جس پر نشان یعنی اُس حیوان کا نام یا اُس کے
نام کا عدد ہو اور کوئی خرید و فروخت نہ کر سکے" (مکاشفہ ۱۳:
۱۰، ۱۷)۔

مخالفِ مسیح اور جتنی جن کو اژدہا نے اختیار دیا ہوگا ایسا جابرانہ
تسلط قائم کرلیں گے کہ کوئی بھی اُن کے ہاتھوں سے نہ بچ سکے گا۔
یا ایسا نہ ہوگا جو حیوان کے بت کی پرستش سے مستثنیٰ ہو۔ (مکاشفہ
۱۳: ۱۵) ۔مزید براں تمام لوگوں کو اس کی مہر لینا پڑے گی۔ جس کے
بغیر وہ کوئی کاروباری لین دین، عام نوکری یا سماجی اجتماعات،
وغیرہ میں حصّہ نہ لے سکیں گے۔ بچوں کے لئے سکول میں داخلہ
بند ہوگا۔ کسی کے پاس روپیہ پیسہ تو ہو سکتا ہے، مگر وہ اُس وقت
تک کوئی خوراک کپڑے یا عام ضروریاتِ زندگی کی اشیا نہ خرید سکے گا۔
جب تک کہ وہ حیوان کی مہر یا اس کے نام کا عدد نہ دکھائے گا۔

"حکمت کا یہ موقع ہے جو سمجھ رکھتا ہے وہ
اُس حیوان کا عدد گن لے کیونکہ وہ آدمی
کا عدد ہے۔ اور اس کا عدد چھ سو چھیاسٹھ
ہے۔" (مکاشفہ ۱۳: ۱۸)

کلامِ ربانی میں اعداد کی اپنی روحانی اہمیت ہے۔ خدائی انکشاف
ایک خاص عدد کو حیرت افزا طور پر استعمال کر کے کسی مخفی خیال یا
ارادہ کا اظہار کرتا ہے جس سے کہ اس کے مقدسین کو بھی آگاہی

ہے۔

مثال کے طور پہ

۱۔ خدا کو ظاہر کرتا ہے۔

۲۔ گواہی کو

۳۔ ثالث ثلاثہ کو

۴۔ عالمگیریت کو (زمین کی چار ہوائیں یا کونے)

۵۔ بشریت کو (پانچ حواص خمسہ)

۶۔ ملائیک کو یا گرنے والے فرشتوں کو۔

۷۔ کاملیت کو

۸۔ خدمت کو

۹۔ رُوح القدس کی نعمتوں کو

۱۰۔ شریعت یا دس احکام کو

۱۱۔ بے ترتیبی یا ابتری کو

۱۲۔ رسول اور ان کی تعلیم

جب چھ سو چھیاسٹھ کو ہندسوں میں لکھا جاتا ہے تو اُس کی شکل ۶۶۶ ہوتی ہے ۔جو گرائی ہوئی روحوں کو ظاہر کرتا ہے ۔یعنی اژدہا، حیوان کی رُوح (جو مخالفِ مسیح) اور جھُوٹے نبی کی رُوح جو دنیا کی آخری بڑی بادشاہی کے ذریعے ساری دنیا کو اپنے جابرانہ تسلط میں لے آئیں گے۔

چند متجس اسباب کی بنا پر کئی تنظیموں اور بینکوں نے متفقہ

طور پر ۶۶۶ کو اپنے خفیہ عدد کے طور پر قبول کر لیا ہے۔ سنٹرل پراس یونٹ آف بوروڈونٹ (جو کہ دنیا کے بڑے کمپیوٹر نٹ ورکز میں میں سے ایک ہے) کا خفیہ عدد ہے۔ ورلڈ بنک کا خفیہ عدد ۶۶۶ ہے۔ آسٹریلیا کے نیشنل بینک کا خفیہ عدد ہے۔ امریکہ کے کئی کریڈٹ کارڈز کا ابتدائی نمبر ۶۶۶ ہے۔ غیر ممالک سے اسرائیل کا ٹیلی فون کوڈ نمبر بھی ۶۶۶ ہے۔

یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ مخالف مسیح کی رُوح دنیا کی بہت سی تنظیموں، بینکوں اور کارخانوں کو اِس عدد کی بدولت تیار کر رہا ہے تاکہ وہ اُس وقت جب مخالف مسیح برسرِ اقتدار آئے تو اس کی اطاعت قبول کرلیں۔ مصیبت کے زمانے میں سچے ایمانداروں کو اِس بات کے لئے پورے طور سے تیار رہنا چاہیئے کہ وہ اِس حیوان کی مہر کو نہ لیں۔ چاہے انہیں اپنی جانیں ہی کیوں نہ قربان کرنی پڑیں۔

چودھواں باب

صیّون پر ایک لاکھ چوالیس ہزار بزرگان فصل کی کٹائی اور انگوروں کا روندا جانا۔

تعارف

اِس باب میں وہ واقعات مرقوم ہیں جو کلیسیا کے اٹھائے جانے کے فوراً بعد اور مصیبت کے پہلے حصّے میں رونما ہوں گے۔ یہاں پر چار بڑے موضوع زیرِ بحث لائے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ صیحون پر خدا کے ایک لاکھ چوالیس ہزار بزرگ (۱ تا ۵ آیت)

۲۔ تین فرشتوں کے اعلانات (۶ تا ۱۱ آیت)

۳۔ مصیبت کے پہلے حصّہ کے اختتام پر زمین کی فصل کی کٹائی (مصیبت کے دوران شہید)۔ (۱۲ تا ۱۶ آیت)۔

۴- خُداوند کا حوض- نافرمان قوموں پر مصیبت کے دوسرے حصّہ میں عدالت کا ہونا-

۱- کوہِ صیحون پر ایک لاکھ چوالیس ہزار

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ گروہ باب ۷ میں بیان کئے گئے ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں- مندرجہ ذیل تفسیر میں کوہِ صیحون کے ایک لاکھ چوالیس ہزار کی صفات کا موازنہ ساتویں باب کے ایک لاکھ چوالیس ہزار سے کریں گے- اِس سے ہم اِس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ یہ دونوں گروہ حقیقتاً ایک نہیں ہیں- کیونکہ اِن میں تعداد کے سوا اور کوئی قدر مشترک نہیں ہے-

"پھر مَیں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں
کہ وہ برّہ صیحوّن کے پہاڑ پر کھڑا ہے-
اور اُس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس
ہزار شخص ہیں جن کے ماتھے پر اُس
کا اور اُس کے باپ کا نام لکھا ہے
اور مجھے آسمان پر سے ایک ایسی
آواز سنائی دی جو زور کے پانی اور
بڑی گرج کی سی آواز تھی اور جو آواز
مَیں نے سنی وہ ایسی تھی جیسے بربط
نواز بربط بجاتے ہیں وہ تخت کے
سامنے اور چاروں جانداروں اور

بزرگوں کے آگے گویا ایک نیا گیت
گا رہے تھے اور اِن ایک لاکھ چوالیس
ہزار شخصوں کے سوا جو دنیا میں سے
خرید لیے گئے تھے۔ کوئی اس گیت
کو نہ سیکھ سکا۔ یہ وہ نہیں جو عورتوں
کے ساتھ آلودہ نہیں ہوئے بلکہ کنوارے
ہیں یہ وہ ہیں جو برّہ کے پیچھے پیچھے چلتے
ہیں۔ جہاں کہیں وہ جاتا ہے یہ خدا
اور برّہ کے لئے پہلے پھل ہونے کے
واسطے آدمیوں میں سے خرید لئے گئے
ہیں۔ اور ان کے منہ سے کبھی جھوٹ
نہ نکلا تھا۔ وہ بے عیب ہیں۔"

(مکاشفہ ۱۴:۱+۵)

۱۔ جن کے ماتھے پر اُس کا (مسیح کا) اور اُس کے باپ کا نام لکھا ہُوا ہے

۱۔ ساتویں باب کے ۱۴۴۰۰۰ کے ماتھوں پر مُہر ثبت کی گئی تھی تاکہ وہ بڑی مصیبت میں محفوظ کئے جا سکیں۔ مگر جن ۱۴۴۰۰۰ کا ذکر بیاں کیا گیا ہے۔ اُن پر باپ کا کئی مختلف وجوہات کی بنا پر لکھا گیا۔

(i) کیونکہ اُن کا باپ سے مکمل تعلق ہے۔ یسُوع نے باپ سے یہ کہتے ہوئے دُعا کی۔۔۔ مَیں دنیا کے لئے درخواست نہیں کرتا بلکہ ان کے لئے جنہیں تو نے مجھے دیا ہے۔ کیونکہ وہ تیرے ہیں۔۔۔۔ ان کی حفاظت کرنا کہ وہ ہماری طرح ایک ہوں" (یوحنا ۱۱: ۹، ۱۱)۔

(ii) کیونکہ وہ خدا کے بندے ہیں جنہوں نے اپنی من مانی کو بالکل ترک کیا ہے تاکہ باپ کی مرضی کو کامل طور پر پورا کر سکیں۔ (متی ۷: ۲۱-۲۳)۔

(iii) انہوں نے باپ کی سی زندگی گزاری کیونکہ (خُدا) باپ کی مکمل خودداری افتادطبع اُن میں تھی۔ کیونکہ اگر مسیح میں تمہارے استاد دس ہزار بھی ہوتے تو بھی تمہارے باپ بہت سے نہیں، اور دوبارہ تھسلنیکیوں کو لکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔۔ تم جانتے ہو کہ جس طرح باپ اپنے بچوں کے ساتھ کرتا ہے۔ اُسی طرح ہم بھی تم میں سے ہر ایک کو نصیحت کرتے اور دلاسا دیتے اور سمجھاتے رہے۔ (۱۔ تھسلنیکیوں ۲: ۱۱)

اِس باپ کے۔۔۔ ۱۴۴ کے ماتھوں پر بیٹے کا بھی نام لکھا ہے۔ کیونکہ جو کچھ باپ کا ہے وہ بیٹے کا بھی ہے۔ (یُوحنا ۱۷: ۹، ۱۰) چونکہ ان کا تعلق باپ سے ہے اور اس کا نام اُن پر لکھا ہے اس لئے اس کا نام اُن کی پیشانیوں پر لکھا ہُوا ہَے۔

ان کا تعلق بیٹے سے بھی ہے کیونکہ اُس نے اپنی جان دے کر اُن کو نجات بخشی ہے اِس لئے انہوں نے اپنا سب کچھ ترک کیا اور

ہر خواہش نفسانی سے ہاتھ اٹھا لیا حتیٰ کہ اپنی بیویوں سے بھی دست بردار ہو گئے۔ (لوقا ۱۴: ۲۶، ۳۳) چونکہ انھوں نے اپنی تقدیس اِس درجہ تک کی ہے۔ اِس لئے یسُوع کہتا ہے کہ وہ میرے ماں، بھائی اور بہن ہیں۔ (متی ۱۲: ۱۶-۵۶) وہ چاہتا ہے کہ ہم اُسے تمام چیزوں سے بڑھ کر محبّت کریں۔ (یوحنا ۲۱: ۱۳-۱۷)۔

۲۔ وہ برّہ کے ساتھ کوہِ صیّون پر کھڑے ہیں۔

خدا کی تمام مرضی کو پُورا کرنے کے بعد، جیسا یسُوع نے کہا تھا۔ وہ کوہِ صیحون پر مسیح کے ساتھ فتح مندوں کی طرح ایستادہ ہیں بعض یہ تعلیم دیتے ہیں کہ کیونکہ یہ گروہ کوہِ صیحون پر کھڑی ہے اِس لئے ان کا رُوحانی درجہ چوبیس بزرگوں سے کم ہے۔ جو خدا کے تخت کے چوگرد تختوں پر بیٹھے ہیں۔ مگر کہا گیا ہے کہ یسُوع از خود بھی اُن کے ساتھ کھڑا ہے۔ اور ایسا مرقوم ہے کہ اُسے تمام آسمانوں سے بلند کیا گیا۔ کیا آسمان میں اِس مقام سے بلند تر کوئی مقام ہو سکتا ہے۔ یسُوع ہو ؟ اگر ۱۴۴۰۰۰ یسُوع کے ساتھ کھڑے ہیں تو یہ اُن کی روحانی عزت اور بلند ترین مرتبہ کے اکتساب کو ظاہر کرتا ہے۔

ایک اور قابلِ غور بات یہ ہے کہ ساتویں باب کے ۱۴۴۰۰۰ کو بڑی مُصیبت کے زمانہ میں سے گزرنا پڑے گا۔ کوئی شخص پاکیزگی کی اُوج کو صرف فضل کے زمانہ میں ہی پہنچ سکتا ہے۔ جب خدا نے ..... یہ بھید ..... جو اور زمانوں میں بنی آدم کو اِس طرح معلوم نہ ہوا تھا جس طرح اُس کے مُقدس رسولوں اور نبیوں پر روح میں اب

ظاہر ہو گیا ہے (افسیوں ۳: ۳-۵)۔ اور پھر یہ کہ خدا کا طالب مسیحیوں سے جو اس کے کلام پر پورے طور سے کاربند ہیں یہ وعدہ ہے ..... میں بھی آزمائش کے اس وقت تیری حفاظت کروں گا (مکاشفہ ۳: ۱۰) اس لئے ساتویں باب کے ۱۴۴۰۰۰ کسی بھی طرح ان ظفریاب مسیحیوں سے افضل نہیں ہو سکتے جو صرف خدائے بزرگ و برتر کے بندے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ برّہ ہی تخت کے لائق ہے اور اسی طرح اس کے سچے غلام جو اس کی طرح غالب آئے ہیں تخت کے لائق ٹھہریں گے۔ (مکاشفہ ۳: ۲۱) ۔ ان کے مصیبت میں سے گزرنے کا کوئی ذکر نہیں کرتی۔

مزید قابلِ غور نکتہ یہ ہے کہ ساتویں باب میں ایک فرشتہ زندہ خدا کی مہر ہاتھ میں لئے ہوئے یہ پکارتا ہے کہ جب تک ہم اپنے خدا کے بندوں کے ماتھے پر مُہر نہ کرلیں۔ زمین اور سمندر اور درختوں کو ضرر نہ پہنچانا' (مکاشفہ ۷: ۳) فرشتہ کی التماس کہ زمین اور سمندروں اور درختوں کو ضرر نہ پہنچانا یہ ثابت کرتی ہے کہ جن پر مہر کی جانے کو تھی وہ زمین پر موجود ہوں گے۔ لیکن ۱۴ باب میں یوحنا جن ۱۴۴۰۰۰ کو دیکھتا ہے۔ وہ صیحون پر جو آسمان میں ہے۔ برّہ کے ساتھ کھڑے ہیں اور خدا کے تخت اور چاروں جانداروں اور بزرگوں کے سامنے ایک نیا گیت گا رہے ہیں۔

"ایسی آواز سنائی دی جو زور کے پانی اور بڑی گرج کی..... جیسے بربط نواز بربط بجاتے ہوں۔ وہ

....ایک نیا گیت گا رہے تھے.... کوئی اس گیت کو نہ سیکھ سکا۔

بربط ایسا تار دار ساز ہے جس کو بجانے سے پہلے بڑی مشاقی کے ساتھ سُر کرنا پڑتا ہے۔ اور اگر ایسا نہ کیا جائے تو یہ خارج اور آہنگ غُل ہی پیدا کرتا ہے جو اُن کے کانوں پر بڑا ناگوار گزرتا ہے۔ جو کہ ایک بڑا دلشاد و شیریں نغمہ سننے کے مشتاق ہوں۔ اِسی طرح خدا کے ہر پاک کئے گئے خادم کو جو کہ وہ صیحون کے لئے مقرر کیا گیا ہو اُس کی اپنی رُوح، بدن، جان خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہونی چاہیئے تاکہ اس کی زندگی اور خدمت ان کے لئے خوشگوار ثابت ہو جن میں وہ اپنی خدمت کو سرانجام دیتا ہو۔ یُوحنا رُسول کہتا ہے..... ہمارے شریک ہو اور ہماری شراکت باپ کے ساتھ اور اُس کے بیٹے یسُوع مسیح کے ساتھ ہے" (ا یوحنا ۱ : ۳)۔

خدا کے خادم کی زندگی اور خدمت کو کسی موسیقار سے مشابہت دی جا سکتی ہے جو بربط بجا اور گا سکتا ہو۔ تاہم بعض ایسے ہیں جو گا تو سکتے ہیں مگر کوئی ساز نہیں بجا سکتے۔ اور بعض ایسے جو بجا

اس کا یونانی میں یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ مَیں تجھے آزمائش میں نہ جانے نہ دوں گا، یا اس کے دوران تیری حفاظت کروں گا۔ (مترجم)

سکتے ہیں مگر گا نہیں سکتے۔ بالکل اسی طرح کچھ خوبصورت زندگی کو بسر کرتے ہیں مگر اپنی خدمت کو اُجاگر نہیں کرتے اور ایسے بھی ہیں۔ جو قابل تعریف خدمت سرانجام دیتے ہیں مگر اپنی روحانی زندگی کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جو صیتون جانے کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ اُن کو برلبط بجانا اور گانا آنا چاہیئے جیسا کہ لکھا ہے کہ کوئی اِس گیت کو نہ سیکھ سکا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان اشخاص کی زندگی اور خدمت نئی زمین نئے آسمان اور نئے یروشلیم والوں سے برتر ہونی چاہیئے۔

جو لوگ یہ سیکھ چکے ہیں کہ کس طرح وہ اپنی روح جان، اور بدن کو روح القدس کی خدمت سے ہم آہنگی اور اختیار میں رہ کر باپ اور بیٹے کے ساتھ ہمہ وقت رفاقت قائم رکھ سکتے ہیں اور یہی خدا کے دوسرے خادموں کے ساتھ اطمینان اور یگانگت کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ ان کی اپنی اور خدا ثالوث کے ساتھ رفاقت اور رُوح سے معمور خدمت ایک بڑی قدرت اور اختیار ثابت ہوگی جو زور کے پانی، اور بڑی گرج کی سی آواز کی طرح ہوگی۔

کچھ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ ۱۴۴۰۰۰ اسرائیلی ہیں جو رُتبہ میں چاروں جانداروں اور بزرگوں سے کمتر ہیں اور صرف اُن کو محفوظ کرنے کے لئے نغمہ سرا ہیں۔ مندرجہ بالا دلائل کی روشنی میں یہ دعویٰ بڑا بے وقت معلوم ہوتا ہے۔ وہ کیا گیت گا رہے ہیں؟ بائبل ہمیں مختلف اقسام کے گیتوں کے بارے میں بتاتی ہے۔ استثنا ۳۱:۳۰ میں موسیٰ کی شریعت کو موسیٰ کا گیت کہا گیا ہے۔ پھر ہم نئے گیت

(زبور ۴۰: ۳) خداوند کے گیت (زبور ۱۳۷: ۴) اور غزل الغزلات (غزل الغزلات ۱: ۱) اور برہ کا گیت (مکاشفہ ۱۵: ۳) کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ یہ تمام گیت مختلف لوگوں نے اپنی روحانی بلوغت اور تجربہ کے مطابق گائے ہیں۔ جب لوگ کسی خاص آئین (شریعت) پر عمل پیرا ہوتے ہیں تو از خود وہ آئین (شریعت بن جاتے ہیں۔ اور آسمان میں یہ آئین اُن میں سے نغمہ کے طور پر جاری ہوگا۔ اگر ۱۴۴۰۰ کچھ ایسا گیت گاتے ہوں گے جو اُن کے سوا کوئی اور نہ سیکھ سکے گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایسا مخصوص گروہ ہے جو ایسے آئین پر کاربند ہے جو باقی تمام گرہوں کو دیئے گئے قوانین سے عظیم تر ہے۔ یہ گیت لوگوں کو محظوظ کرنے کے لئے نہیں بلکہ یہ اس گروہ کی بے جفت پاکیزگی کو ظاہر کرتا ہے۔

پاکیزگی ایسا عنصر ہے جس سے خدا کا تخت مرتب ہوتا ہے کیونکہ لکھا ہے کہ "....قدوسیت تیرے گھر کو زیبا ہے" (زبور ۹۳: ۵)۔ مزید براں، سرافیم خدا کے پُرحشمت اور قدوس تخت کے سامنے اپنا مُنہ چھپائے افتادہ رہتے ہیں۔ (یسعیاہ ۶: ۲) یہ بھی لکھا ہے کہ صداقت اور عدل تیرے تخت کی بنیاد ہیں۔ (زبور ۸۹: ۱۴)

لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ یہ ۱۴۴۰۰۰ لوگ جو ایک خاص حکم (شریعت) پر عمل پیرا ہیں کسی بھی دوسرے گروہ سے بلند مرتبہ ہیں اور اُن کی پاکیزگی اور قدوسیت کا معیار باقی تمام سے افزوں تر ہے۔ اور حقیقتاً انہی میں خدا کے تخت کی قابلیت ہے۔ وہ خدا کے تخت کے سامنے نغمہ پردازی کر رہے ہیں۔ مگر اِس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ خدا کا تخت

کرنے میں حصّہ نہیں لیے رہے۔ اگر ایسا ہو تو مسیح از خود خدا کے تخت کو تشکیل نہیں کر سکتا۔ اِس کے لئے وہ ان کے ساتھ کھڑا ہے۔

لفظ، تخت، عدالت کو ظاہر کرتا ہے اور یہ لکھا ہے کہ شریعت صیون سے صادر ہوگی' (یسعیاہ ۲: ۳) ۔چنانچہ ابدیت کا کُل اختیار اِس گروہ کو تفویض کر دیا جائے گا۔ اور یہ بھی کہ.....اُس کے بندے اس کی عبادت کریں گے۔ اور وہ اُس کا مُنہ دیکھیں گے اور اس کا نام اُن کے ماتھوں پر لکھا ہوگا..... وہ ابدالآباد بادشاہی کریں گے۔ (مکاشفہ ۲۲: ۳-۵) اِس لئے خدا کے خادم سب سے زیادہ عالی مرتبہ ہیں۔

۴- یہ دُنیا سے چھُڑائے گئے ہیں۔

مجموعی طور پر کلیسیا زمین سے چھڑا لی جا چکی ہے اِس لئے ان کو خدا کی صفت کے حصّہ دار کہا گیا ہے۔ جو اس خرابی سے چھوٹ کر جو دنیا میں بڑی خواہش کے سبب سے پیدا ہوئی ہے (۲ پطرس ۱: ۴) ۔عالم بالا کی چیزوں کے خیال میں رہتے ہیں زمین کی چیزوں کے۔ (کلسیوں ۳: ۱-۳) ۔تاہم اُس باب کے ۱۴۴۰۰۰ جو کہ ایک گروہ ہے جو زمین سے ایک خاص طریقے سے چھڑایا گیا اس وجہ سے انھوں نے تمام دنیوی املاک یعنی گھر اور زمین چھوڑ دیں تاکہ اُس کی خدمت کر سکیں۔ (لوقا ۱۴: ۳۳؛ مرقس ۱۰: ۲۳) دُنیا سے چھڑائے گئے، اِس طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ یہ ۱۴۴۰۰۰

ساتویں باب کے متذکرہ بارہ قبیلوں میں سے ہی نہ ہوں گے بلکہ زمین کی کل اقوام میں سے ہوں گے۔

۵- یہ خُدا اور برّہ کے لئے پھل ہونے کے واسطے آدمیوں میں سے خرید لئے گئے ہیں

یہاں کلیسیا کو بغیر کسی قومی، معاشرتی اور ذات پات کی تفریق کے آدمیوں میں سے خرید لیا گیا ہے (کلسیوں ۳:۱۱، ۱-کرنتھیوں ۱۲:۱۳)۔ مگر یہ گروہ تو کچھ اور ہی انداز سے خرید گیا ہے کہ یہ تمام اشیائے جنسی سے کنارہ کش ہو کر اس کی تقلید کریں۔ (لوقا ۱۴:۲۶)۔

اُن کا آدمیوں میں سے خریدا جانا ظاہر کرتا ہے کہ یہ کیسی بھی زبان، اُمت، قوم یا قبیلہ سے ہو سکتے ہیں۔ لیکن باب ۷ میں جن ۱۴۴۰۰۰ کا ذکر کیا گیا ہے وہ صرف بارہ قبیلوں میں سے ہی ہیں نہ کہ زمین کے کسی اور خطہ سے۔

کلیسیا کو رومیوں ۸:۲۳ میں پہلے پھل کہا گیا ہے۔ مگر ۱۴۴۰۰۰ کا یہ گروہ پہلی فصل کا پہلا پھل ہے۔ (خروج ۳۴:۲۹)۔

۶- یہ وہ ہیں جو عورتوں کے ساتھ آلودہ نہیں ہوئے بلکہ کنوارے ہیں،

پولس اس بارے میں گفتگو کرتے ہوئے روحانی طور پر کہتا ہے کہ کلیسیا ایسی پاکدامن کنواری ہے جس کی نسبت مسیح کے ساتھ کی گئی ہے۔ مجھے تمہاری بابت خدا کی سی غیرت ہے۔ کیونکہ میں نے ایک ہی شوہر کے ساتھ تمہاری نسبت کی ہے تاکہ تم کو پاکدامن کنواری کی مانند مسیح کے پاس حاضر کروں۔ (۲۔کرنتھیوں ۱۱: ۲)۔ مگر یہاں لفظ 'کنوارا' کے معنی کچھ اور ہیں۔ جس کی تصدیق اس جملہ سے ہو رہی ہے۔ عورتوں کے ساتھ آلودہ نہیں ہوئے' اس کی وضاحت ضروری ہے۔ ینگز ایلینکل کنکارڈنیس کا کہنا ہے کہ یہاں لفظ 'عورت' کا مطلب بیوی ہے۔ کچھ یونانی نسخوں میں عورتوں کے ساتھ آلودہ نہیں ہوئے کا مجرد یا ناکتمندا ہے۔ اس لئے اس آلودگی سے یہ ہرگز مراد نہیں لی جا سکتی کہ یہ کسی غلط تعلیم سے آلودہ ہونا ہے جیسا کہ کچھ لوگ تعلیم دیتے ہیں کہ ایسی آلودہ کر دینے والی تعلیم کے باعث نجات کے کھو جانے کا خطرہ ہے۔

رابرٹ۔ ایچ ماؤنس، مکاشفہ کی کتاب کے تجزیہ میں لکھتا ہے۔ یوحنا کی وضاحت کو جو وہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کے بارے میں کرتا ہے۔ بہت سے مفسرین یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایسے منتخب مقدسین گروہ کا بیان ہے جنہوں نے شادی کے گھٹیا جنسی تعلقات کو ترک کرتے ہوئے روحانی معراج کو حاصل کیا ہے۔ یہ

غیر متاہل اور کنوارے ہیں ۔ ابتدا کی کلیسیا کے چند گروہ کنوارے کو ترجیح دیتے ہوئے یہ کہتے کہ ایسا رہنا بالکل درست ہے ۔ یسوع نے بات کرتے ہوئے خوجہ کی تعریف کی ہے (متی ۱۹ : ۱۲) ۔ اور پولس کی یہ خواہش تھی کہ ہر شخص اس پرہیز گاری کی نعمت سے مرصع ہو تاکہ بغیر کسی رکاوٹ کے مسیح کی تقلید کریں ۔ (۱۔کرنتھیوں ۷ : ۳ ؛ ۷ : ۳۲) ۔

یہ اُن لوگوں کا گروہ ہے جنہوں نے یہ عزم کیا ہے کہ وہ پاکیزگی میں برّہ کی تقلید کریں اور وہ ہر قسم کی جسمانی وابستگی سے گناہ کر چکے ہیں ۔ یسوع نے اُن کے بارے میں کہا یہ وہ ہیں جنہوں نے آسمان کی بادشاہی کے لئے اپنے آپ کو خوجہ بنایا ، چاہے وہ بیاہے ہوں یا بن بیاہے انہوں نے خدا کی بادشاہی کے لئے عظیم عہد کیا ہے ۔ یہی وہ معیار ہے جو یسوع اپنے شاگردوں سے چاہتا تھا ۔

"اگر کوئی میرے پاس آئے اور اپنے
باپ اور ماں اور بیوی اور بچوں اور
بھائیوں اور بہنوں بلکہ اپنی جان
سے بھی دشمنی نہ کرے تو میرا شاگرد
نہیں ہو سکتا" (لوقا ۱۱ : ۲۶ ،
مرقس ۱۰ : ۲۹) ۔

تاہم اُس نے مزید کہا سب اِس بات کو قبول نہیں کر سکتے ۔ مگر وہی جن کو یہ قدرت دی گئی ہے . . . . جو قبول کر سکتا ہے وہ

قبول کرے (متی ۱۹: ۱۰-۱۲) اُس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ سب ایسی زندگی نہیں بسر کر سکتے۔ مگر صرف وہی جن کو اِس کی خدمت کی نعمت ملی ہو۔ ساتویں باب کے ۱۴۴۰۰۰ صرف ایک ایسی جماعت ہے جس کو ہزار سالہ بادشاہی میں داخل ہونے کے لیے چنا گیا ہے۔

۷- یہ وہ ہیں جو برّہ کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ جہاں کہیں وہ جاتا ہے۔

برّہ وہ ہے جس نے آسمان کا سارا جلال اور تخت سمیت چھوڑ دیا (فلپیوں ۲: ۳-۵)۔ اُس نے خود کو باپ کے تابع کر دیا تاکہ اس کی مرضی کو پورے طور پر پورا کر سکے۔ (عبرانیوں ۱۰: ۲، یوحنا ۴: ۳۴) اور بالآخر اُس نے اپنی قیمتی جان کو اس کی مرضی کے تحت بنی آدم کے لیے قربان کر دیا۔ جو برّہ کے پیچھے جہاں کہیں وہ جاتا ہے، جانا چاہتے ہیں۔ اُنہیں اپنی زندگیاں تک عزیز نہیں رکھنی چاہئیں۔ انہیں اپنے تمام اردوں اور خواہشات کو خیرباد کہہ کر اس کی مرضی کو پورا کرنا چاہیئے۔ جس نے انہیں بلایا ہے وہ صرف اسی وقت اپنی تمام تر ذمہ داریوں اور شہوانی خواہشوں سے بچ سکتے ہیں۔ ساتویں باب کے ۱۴۴۰۰۰ کو کبھی یہ نہ کہا گیا کہ وہ برّہ کی تقلید کریں۔ 'جہاں کہیں وہ جاتا ہے'۔ وہ صرف مصیبت کے دوسرے حصّہ کے پس منظر میں ہی نظر

آتے ہیں۔

۸۔ اُن کے مُنہ سے کبھی جھُوٹ نہ نکلا تھا۔

یہ وہ صفت ہے جو یسُوع میں پائی جاتی تھی۔ (۱۔پطرس ۲:۲۲) یسوع کے مُنہ میں چھل اور مکر ہرگز نہ تھا۔ کچھ ایسے ہیں جن کے سب بطلان سے ناآشنا ہیں۔ حتیٰ کہ ان کے بالغ ایام میں بھی انہوں نے کبھی جھُوٹ نہیں بولا۔ یہ دوبارہ ان ۱۴۴۰۰۰ کی عدم المثال پاکیزگی کے معیار کو دکھاتا ہے۔

۹۔ وُہ بے عیب ہیں

تخت کے سامنے ہونے کا مطلب یہ کہ وہ اس کے سامنے ہیں جو تخت نشین ہے اور چاروں جانداروں اور چوبیس بزرگوں کے سامنے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں وہ بے عیب کئے گئے ہیں گردانا ہے۔ یسُوع نے اس زمانے کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو کر اِن کو مجرم ٹھہرائیں گے۔ دکھن کی ملکہ عدالت کے دن اِس زمانہ کے لوگوں کے ساتھ اُٹھ کر اِن کو مجُرم ٹھہرائے گی'۔ (متی ۱۲: ۴۱-۴۲)۔ یسُوع اپنے لوگوں میں بے قصور تھا۔ اُس نے اُن کو دلیری سے کہا تُم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے' یوحنا ۸:۴۶) اُسے غیر اقوام نے بھی راستباز ٹھہرایا پیلاطس نے سردار کاہنوں اور عام لوگوں سے کہا مَیں اِس شخص میں کچھ قصور نہیں پاتا' (لوقا ۲۳:۴) - اُسے غیر اقوام نے بھی

راستباز ٹھہرایا۔ پیلاطس نے سردار کاہنوں اور تمام لوگوں سے کہا میں اِس شخص میں کچھ قصور نہیں پاتا' (لوقا ۲۳ : ۴) یہاں تک کہ شیطان بھی اُس میں کوئی عیب نہ ڈھونڈ سکا۔ یسوع نے کہا دُنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اُس کا کچھ نہیں' (یُوحنا ۱۴ : ۳۰) - تمام آسمان اور زمین اور زمین کے نیچے کے رہنے والوں نے اُسے خداوند کہا۔ (فلپیوں ۲ : ۱۰، ۱۱) - اِسی طرح جو اُس کے ساتھ صیون پر کھڑے ہوں گے۔ وہ اس کی طرح کاملیت کے معیار کو حاصِل کئے ہوئے ہوں گے۔

یقینی طور پر یہ بات ساتویں باب کے ۱۴۴۰۰۰ کے بارے میں نہیں کہی جا سکتی۔ کلامِ الٰہی میں کہیں بھی ہم اسرائیل کے بارے میں نہیں پڑھتے کہ اُس کی رسائی خدا کے تخت تک ہوئی۔ ہم ان کے بارے میں صرف یہی پڑھتے ہیں کہ یہ وہ ہیں جن کو بڑی مصیبت کے دوران بچا لیا جائے گا تاکہ وہ اپنے جسمانی بدن کے ساتھ الف سعادت میں داخل ہوں جب بادشاہی اُن کو لوٹا دی جائے گی۔ اور خداوند فرماتا ہے۔ سارے ملک میں دو تہائی قتل کئے جائیں گے۔ اور مریں گے میکن ایک تہائی بچ رہیں گے اور میں اِس تہائی کو آگ میں ڈال کر چاندی کی طرح صاف کروں گا اور سونے کی طرح تاؤں گا۔ وہ مجھ سے دعا کریں گے اور میں اُن کی سُنوں گا۔ میں کہوں گا یہ میرے لوگ ہیں اور وہ کہیں گے 'خداوند ہمارا خُدا ہے'۔ (ذکریاہ ۱۳ : ۸، ۹)

لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ چودھویں باب کے ۱۴۴۰۰۰ نے

پاکیزگی کا وہ لاثانی معیار حاصل کیا ہے جو صرف فضل کے زمانہ میں ہی ممکن ہے۔ یقینی طور پر یہ بارھویں باب میں بیان کردہ فاتح گروہ میں شامل ہیں جو مصیبت سے پہلے صعود کرے گا۔ ایک اور وجہ کہ کیوں یہ ساتویں باب کے ۱۴۴۰۰۰ جو مصیبت کے دوسرے حصہ میں سے گزریں گے۔ چودھویں باب کے ۱۴۴۰۰۰ نہیں جو کہ نوزاد کلیسیا میں سے چنے ہوئے ہیں۔ جو مصیبت کے آغاز سے پہلے ہی اٹھا لیئے جائیں گے۔

ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ ۱۴ باب کے ۱۴۴۰۰۰ کے بیان کردہ خصائص وہی ہیں جو مسیح کے تھے۔ اور جو وہ اپنے شاگردوں میں دیکھنا چاہتا تھا۔ اس لیئے یہ تمام آسمانی گروہوں سے واضح سبقت لے جائیں گے۔ اگر کوئی شخص میری خدمت کرے تو میرے پیچھے ہو لے اور جہاں میں ہوں۔ وہاں میرا خادم بھی ہوگا۔ (یوحنا ۱۲: ۲۶)۔ چودھویں باب کے ۱۴۴۰۰۰ وہ ہیں جو برّہ کی تقلید کرتے ہیں۔ جہاں کہیں وہ جاتا ہے۔ اور وہ کوہ صیون تک اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ یہ عہدِ جدید کے راست رو خادم ہیں۔ خدا نے یوحنا کو کوہ صیون پر جو اس کی سکونت گاہ ہے۔ ۱۴۴۰۰۰ کی رویا دی۔ تاکہ انکی عظمت اور جلال کو دیکھ سکے جو ناقابلِ رسائی ہے۔ کیونکہ خداوند نے صیون کو چنا ہے۔ اُس نے اُسے اپنے مسکن کے لئے پسند کیا ہے۔ ہمیشہ کے لئے میری آرامگاہ ہے میں یہیں رہونگا کیونکہ میں نے اِسے پسند کیا ہے۔ (زبور ۱۳۲، ۱۳، ۱۴)۔

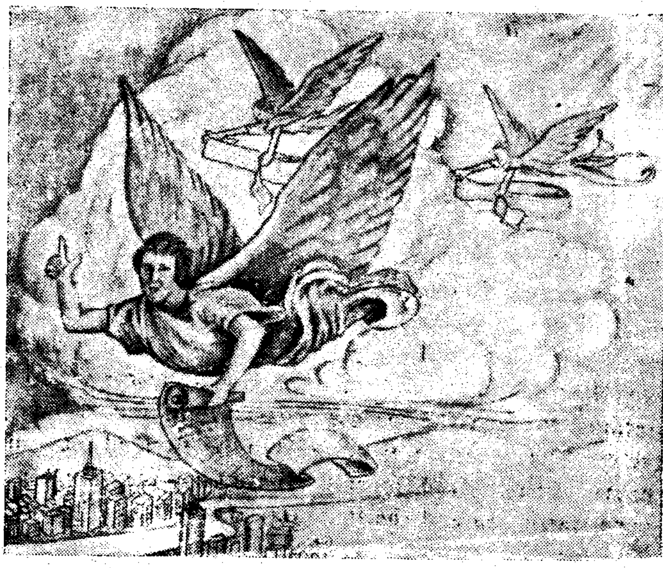
۲- بڑی آواز کے ساتھ تین فرشتوں کی پکار۔

برّہ کے صیون پر ۱۴۴۰۰۰ کے خدا کے خادموں کے ساتھ کھڑے ہونے کے منظر کے ساتھ ہی تین فرشتوں کے اعلان سنائی پڑتے ہیں۔ پہلا فرشتہ پکارتا ہے کہ خدائے خلاق کی حمد و ستائش کرو۔ دوسرے نے بڑے شہر بابل کے گرنے کی پیش گوئی کی۔ اور تیسرے نے اِس عذاب اور مصیبت کی صاف منظرکشی کی جو اُن کے لئے جنہوں نے حیوان کی پرستش کی۔

"پھر مَیں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان کے بیچ میں اُڑتے ہوئے دیکھا جس کے پاس زمین کے رہنے والوں کی ہر قوم قبیلہ اور اہل زبان اور اُمت کے سُنانے کے لئے ابدی خوشخبری تھی۔ اور اس نے بڑی آواز سے کہا خدا سے ڈرو اور اُس کی تمجید کرو۔ کیونکہ اُس کی عدالت کا وقت آ پہنچا ہے اور اُس کی عبادت کرو۔ مَیں نے آسمان اور زمین اور سمندر اور پانی کے چشمے پیدا کئے۔

(مکاشفہ ۱۴: ۶، ۷)

فرشتہ کے اس زمین کے سب رہنے والوں کے لئے



اُبدی خوشخبری تھی۔ خوشخبری یا بشارت خدا کی طرف سے انسان کے لئے مکاشفہ ہے جو اس کے پیار اور ترس اور اس کے کردار کی عکاسی کرتا ہے۔ جو وہ نوعِ اِنسانی کو گناہ اور عدالت اور شیطان کے اختیار سے بچانے کے لئے کرتا ہے۔ اس مژدہ کی منادی کئی زمانوں سے انسانی ضروریات کے مطابق ہوتی رہی ہے اِسی لئے اِسے "اُبدی خوشخبری" کہا گیا ہے۔

گلتیوں کو خط لکھتے ہوئے پولس کہتا ہے کہ یہ خوشخبری پہلے ابراہام کو دی گئی (گلتیوں ۳ : ۸)۔ یہ خدا کی طرف سے اُس کو اور اُس کی نسل کو اس عدالت سے بچانے کے لئے پیغام تھا۔ جو بابل پر آنے والی تھی۔ تاکہ وہ اُسے کسدیوں کے اُدر

سے نکال کر ملک موعودہ تک پہنچائے۔ اِسی امر کو موسیٰ کی زندگی میں دُہرایا گیا۔ بنی اسرائیل کو مصر سے چھڑایا اور انہیں بیابان سے باحفاظت گزار کر ملکِ کنعان میں پہنچایا۔ (خروج ۳: ۸)۔
جب یسوع اِس دنیا میں آیا تو اِس کے بارے میں کہا گیا کہ وہ اپنے گھر آیا اور اُس کے اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا، چونکہ یہودیوں نے اِسے قبول نہ کیا اِس لئے خوشخبری غیر قوموں تک پہنچائی گئی۔ پنتیکوست کے دن سے خدا کی مسیح میں فضل بخش نجات کی رفیع الشان خوشخبری تمام اقوام تک پہنچائی گئی۔ آخر میں ہم ابدی خوشخبری کی بابت پڑھتے ہیں۔ یہ اس بشارت کا ایک حصّہ ہے جو وقتاً فوقتاً منائی جاتی رہی ہے۔ اور جو کہ خدا کی ہر ممکنہ کوشش کو ظاہر کرتی ہے جو وہ حتیٰ کہ بڑی مصیبت کے دوران بھی لوگوں کو بچانے کے لئے کرے گا۔ ابدی خوشخبری کو تین حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اولاً خدا خود کو زمین آسمان، سمندر اور چشموں کے پانی کے خالق کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔
دوم، تمام انسانوں کو آخری بار خبردار کیا جا رہا ہے کہ وہ اُسے خالقِ کُل جانتے ہوئے اس کا خوف مانیں اور اس کی تمجید و تعظیم کریں۔ خدا سے ڈرو اور اسی کی تمجید کرو، زمانۂ مصیبت میں تمام دنیا بُت پرستی سے بھر جائے گی لیکن خدا یہ چاہتا ہے کہ وہ اُسے واحد خدائے برحق کے طور پہ پہچانے (یسعیاہ ۴۴: ۶-۸؛ ۴۵: ۵، ۶)۔ شیطان نے ہمیشہ سے انسان سے اپنی پرستش کی خواہش کی بلکہ وہ یسوع سے بھی

اُس کا متقاضی ہوا۔ (متی ۴: ۹) ۔ تمام بت پرستی کے پیچھے ابلیسی قوتوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔ مگر خدا نہیں چاہتا کہ اُس کی مخلوق بت پرستی کے ذریعہ ابلیس کی پرستش کرے۔

سوم یہ خوشخبری اُن کو جو خدا کا خوف نہیں مانتے تنبیہ کرتی ہے کہ اُن کی عدالت کی جائے۔

پھر اس کے بعد ایک اور دوسرا فرشتہ یہ کہتا ہوا آیا کہ گر پڑا۔ وہ بڑا شہر بابل گر پڑا جس نے اپنی حرامکاری کی غضب ناک مے تمام قوموں کو پلائی ہے۔ (مکاشفہ ۱۴: ۸) ۔

یہ اُس دو رُخی عدالت کو ظاہر کرتی ہے جو برگشتہ کلیسیا پر آئے گی۔ (مکاشفہ ۱۷: ۱-۴)

"پھر ان کے بعد ایک اور تیسرے فرشتہ نے آکر بڑی آواز سے کہا کہ جو کوئی اُس حیوان اور اُس کے بت کی پرستش کرے۔ اور اپنے ماتھے یا اپنے ہاتھ پر اُس کی چھاپ لے لے وہ خدا کے قہر کی اُس خاص مے کو پیئے گا جو اُس کے غضب کے پیالے میں بھری گئی۔ اور پاک فرشتوں کے سامنے اور برہ کے سامنے آگ اور گندھک کے عذاب میں مبتلا ہوگا اور اُن کے عذاب کا دھواں ابدالآباد اُٹھتا رہے

گا۔ اور جو اُس حیوان اور اُس کے
بُت کی پرستش کرتے ہیں اور جو اُس
کے نام کی چھاپ لیتے ہیں اُنکو رات
دن چین نہ ملے گا۔"

(مکاشفہ ۱۶: ۹-۱۱)

پچھلے باب میں ہم نے پڑھا تھا کہ جو کوئی حیوان کی پرستش نہ کریں گے یا اُس کی مہر یا چھاپ نہ لیں گے وہ کوئی خرید و فروخت نہ کر سکیں گے اور شہیدوں کی طرح مریں گے۔ (مکاشفہ ۱۳: ۱۵، ۱۷)۔ مگر تیسرا فرشتہ ان کی بدبختی کا اعلان کرتا ہے جو حیوان کی پرستش کریں گے اور اُس کی چھاپ لیں گے انہیں خدا کے غضب کا پیالہ پینا پڑے گا۔ اور اُس اذیت کو برداشت کرنا ہوگا جو کبھی ختم نہ ہونے کی ہوگی۔

۳۔ فصل کی کٹائی

"مقدسوں یعنی خدا کے حکموں پر عمل
کرنے والوں اور یسُوع پر ایمان
رکھنے والوں کے صبر کا یہی موقع
ہے۔ مَیں نے آسمان میں سے یہ
آواز سُنی کہ لکھ! مُبارک ہیں وہ مردے
جو اب سے خداوند میں مَوئے ہیں
رُوح فرماتا ہے بے شک! کیونکہ

وہ اپنی محنتوں سے آرام پائیں گے
اور ان کے اعمال ان کے ساتھ ساتھ
ہوتے ہیں۔" (مکاشفہ ۱۴: ۱۲-۱۳)

مُقدّسوں کی آزمائش کا موقعہ ہے جو مصیبت کے زمانہ میں ہوں گے۔ اُن کو یہ مصیبت ممکن ہے کہ وہ صبر اور ایمان کو شہادت تک تھامے رہیں۔

مقدسوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ

(۱) **جو خُدا کے حکموں کو مانتے ہیں**۔ وہ ہیں جو خُدا کے الہام کے تابع رہے اور اپنے ایمان کو محفوظ رکھا۔

(۲) **جو یسُوع پر ایمان** رکھیں گے۔ یہ وہ ہیں جو مکمل طور سے یسُوع پر انحصار کریں گے۔ دُکھ اور ایذا اس میں پڑیں گی کیونکہ وہ حیوان کی چھاپ نہ لیں گے۔ اور صبر کو ہاتھ سے جانے نہ دیں گے۔ تابعداری اور ایمان میں قائم رہیں گے۔

یہ وفاداری اُن کی شہادت کا موجب ہوگی۔ لیکن جو مارے جائیں گے وہ **مُبارک** ہیں کیونکہ اِس طرح وہ ظفریابی کے ساتھ آرام میں داخل ہو جائیں۔ وہ اپنی **محنتوں** سے آرام پائیں گے۔ یہ اس محنت کی طرف اشارہ نہیں کرتا جو ہم آج کل خداوند کے لئے کرتے ہیں کیونکہ وہ کسی طور سے بھی خوشخبری کی منادی نہ کر سکیں گے۔ سو محنت سے مراد اُن کے دکھ ہیں جو وہ اپنے ایمان پر قائم رہنے کی وجہ سے اُٹھائیں گے۔ تفسیر نگاروں میں سے ایک کا کہنا ہے جان دینے تک وفادار رہنا اُن کی عظیم محنت ہے۔

’اُن کے اعمال اُن کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں‘

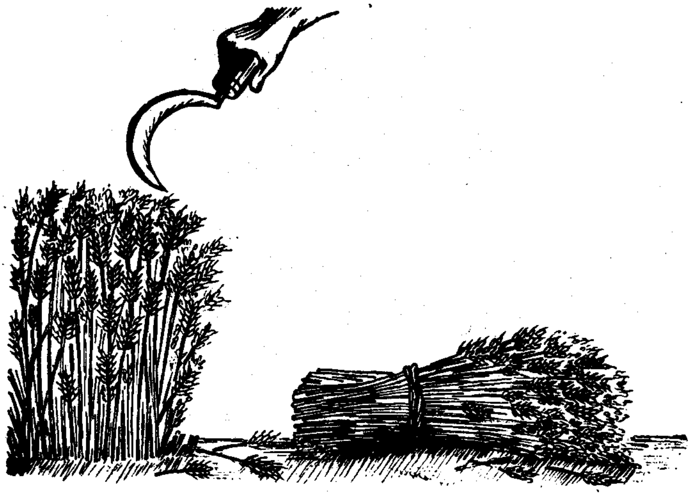
اعمال - اِس سے ہر دفعہ یہ مُراد وہ خدمت نہیں جو ہم خدا کے لئے انجام دیتے ہیں - بلکہ یہ اُس مکمل بھروسے کو بھی ظاہر کرتے ہیں جو ہم مسیح پر رکھتے ہیں - جس نے ہماری نجات کے لئے ضروری ہر کام کو پورا کیا - ایسے اعتقاد کو یسُوع نے خدا کے کام کہا ہے۔ (یوحنا ۶: ۲۸، ۲۹)

”پھر مَیں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید بادل ہے اور اس بادل پر آدم زاد کی مانند کوئی بیٹھا ہے جس کے سر پر سونے کا تاج اور ہاتھ میں تیز درانتی ہے - پھر ایک اور فرشتہ نے مَقدِس سے نکل کر اس بادل پر بیٹھے ہُوئے سے بڑی آواز کے ساتھ پکار کر کہا کہ اپنی درانتی چلا کر کاٹ کیونکہ کاٹنے کا وقت آ گیا ہے - اِس لئے کہ زمین کی فصل پک گئی - پس جو بادل پر بیٹھا تھا اُس نے اپنی درانتی زمین پر ڈال دی اور زمین کی فصل کٹ گئی۔“

(مکاشفہ ۱۴: ۱۴-۱۶)

زمین کی فصل بہت پک گئی۔

اِس سے مُصیبت کے مقدسین کی شہادت مُراد ہے جو کہ
اپنے اختتام کو پہنچ رہے ہیں اور اکٹھے کئے جانے کے لئے تیار ہیں۔
فصل تب تک نہ پکے گی جب تک کہ پہلے پھل لے نہ لئے
جائیں۔ کلیسیا جو ایک پہلا پھل ہے پہلے ہی خدا کے حضور حاضر
کی جا چکی ہو گی جو کہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں۔ اور اب فصل پک گئی
ہے۔ فصل کا جمع کیا جانا مصیبت کے شہیدوں کے بلائے جانے
کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اگر کٹائی کی جائے تو جمع بھی کیا جاتا ہے۔
یہی وہ منظر ہے جسے ہم مکاشفہ ۷: ۱۹-۱۴ میں دیکھتے ہیں۔ ایسا
سات سالہ مصیبت کے درمیانی حصّہ میں ہوگا جیسا کہ ہم متی
۲۴: ۲۹-۳۱ میں پڑھتے ہیں۔ اور فوراً اُن دنوں کی مصیبت کے



بعد سورج تاریک ہو جائے گا۔ اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔
اور ستارے آسمان سے گریں گے۔ اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی
جائیں گی۔ اور اُس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے
گا اور اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی۔ اور ابن آدم
کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں
گی اور وُہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو
بھیجے گا اور وہ اُس کے برگزیدہ کو چاروں طرف سے
آسمان کے اِس کنارے سے اُس کنارے تک جمع کریں
گے۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ یہ پہلے پھلوں کا جمع کرنا نہیں ہے۔
(کامل مقدسین کا اُٹھایا جانا) بلکہ مصیبت کے پہلے حصّہ کے بعد
شہیدوں کا جمع کیا جانا ہے۔ کیونکہ اُٹھائے جانے کے وقت

(At the Raptiore) یسوع از خود اپنی دلہن یا مرد بچہ
کلیسیا کو جمع کرنے آئے گا۔ جبکہ مصیبت کے درمیانی حصّہ میں اُن
کو جمع کرنے کے لئے وہ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا۔ چنانچہ یہ مصیبت
کے شہیدوں کا زندہ کیا جانا ہے۔

۴۔ انگور روندنے کے لئے خُداوند کا حوض۔

"پھر ایک اور فرشتہ اُس مقدس میں سے
نکلا جو آسمان پر ہے اُس کے پاس بھی تیز
درانتی تھی۔ پھر ایک اور فرشتہ قربان گاہ
سے نکلا۔ جس کا آگ پر اختیار تھا۔ اُس

نے تیز درانتی والے سے بڑی آواز سے
کہا کہ اپنی تیز درانتی چلا کر زمین کے انگور
کے درخت کے گچھے کاٹ لے کیونکہ اُس
کے انگور بالکل پک گئے ہیں - اور اُس
فرشتہ نے اپنی درانتی زمین پر ڈالی اور
زمین کے انگور کے درخت کی فصل کاٹ
کر خدا کے قہر کے بڑے حوض میں ڈال
دی - اور شہر کے باہر اُس حوض میں
انگور رَوندے گئے اور حوض میں سے
اتنا خُون نکلا کہ گھوڑوں کی لگاموں
تک پہنچ گیا اور سولہ سو فرلانگ تک
بہہ نکلا - (مکاشفہ ۱۴: ۱۷-۲۰) -



خُدا کے قہر کا یہ بڑا حوض ان کے لئے ہوگا جو مصیبت کے پہلے حصّہ میں اپنے گناہوں سے توبہ نہ کریں گے۔

خُون..... سولہ سو فرلانگ تک بہہ نِکلا۔

اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ گذشتہ تمام سزاؤں سے جو زمین پر اُس کی طرف سے نازل کی گئی تھیں۔ سب سے زیادہ بڑی اور ہولناک ہے۔ یہ سزا مصیبت کے دوسرے حصّہ میں زمین پر نازل کی جائے گی۔ نئے اور پُرانے دونوں عہدوں میں اسرائیل کو ایسے تاکستان سے تشبیہ دی گئی ہے جس نے کبھی خدا کو پھل نہ دیا

اور اُس کی عدالت اُس پر آئی۔ (متی ۲۱: ۲۷-۴۴) ؛ یسعیاہ ۵: ۱-۷) -اِس لئے انگور کے درخت کے گچھے، خصوصاً ان اسرائیلیو کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جو مخالف مسیح کے ساتھ اپنا رشتہ عہد نہ توڑیں گے اور نہ ہی وہ گواہوں کی شہادتوں کا اعتبار کریں گے۔ (یسعیاہ ۶۳: ۱-۴) تاہم زمین کے انگوروں کا جمع کرنا۔ اور انہیں بیرون شہر روندہ جانا، (یروشلیم) اس کا اشارہ غیر قوموں کی طرف بھی ہو سکتا ہے جنہوں نے فرشتہ کے انتباہ پر کان نہ دھرا جو اُس نے قوموں اور اُمتوں اور اہل زبان اور قبیلوں کو دیا۔ (مکاشفہ: ۱۴: ۸) ۔ وہ بھی انگور کے حوض میں روندے جائیں گے (یوایل ۳: ۱۲، ۱۳) ۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ اِس حصّہ میں کوئی شہادت یہودیوں کے بیچ واقع نہ ہوئی۔ ہم مکاشفہ باب ۷ میں ۱۴۴۰۰۰ اسرائیلیوں کے متعلق پڑھتے ہیں ۔جو ہاتھوں پر مہر کئے جانے کے سبب سے محفوظ کر دیئے جائیں گے ۔جبکہ باقی ماندہ ہلاک کر دیئے جائیں گے ۔(عاموس ۹ : ۱۰)۔

پندرھواں باب

سات فرشتے اور سات آفتیں

تعارف

یہ باب مُصیبت کے پہلے حصّہ کے ساڑھے تین سالوں کے اختتام اور دوسرے حصّہ کے ساڑھے تین سالوں کے آغاز کے متعلق ہے۔ دوسرے ساڑھے تین سال پہلے والوں سے اِس لحاظ سے مختلف ہونگے کہ کہ اِس میں خدا اپنے قہار زمین کی عدالت کے لئے بھیجے گا۔ حتیٰ کہ مخالفِ مسیح اور جھوٹے نبی کو بھی خدا کی اُس آتشِ قہر (عدالت) کے سامنا کرنا پڑے گا۔ تاہم یروشیلم کے اسرائیلی اِس قہرِ شدید کے ہدف پر ہوں گے۔ حیوان (مخالفِ مسیح) اور جھوٹا نبی اسرائیل کے ساتھ ابتدائی مرحلوں میں عہد پیمانی کریں گے (دانی ایل ۹ : ۲۷)۔ ۱۴۴۰۰۰ جن کا ذکر ہم مکاشفہ ۷ : ۱-۸ میں پڑھتے ہیں۔ ان کے ساتھ اپنا عہد توڑ دیں گے۔ کیونکہ وہ خدا کی مُقدس سے قربانیاں موقوف کر دیں گے اور اِسے مکروہات سے اُجالے بنا دیں گے۔ اِس لئے اُنہیں دجال اور متبنی کے ہاتھوں دُکھ اُٹھانا پڑے گا۔

"پھر مَیں نے آسمان پر ایک اور بڑا اور
عجیب نشان یعنی سات فرشتے ساتوں
پچھلی آفتوں کے لئے دیکھے۔ کیونکہ اِن
آفتوں پر خدا کا قہر ختم ہو گیا ہے"
(مکاشفہ ۱۵: ۱)

یوحنا آسمان میں سات فرشتوں کو پچھلی ساتوں آفتوں سمیت دیکھتا ہے (خدا کی سات رُوحی عدالت) جیسے **خدا کا قہر** کہا گیا۔

"پھر مَیں نے شیشہ کا سا ایک سمندر دیکھا
جس میں آگ مِلی ہوئی تھی۔ اور جو اُس
حیوان اور اُس کے بت اور اُس کے
نام کے عدد پر غالب آئے تھے۔ اُن
کو اُس شیشہ کے سمندر کے پاس بربطیں
لئے کھڑے ہُوئے دیکھا اور وہ خدا کے
بندہ موسیٰ کا گیت اور برّہ کا گیت
گا گا کر کہتے تھے اَے خُداوند خُدا! قادرِ
مُطلق! تیرے کام بڑے اور عجیب ہیں
اَے ازلی بادشاہ! تیری راہیں راست
اور دُرست ہیں" (مکاشفہ ۱۵: ۲-۳)۔

جیسا کہ ہم نے چودھویں باب میں کلیسیا کے بقیہ کو جنہوں نے شہادت پائی تھی، زندہ کر کے آسمان پر لے جائے جا چکے ہیں۔

ان آیات میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اب شیشے کے آگ ملے سمندر پر استادہ ہیں۔ انہوں نے حیوان اور اُس کے بت اور اُس کی چھاپ اور اس کے عدد پر فتح پائی ہے۔ وہ موسیٰ اور برّہ کا گیت گا رہے ہیں، جیسا کہ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ موسیٰ کا گیت موسیٰ کی شریعت ہے (مکاشفہ ۱۴ : ۳) اور 'برّہ کا گیت' فضل کا گیت ہے۔

نئے عہد نامہ کی نجات، جس سے ہم مسیح کی دلہن بنتے ہیں۔ صرف اور صرف فضل سے ہی حاصل ہوتی ہے اور یہ اسکا فضل ہی ہے جو ہمیں اس قابل کرتا ہے کہ 'برّہ کا گیت' گا سکیں۔ دوسری طرف بڑی مصیبت کے شہیدوں کی نجات شریعت اور فضل کے مشترکہ عمل کا نتیجہ ہے اور خدا کے رحم کو لاتی ہے۔ مصیبت کے ان شہیدوں کے مطلق یسُوع نے بھی کہا اور اگر وہ دن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا۔ مگر برگزیدوں کی خاطر وہ دن گھٹائے جائیں گے۔ (متی ۲۴ : ۲۲) وہ اِس بڑی مصیبت میں سے گزریں گے مگر چونکہ اُن میں فضل کی رُوح ہوگی۔ اِس لئے وہ اُسے برداشت کرلیں گے۔ مکاشفہ کے ساتویں باب کی ۱۳ تا ۱۷ آیت انہی شہیدوں کو یہودی زاویہ نظر سے پیش کرتی ہیں۔

اُے خداوند! کون تجھ سے نہ ڈریگا؟
اور کون تیرے نام کی تمجید نہ کرے گا؟
کیونکہ صرف تو ہی قدوس ہے اور
سب قومیں آکر تیرے سامنے سجدہ
کریں گی۔ کیونکہ تیرے انصاف کے

کام ظاہر ہو گئے ہیں ‘‘ (مکاشفہ ۱۵:۴)۔
یہ ہے اُس آیت کا مرکزی خیال جو وہ شہید گا رہے ہوں گے۔
یہ آنے والی عدالت اور مسیح کی ہزار سالہ بادشاہی کی پیش گوئی کرتا ہے
سات سالہ مصیبت کے اختتام پر مسیح مقدسین کے ہمراہ مخالفِ
مسیح اور اُس کی اطاعت قبول کرنے والی اقوام سے لڑنے کے لئے
جنگِ ہرمجدون میں نظر آتا ہے۔ اسی باعث وہ اُن تمام اقوام
کو صفحۂ روزگار سے مٹا دے گا جو یروشلیم پر چڑھائی کریں گے (زکریاہ
۱۲:۹)۔ مگر وہ انہیں انفعال کی وادی میں ایک آخری موقعہ دے گا
کہ وہ مخالفِ مسیح سے اپنا اتحاد توڑیں اور اُسے بطور شاہِ عظیم
قبول کریں۔ (زکریاہ ۱۴:۱۶) میں ہم پڑھتے ہیں ’’ اور یروشلیم سے
لڑنے والی قوموں میں سے جو بچ رہیں گے۔ سال بہ سال بادشاہ
رَبّ الافواج کو سجدہ کرنے اور عیدِ خیاہ منانے آئیں گے (ہزار سالہ
بادشاہی کے دوران) اس کے بارے میں وہ گا گا کر کہہ رہے ہیں کہ
’’ کون تجھ سے نہ ڈرے گا؟۔۔۔ اور سب قومیں آ کر تیرے
سامنے سجدہ کریں گی ‘‘

’’ اِن باتوں کے بعد مَیں نے دیکھا کہ شہادت
کے خیمہ کا مَقدس آسمان میں کھولا گیا
اور وہ ساتوں فرشتے جن کے پاس
ساتوں آفتیں تھیں۔ آب دار اور
چمکدار جواہر سے آراستہ اور سینوں
پر سنہری سینہ بند باندھے ہوئے مَقدس

سے نکلے۔ اور اُن چاروں جانداروں
میں سے ایک نے سات سونے کے پیالے
ابدالآباد زندہ رہنے والے خدا کے قہر
سے بھرے ہوئے ان ساتوں فرشتوں
کو دیئے اور خدا کے جلال اور اُس کی
قدرت کے سبب سے مقدس دھوئیں
سے بھر گیا اور جب تک ان ساتوں
فرشتوں کی ساتوں آفتیں ختم نہ ہو چکیں
کوئی اُس مقدس میں داخل نہ ہو سکا۔"
(مکاشفہ ۱۵: ۵-۸)

'آسمان میں مقدس'

نیا آسمان بڑی مصیبت کے شہیدوں کی میراث ہے۔ جہاں پر ایک مقدس ہے (مکاشفہ ۷: ۱۴، ۱۵) یہ شہادت کے خیمہ کا مقدس کہلاتا ہے۔ اس مقدس کا تذکرہ مکاشفہ ۱۹: ۱۱ میں بھی ہے۔ جہاں یوحنا عہد کا صندوق دیکھا ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی کہا گیا ہے کہ نیا آسمان عہدِ عتیق کے مقدسین کی اقامت گاہ ہوگا۔ جس میں مصیبت کے زمانہ کے شہید بھی شامل ہوں گے۔

'ساتوں فرشتے جن کے پاس ساتوں آفتیں تھیں'

خدا نے فرشتوں کے ذریعے سزائیں بھیجیں۔ اُس نے ایک زور

اور فرشتہ بھیجا کہ وہ کنعان کی ساتوں ناسق اقوام کو نکال باہر کرے تاکہ بنی اسرائیل ملکِ موعود پر قابض ہو سکیں۔ (خروج ۳۳: ۲-۳)
ایک اور فرشتہ کو عسکرِ اسوروں کے مقابل بھیجا جو اسرائیل کے مخالف تھا۔ جس نے اُن کے ۰۰۰ ۱۸۵ آدمی ہلاک کر دیئے (۲ سلاطین ۱۹: ۳۵)۔ کلیسیا کے اٹھائے جانے کے فوراً بعد میکائیل اور اُسکے فرشتے اژدھا اور اُس کے فرشتوں سے لڑیں گے اور انہیں زمین پر گرا دیں گے۔ (مکاشفہ ۱۲: ۷، ۸)۔

اِسی طرح یہاں یہ دیکھتے ہیں کہ سات فرشتوں کو خُدا کی سات آفتیں یا سزائیں دے کر مخالفِ مسیح، جھوٹے نبی اور اُن اقوام پر جو حیوان کی پرستش اور اس کے نام اور عدد کی چھاپ لی بھیجا گیا۔

یوحنا کہتا ہے کہ جب تک اُن ساتوں فرشتوں کی ساتوں آفتیں ختم نہ ہو چکیں۔ کوئی اُس میں داخل نہ ہوگا، یہ پرانے عہدنامہ کے مقدسین کے جلائے جانے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جو سات سالہ مصیبت کے خاتمہ پر جلائے جائیں گے یعنی اُس وقت کے بعد جب خدا کے قہر کی ساتوں آفتیں زمین پر انڈیل دی جائیں گی۔ اِس سے پہلے کہ وہ مقدس تک رسائی حاصل کریں اُن کا شریعت کے مطابق انصاف کیا جائے گا۔

سولھواں باب

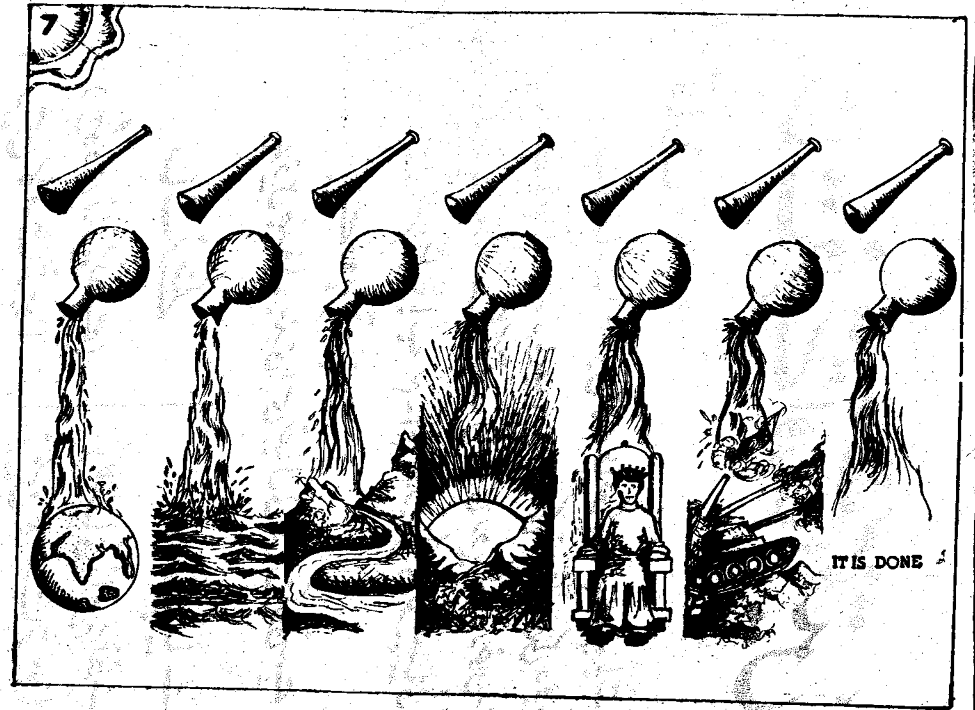
سات فرشتے اور سات آفتیں

تعارف :

اِس باب کی سات آفتوں کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح طور پر سامنے آجاتی ہے کہ باب ۸، ۹، ۱۱ کی نرسنگوں کی رویا کا یہاں اعادہ کیا گیا ہے۔ مکاشفہ کی کتاب ایک ہی رویا کو دو رُخوں سے پیش کرتی ہے۔ پہلے اسرائیلی (باب ۴-۱۱) اور پھر اُسی کو کلیسیائی نقطۂ نظر (باب ۱۲-۲۰) سے دوہراتی ہے۔

مندرجہ ذیل جدول بندی اِسی خیال کی توضیح کرتی ہے۔

سات نرسنگے (یہودی زاویۂ نظر سے)	سات پیالے (کلیسیائی زاویۂ نظر سے)
۱۔ زمین کا متاثر ہونا (نباتات) ۸ : ۷	زمین کا متاثر ہونا (باشندے) ۱۶ : ۲
۲۔ سمندر کا متاثر ہونا ۸ : ۸، ۹	سمندر کا متاثر ہونا۔ ۱۶ : ۳


7
IT IS DONE

۳- دریاؤں کا متاثر ہونا ۸ : ۱۰، ۱۱	دریاؤں کا متاثر ہونا ۱۶ : ۴-۷
۴- سُورج اور چاند متاثر ہوئے۔ ۸ : ۱۲، ۱۳	سُورج اور چاند متاثر ہوئے ۱۶ : ۸، ۹
۵- جن پر مہر کی گئی (۱۴۴۰۰۰ اسرائیلی) کے علاوہ تمام متاثر ہوئے جیسے کہ مخالفِ مسیح کے لوگ ۹ : ۱-۱۲ (پہلا افسوس)	مخالفِ مسیح کی بادشاہت اور حیوان متاثر ہوئے۔ ۱۶ : ۱۰، ۱۱
۶- اقوام کا جنگ کے لئے لشکر کشی کرنا۔ (دوسرا افسوس) ۹ : ۳-۲۱	قوموں کا ہرمجدون کی جنگ کے لئے جمع ہونا۔ ۱۶ : ۱۷-۲۱
۷- **خاتمہ** (دنیا کی بادشاہت ہمارے خداوند اور اس کے مسیح کی ہوگئی)۔ (تیسرا افسوس) ۱۱ : ۱۵-۱۹	ہرمجدون کی جنگ کا خاتمہ ۱۶ : ۱۵-۳۱ (عہدِ سعادت کا آغاز)

دونوں رویا سات سالہ مصیبت کے دوسرے عہد کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ پہلے حصہ کو چھٹے باب میں مہروں کے کھولے جانے سے بیان کیا گیا ہے۔ نرسنگوں کا پھونکا اور پیالوں کا انڈیلا جانا مصیبت کے دوسرے حصہ کی نشان دہی کرتا ہے۔

ایسا ساتویں مہر کے کھولے جانے کے فوراً بعد ہوگا۔ (مکاشفہ ۸ : ۱)۔

پہلا پیالہ:

"پس پہلے نے جاکر اپنا پیالہ زمین پر اُلٹ دیا اور جن آدمیوں پر اُس حیوان کی چھاپ تھی اور جو اُس کے بُت کی پرستش کرتے تھے۔ اُن کے ایک بُرا اور تکلیف دینے والا ناسُور پیدا ہوگیا۔" (مکاشفہ ۱۶ : ۲)۔

یہاں پر ہمیں فرشتہ کے انتباہ کی یاددہانی کرائی گئی ہے (مکاشفہ ۱۴ : ۹، ۱۰) ۔ جو اُس نے لوگوں کے حیوان کی چھاپ یا اُس کے بت کی پرستش کرنے سے خبردار کرتے ہوئے دیا۔ "پھر ان کے بعد ایک اور تیسرے فرشتہ نے آکر بڑی آواز سے کہا کہ جو کوئی اس حیوان اور اس کے بُت کی پرستش کرے اور اپنے ماتھے یا اپنے ہاتھ پر اُس کی چھاپ لے لے وہ خدا کے قہر کی اس خالص مے کو پیئے گا۔ جو اس کے غضب کے پیالے میں بھری گئی ہے اور پاک فرشتوں کے سامنے اور برّہ کے سامنے آگ اور گندھک کے عذاب میں مبتلا ہوگا۔" خدا کے رحم اور فضل کا وقت گزر چکا ہے۔ پہلے نرسنگے کے پھونکے جانے کے نتیجے (خون ملے اولے اور آگ) کا لازمی جزو، "تکلیف دے ناسُور" بھی ہوں گے جو کہ پیالہ کے انڈیلے جانے پر

حیوان کے عبادت گزاروں کو تکلیف میں مبتلا کریں گے۔

دُوسرا پیالہ

"اور دوسرے نے اپنا پیالہ سمندر میں
اُلٹا اور وہ مُردے کا سا خون بن گیا
اور سمندر کے سب جاندار مر گئے۔"
(مکاشفہ ۱۶: ۳)۔

یہ آفت مکاشفہ ۸: ۵، ۹ کی طرف توجہ مبذول کرواتی ہے جہاں آگ سے جلتا ہُوا ایک پہاڑ سمندر میں ڈالا گیا۔ ایسا تب ہُوا جب دُوسرا نرسنگا پھُونکا گیا۔

تیسرا پیالہ

"اور تیسرے نے اپنا پیالہ دریاؤں اور
پانی کے چشموں پر اُلٹا اور وہ خون بن
گئے۔ اور میَں نے پانی کے فرشتہ کو یہ
کہتے سُنا کہ اَے قدوس! جو ہے اور
جو تھا تو عادل ہے کہ تو نے یہ انصاف
کیا کیوں کہ انہوں نے مُقدسوں اور
نبیوں کا خون بہایا تھا۔ اور تُو نے
انہیں خُون پلایا۔ وہ اُسی لائق ہیں
پھر میَں نے قربان گاہ میں سے آواز

سُنی کہ اَے خُداوند خُدا قادرِ مطلق! بے
شک تیرے فیصلے درست اور راست
ہیں۔" (مکاشفہ ۱۶: ۴-۷)

یہ تیسرے نرسنگا کے پھُونکے جانے کے بعد کے واقعات کی طرف
اشارہ کرتا ہے (مکاشفہ ۸: ۱۰، ۱۱) وہاں ایک ستارہ نمودار ہوتا ہے
جس کا نام ناگ دُونا ہے اور جو مشعل کی طرح جلتا ہوا تہائی دریاؤں
اور پانی کے چشموں پر آ پڑا۔ جس سے پینے کا پانی کڑوا اور زہریلا ہو
گیا اور اسی باعث لوگ پیاس سے یا اس کے پینے سے ہلاک
ہو گئے۔

چوتھا پیالہ

"اور چوتھے نے اپنا پیالہ سُورج پر اُلٹا
اور اسے آدمیوں کو آگ سے جھلس
دینے کا اختیار دیا گیا اور آدمی سخت
گرمی سے جھُلس گئے اور انہوں نے
خُدا کے نام کی نسبت کفر بکا جو اُن
آفتوں پر اختیار رکھتا ہے اور توبہ
نہ کی کہ اُس کی تمجید کرتے۔" (مکاشفہ ۱۶:
۸، ۹)۔

یہ واقعہ ۸: ۱۲ میں بیان کیا گیا ہے جب سورج اور چاند اور
ستارے تاریک کیے گئے۔ اس کے بعد کے نرسنگوں کو افسوس کہا

گیا۔ جو کہ تین ہیں۔

پانچواں پیالہ

"اور پانچویں نے اپنا پیالہ اُس حیوان کے تخت پر اُلٹا اور اُس کی بادشاہی میں اندھیرا چھا گیا۔ اور درد کے مارے لوگ اپنی زبانیں کاٹنے لگے اور اپنے دُکھوں اور ناسُوروں کے باعث آسمان کے خُدا کی نسبت کفر بکنے لگے اور اپنے کاموں سے توبہ نہ کی"

(مکاشفہ ۱۶ : ۱۰-۱۱)

نویں باب میں پھُونکے گئے پانچویں نرسنگے کا اثر بھی اسی طرح کا ہے جب پانچویں فرشتے نے نرسنگا پھُونکا تو ایک فرشتہ نے اتھاہ گڑھے کو کھولا تو اُس دھوئیں میں سے زمین پر ٹڈیاں نکل پڑیں اور اُنہیں زمین کے بچھوؤں کی سی طاقت دی گئی اور اُن سے کہا گیا کہ اُن آدمیوں کے سوا جن کے ماتھے پر خدا کی مہر نہیں سب کو اذیتیں دیں۔ مُہر شدہ کا ذکر ساتویں باب میں کیا گیا ہے۔ جو کہ ۰۰۰ وہم ۱۴ اسرائیلی ہیں۔ جن کے ماتھوں پر خدا نے مُہر کی۔ یہ پہلا افسوس ہے۔ لفظ 'افسوس' یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ جو سزا اب کے دی جارہی ہے وہ گذشتہ سزاؤں سے زیادہ اذیت ناک ہے۔ ابھی دو اور سزائیں باقی ہیں جو نازل ہوں گی۔

چھٹا پیالہ

"اور چھٹے نے اپنا پیالہ بڑے دریا یعنی
فرات پر اُلٹا اور اُس کا پانی سُوکھ گیا
تاکہ مشرق سے آنے والے بادشاہوں
کے لئے راہ تیار ہو جائے۔ پھر مَیں نے
اُس اژدہا کے مُنہ سے اور اُس حیوان
کے مُنہ سے اور اُس جھُوٹے نبی کے منہ
سے تین ناپاک رُوحیں مینڈکوں کی
صُورت میں نِکلتے دیکھیں۔ یہ شیاطین
کی نشان دکھانے والی رُوحیں ہیں۔ جو
قادرِ مطلق خُدا کے روزِ عظیم کی لڑائی کے
واسطے جمع کرنے کے لئے ساری دُنیا
کے بادشاہوں کے پاس نکل کر جاتی ہیں۔
(دیکھ مَیں چور کی طرح آتا ہوں۔ مبارک
وہ ہے جو جاگتا ہے اور اپنی پوشاک
کی حفاظت کرتا ہے تاکہ ننگا نہ پھرے
اور لوگ اُس کی برہنگی نہ دیکھیں۔ اور
انہوں نے اُن کو اس جگہ جمع کیا جس کا
نام عبرانی میں ہرمجدون ہے" (مکاشفہ
۱۶ : ۱۲ - ۱۶)۔

ہرمجدون کی یہ لڑائی آخری اور فیصلہ کُن ہے۔ خُداوند خُود اپنے مُقدسین کے ہمراہ اُن سے جنگ کرنے کو آئے گا۔ باب ۱۶ میں بھی واقعہ تب پیش آیا تھا جب چھٹے فرشتہ نے نرسنگا پھُونکا تھا۔ اُن چاروں فرشتوں کو جو بڑے دریا یعنی فرات میں بندھے تھے۔ کھول دیا گیا؟ یہ آخری جنگ ثلاثہ ابلیس (اژدہا حیوان اور جھُوٹا نبی) کے خلاف لڑی جائے گی۔ "پھر مَیں نے اُس اژدہا کے منہ سے اور اُس حیوان کے مُنہ سے اور اُس جھُوٹے نبی کے مُنہ سے تین ناپاک رُوحیں مینڈکوں کی صورت میں نکلتے دیکھیں (مکاشفہ ۱۶: ۱۳) اسی طرح کے واقعات کا ذکر باب ۱۹: ۱۱-۲۱ اور ۲۰: ۱-۳ میں کیا گیا ہے جب شیطان کو باندھ کر اتھاہ گڑھے میں ہزار سال کے لئے بند کر دیا جائے گا۔

"اور ساتویں نے اپنا پیالہ ہوا پر اُلٹا
اور مَقدِس کے تخت کی طرف سے بڑے
زور سے یہ آواز آئی کہ ہو چکا۔ پھر بجلیاں
اور آوازیں اور گرجیں پیدا ہوئیں اور
ایک ایسا بڑا بھونچال آیا کہ جب سے
اِنسان زمین پر پیدا ہوئے ایسا بڑا
اور سخت بھونچال کبھی نہ آیا تھا۔"

(مکاشفہ ۱۶: ۱۷-۱۸)

گیارہویں باب میں یہ واقعہ تیسرے افسوس کے طور پر مندرج ہے ایسا تب ہُوا جب ساتویں فرشتہ نے نرسنگا پھُونکا تھا۔ اُس کے ساتھ ہی مصیبت، مُخالفِ مسیح اور اُس کی بادشاہت پر خدا کی عدالت

کا دور اپنے اختتام کو پہنچتا ہے۔ اِس کے بعد ہزار سالہ بادشاہی جس کا بیان مکاشفہ ۱۱: ۱۸، ۱۹ میں ہے کہ افتتاح سے کچھ ہی پہلے عہدِ عتیق اور دل کے زمانہ کی شریعت کے مقدسین کو ان کا اجر دیا جائے گا۔ تیرا غضب نازل ہوا اور وہ وقت آ پہنچا ہے کہ مُردوں کا اِنصاف کیا جائے۔ اور تیرے بندوں نبیوں اور مُقدسوں اور ان چھوٹے بڑوں کو جو تیرے نام سے ڈرتے ہیں اجر دیا جائے گا۔ اور زمین کے تباہ کرنے والوں کو تباہ کیا جائے۔ اور خدا کا جو مُقدس آسمان پر ہے وہ کھولا گیا اور اس کے مُقدس میں اُس کے عہد کا صندوق دکھائی دیا اور بجلیاں اور آوازیں اور گرجیں پیدا ہوئیں اور بھونچال آیا اور بڑے اولے پڑے۔

"وقت آ پہنچا ہے کہ مُردوں کا اِنصاف کیا جائے"

اِس زمرہ میں وہ تمام شامل نہیں ہیں جو پہلے ہی جلائے جا چکے ہیں۔ جو کہ (ا) پاکیزہ کلیسیا (مرد بچہ) (ب) مصیبت کے شہید اور (ج) وہ گواہ (حنوک اور ایلیاہ) یہ دل کی شریعت اور موسوی شریعت کے زمانہ کے مقدسین ہیں۔ (ہابل سے لے کر یُوحنا تک۔ ہرمجدون کی جنگ کے بعد دنیا کی بادشاہی ہمارے خداوند اور اُس کے مسیح کی ہو جائے گی۔ (مکاشفہ ۱۱: ۱۵)۔ اِس حوالہ سے عہدِ سعادت کے آغاز کا ثبوت بہم پہنچتا ہے۔

عہدِ عتیق کے خادموں اور مقدسین کے لئے خدمتگزار نبیوں کی اصطلاح بکثرت استعمال ہوئی ہے۔ جبکہ عہدِ جدید میں اِس

کا اِستعمال نہیں مِلتا۔

اِس بارے میں مزید ثبوت کہ خدا کے یہ خادم اور مقدسین خصوصی طور پر پُرانے عہدنامہ سے تعلق رکھتے ہیں یہ ہے کہ یُوحنا خدا کے مَقدِس کو آسمان میں کھُلا دیکھتا ہے۔ اور اس میں عہد کا صندوق دکھائی دیتا ہے (مکاشفہ ۱۱: ۱۹) پُرانے عہدنامہ کے خادموں اور مقدسوں کا انصاف اس شریعت سے کیا جائے گا۔ جو کہ اُس عہد کے صندوق میں تھی۔

اب وہ جی اُٹھے ہیں اور انہوں نے اپنا اجر پایا ہے۔ ہم اِس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ جلائے جانے کے بعد ہی کوئی اجر پا سکتا ہے۔ پس پولوس بھی اپنے اجر کی بابت کہتا ہے۔ "میرے کوچ کا وقت آ پہنچا ہے۔۔۔۔ آئندہ کے لئے میرے واسطے راستبازی کا وہ تاج رکھا ہُوا ہے جو عادل منصف یعنی خُداوند مجھے اس دن دے گا" (۲ تیمتھیس ۴: ۸)۔

مکاشفہ ۲۰: ۴ کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ عہدِ عتیق کے مقدسین اور خادموں کے ساتھ ایک اور گروہ بھی جلایا جائے گا۔ یہ تمام زمانوں کے تمام شہید ہیں۔ (جو ہابل سے لے کر کلیسیا کے اٹھائے جانے تک شہید ہوئے)۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ پھر مَیں نے تخت دیکھے اور لوگ اُن پر بیٹھ گئے اور عدالت اُن کے سپرد کی گئی اور ان کی رُوحوں کو بھی دیکھا جن کے سر یسُوع کی گواہی دینے اور خدا کے کلام کے سبب سے کاٹے گئے تھے اور جنہوں نے نہ اس حیوان کی پرستش کی تھی۔ نہ اُس کے بُت کی اور نہ اُس کی چھاپ اپنے ماتھے

اور ہاتھوں پر لی تھی۔ وہ زندہ ہو کر ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے"۔

یہاں پر جن شہیدوں کے مختلف گروہوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(ا) جن کے سر یسوع کی گواہی دینے کے سبب سے کاٹے گئے تھے۔
یسوع کی گواہی سے بہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مسیح کی خاطر مرے۔ چنانچہ وہ عام شہید ہیں جو پنتکوست کے دن سے لے کر کلیسیا کے اٹھائے جانے تک کے ہیں۔ مگر ہمیں یہ بات ملحوظ خاطر رکھنی چاہیئے کہ اس میں کامل مقدسین جیسے کہ مسیح کے رسول جو شہیدوں کی سی موت مرے۔ اس نئے عہدنامہ کے تمام شہیدوں کے گروہ میں شامل نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ مرد بچہ کلیسیا میں شامل ہیں۔

(ب) جن کے سر۔۔۔ خدا کے کلام کے سبب سے کاٹے گئے۔
یہ پرانے عہدنامہ کے عام شہیدوں کی طرف اشارہ ہے۔ خدا کے کلام سے مراد پرانے عہدنامہ کے صحیفے ہیں جو عام طور پر موسیٰ اور دیگر انبیا سے متعلق جانے جاتے ہیں۔ (لوقا ۱۶: ۲۹)۔ یہ روحیں مسیح کے کلام سے ناآشنا ہیں۔ (کلسیوں ۳: ۱۶)

(ج) جن کے سر حیوان اور اس کے بت کی پرستش نہ کرنے کے باعث کاٹے گئے۔
اس کا اشارہ اُن شہیدوں کی طرف ہے جو مصیبت کے پہلے حصہ میں مخالف مسیح کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔
چنانچہ جلائے جانے کی ترتیب درج ذیل ہے۔

۱- مسیح پہلے پھل - (۱-کرنتھیوں ۱۵ : ۲۳)
۲- مسیح کی دلہن - اُس کی آمد پر - (۱-کرنتھیوں ۱۵ : ۲۳)
۳- مصیبت کے شہید- مخالفِ مسیح کے دورِ حکومت میں - مصیبت کے پہلے حصّہ کے خاتمہ پر -
۴- دو گواہ - ہرمجدون کی جنگ سے کچھ ہی پہلے - (مکاشفہ ۱۱ : ۱۲
۵- عہدِ عتیق کے مُقدسین اور عام شہید - ہرمجدون کی جنگ کے بعد - (مکاشفہ ۱۱ : ۱۸، ۱۹) -

یہ پانچوں گروہ ایک ہی دفعہ نہ جلائے جائیں گے جیسا کہ زیادہ تر مسیحی تعلیم دیتے ہیں - .... ہر ایک اپنی اپنی باری سے .... زندہ کئے جائیں گے - ایک خاص ترتیب سے جو خدا نے جہان کے شروع سے پیشتر مقرر کی تھی - (۱-کرنتھیوں ۵ : ۲۳) مثال کے طور پر دانی ایل کو کہا گیا .... 'تو اپنی راہ لے جب تک کہ مُدت پُوری نہ ہو کیونکہ تو آرام کرے گا اور ایام کے اختتام پر اپنی میراث میں اُٹھ کھڑا ہو گا' (دانی ایل ۱۲ : ۱۳) -

"اور اُس بڑے شہر کے تین ٹکڑے ہو گئے
اور قوموں کے شہر گر گئے اور بڑے شہر
بابل کی خُدا کے ہاں یاد ہوئی تا کہ اُسے
اپنے سخت غضب کی مَے کا جام پلائے"
(مکاشفہ ۱۶ : ۱۹) -

بائبل میں دو ایسے خاص شہروں کا ذکر ہے جن کی ناراستی کے

باعثِ شات سالہ مصیبت کے دوسرے حصہؔ کے دوران اُن کی عدالت کی جائے گی۔ اِن دونوں کو بڑا شہر کہا جاتا ہے (مکاشفہ ۱۴: ۸، ۸: ۱۱)۔ یہ روم یا دوسرے لفظوں میں بابل کسبیوں.... کی ماں، یا یروشلیم جو خدا کا شہر ہے ہو سکتے ہیں۔ دونوں کی عدالت کی جائے گی۔ کیونکہ وہ خدا اور مسیح کے مخالف ہوئے۔ رُوم بڑی مصیبت کے خاتمہ پر مکمل طور پر صفحۂ ہستی سے مفقود کر دیا جائے گا۔ کیونکہ یہ حیوان' اور جھوٹے نبی کا تخت تھا۔ جب وہ برسرِ اقتدار تھے۔ (مکاشفہ ۱۶: ۱۰)۔ لیکن یروشلیم کو اُس کی قدیم پاکیزگی میں بحال کیا جائے گا۔ جو ہزار سالہ بادشاہی میں دنیا کے دارالسلطنت کا فریضہ انجام دے گا۔

اوپر بیان کیا گیا حوالہ (مکاشفہ ۱۶: ۱۹) تین گروہوں کی عدالت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

(۱) بڑا شہر جو کہ یروشلیم ہے۔ اِس کو تین حصّوں میں تقسیم کیا گیا۔
(۲) قوموں کے شہر جو گرائے گئے۔
(۳) بڑا شہر بابل جو کہ رُوم ہے۔

مکاشفہ ۸: ۱۴ میں ساکنانِ زمین کو دُوسرا فرشتہ ایک خاص شہر سے خبردار کرتا ہے۔ جس کو بابل کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ جس نے اپنی حرامکاری کی غضبناک مَے تمام قوموں کو پلاتی ہے'۔ اور یہی تہمت ۱۸: ۳ میں عورت پر لگائی گئی جس کے بارے میں ہم پڑھتے ہیں کہ جس نے اپنی حرامکاری کی غضبناک مَے سے سب قوموں کو مدہوش کیا۔ اِس عورت، جس کو واضح طور پر

روم کی گمراہ کلیسیا سے تشبیہ دی گئی ہے، کی طرف مکاشفہ ۱۷ : ۵ میں راز، بڑا شہر بابل، اور مکاشفہ ۱۷ : ۱۸ میں بڑا شہر کے طور پر اشارہ کیا ہے اس سے ہم یہ سمجھ سکتے ہیں۔ مکاشفہ کی کتاب میں جو حوالے بابل کیلئے ملتے ہیں وہ درحقیقت آج کے کلیسیائی روم کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

آیئے ہم اُن نبوتوں پر غور کریں جو اِن دو شہروں، بابل اور یروشلیم کے متعلق کی گئی ہیں۔

'اور بابل جو مملکتوں کی حشمت اور کسدیوں کی بزرگی کی رونق ہے۔ سدوم اور عمورہ کی مانند ہو جائے گا جن کو خدا نے اُلٹ دیا (یسعیاہ ۱۳ : ۱۹)۔

'تب تو شاہِ بابل کے خلاف یہ مثل لائے گا اور کہے گا کہ ظالم کیسا نابود ہو گیا! اور غاصب کیسا نیست ہوا! خداوند نے شریروں کا لٹھ یعنی بے انصاف حاکموں کا عصا توڑ ڈالا' (یسعیاہ ۱۴ : ۴، ۵)۔

'قوموں میں اعلان کرو اور اشتہار دو اور جھنڈا کھڑا کرو۔ منادی کرو۔ پوشیدہ نہ رکھو۔ کہہ دو کہ بابل لے لیا گیا۔ بیل رسواہ ہوا۔ مردوک سراسیمہ ہو گیا۔ اس کے بُت خجل ہوئے۔ اس کی مورتیں توڑی گئیں'۔ (یرمیاہ ۵۰ : ۲)۔

'اے سب تیر اندازو! بابل کو گھیر کر اُس کے خلاف صف آرائی کرو۔ اُس پر تیر چلاؤ۔ تیروں کو دریغ نہ کرو۔ کیونکہ اُس نے خداوند کا گناہ کیا ہے' (یرمیاہ ۵۰ : ۱۴)۔

'تمام دنیا کا ہتھوڑا کیوں کر کاٹا اور توڑا گیا! بابل قوموں کے درمیان کیسا جائے حیرت ہوا' (یرمیاہ ۵۰ : ۲۳)۔

'جس طرح خدا نے سدوم اور عمورہ اور اُن کے آس پاس کے شہروں کو اُلٹ دیا۔ خدا فرماتا ہے اُسی طرح کوئی آدمی وہاں نہ بسے گا۔ نہ آدم زاد اُس میں بسے گا۔ (یرمیاہ ۵۰ : ۴۰)

'پس خداوند کی مصلحت کو جو اُس نے بابل کے خلاف ٹھہرائی ہے اور اُس کے ارادہ کو جو اُس نے کسدیوں کی سرزمین کے خلاف کیا ہے سنو۔ یقیناً اُن کے گلہ کے سب سے چھوٹوں کو بھی گھسیٹ لے جائیں گے۔ یقیناً ان کا مسکن بھی ان کے ساتھ برباد ہوگا۔ بابل کی شکست کے شور سے زمین کانپتی ہے۔ اور فریاد کو قوموں نے سنا ہے'۔ (یرمیاہ ۵۰ : ۴۵، ۴۶)۔

چنانچہ بابل کا شہر سدوم اور عمورہ کی مانند ہمیشہ کے لئے برباد کر دیا گیا۔ مگر اب رُوم نے اُس کی ملحدہ اور کریہہ المنظر رسومات کو اپنایا ہے اور تیسری صدی عیسوی سے یہ بابل.... کسبیوں کی ماں' بن گیا ہے۔ یہی ہے جس نے اپنی حرامکاری کی غضب ناک مے اقوام عالم کو پلائی ہے۔

اخیر دنوں میں یروشلیم سے متعلق نبوتیں (سات سالہ مصیبت کے دوسرے حصہ کے درمیان) قومیں یروشلیم اور اُس کے باشندوں کو تباہ کرنے کے لئے صف آرا ہوں۔

'دیکھو خداوند کا دن آتا ہے۔ جب تیرا مال لُوٹ کر تیرے اندر بانٹا جائے گا۔ کیونکہ مَیں سب قوموں کو فراہم کرونگا کہ یروشلیم سے جنگ کریں اور شہر لیا جائے گا اور گھر لُوٹے جائیں گے اور عورتیں بے حرمت کی جائیں گی۔ اور آدھا شہر اسیری میں جائیگا۔

لیکن باقی لوگ شہر ہی میں رہیں گے۔(زکریاہ ۱۴:۱،۲)

(۲) مصیبت کے دوران وہ دو گواہوں کی منادی کے باعث خدا اور یسُوع مسیح کے طالب ہوں گے (مکاشفہ ۱۱:۱۳)۔ خُدا یروشلیم کے متوطنوں پر فضل اور مناجات کی رُوح انڈیلے گا اور خادموں کی تقصیریں اور خطائیں معاف کر دی جائیں گی اور ان کو اُن کے تمام گناہوں سے پاک کیا جائے گا۔

'اور مَیں داؤد کے گھرانے اور یروشلیم کے باشندوں پر فضل اور مناجات کی رُوح نازل کروں گا۔ اور وہ اس پر جیکہ انہوں نے چھیدا ہے نظر کریں گے اور اُس کے لئے ماتم کریں گے۔ جیسا کوئی اپنے اکلوتے کے لئے کرتا ہے۔ اور اُس کے لئے تلخ کام ہوں گے۔ جیسے کوئی اپنے پہلوٹھے کے لئے ہوتا ہے۔(زکریاہ ۱۲:۱۰)

اُس روز گناہ اور ناپاکی دھونے کو داؤد کے گھرانے اور یروشلیم کے باشندوں کے لئے ایک سُوتا پھُوٹ نکلے گا۔ اور ربّ الافواج فرماتا ہے۔ مَیں اُسی روز ملک میں سے بتوں کو مٹا دُونگا اور اُن کو پھر کوئی یاد نہ کرے گا اور مَیں نبیوں کو اور ناپاک روح کو ملک سے خارج کر دوں گا۔(زکریاہ ۱۳:۱،۲)۔

اور دو تہائی باشندے کاٹ ڈالے جائیں گے اور فنا ہونگے اور بجز ایک تہائی حصّہ (۱۴۴،۰۰۰ باشندہ) محفوظ کر لیا جائے گا تاکہ عہدِ سعادت میں خُدا کے مقدسوں کے ساتھ داخل کیا جائے۔ اور خداوند فرماتا ہے سارے ملک میں دو تہائی قتل کئے جائیں

گے اور مریں گے۔ لیکن ایک تہائی بچ رہیں گے۔ اور مَیں اُس تہائی کو آگ میں ڈال کر چاندی کی طرح صاف کروں گا۔ اور سونے کی طرح تاؤں گا۔ وہ مجھ سے دُعا کریں گے اور مَیں ان کی سنوُں گا۔ مَیں کہونگا یہ میرے لوگ ہیں۔ اور وہ کہیں گے۔ خداوند ہی ہمارا خدا ہے"۔ (زکریاہ ۱۳: ۸، ۹)۔

مصیبت کے خاتمہ پر یسُوع آسمان سے آکر یروشلیم کی خاطر جنگ کرے گا اور وفاداروں کو بچائے گا۔ یروشلیم خُدا کا مُقدس شہر اور عہدِ ہزار سالہ کا دارالسلطنت ہوگا۔

"اور اُس روز وہ کوہِ زیتون پر جو یروشلیم کے مشرق میں واقع ہے کھڑا ہوگا۔ اور کوہِ زیتون بیچ سے پھٹ جائے گا۔ اور اُس کے مشرق سے مغرب تک ایک بڑی وادی ہو جائے گی۔ کیونکہ آدھا پہاڑ شمال کو سرک جائے گا اور آدھا جنوب کو"۔ (زکریاہ ۱۴: ۱۴)۔

"اور خُداوند ساری دُنیا کا بادشاہ ہوگا۔ اُس روز ایک ہی خُداوند ہوگا۔ اور اُس کا نام واحد ہوگا"۔ (زکریاہ ۱۴: ۹)۔

"اور یروشلیم سے لڑنے والی قوموں میں سے جو بچ رہیں گے سال بہ سال بادشاہ ربّ الافواج کو سجدہ کرنے اور عیدِ خیام منانے کو آئیں گے"۔ (زکریاہ ۱۴: ۱۶)۔

"اُس روز گھوڑوں کی گھنٹیوں پر مرقوم ہوگا۔ خُداوند کے لئے مقدس اور خُداوند کے گھر کی دیگیں مذبح کے پیالوں کی مانند

مُقدس ہوں گے۔ بلکہ یروشلیم اور یہوداہ میں کی سب دیگیں ربّ الافواج کے لئے مُقدس ہوں گی۔ اور سب ذبیحے گزراننے والے آئیں گے اور اُن کو لے کر اُن میں پکائیں گے۔ اور اُس روز پھر کوئی کنعانی ربّ الافواج کے گھر میں نہ ہو گا۔ (زکریاہ ۱۴: ۲۰-۲۱)۔

خُداوند یوُں فرماتا ہے کہ مَیں صیُّون میں واپس آیا ہوں۔ اور یروشلیم میں سکونت کروں گا۔ اور یروشلیم کا نام شہرِ صدق ہو گا۔ اور ربّ الافواج کا پہاڑ کوہِ مُقدس کہلائے گا۔ (زکریاہ ۸: ۳)۔

اُس وقت یروشلیم خداوند کا تخت کہلائے گا اور اس میں یعنی یروشلیم میں سب قومیں خداوند کے نام سے جمع ہوں گی۔ اور وہ پھر اپنے بُرے دل کی سختی کی پیروی نہ کریں گے۔ (یرمیاہ ۳: ۱۷)۔

یروشلیم سے متعلق ان نبوتوں سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ایسا خدا کے منصوبہ میں کبھی بھی شامل نہ تھا کہ وہ اس کو تباہ کرے بلکہ محض اُسی کو صاف کرنا اور اس میں سے ناپسندیدہ عناصر کا اخراج مقصود تھا۔ تاکہ وہ ہزار سالہ بادشاہی کے دوران خدا کی تخت گاہ ہونے کے لائق ٹھہرے۔ (یرمیاہ ۳: ۱۷)

"اور ہر ایک ٹاپو اپنی جگہ سے ٹل گیا اور پہاڑوں کا پتہ نہ لگا۔ اور آسمان سے آدمیوں پر من من بھر کے بڑے بڑے اولے پڑے۔ اور چونکہ یہ آفت نہایت سخت تھی۔ اِس لئے لوگوں

نے اولوں کی آفت کے باعث خدا
کی نسبت کفر بکا۔ (مکاشفہ ۱۶: ۲۰-
۲۱)۔

یہ واقعہ ہرمجدون جو کہ خدا کی مثبوت عدالت ہے۔ جو اقوامِ کُل پر آئے گی۔ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اِس کا ذکر باب ۱۶: ۱۴-۱۷ اور باب ۱۹: ۱۷-۲۱ میں بھی موجود ہے۔

سترھواں باب

بابلؔ کسبیوں کی ماں

تعارف

یُوحنا عارف یہاں پر ایسے واقعات کی رویا کو ضابطہ تحریر میں لاتا ہے جو سات سالہ مصیبت کے بعد وقوع پذیر ہوں گے۔ یہاں پر ہم بڑی کسبی کی عدالت ہوتے دیکھتے ہیں۔ جو کہ بابل یا کسبیوں کی ماں کہلاتی ہے۔ یہ وہ بابل نہیں۔ جس کے متعلق ہم بائبل میں پڑھتے ہیں۔ جو کہ پہلی غیر یہود سلطنت تھی۔ بلکہ یہ کلیسیائی بابل ہے جو کہ برگشتہ کلیسیا ہوگی۔

بڑی کسبی

"اور اُن ساتوں فرشتوں میں سے جن
کے پاس سات پیالے تھے۔ ایک نے آ
کر مجھ سے یہ کہا اِدھر آ میں تجھے اُس
بڑی کسبی کی سزا دکھاؤں جو بہت سے

پانیوں پر بیٹھی ہوئی ہے" (مکاشفہ ۱۷:۱)۔
بڑی مصیبت کے دوران تمام نامی کلیسیائیں جھوٹے نبی کو اپنا سربراہ تسلیم کریں گی۔ اور اُس کی کلیسیا میں شامل ہو جائیں گی۔ اِن کلیسیاؤں کا الحاق پہلے ہی ایسی عالمگیر تنظیموں کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ جس میں سرفہرست ورلڈ[1] کونسل آف چرچز اور دی نیشنل کرسچن[2] کونسل ہیں۔ کئی راسخ العقیدہ[3] کلیسیائیں پہلے ہی ایک پرچم تلے اکٹھی ہو گئی ہیں۔ یہ پوپ کا جھنڈا ہے جو رومن کاتھولک کا سربراہ ہے۔ یہی وہ کلیسیا ہے جو اپنی بدعنوانیوں اور جسمانیت کے باعث بڑی کسبی بن گئی ہے۔

کسبی کی تین نشست گاہیں

کسبی کو تین جگہوں پر بیٹھے دیکھا گیا ہے۔
اولاً، کسبی (برگشتہ کلیسیا) **کو بہت سے پانیوں پر** (مکاشفہ ۱۷:۱) بیٹھے دکھایا گیا۔ پانی اقوامِ عالم کی نشان دہی کرتا ہے۔ جو پانی تو نے دیکھے جن پر کسبی بیٹھی ہے۔ وہ اُمتیں اور گروہ اور قومیں اور اہلِ زبان ہیں۔ (مکاشفہ ۱۷:۱۵)

1- world council of churchs.
2- The National christan council.
3- orthodox c

دوم۔ اُسے **قرمزی رنگ کے حیوان** پر سوار دیکھا گیا۔ یُوحنا کہتا ہے۔"وہاں میں نے قرمزی رنگ کے حیوان پر جو کفر کے ناموں سے لیا ہوا تھا اور جس کے سات سر اور دس سینگ تھے ایک عورت (کسبی) کو بیٹھے ہوئے دیکھا"(مکاشفہ ۱۷ : ۵)۔

یہ حیوان وہی ہے جس کا ذکر باب ۱۳ : ۱۔۱۰ میں ہے اور یہ مخالفِ مسیح کے علاوہ کوئی اور نہیں۔ اژدہا سے اختیار حاصل کرے گا جو شیطان ہے اور وہ دنیا کا خدا ہے۔"اور چونکہ اس اژدہا نے اپنا اختیار اس حیوان کو دے دیا تھا۔اس لئے انہوں نے اژدہا کی پرستش کی اور اس حیوان کی بھی یہ کہہ کر پرستش کی کہ اُس حیوان کی مانند کون ہے؟ کون اُس سے لڑ سکتا ہے"۔(مکاشفہ ۱۳ : ۴)۔

سوم۔کسبی کو حیوان کے **"سات سروں"** پر بیٹھے ہوئے دیکھا گیا۔(مکاشفہ ۱۷ : ۹)۔"سات سر سات پہاڑیوں کی جانب توجہ مبذول کرواتے ہیں جن پر پرانے شہر روم کی بنیادیں استوار ہیں۔ یہی شہر رومن کیتھولک کلیسیا کی جائے پیدائش ہے۔قدیم شہر روم ذیل کی پہاڑیوں پر تعمیر کیا گیا۔

۱۔کاپٹولائن۔ ۲۔کورئل۔ ۳۔ویمی نل۔ ۴۔ اَیسکولائن۔ ۵۔ فیلین۔ ۶۔ ٹاپن۔ ۷۔ پیلٹاین۔

کسبی کے تین نشست گاہوں پر بیٹھے ہونے کی رویا یہ انکشاف کرتی ہے کہ برگشتہ کلیسیا آخری دنوں میں دنیا کی قوموں پر کلیسیائی اختیار کے ذریعہ تسلط جمائے گی۔ کسبی کا قرمزی رنگ کے حیوان کے ساتھ بہت قریبی تعلق جو کہ مخالفِ مسیح ہے اور دنیا میں آمرانہ حکومت قائم کرے گا۔ اور اپنے اختیار کو یورپ کے دس بادشاہوں یا ای۔سی۔سی (یورپی معاشی برادری) کے ذریعہ بروئے کار لائے گا۔ اِن دس بادشاہوں کو حیوان کے دس سینگوں کے رُوپ میں دکھایا گیا ہے اور وہ دس سینگ جو تو نے دیکھے دس بادشاہ ہیں۔ ابھی تک انہوں نے بادشاہی نہیں پائی۔ مگر اُس حیوان کے ساتھ گھڑی بھر کے واسطے بادشاہوں کا سا اختیار پائیں گے (مکاشفہ ۱۷: ۱۲)

کسبی کا گناہ — حرامکاری

"اور جس کے ساتھ زمین کے بادشاہوں نے حرامکاری کی تھی۔ اور زمین کے رہنے والے اُس کی حرامکاری کی مَے سے متوالے ہو گئے تھے۔ (مکاشفہ ۱۷: ۲)۔

'خدا کی یہ خواہش ہے کہ اُس کے بچے اپنے سارے دل اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے اُس کے ساتھ پیار

کریں' (لوقا ۱۰: ۲۷) - اگر پورے دل کے ساتھ جھوٹے خداؤں کی پرستش کی جائے - جن کا منبع ابلیس ہے تو ایسا کرنا خدا کی نظر میں



زناکاری یا حرامکاری ہے - جب بنی اسرائیل نے خدا سے عہدِ پیمائی کی اور بت پرستی کی طرف پھر گئے تو خدا نے کہا میرے لوگ اپنے کاٹھ کے پتلے سے سوال کرتے ہیں - اُن کا کاٹھ اُن کو جواب دیتا ہے کیونکہ بدکاری کی رُوح نے اُن کو گمراہ کیا ہے اور اپنے خدا کی پناہ کو چھوڑ کر بدکاری کرتے ہیں - (ہوسیع ۴: ۱۲) -

یہ کہا گیا ہے کہ زمین کے رہنے والے اس کی حرامکاری کی مے سے متوالے ہوئے - جس طرح شرابی اپنی اندرونی بے زور دار خواہش کے بابت مخمور کرنے والے آبِ احمر کی طرف راغب ہوتے ہیں - تاکہ تھوڑی دیر کے لئے اپنی پریشانیوں کو بھلا کر کیفیت اُٹھا سکیں -

اِسی طرح تمام دنیا، اس کے بادشاہ اور رعایا صدیوں سے رومن کاتھولک کلیسیا کی ملحدانہ بت پرستی کی طرف مائل ہیں۔ اِس قسم کا جھوٹا مذہب اِس طبعی انسان کو بڑا دلکش و مرغوب نظر آتا ہے۔ جو ہر وقت اپنے پریشان ضمیر کی تسکین کا متلاشی ہوتا ہم، دل (ضمیر) کی بے الزامی کبھی بھی مذہبی اچھے کاموں میں منہمک رہنے یا ان میں فائز المرام ہونے سے حاصل نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کا حصول اِس طرح سے ممکن ہے۔

بیابان۔کسبی کا مسکن

"پس وہ مجھے رُوح میں جنگل کو لے گیا۔
وہاں مَیں نے قرمزی رنگ کے حیوان
کو پر جو کفر کے ناموں سے لبا ہُوا تھا
اور جس کے سات سر اور دس سینگ
تھے ایک عورت کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔"
(مکاشفہ ۱۷: ۳)۔

یُوحنا کو رُوح جنگل میں لے گیا۔ واضح طور پر وہی بیابان ہے۔ جس کا ذکر باب ۱۲ میں کیا گیا ہے۔ جہاں آفتاب کو اوڑھے ہوئے عورت پہچانی گئی تھی۔ یہ مقام اُس کے لئے خدا کی طرف سے تیار کیا گیا تھا کہ وہاں ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک اُس کی پرورش کی جائے۔ (مکاشفہ ۱۲: ۶)۔ وہاں اُسے اژدہا کے سامنے سے بچایا گیا۔ (مکاشفہ ۱۲: ۱۴)۔ ساڑھے تین سالوں

کے اختتام پر اُس کی باقی اولاد، (مقدسین کا وہ گروہ جو کلیسیا کا بقیہ تھا) جو خدا کے فرمودہ احکام پر عمل پیرا رہی تھی۔ جامِ شہادت نوش فرما چکی ہوگی۔(مکاشفہ ۱۷:۱۷) جس کے بعد سے نہ تو اُس آفتاب کو اوڑھے ہوئے عورت کی پرورش کی جائے گی اور نہ ہی اُسے اژدہا کے سامنے سے بچایا جائے گا۔ اِس لئے یہ صاف ظاہر ہے کہ کلیسیا کے وہ افراد جو رہ جائیں گے بڑی کسبی (چھنال کلیسیا) کے ساتھ اپنا تعلق جوڑلیں گے۔ ہمیں یاد ہونا چاہیئے کہ بیابان خطہ ارض کے کسی خاص حصّہ کی نشاندہی نہیں کرتا۔ پاکیزہ کلیسیا کے صعود کے بعد تمام دنیا بقیہ کلیسیا کے لئے دشت ہی ثابت ہوگی۔ کیونکہ کچھ عرصہ قبل یہ مسیح یسوع میں شامل تھے اور اس کے ساتھ آسمانی مقاموں پر بیٹھے تھے۔(افسیوں ۲:۶)۔

کسبی کی وضع قطع

"یہ عورت ارغوانی اور قرمزی لباس
پہنے ہوئے اور سونے اور جواہر
اور موتیوں سے آراستہ تھی۔ اور
ایک سونے کا پیالہ مکروہات یعنی اس
کی حرامکاری کی ناپاکیوں سے بھرا ہوا
اُس کے ہاتھ میں تھا۔"

(مکاشفہ ۱۷:۴)

ارغوانی رنگ اُس کی شاہانہ طرز اور سیاسی اختیار کی دلالت

کرتا ہے۔ یہ اختیار کلیسیائی اختیار سے الگ ہے جو وہ اپنی کلیسیا پر اور ان کلیسیاؤں پر رکھے گی جو ع ۷ کی اُولُوالعزمی کے باعث اس کی تابع ہو جائیں۔

قرمزی

رنگ رُومیت کی علامت ہے۔ اور اُس حیرت انگیز اختیار کی عکاسی کرتا ہے جو پاپائے رُوم کلیسیا پر رکھتا ہے۔ کارڈینل جو کہ لوگوں پر حاکم کا سا اختیار رکھتے ہیں۔ خود کو ارغوانی اور قرمزی رنگوں کے لباس سے آراستہ کرتے ہیں۔ حیوان کا رنگ بھی قرمزی ہے جو اشتراکیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ (دیکھئے قرمزی حیوان' آیت تین،،)۔

پوپ ہمیشہ سے سونے اور جواہر اور موتیوں' (۱۷ : ۴) کی پوشاک زیب تن کیا کرتے ہیں۔ اور اُن کی رسم تاج پوشی کے وقت ایسا سونے کا عمامہ پہنایا جاتا ہے جو جواہر اور موتیوں سے مرصع ہوتا ہے۔

سونے کا پیالہ اُس کی پراسرار مگر ظاہری اور پُرحشمت وضع قطع کی علامت ہے جس سے وہ معصوم جانوں کو اپنی مُقدس' اور عارفانہ' پرستش کی طرح مائل کرتی ہے۔ وہ اپنے ان پرستاروں کو مذہبی احساسات و جذبات کے باعث بڑی دلکش اور سحر انگیز معلوم ہو گی جو بڑی سرگرمی سے بتوں اور بسیرتوں کی تکریم اور احترام کرتے ہوں گے۔ کیونکہ وہ انہیں صلیب کے نشان، تسبیح، شمع اور لوبان جلانے کی جیسی رسومات کی طرف رغبت کرے گی۔ جن کا منبع یا ماخذ تاریک

الخیال یا بت پرست اقوام سے ہے۔

"اور اُس کے ماتھے پر یہ نام لکھا تھا

راز۔ بڑا شہر بابل کسبیوں

اور زمین کی مکروہات کی ماں"۔

(مکاشفہ ۱۷: ۵)

نوشتہ جات میں عام طور پر 'راز' (بھید) یہ مراد ایسی نا معلوم یا بعید از ادراک عارفانہ صداقت یا سچائی ہے جو کہ خدا میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ جس کا انکشاف وقت مقررہ پر اُس کے مقدسین پر روح القدس کی وساطت سے کیا جاتا ہے۔ مگر یہاں 'راز' (بھید) شیطان کی زیرکی و مشاقی کا مظہر ہے۔ جس سے اُس نے بابل کی تاریک الخیال اور ملحدانہ رسومات اور اطوار رومی کلیسیا میں متعارف کرائے۔

جیسا کہ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ بیبرنوں کے احترام صلیب اور تسبیح کا استعمال متوفی مقدسین کے لئے دُعا۔ مردوں کے لئے دعا۔ معجزات کا مقدسین کی طرف منسوب کرتا۔ روٹی اور مَے کا حقیقتہً خداوند کے خون اور گوشت میں تبدیل ہونے کا اعتقاد' مُقدس پانی کا استعمال اور دیگر اس طرح کے رسم ورواج جو رُوحانی زناکاری کو جنم دیتے ہیں۔ رومن کلیسیا میں دستور العمل رہے ہیں۔ اور ان تمام بے دین اور کافرانہ عقیدوں کا مبدا بابل ہے۔ اِسی باعث برگشتہ کلیسیا یا زانیہ کو 'بڑا شہر بابل کسبیوں اور زمین

کی مکروہات کی ماں' کہا گیا ہے:

"اور مَیں نے اس عورت کو مُقدسوں
کا خون اور یسُوع کے شہیدوں کا خوُن
پینے سے متوالا دیکھا اور اُسے دیکھ
کر سخت حیران ہُوا۔ (مکاشفہ ۱۷: ۶)۔

مسیحی دَور کی پہلی تین صدیوں میں کلیسیا سے دوسرے مذاہب اور سلطنتِ روم کے فرمانبردار نفرت کرتے اور انہیں ایذائیں پہنچاتے تھے۔ ایذا رسانی کا آغاز ۶۷ سن میلادی میں ہُوا۔ جب نیرُو روم کا شہنشاہ تھا۔ دوسری ایذا رسانی ۱۳ سن عیسوی میں ہوئی ڈُمشن کے عہد میں ہُوا۔ اِسی طرح کے نو اور ایذاؤں کے دور مسیحیوں پر گزُرے۔ جن کے دوران انہیں ناقابلِ تصور اذیتوں اور دکھوں میں سے گزرنا پڑا۔ انہیں ایسے گھناؤنے اور سفاکانہ طریقہ سے موت کے گھاٹ اتارا جاتا تھا کہ جس کا خیال ہی کر کے ہم لرز جائیں۔ کچھ کو جلتی آگ میں تب تک جلایا جاتا جب تک وہ لقمۂ اجل نہ ہو جائیں اور دوسروں کو صلیبی موت کی صعُوبت اُٹھانا پڑتی۔ جبکہ باقی کو شیروں کی مانند میں یا درندوں کے آگے ڈالا جاتا تاکہ وہ انکی خوراک ہوں۔ کِسی کو سیدھا تلوار سے ہی موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا۔

چوتھی صدی عیسوی میں کانسٹنٹائن رُدم کا شہنشاہ ہوا جو کہ نامی مسیحی تو ہو گیا مگر بجائے اِس کے کہ خود کو عاجز کرتا تاکہ مسیح کی پیروی کرے۔ اُس نے مسیحیت کو سرکاری مذہب قرار دے دیا۔

اور کلیسیا کے اسقف کو اُٹھا کر ریاست کے حکمران کے سے اختیارت دے دیئے۔ اور اُسے یہ موقعہ دیا کہ وہ رُوم میں نیم سیاسی مذہبی پیشواؤں کی حکومت قائم کرے۔ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ رومی اسقف کا یہ عہد بتدریج بڑھ کر حاکم مطلق تک جا پہنچا اور یہی وہ شخص تھا جس کے تابع تمام کلیسیائیں بھی ہوا کرتی تھیں۔ مگر مخلص اور عاجز مقدسین جو مسیح کی سی بے لاگ، پاکیزہ اور حلیمی کی زندگی بسر کرنے کے متمنی ہوتے اُن کے لئے مسیح کی کلیسیا کی جھوٹی، متکبرانہ، ملحدانہ رسوم اور ناپاک فضا کو برداشت کرنا ناممکن تھا جس سے کہ اس وقت وہ نجس ہوگئی تھی۔ یہ قدرتی امر ہے کہ تب انہوں نے خود کو رُوم کی برگشتہ و گمراہ کلیسیا سے الگ کرنا شروع کر دیا اور نتیجۂ کار سچے مسیحیوں کے لئے ایذارسانی شروع ہوگئی۔ مگر اِس بار اس کی شروعات ان کے اپنے برادران سے ہوئی جو فضل سے گر چکے تھے۔ کلیسیا کے وہی پیشوا جنہوں نے کبھی بڑی تحمل مزاجی سے تمام ایذائیں اور اذیتیں سہیں تھیں۔ اب خود ایذا پہنچانے والے درندوں میں بدل گئے تھے۔ انہوں نے اپنا کلیسیائی اختیار اُن سچے مسیحیوں کو ایذا پہنچانے اور تباہ کرنے کیلئے استعمال کیا جنہوں نے اُن کے اختیار اور جھوٹی تعلیم کی اندھا دُھند پیروی سے اِنکار کیا۔ اِس لئے صدی در صدی لاکھوں اپنے ایمان پر قائم رہنے کے باعث مسیح کے جانوروں کی طرح ذبح ہوئے (کچھ کا تخمینہ ہے کہ یہ پانچ کروڑ کے لگ بھگ ہوں گے)۔ اِسی سبب سے اُس کسبی کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ اُسے مُقدسوں کا خون اور یسُوع کے شہیدوں کا خُون پینے سے متوالا دیکھا۔

"اُس فرشتہ نے مجھ سے کہا تو حیران کیوں
ہو گیا۔ مَیں اس عورت اور اُس حیوان
کا جس پر وہ سوار ہے اور جس کے سات
سر اور دس سینگ ہیں۔ تجھے بھید
بتاتا ہوں۔ (مکاشفہ ۱۷: ۷)

لکھا گیا ہے حیوان یا مخالفِ مسیح نے اُس "عورت" یا کسبی کو خود پہ سوار کیا ہُوا ہے۔ ایسا ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ حیوان کی بادشاہت جس کے دس منسلکہ حاکم ہوں گے۔ نہ صرف اس 'عورت' یا چھنال کلیسیا کی پشت پناہی کرے گا۔ بلکہ خاص اختیارات بھی اُسے سونپے گا تاکہ وہ بھی اُس کے ساتھ حکمرانی کر سکے۔ اس کی وجوہات واضح اور غیر مبہم ہیں۔ اولاً وہ اُس وقت کی اقوام اور سلاطینِ عالم پر زبردست اثرورسوخ رکھتی ہوگی۔ (مکاشفہ ۱۷: ۱۵-۱۸) دوم۔ وہ حد درجہ دولت مند اور متمول ہوگی۔ (مکاشفہ ۱۷: ۱۴)

مخالفِ مسیح کے دَورِ حکومت میں کسبی یا برگشتہ کلیسیا ریاستی کلیسیا بن جائے گی۔ صرف ایک ہی کلیسیا ہوگی۔ جس کی جائے نشست رُوم میں ہوگی۔ تمام دوسری کلیسیائیں اس کے تابع ہو جائیں گی۔

قرمزی رنگ کا حیوان

'قرمزی' یا سرخ رنگ یہ ظاہر کرتا ہے کہ مخالفِ مسیح کی بادشاہت اشتراکیت کے نظریہ کی تقلید کرے گی جن کا نشان سُرخ تھا۔ حیوان کفر کے ناموں سے لپا ہوا تھا جیسا کہ ہم دیکھ

چکے ہیں ۔ یہ وہ حیوان ہے جس کی بات ہم باب ۱۳ : ۵، ۶ میں پڑھتے ہیں ۔ اور جس کے بارے میں یہ کہا گیا تھا کہ بڑے بول بولنے اور کفر بکنے کے لئے اُسے ایک مُنہ دیا گیا ۔ ۔ ۔ ۔ اور اُس نے خُدا کی نسبت کفر بکنے کے لئے منہ کھولا کہ اس کے نام اور اس کے خیمہ یعنی آسمان کے رہنے والوں کی نسبت کُفر بکے ۔ وہ خدا کے نام کی تکفیر کرے اور اس پر ایمان رکھنے والوں کو تباہ کرنے کی حتی المقدر کوشش کرے گا ۔ اور وہ سب کچھ کرے گا جو کہ اس کے اختیار میں ہوگا ۔ پولوس اس کے بارے میں کہتا ہے کہ

"جو مخالفت کرتا ہے اور ہر ایک سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہے ۔ اپنے آپ کو بڑا ٹھہراتا ہے یہاں تک کہ وہ خدا کے مَقدس میں بیٹھ کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے "

(۲ تھِسلنیکیوں ۲ : ۴) ۔

حیوان کا مبدا

"یہ جو تو نے حیوان دیکھا یہ پہلے تو تھا مگر اب نہیں ہے اور آئندہ اتھاہ گڑھے سے نکل کر ہلاکت میں پڑے گا اور زمین کے رہنے والے جن کے نام بنائے عالم کے وقت سے کتاب حیات میں لکھے نہیں گئے ۔ اس حیوان کا یہ حال دیکھ کر کہ پہلے تھا اور اب

نہیں اور پھر موجود ہو جائے گا تعجب
کریں گے" (مکاشفہ ۱۷: ۶)۔

مخالفِ مسیح کوئی انسان ہی ہوگا مگر وہ رُوح جو اُسے اُکسائے گی۔ وہ اتھاہ گڑھے سے نکلے گی۔ اتھاہ گڑھا گرائی ہوئی ارواح کے کچھ خاص گروہوں کے لئے قید خانہ ہے۔ جن میں سے بعض کا ذکر ۹: ۱-۱۱ میں کیا گیا ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ جو رُوح اتھاہ گڑھے میں سے نکلے گی وہی ہے جس نے قدیم دنیا کے فرمانرواؤں کو برانگیختہ کیا تھا۔ جو کہ مصر۔ اسور بابل۔ مادی۔ فارسی، یونان اور رُوم کے شہنشاہ تھے۔ رُومی سلطنت کے زوال کے ساتھ ہی اس کی عدالت کی گئی تھی۔ اور اسے پاتال میں گڑھے کی تہہ میں ڈال دیا گیا۔ (یسعیاہ ۱۴: ۱۵) کیونکہ اس نے جہان کو ویران کیا اور اس کی بستیاں اجاڑ دیں' (یسعیاہ ۱۴: ۱۷) آخری ایام میں یہ گڑھے میں سے نکلے گی اور مخالفِ مسیح کو ترغیب دے گی۔ مخالفِ مسیح کے دورِ سلطنت کے بعد جو سات سالہ مصیبت کا ہوگا۔ مخالفِ مسیح اور شیطانی رُوح دونوں کی عدالت کی جائے گی۔ اور ان دونوں کو زندہ آگ کی اُس جھیل میں ڈالا جائے گا۔ جو گندھک سے جلتی ہے (مکاشفہ ۱۹: ۲۰) اس طرح وہ ابدی عذاب میں چلے جائیں گے۔ (دیکھئے باب ۱۷: ۳ کی وضاحت)۔

حیوان کے سات سر

"یہی موقع ہے اس ذہن کا جس میں
حکمت ہے۔ وہ ساتوں سر سات پہاڑ

ہیں - جن پر وہ عورت بیٹھی ہوئی ہے - اور
وہ سات بادشاہ بھی ہیں - پانچ تو ہو
چکے ہیں اور ایک موجود ہے اور ایک
ابھی آیا نہیں اور جب آئے گا تو کچھ
عرصہ تک اس کا رہنا ضرور ہے - اور
جو حیوان پہلے تھا اور اب نہیں - وہ
آٹھواں ہے اور اُن ساتوں میں سے
پیدا ہُوا اور ہلاکت میں پڑے گا۔"
(مکاشفہ ۱۷ : ۹-۱۱)

اُس کے سات سر تھے:

ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ سات سر اُن سات پہاڑیوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں - جن پر قدیم شہر رُوم تعمیر ہوا - یُوحنا کو اُن سات سروں کی مزید وضاحت دی گئی -

وہ سات بادشاہ بھی ہیں

سات سر دنیا کی سات بادشاہتوں کے سات بادشاہ ہیں -
پانچ تو ہو چکے ہیں - مصر - اسور - بابل - مادی - فارسی اور یونان ایسی مملکتیں ہیں - جو پہلے ہی زوال پذیر ہو چکی ہیں -

'ایک موجود ہے'

یہ چھٹی بادشاہت کی طرف اشارہ کرتی ہے جو کہ رومی سلطنت ہے جو کہ یوحنا کے وقت میں بھی اپنے اقتدار پہ فائز تھی۔

'ایک ابھی آیا نہیں'

یہ نئی رومی سلطنت کی طرف توجہ مبذول کرواتا ہے۔ جو کہ مختصر عرصہ کے لئے کلیسیائی اثر اور ۸۰۰ء کے ذریعے برسرِ اقتدار آئے گی۔

ساتویں آنے والی مملکت بڑی تن دہی سے کسی سیاسی راہبر یا آمر کی تلاش کرے گی۔ یہ آمر جس کی طرف حیوان کے طور پر اشارہ کیا گیا ہے۔ 'آٹھواں' ہوگا۔ یہ دجال یا مخالفِ مسیح ہوگا۔ یہ حقیقت کہ وہ ساتوں میں سے ہوگا یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ روم کی سلطنت سے برپا ہوگا۔ جس کو دوبارہ اختیار بخشا جائے گا۔

حیوان کے دس سینگ

اور وہ دس سینگ جو تُو نے دیکھے
ہیں بادشاہ ہیں۔ ابھی تک انہوں
نے بادشاہی نہیں پائی۔ مگر اُس
حیوان کے ساتھ گھڑی بھر کے واسطے
بادشاہوں کا سا اختیار پائیں گے۔"
(مکاشفہ ۱۷:۱۲)

دس سینگ

یورپ کے دس ممالک ہیں جنہوں نے روم کے معاہدہ پر دستخط کیے ہیں اور مشترکہ منڈی کے رکن بنے ہیں۔ یہ E.E.C کے طور پر بھی جانے جاتے ہیں۔ مشترکہ منڈی کے ارکان۔ فرانس۔ بلجیم۔ لگسمبرگ۔ ہالینڈ۔ اٹلی۔ جرمنی۔ ڈنمارک۔ انگلستان۔ آئرلینڈ اور یونان ہیں۔

یورپی ممالک کے یہ دس حکمران بادشاہ متفقہ طور پر مخالف مسیح کی اطاعت قبول کرلیں گے۔ جو کہ بدلہ ہی ہیں۔ اپنے ساتھ حکومت کرنے کے لیے بادشاہوں کا سا اختیار "گھڑی بھر" کے لئے دے گا۔ "گھڑی بھر" سے ظاہر کرنا مطلوب ہے کہ ان کی حکمرانی بہت قلیل مدت کے لئے ہوگی۔

"ان سب کی ایک ہی رائے ہوگی۔ اور وہ اپنی قدرت اور اختیار اس کو دے دے گا۔ وہ برّہ سے لڑیں گے اور برّہ اُن پر غالب آئے گا کیونکہ وہ خداوندوں کا خداوند اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور جو بلائے ہوئے اور برگزیدہ اور وفادار اس کے ساتھ ہیں۔ وہ بھی

غالب آئیں گے"

(مکاشفہ ۱۷: ۱۳-۱۴)

یہ واقعہ سات سالہ مصیبت کے اختتام پر واقع ہوگا۔ جب یسوع مسیح زمین پر اپنی آسمانی فوجوں کے ساتھ اُترے گا۔ (مکاشفہ ۱۹: ۴) تاکہ قوموں کی عدالت کرے۔ یوحنا نے اُس حیوان (مخالفِ مسیح اور زمین کے بادشاہوں اور اُن کی فوجوں کو اُس گھوڑے کے سوار (یسوع مسیح) اور اس کی فوج سے جنگ کرنے کے لئے اکھٹے دیکھا' (مکاشفہ ۱۹: ۱۹) مگر بے دین فوجیں اُس کے نور کی تجلی سے نیست ہو جائیں گی۔ (۲ تھسلنیکیوں ۸:۲) ۔ کیونکہ خداوند یسوع اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا۔ (۲ تھسلنیکیوں ۱: ۷) ۔ یوحنا عارف یہ عدالت پہلے ہی چھٹی مہر کے کھولے جانے پر دیکھ چکا تھا۔ "اور جب اُس نے چھٹی مہر کھولی تو میں نے دیکھا کہ ایک بڑا بھونچال آیا اور سورج کمل کی مانند کالا اور سارا چاند خون سا ہوگیا۔ . . . اور زمین کے بادشاہ اور امیر اور فوجی سردار اور مالدار اور زورآور اور تمام غلام اور آزاد پہاڑوں کے غاروں میں جا چھپے۔ اور پہاڑوں اور چٹانوں سے کہنے لگے کہ ہم پر گر پڑو اور ہمیں اُس کی نظر سے جو تخت پر بیٹھا ہُوا ہے اور برہ کے غضب سے چھپا لو۔ کیونکہ اُن کے غضب کا روزِ عظیم آ پہنچا۔ اب کون ٹھہر سکتا ہے (مکاشفہ ۶: ۱۲، ۱۵، ۱۷) یہ روزِ عظیم ہرمجدون کی جنگ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ (مکاشفہ ۱۶: ۱۶-۲۱) ۔

"پھر اُس نے مجھ سے کہا کہ جو پانی تو نے

دیکھے جس پر کسبی بیٹھی ہے۔ وہ اُمتیں اور
گروہ اور قومیں اور اہل زبان ہیں"۔
(مکاشفہ ۱۷: ۱۵)

وضاحت کے لیے دیکھیں۔

'کسبی کی تین نشست گاہیں' - (مکاشفہ ۱۷: ۱

"اور جو دس سینگ تو نے دیکھے وہ اور
حیوان کسبی سے عداوت رکھیں گے۔
اور اُسے بیکس اور ننگا کردیں گے اور
کا گوشت کھا جائیں گے اور اس کو
آگ میں جلا ڈالیں گے۔ کیونکہ خداوند
ان کے دلوں میں یہ ڈالے گا کہ وہ اُسی
کی راہ پر چلیں اور جب تک خدا کی
باتیں پوری نہ ہولیں۔ متفق الرائے ہو
کر اپنی بادشاہی اُس حیوان کو دے دیں"۔
(مکاشفہ ۱۷: ۱۶-۱۷)

پہلی آیت میں 'اُن ساتوں فرشتوں میں سے جن کے پاس سات پیالے تھے ایک نے یوحنا سے کہا اِدھر آ میں تجھے اس بڑی کسبی کی سزا دکھاؤں' ان دو آیات میں ہم اُس کسبی یا برگشتہ کلیسیا کے خلاف خدا کی عدالت کا اعلان سنتے ہیں۔ اس کی عدالت بڑی واضح طور پہ کی گئی ہے۔ کیونکہ اُس نے مسیح اور اُس کی سچی تعلیم کو رد کیا اور بے دین

اقوام کی رسوم اور بت پرستی کا خیر مقدم کیا اور ہر طرح کے دُنیاوی گناہ سے خود کو آلودہ کیا۔ پھر اس کے بعد اس نے مقدسوں کو ایذائیں پہنچائیں۔ اور خود کو بادشاہوں کے عہد پر فائز کر لیا۔ انجام کار اس کی بے لگام خواہشوں نے اسے مخالفِ مسیح اور اس کے اتحادیوں کے ساتھ معاہدہ کرنے کی طرف دھکیل دیا۔

تب اس کے پاس زمین میں رہنے والے آخری ایمان دار ...یوں کو ایذا پہنچانے اور انہیں تباہ کرنے کا موقع ہوگا۔ یہ وہ ایماندار ہیں جن سے مصیبت کے اُن شہیدوں کا گروہ مرتب ہوگا۔ جو حیوان کے بت کی پرستش کرنے یا حیوان کی چھاپ یا نام کا عدد لینے سے اِنکار کریں گے۔ (مکاشفہ ۱۳: ۱۵-۱۷) لیکن اِس کسبی کا اپنا اجر کیا ہوگا؟ مخالفِ مسیح اور اُسکی فوجیں ہی اِس کسبی کے خلاف ہوجائیں گی۔ اور اُس کو آگ میں جلا ڈالیں گے۔ یہ مخالفِ مسیح اور اس کی فوجوں کے ہرمجدون کی جنگ میں نیست و نابود کرنے سے کچھ عرصہ قبل ہی رُونما ہوگا۔

"اور وہ عورت جسے تو نے دیکھا وہ بڑا شہر
ہے جو زمین کے بادشاہوں پر حکومت
کرتا ہے۔" (مکاشفہ ۱۷: ۱۸)

وضاحت کے لئے دیکھیں کسبی کی تین نشست گاہیں، (مکاشفہ ۱۷: ۱)۔

ہم اِس بات پر پہلے ہی غور کر چکے ہیں کہ عورت، بابلِ عام بڑا شہر، ...کی رومن کلیسیا کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

اٹھارواں باب

بڑی کسبی پر خدا کی عدالت

تعارف

بیشتر کا خیال ہے کہ مکاشفہ کی کتاب میں اٹھارواں باب مشکل ترین ہے۔ کیونکہ یہ مسئلہ متنازع خیمہ ہے کہ آیا سترھویں باب کا بابل وہی ہے جس کا ذکر اٹھارویں باب میں کیا گیا ہے یا نہیں؟ اس سے پہلے کہ ہم اِس باب کے متن کا مطالعہ کریں۔ آیئے اِس مسئلہ پر غور کریں۔

کئی توجیہات ہیں کہ کیوں سترھویں اور اٹھارویں باب کے بابل ایک ہی نہیں ہیں۔

۱۔ سترھویں باب میں جس فرشتہ نے یوحنا کو رویا دکھائی اس کے لئے کہا گیا ہے کہ وہ اُن ساتوں میں سے جن کے پاس سات پیالے تھے (مکاشفہ ۱۷:۱) ایک تھا۔ جبکہ اٹھارہویں باب میں جس فرشتہ نے یوحنا کو رویا دکھائی اس کے لئے کہا گیا ہے کہ وہ ایک اور فرشتہ تھا۔ (مکاشفہ ۱۸:۱)۔

۲۔ سترھویں باب کی ابتدائی آیات کا اسلوب علامتی ہے۔ جسکا مطلب
روحانی ہے۔ اِس لئے اُن کی وضاحت کی بھی ضرورت تھی جس کے
باعث باقی باب میں اس کی تشریح کی گئی ہے۔ دوسری طرف
اٹھارویں باب میں اُن واقعات کو بیان کیا گیا ہے جو حقیقتاً
ویسے ہی رُونما ہوں گے۔ اِسی لئے ان کی وضاحت کی ضرورت
بھی نہیں اور دی بھی نہیں گئی۔
۳۔ ہم نے سترھویں باب میں دیکھا تھا کہ بادشاہوں نے بابل کو
جلانے کی سازش کی تھی۔ مگر اٹھارویں باب میں دیکھتے ہیں
کہ خدا اُس کی عدالت کرتا ہے جب کہ زمین کے بادشاہ دور
کھڑے اُس کی تباہی پر ماتم کناں ہوتے ہیں۔
اِن دونوں رویا میں وسیع تفاوت کے باعث کوئی بھی پڑھنے
والا یہ سوچ سکتا ہے کہ یہ دو مختلف بابل ہیں۔ ایک کا بیان
باب ۱۷ میں ہے۔ دوسرا بابل کا قدیم شہر ہے جس کے بارے میں
خیال کیا جاتا ہے کہ اُس کی تعمیر نَو ہو گی۔ تاہم یہ تاریخ کی مسلمہ حقیقت
ہے کہ قدیم بابل برباد کیا گیا اور تب سے اب تک از سرِ نَو تعمیر نہیں
کیا گیا۔ مگر سوال اٹھتا ہے کہ آیا یہ خدا کی مرضی کا حصّہ ہے کہ فضل کے
اس آخری زمانہ میں اس شہر کو دوبارہ اُٹھا کھڑا کرے؟ اِس سوال
کا جواب پُرانے عہدنامہ میں کی گئی نبوتوں میں پایا جاتا ہے۔
بابل کے بارے میں کی گئی نبوتوں سے یہ بات بڑی واضح نظر آتی
ہے کہ یہ خدا کی کبھی بھی مرضی نہیں رہی کہ اس شہر کو دوبارہ تعمیر کیا جاتا۔
یسعیاہ اور یرمیاہ دونوں نے بابل کی ایسی تباہی کی منظر کشی کی ہے

جیسی کے سدوم اور عمورہ کی کبھی ہوئی تھی - اُسے ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹانا تھا۔ جیسا کہ ہم یسعیاہ ۱۳: ۱۹-۲۱ میں پڑھتے ہیں -
اور بابل جو مملکتوں کی حشمت اور کسدیوں کی بزرگی کی رونق ہے سدوم اور عمورہ کی مانند ہو جائے گا۔ جن کو خدا نے اُلٹ دیا - وہ ابد تک آباد نہ ہوگا اور پشت در پشت اُس میں کوئی نہ بسے گا - وہاں ہرگز عرب خیمے نہ لگائیں گے اور وہاں گڈریے گلوں کو نہ بٹھائیں گے - پر بن کے جنگلی درندے وہاں بیٹھیں گے اور اُن کے گھروں میں اُلو بھرے ہوں گے - وہاں شتر مرغ بسیں گے اور چھلانس وہاں ناچیں گے۔

یرمیاہ اس مضمون کی تفصیلات تمام تک پہنچاتے ہوئے کہتا ہے۔ میں شاہِ بابل اور اس قوم کو اور کسدیوں کے ملک کو ان کی بدکرداری کے سبب سے سزا دوں گا اور میں اُسے ایسا اجاڑوں گا کہ ہمیشہ تک ویران رہے (یرمیاہ ۲۵: ۱۲) -

یرمیاہ مزید کہتا ہے ......۔ پشت در پشت کوئی اُس میں سکونت نہ کرے گا۔ جس طرح خدا نے سدوم اور عمورہ اور اُن کے آس پاس کے شہروں کو اُلٹ دیا۔ خداوند فرماتا ہے اُسی طرح کوئی آدمی وہاں نہ بسے گا۔ نہ آدم زاد وہاں بسے گا۔'
(یرمیاہ ۵۰: ۳۹، ۴۰) -

ان نوشتہ جات سے اس بات کی کمال وضاحت ہوتی ہے کہ بابل کا طبعی یا ارضیاتی شہر کبھی بھی نہ بسایا جائے گا۔ اس لئے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ سترھویں یا اٹھارویں باب میں جس بابل کا ذکر کیا گیا ہے اُس کا قدیم بابل کے ساتھ کوئی

تعلق نہیں جس کو خدا نے تباہ و برباد کر دیا تھا۔ تاہم یہ سوال اپنی جگہ اب بھی موجود ہے کہ آیا سترھویں اور اٹھارویں باب میں بیان کئے گئے بابل ایک ہی ہیں یا نہیں؟

اِس سوال کا جواب اِس حقیقت میں پنہاں ہے کہ مکاشفہ کی کتاب کو سمجھنے کا ایک گُر یہ ہے کہ کچھ صورتوں میں ایک ہی رویا دو مختلف موقعوں پر یکسر مختلف انداز سے پیش کی جاتی ہے۔ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ کیسے باب ۶ - ۱۱ خدا کی عدالت کو یہودی زاویہ نظر سے پیش کرتے ہیں۔ اور کِس طرح باب ۱۲-۱۶ اُنہیں واقعات کو تسلسل کے ساتھ دوبارہ کلیسیائی نقطۂ نظر سے دکھاتے ہیں۔ بالکل اِسی طرح باب ۱۷ اور ۱۸ ایک ہی رویا کے واقعات کو دو مختلف زاویۂ نظر سے پیش کرتے ہیں۔

ایسا ہی ہم باب ۱۳: ۱ میں بیان کردہ حیوان کے بارے میں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ آیت مخالفِ مسیح کو دکھاتی ہے اور ہم یہ پڑھتے ہیں کہ یوحنا اُسے ایسے حیوان کے رُوپ میں دکھاتا ہے جو سمندر سے نکل رہا ہے۔ تاہم باب ۱۷: ۸ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ اتھاہ گڑھے میں سے نکلے گا۔ بظاہر تو ایسا لگتا ہے کہ حیوان دو مختلف جگہوں سے آئے گا۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ حیوان دو ہیں؟ یقیناً نہیں۔ اگر نہیں تو پھر یوحنا نے اُسے دو مختلف جگہوں سے نکلتے ہوئے کیوں دیکھا؟ سمندر، امتوں، گروہوں، قوموں اور اہل زبان کو ظاہر کرتا ہے۔ (مکاشفہ ۱۷: ۱۵) تمام بنی نوع انسان اِنہی پر مشتمل ہے خدا ہمیں یہاں یہ بتاتا ہے کہ مخالفِ مسیح انسان ہی ہوگا مگر جو رُوح

اُسے اُبھارے گی۔ وہ اتھاہ گڑھے میں سے نکلے گی (مکاشفہ ۱۷: ۸)
اس کے زمین پر ابتدائی ظہور کی دونوں رویا مختلف نہیں بلکہ ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ سو ایسا ہی باب ۱۷ اور ۱۸ رویا کے ساتھ ہے۔

اٹھارویں باب کا تعارف ان الفاظ سے کیا گیا ہے۔ ان باتوں کے بعد.... کا مطلب ہے۔ بعد اُس رویا کے جس میں کسبی کی سلاطین عالم اور اہل زمین کے ساتھ حرامکاری کے باعث عدالت ہوئی یوحنا کو دوسری رویا اس کی تجارت سے منسلک ہونے اور بدکردار کاروباری لین دین کے سبب سے اُس کی عدالت کے پس منظر میں ظاہر کی گئی پس ان دونوں ابواب میں یوحنا کو بابل کی عدالت روحانی سطح پر اور جسمانی سطح پر علی الترتیب دکھائی گئی ہے۔ یہ دو بابل نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ہی بابل کی دو طرح سے تباہی ہوئی ہے اسی لئے ہم اسے نہیں پڑھتے "گر گیا بابل، گر گیا بابل، اگر دو بابل ہوتے تو ہم اسے اسی طرح پڑھتے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ لکھا ہے کہ گر پڑا۔ بڑا شہر بابل گر پڑا، یعنی بابل روحانی طور پر تباہ ہوا، بابل طبیعی طور پر پست ہوا۔

اٹھارہویں باب میں لفظ 'بابل' تجارتی مراکز اور حصول زر کی علامت ہے۔ سونا۔ چاندی۔ جواہرات اور ہر طرح کی عیاشی کے سامان جو دنیاوی دولت سے حاصل ہوتے ہیں۔ ہمیں برگشتہ کلیسیا میں نظر آتے ہیں۔ اِن اشیا کے لئے اس کی نفسانی خواہش آدمیوں کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنے ضمیر کو داغدار کریں اور اپنی

جانوں کا خطرہ مول لیں تاکہ اُس کے لئے اُن اشیاء کو حاصل کریں۔ ایسے
مال و زر سے یسُوع نے بڑے دانشمندانہ طور پر اُس وقت خبردار کیا تھا۔
جب اُس نے اُس اُمید سے کہا جیسے یہ بڑا مشکل نظر آتا تھا کہ اپنا
سب کچھ بیچ کر غریبوں کو دے دے۔ یسُوع نے ہمیں خبردار کیا ہے۔
'مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ دولتمند کا آسمان کی بادشاہی میں داخل
ہونا مشکل ہے' (متی ۱۹: ۲۱-۲۳)۔ اِسی طرح لودیکیہ کی کلیسیا
کے گِرنے کی وجوہات زمینی اجازت اور ایسی چیزوں کی فراوانی تھی۔
جس کے باعث خدا نے اُسے ملامت کرتے ہوئے اُسے کم بخت
اور خوار اور غریب اور ننگا، کہا (مکاشفہ ۳: ۱۷)

پولوس نے بھی تیمتھیس کو یہ کہا کہ امیر ایمانداروں کو یہ حکم دے
کہ وہ مغرور نہ ہوں اور ناپائیدار دولت پر نہیں بلکہ خدا پر اُمید
رکھیں جو ہمیں لطف اٹھانے کے لئے سب چیزیں افراط سے دیتا
ہے۔ اور نیکی کریں اور اچھے کاموں میں دولتمند بنیں اور سخاوت
پر تیار اور امداد پر مستعد رہوں۔ اور آیندہ کے لئے اپنے واسطے
ایک اچھی بنیاد قائم کر رکھیں تاکہ حقیقی زندگی پر قبضہ کریں (ا تیمتھیس
۶: ۱۷-۱۹)۔ اِس لئے وہ انہیں خبردار کرتا ہے کہ اگر وہ اپنی دولت
کو خدا کی مرضی کے مُطابق صرف نہ کریں گے تو وہ آزمایش اور پھندے
اور بہت سی بیہودہ اور نقصان پہنچانے والی خواہشوں میں پھنس
جائیں گے جو انہیں تباہی اور ہلاکت کے دریا میں غرق کر دے گی۔
اس لئے وہ کہتا ہے کہ زر کی دوستی ہر قسم کی بُرائی کی جڑ ہے اور جس
کی آرزو میں بعض نے ایمان سے گمراہ ہو کر اپنے دلوں کو طرح طرح

کے غموں سے چھلنی کر لیا۔ (۱۔ تیمتھیس ۶: ۹، ۱۰)۔

خداوند خالق ہماری مدد کرے کہ یہ اپنی دولت کو خدا کے جلال کے لئے استعمال کر سکیں اور اُسے غریبوں میں بانٹیں اور خدا کی بادشاہت کے کام کو بڑھانے میں مدد کریں۔ تاکہ کہیں ہم دنیاوی دولت کے دام میں نہ پھنس جائیں۔ اپنی جانوں کا نقصان اٹھائیں اور ابدی میراث کو کھو دیں۔

"اِن باتوں کے بعد مَیں نے ایک اور
فرشتہ کو آسمان پر سے اُترتے دیکھا
جسے بڑا اختیار تھا اور زمین اُس
کے جلال سے روشن ہو گئی۔"
(مکاشفہ ۱۸: ۱)

دسویں باب میں بھی ہم نے ایک زور آور فرشتہ کو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ وہی فرشتہ نہیں بلکہ جیسا کہ یُوحنا بتاتا ہے یہ ایک اور فرشتہ تھا۔ جس کے پاس بڑا اختیار تھا۔ وہ اتنا پُرجلال تھا کہ دنیا اُس کے جلال جگمگا اٹھی۔ اُس فرشتہ کے اتنے بااختیار اور جلالی ہونے نے اکثر کو یہ سوچنے پر مجبور کیا ہے کہ یہ فرشتہ حقیقتاً مسیح ہی ہے۔ تاہم مکاشفہ کی کتاب میں ہم کہیں بھی نہیں دیکھتے کہ مسیح نے محض خدا کی عدالت کا اعلان پہنچانے والے قاصد کا کردار ادا کیا ہو۔ مکاشفہ کی کتاب کے فرشتے مہیب اور شان و شوکت والے ہیں۔ (ان آسمانی قاصدوں میں سے ایک کی تو یُوحنا بھی دھوکا کھا کر پرستش کرنے لگ گیا مکاشفہ ۱۹: ۱۰)۔

مگر مسیح اِن سے بے حد وحساب مہیب پُر حشمت اور رفیع الشان ہے۔ وہ تو خالق ہے مگر یہ اُس کے ہاتھ کی محض کاریگری ہیں۔

مکاشفہ کی کتاب کے فرشتوں کا اختیار اور شان وشوکت اِس بات پر زور دینے کے لئے ہیں کہ اگر اس کے فرشتے اس قدر جلالی ہیں تو مسیح کا عدل وانصاف، شاہانہ جاہ وجلال، رفعت اور وقار کس قدر لا متناہی ہوں گے۔

دوم، ہمیں یہ یاد دلایا جا رہا ہے کہ ہم بھی خداوند کے رُوح کی وساطت سے جلال بہ جلال میں بدلتے ہوئے اس کی شبیہ کے مطابق ڈھل جائیں گے۔ یُوحنا کہتا ہے کہ ہم جو اس کی آمد کے منتظر ہیں۔ جب وہ ظاہر ہوگا تو ہم اس کی مانند ہوں گے اور ہماری شبیہ بھی اُسی جیسی جلالی ہوگی۔ اور وہ انسان جو فرشتوں سے کچھ ہی کم بنایا گیا تھا۔ اُس پر جلال اور عزت کا تاج رکھا جائے گا اور اپنے ہاتھوں مسیح کے کاموں پر اختیار بخشا جائے گا (عبرانیوں ۲: ۷) علاوہ ازیں۔ مقدسوں کو یہ ذمہ داری بھی دی جائے گی کہ وہ دنیا کا انصاف کریں اور فرشتوں کا بھی۔ اِسی امتیازی حق کے بارے میں پولوس کرنتھیوں کے ایمانداروں کو یاد دلاتے ہوئے کہتا ہے کیا تم نہیں جانتے کہ مُقدس لوگ دنیا کا انصاف کریں گے؟..... کیا تم نہیں جانتے کہ ہم فرشتوں کا انصاف کریں گے" (اکرنتھیوں ۶: ۲، ۳) ۔ بے شک فرشتوں کا جلال بڑا ہے۔ مگر ابدیت میں جو جلال خدا نے ہمارے واسطے ظاہر کیا ہے وہ اُن کے جلال سے کہیں زیادہ بڑا اور عظیم ہے۔

"اُس نے بڑی آواز سے چلّا کر کہا کہ گِر پڑا۔
بڑا شہر بابل گِر پڑا اور شیاطین کا مسکن
اور ہر ناپاک رُوح کا اڈّا اور ہر ناپاک اور
مکرُوہ پرندہ کا اڈّا ہوگیا۔"
(مکاشفہ ۱۸: ۲)

'گِر پڑا......... بابل گِر پڑا'

ایک طور سے یہ آیت یسعیاہ ۲۱: ۹ کی بازگشت ہے۔
سپاہیوں کے غول اور اِن کے سوار دو دو کر کے آتے ہیں پھر
اُس نے یوں کہا کہ اور دیکھو گِر پڑا۔ گِر پڑا اور اس کے معبودوں کی
سب تراشی ہوئی مورتیں بالکل ٹوٹی پڑی ہیں۔ یسعیاہ کی یہ رویا دوہرا
مطلب رکھتی ہے۔ (ا) قدیم شہر بابل کی تباہی (اا) ہمارے زمانے کے
کلیسیائی بابل کی تباہی۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ اس آیت
میں چلّانا 'گِر پڑا'...... بابل گِر پڑا، دو طرف اشارہ کرتا ہے۔
(ا) یہ قابلِ غور بات ہے کہ قدیم بابل کے گرائے جانے کی وجوہات
(۱) غرور (دانی ایل ۴: ۳۰، ۳۱؛ یسعیاہ ۴۷: ۸؛ یسعیاہ ۱۴: ۱۲-
۱۵) - (۲) بنی اسرائیل کو ایذا پہنچانا اور دوسری قوموں کو تباہ کرنا۔
(یسعیاہ ۴۷: ۶؛ یرمیاہ : ۱۰، ۱۱، ۱۷، ۱۸) بالکل انہی وجوہات
کی بنا پر آنے والے دنوں میں بابل کو صدانیت کرے گا۔

'شیاطین کا مسکن...... اور ہر ناپاک

اور مکروہ پرندہ کا اڈا ہو گیا،

ناپاک اور مکروہ پرندے ناپاک رُوحوں اور شیاطین علامت ہیں۔ بابل کے کئی ایک بڑے گناہوں میں سے ایک یہ تھا کہ وُہ جادُو ٹونے اور افسون گری کے لئے بڑا جذبہ رکھتے تھے۔ یہ اُس کے لئے بڑی معقول عدالت ہے کہ اُس کے ویران کھنڈرا ہی رُوحوں کی آماجگاہ ہوں جن کو اس نے کبھی اُبھارا اور اپنے طبیعی اور روحانی مقاصد کے لئے استعمال کیا۔ اُس کی خُوب گت بنے گی جیسا کہ یرمیاہ کہتا ہے "اور بابل کھنڈر ہو جائے گا اور گیدڑوں کا مقام اور اور شکار کا باعث ہوگا، اُسے ہر دیکھنے والا نہایت خوف زدہ اور پریشانی کا شکار ہوگا (یرمیاہ ۵۱: ۳۷)

"کیونکہ اُس کی حرامکاری کی غضبناک
مے کے باعث تمام قومیں گر گئی ہیں اور
زمین کے بادشاہوں نے اس کے ساتھ
حرامکاری کی ہے اور دنیا کے سوداگر
اُس کے عیش و عشرت کی بدولت دولت
مند ہو گئے۔" (مکاشفہ ۱۸: ۳)

'کیونکہ اُس کی حرامکاری کی غضب ناک مے کے باعث تمام قومیں گر گئی،

یہاں ہم اُس کی ویرانی کی پہلی وجہ پڑھتے ہیں - یہ اس کی حرامکاری ہے - ہم نے پچھلے باب میں دیکھا تھا کہ کس طرح بت پرستی اور یہ اُس روحانی تعلیم کو جو خدا کے کلام کے خلاف ہے - حرامکاری کہا گیا تھا - (دیکھیں ۱۷ : ۲) بت پرستی قریب قریب سے بہ غیر متغیر طور پر جادوگری اور بداخلاقی کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے -

"دُنیا کے سوداگر...... دَولتمند ہو گئے"

یہاں اُس کے اجاڑ، اور کھنڈر ہونے کی دوسری وجہ یہ دی گئی ہے کہ دنیا کی تجارت میں اس کا عمل دخل ہے - مرتد ممالک میں مذہبی ساز و سامان کی ناجائز تجارت بے شمار مندروں میں ہوتی ہے اور برگشتہ کلیساؤں کے تاجر اَن گنت بتوں اور یادگاروں کی خرید و فروخت سے دولتمند ہو گئے - بنیادی طور پر برگشتہ کلیساؤں کے تجارتی دستور و اصول مختلف نہیں ہیں - ہمیں اِس بات سے بھی باخبر رہنا چاہیئے کہ اگر ہم اپنے تمام خلوص - وفاداری اور اعتماد کو کسی خاص فرقہ یا شخص کے لئے وقف کر دیں - چاہے وہ روحانی ہی کیوں نہ نظر آتے ہوں - تو بت پرستی کی رُوح ہمیں اِس طرح بھی جکڑ سکتی -

"پھر میں نے آسمان میں کسی اور کو
یہ کہتے سنا کہ اَے میری اُمت کے
لوگو! اُس میں سے نکل آؤ تاکہ تم
اس کے گناہوں میں شریک نہ ہو

اور اس کی آفتوں میں سے کوئی تم پر نہ
آجائے۔ کیونکہ اس کے گناہ آسمان
تک پہنچ گئے اور اُس کی بدکاریاں خدا کو
یاد آگئی ہیں۔ جیسا اُس نے کیا ویسا ہی
تم بھی اُس کے ساتھ کرو۔ اور اُسے
اس کے کاموں کا دوچند بدلہ دو۔ جس
قدر اُس نے پیالہ بھرا تم اس کے لئے
دُگنا بھر دو۔" (مکاشفہ ۱۸: ۴-۶)

"اے میری اُمت کے لوگو! اُس میں سے نکل آؤ"

یہاں ہم ایک اور آواز کے بارے میں پڑھتے ہیں جو آسمان سے آتی ہے۔ یہ نہ تو پہلی آیت کے فرشتہ کی آواز ہے اور نہ ہی ساتویں فرشتہ کی بلکہ یہ خدا کی آواز ہے۔ کیونکہ یہ کہتی ہے "اے میری اُمت کے لوگو،" یہ آواز سیدھی خدا سے صادر ہوتی ہے اور خدا کے لوگوں کے لئے نرسنگا کی سی آواز ہے۔ یہ اُس بلاوے کی بازگشت ہے جس کا اُس نے نبیوں کے بار بار اعلان کیا جیسے کہ یسعیاہ ۴۸: ۲۰، ۵۲: ۱۱ اور یرمیاہ ۵۰: ۸؛ ۵۱: ۶ میں ہم دیکھتے ہیں۔ یرمیاہ ۵۱: ۴۵ میں ہم پڑھتے ہیں۔ "اے میرے لوگو! اُس میں سے نکل آؤ اور تم میں سے ہر ایک خداوند کے قہرِ شدید سے اپنی جان بچائے۔" اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُس وقت خدا کے لوگ بابل میں موجود ہوں گے اور یہ بلاوا انہیں اس شہر کو چھوڑنے کے لئے دیا

گیا۔ کیونکہ اس کا تمام نظام خراب اور بگڑا ہُوا ہے۔ اور خدا بالکل اسی طریقہ سے اپنے لوگوں کو وہاں سے نکالنا چاہتا ہے جس طرح اس نے سدوم پر قہر نازل کرنے سے پہلے لوط اور اس کے گھرانہ کو بچایا تھا۔

"اُس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں"

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں خدا نے اس کی عدالت کو معرضِ التوا میں پڑے رہنے دیا۔ وجہ یہ ہے کہ ہم کلامِ ربانی میں بارہا پڑھتے ہیں کہ خدا لوگوں کی عدالت کرنے سے رُکا رہتا ہے کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے۔ ابرہام کو فوراً ملکِ موعودہ نہ دینے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ تب تک اموریوں کے گناہ پورے نہ ہوئے تھے (پیدائش ۱۵: ۱۶) صرف تب ہی خدا نے اُن کی عدالت کی جب وہ مکمل طور پر فاسق و فجور اور بدچلن ہو گئے تھے۔ اور اُن کے بچنے کی کوئی اُمید باقی نہ رہی تھی۔ ہمارے خدا کی خوبصورت خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ رحیم اور کریم ہے اور قہر کرنے میں دھیما اور شفقت میں غنی ہے۔ (زبور ۱۰۳: ۸)۔ جب توبہ کی کوئی اُمید باقی نہیں رہ جاتی تب ہی وہ عدالت کرتا ہے۔ مگر اُس کی عدالت ہولناک اور فیصلہ کُن ہوتی ہے۔ ہم پڑھتے ہیں کہ یوناہ کو خدا نے شہر نینوہ کے خلاف منادی کرنے کو کہا کیونکہ اُس نے کہا کہ ان کی شرارت میرے حضور پہنچی ہے' (یوناہ ۱: ۲) اُس نے انہیں ایک آخری موقع دیا اور

جب انہوں نے توبہ کی تو خدا نے اُن پر رحم کیا۔ مگر سدوم اور عمورہ کا نصیب کِس قدر مختلف تھا۔ سدوم اور عمورہ کے گناہ کا شور خداوند تک پہنچا۔ (پیدائش ۱۸: ۲۰، ۲۱)۔ اور اُس نے اپنے فرشتے بھیجے تاکہ وہ اس کے تباہ کرنے سے پہلے لوط اور اُس کے خاندان کو بچا لیں۔ کتنا ہولناک خیر مقدم سدوم کے لوگوں نے فرشتوں کا کیا اور یہ اُس استقبال سے کس قدر مختلف تھا جو نینوہ کے لوگوں نے یوناہ کا کیا (پیدائش ۱۹: ۴-۹) جس طرح سدوم اور عمورہ کے لوگوں نے خدا کا پیغام پہنچانے والوں کا خیر مقدم کیا اُسی طرح کی قسمت اُن کا مقدر بن گئی۔

یرمیاہ ۵۱: ۹ میں ہم پڑھتے ہیں "ہم تو بابل کی شفایابی چاہتے تھے پر وہ شفایاب نہ ہُوا۔ تم اُس کو چھوڑو۔ آؤ ہم سب اپنے اپنے وطن کو چلے جائیں کیونکہ اس کی سزا آسمان تک پہنچی اور افلاک تک بلند ہوتی۔ قدیم بابل کے متعلق اُس نبوت کے الفاظ اٹھارویں باب کی پانچویں آیت میں دہرائے گئے ہیں۔ یقیناً خدا نے بابل کو شفایاب کرنے کی کوشش کی ہوگی۔ جیسے اُس نے اسرائیل کو اس کی برگشتگی اور حرامکاری سے کرنے کی تھی مگر بابل کے متعلق آسمان سے یہ پکار آتی ہے۔ "وہ شفایاب نہ ہُوا۔ تم اُس کو چھوڑو۔ ایسا نظام جس کی اساس خدائی نظام پر ہو مگر مُردہ ہو جائے تو اُسے از سرِ نو تعمیر کیا جا سکتا ہے۔ مگر وہ نظام بنیادی طور پر ہی خراب ایمان اور بداطوار ہو اور جو خدا کے کلام کی بیان کردہ تعلیمات کے بالکل اُلٹ ہو۔ اُس سے ہمیں بھاگنا چاہیئے۔

کیونکہ اُس پر اور اُس کی تائید کرنے والوں دونوں پر خدا کی انتقامی فیصلہ کُن اور غارت کرنے والی سزا نازل ہوگی۔

"جیسا اُس نے کیا ویسا ہی تم بھی اُسکے ساتھ کرو"

چھٹی آیت میں ہم واضح طور پر دیکھتے ہیں کہ کس طرح کی سزا بابل پر نازل کی جائے گی۔ یہ اس پر دنیا بادشاہوں کے اکسانے کے باعث نازل ہوگی جو اپنے حصول کی خاطر خدا اور ہر طرح کی پرستش کو حقارت کی نظر سے دیکھیں گے۔ کچھ عرصہ تک تو وہ اِس عالمی کلیسیا کو اور اس کے جارحانہ، متکبرانہ۔ خود پرستانہ اور اپنی ذات میں محویت کے رویہ کو برداشت کریں گے۔ مگر پھر خدا ان کے دلوں میں ڈالتا ہے کہ وہ اُس عورت کو برباد کردیں۔ ان کی برداشت نفرت میں بدل جاتی ہے اور وہ بڑی سختی کے ساتھ اُس کی بڑی تنظیم کو مکمل تباہ کردیتے ہیں۔ تمام اسقفی گرجے اور تمام ملحقہ گرجے اور ہر طرح کے مزار دیگر یا زیارت گاہیں اور اونچے مقامات آگ سے جلا ڈالے جائیں گے۔ ہر قسیس اور راہبہ ہر خادم الطار رکن مجلس شوریٰ یا مشیر، توبہ کرانے یا اعتراف گناہ سننے والا پادری اور تمام اُس کے (عورت کے) اداری کارندے بغیر کسی رحم کے موت کے گھاٹ اتارے جائیں گے کیونکہ اُس کا انصاف کرنے والا خدا وند خدا قوی ہے۔ ولیم بیرنس بالکل اُسی طرح جیسے ابتدائی کلیسیا کے مسیحیوں کو نیرو اور دوسرے رومی شہنشاہوں نے اذیت میں پہنچائیں اور انہیں شہید کیا تھا۔ اور معلمین کو بڑے پیمانے پر ذبح کیا گیا (یہ اندازہ لگایا گیا

ہے کہ تقریباً ۱۰۰۰۰۰ معصوم مرد، عورتیں اور بچے ۱۵۷۲ میں یوم برتلمائی پر پارل میں ہونے والی خون ریزی میں گرم جوش کا تھولکوں کے ہاتھوں ذبح کر دیے گئے تھے) ابتدائی معلمین (اصلاح کرنے والے) کو اذیتیں پہنچائیں جائیں اور بعد ازیں عدالت احتساب کے حکم پر انہیں نوکدار بلیوں پر لٹکا کر زندہ جلا دیا جاتا، نو مذہب یا نو مرید مسیحیوں کو ان ممالک میں جو مسیحیت کے برخلاف تھے۔ رنج و دِق کیا جاتا اُن سے ہر طرح کا تعلق منقطع کر دیا جاتا اور برادری سے باہر کیا جاتا۔ انہیں اذیتیں دی جاتیں اور موت کے گھاٹ اُتارا جاتا۔ بالکل اِسی طرح 'بابل راز' کے ساتھ سلوک کیا جائے گا جو کہ تجارتی اور بت پرست مذاہب کا عالمی نظام ہے (نہ صرف رومن کا تھولک کلیسیا بلکہ اُن تمام عالمی کلیسیاؤں کی نوافقیت جس نے اب اس کی سرپرستی میں جنم لیا ہے)۔ کیونکہ اس نے تمام اقوام کو اپنی حرامکاری کی غضب ناک مے پلائی۔ (مکاشفہ ۱۴: ۸؛ ۱۳: ۳) اب اس کی باری ہے کہ 'وہ خدا کے قہر کی اُس خالص مے کو پیئے جو اس کے غضب کے پیالے میں بھری گئی ہے' (مکاشفہ ۱۴: ۱۰؛ ۱۶: ۱۹)۔

خدا کی عدالت کی ایک صفت عدل و انصاف ہے۔ خدا شریر کے ساتھ ہی سلوک کرتا ہے جیسا اُس نے کبھی اَوروں سے کیا ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بابل کے متعلق یہ اعلان پیش پیش نبوتوں میں بھی کیا گیا ہے جس کی آیت ۶ بازگشت ہے۔ زبور ۱۳۷: ۸؛ یرمیاہ ۵۰: ۱۵، ۲۹؛ ۵۱: ۲۴، ۳۵ تمام کا مرکزی خیال یہی ہے کہ جیسا اس نے کیا ویسا ہی تم اُس کے ساتھ کرو۔ زبور ۷: ۱۵

یہیں ہم شریر کی بابت پڑھتے ہیں کہ اُس نے گڑھا کھود کر اُسے گہرا کیا۔ اور اُس خندق میں جو اُس نے بنائی تھی خود گرا؛

"جس قدر اُس نے اپنے آپکو شاندار
بنایا اور عیاشی کی تھی اُسی قدر اُس
کو عذاب اور غم میں ڈال دو کیونکہ وہ
اپنے دل میں کہتی ہے کہ مَیں ملکہ بن بیٹھی
ہوں۔ بیوہ نہیں اور کبھی غم نہ دیکھوں
گی۔ اِس لیے اُس پر ایک ہی دِن نے
آفتیں آئیں گی یعنی موت اور غم
اور کال اور وہ آگ میں جلا کر خاک
کردی جائے گی۔ کیونکہ اُس کا انصاف
کرنے والا خداوند خدا قوی ہے۔"

(مکاشفہ ۱۸ : ۷، ۸)

’جس قدر اُس نے اپنے آپکو شاندار بنایا اور عیاشی کی تھی‘۔

یہاں ہم کچھ اور وجوہات دیکھتے ہیں کہ کیوں خدا بابل کی عدالت کرے گا۔ جس قدر اُس نے خود کو شاندار بنایا اور عیاشی کی اُسی قدر بدلے میں خدا اُس پر عذاب اور غم نازل کرے گا۔

'مَیں ملکہ بن بیٹھی ہُوں - بیوہ نہیں'۔

ایسا کرنا بڑا دلچسپ ہوگا اگر ہم اس کا موازنہ یسعیاہ ۴۷ : ۷-۹ سے کریں جس کا یہ اقتباس پیش کرتی ہے اور ساتھ ہی ۲ تھسلنیکیوں ۲ : ۳ اور حزقی ایل ۲۸ : ۲ کے ساتھ بھی - جس طرح ہم کلیسیا کو مسیح کی دلہن کہتے ہیں - بالکل اُسی طرح ہم بابل اور اس کے تجارتی نظام کو مخالفِ مسیح کی دلہن کہہ سکتے ہیں مگر صرف مختصر عرصہ کے لئے - ہم ۲-تھسلنیکیوں ۲ : ۳، ۴ میں مخالفِ مسیح کو خدا کے مقررہ وقت پر ظاہر ہونے کے بارے میں پڑھتے ہیں - یہاں اُسے گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند کہا گیا ہے - ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ مخالفت کرے گا اور ہر ایک سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہے اپنے آپ کو بڑا ٹھہرائے گا - یہاں تک کہ وہ خدا کے مَقدس میں بیٹھ کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کرے گا - اور یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ خدا ہے مگر حزقی ایل ۲۸ : ۲ میں ہم پڑھتے ہیں 'کہ اَے آدمزاد - والئی صُور سے کہہ خداوند خدا یُوں فرماتا ہے اس لئے کہ تیرے دل میں گھمنڈ سمایا اور تو نے کہا مَیں خُدا ہوں اور وسطِ بحر میں الٰہی تخت پر بیٹھا ہوں (مکاشفہ ۱۷ : ۱ کے ساتھ موازنہ کریں) اور تو نے اپنا دل اِلٰہ کا سا بنایا ہے اگرچہ تُو اِلٰہ نہیں بلکہ انسان ہے - یہ مخالفِ مسیح ہے -

'وہ آگ میں جلا کر خاک کر دی جائے گی'۔

اُس کی سزا آگ سے جلایا جانا ہے جو کہ باب ۱۷ : ۱۶ میں اُس پر پہلے آزمایا جا چکا ہے۔ اس تیرہ بختی کی نبوت پہلے ہی یسعیاہ ۵۰ : ۳۲ ؛ ۵۱ : ۵۸) نے قدیم بابل کے لئے کر دی تھی۔ یہ آگ ہی ہے جیسا کہ پطرس رسول نے ہمیں بتایا ہے۔ جو خدا کی تمام دنیا کے لئے عدالت کے فرائض انجام دے گی۔ اجرام فلک حرارت کی شدید سے پگھل جائیں گے اور زمین اور اُس پر کے کام جل جائیں گے' (۲ پطرس ۳ : ۱۰)۔

ہم یسعیاہ ۹ : ۸ میں بھی پڑھتے ہیں کہ شرارت آگ کی طرح جلاتی ہے' اور مکاشفہ ۱۹ : ۲۰ میں ہم پڑھتے ہیں کہ حیوان (مخالفِ مسیح) کا انجام یہی ہے کہ وہ اُس آگ کی جھیل میں ڈالا جائے گا جو گندھک سے جلتی ہے آگ ایک ایسا خدائے قادر کا آلۂ کار ہے جو وہ نا قابل اصلاح بُرائی کے خلاف اپنی قطعی اور اٹل عدالت کے لئے استعمال کرتا ہے۔

> " اور اُس کے ساتھ حرامکاری اور
> عیاشی کرنے والے زمین کے بادشاہ
> جب اُس کے جلنے کا دھواں دیکھیں
> گے تو اُس کے لئے روئیں گے۔ اور
> چھاتی پیٹیں گے اور اس کے عذاب
> کے ڈر سے دُور کھڑے ہوئے کہیں
> گے اَے بڑے شہر! اَے بابل! اَے
> مضبوط شہر! افسوس! افسوس!
> گھڑی ہی بھر میں تجھے سزا مِل گئی "
> (مکاشفہ ۱۸ : ۹، ۱۰)

ان کے واویلا اور چھاتی پیٹنے کا سبب صرف وہ تجارت ہی نہیں ہوگی جو اُن کے ہاتھوں سے جاتی رہی - بلکہ وہ اُس کے عذاب کے ڈر سے دور کھڑے ہوں گے - انہوں نے اُس کے ساتھ حرامکاری کی تھی اور اس کے ساتھ عیاشی کی زندگی بسر کی تھی - اب وہ ماتم کرتے ہیں کیونکہ انہیں ڈر ہے کہ جو سزا اُس پر نازل ہوئی ہے وہ ان پر بھی نازل ہوگی - ایسا ہی پولوس رُومیوں ۱۳ میں بیان کرتا ہے "جو حکومتیں موجود ہیں وہ خدا کی طرف سے مقرر ہیں؛ اور حاکم خدا کے خادم ہیں - انہیں خدا نے مقرر کیا ہے کہ اُس کے غضب کے موافق بدکار کو سزا دیں - مگر دنیا کے یہ بادشاہ، بدکار کو سزا دینے، صادق اور راستکار کی حمایت کرنے کی بجائے مادی حصول کی خاطر کجرو اور شریر کی طرفداری کریں گے - اور ان کی جو دیندار اور بے لاگ ہیں - تن دہی سے مخالفت کریں گے - خدا کے اعتماد کی پاسداری نہ کرنے کے اس افسوس ناک امر کے باعث خدا اِن کی عدالت اُن اقوام سے زیادہ سخت کرے گا جن کو اُس کسبی نے اپنی حرامکاری کی مَے سے مدہوش کیا - (مکاشفہ ۱۷: ۲) - اُن کے اقوام کو رُوحانی حرامکاری میں ملّوث کرنے کے باعث جیسے یربعام نے اسرائیل کو سونے کے بچھڑوں کی پرستش پر آمادہ کیا - اُن اقوام کا خون اِن کی گردنوں پر ہوگا - اس طرح یعقوب بھی ہمیں بتاتا ہے کہ جو کلیسیا میں استاد کے درجہ پر ہیں - ان کی ذمہ داری زیادہ ہے! ور اگر وہ اپنے ایمان پر قائم نہ رہیں گے تو وہ زیادہ سزا پائیں گے - (یعقوب ۳: ۱) -

"اور دنیا کے سوداگر اُس کے لیے روئیں

گے اور ماتم کریں گے کیونکہ اب کوئی اُن
کا مال نہیں خریدنے کا اور وہ مال یہ ہے
سونا، چاندی، جواہر، موتی اور مہین کتانی
اور ریشمی اور قرمزی کپڑے اور ہر طرح
کی خوشبودار لکڑیاں اور ہاتھی دانت
کی طرح طرح کی چیزیں اور نہایت بیش
قیمت لکڑی اور پیتل اور لوہے اور
سنگِ مرمر کی طرح طرح کی چیزیں اور
دارچینی اور مصالحہ اور عُود اور عطر اور
لوبان اور مے اور تیل اور میدہ اور
گیہوں اور مویشی اور بھیڑیں اور گھوڑے
اور گاڑیاں اور غلام اور آدمیوں کی
جانیں۔ اب تیرے دل پسند میوے تیرے
پاس سے دُور ہو گئے۔ اور سب لذیذ
اور تحفہ چیزیں تجھ سے جاتی رہیں اب
وہ ہرگز ہاتھ نہ آئیں گی ان چیزوں کے
سوداگر جو اُس کے سبب سے مال دار
بن گئے تھے۔ اُس کے عذاب کے خوف
سے دُور کھڑے ہوئے روئیں گے اور
غم کریں گے۔ اور کہیں گے افسوس!
افسوس! وہ بڑا شہر جو مہین کتانی اور

"اور وہ مال یہ ہے سونا، چاندی۔ جواہر ۔۔۔ گھوڑے اور گاڑیاں اور غلام اور آدمیوں کی جانیں"

یہ تجارتی بابل کے اسباب عیش اور نفیس مال تجارت ہیں۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ مذکورہ بالا لوازمات میں سے کئی ایک جیسی۔ اُس شہر کے باشندے اپنے لباس ما اپنی زیبائش کرتے ہیں (خصوصاً ارغوانی، قرمزی، سونا، جواہر، موتی اور دیگر) وہ کسبی، کے لباس کا بھی ایک جاذبِ توجہ حصہ ہیں (مکاشفہ ۱۷: ۴)۔ پرست کے ان لوازمات کے بارے میں ویزلی بڑی دلچسپ رائے زنی کرتا ہے "سونے وغیرہ کی اشیاءِ تجارت"۔ تقریباً یہ تمام اشیاءِ تجارت رُوم میں بہت پرستانہ عبادات اور اُن کی تمام زندگی میں تا حال زیرِ استعمال ہیں۔ "مہین کتان" اگر یہ اصل قسم کا سونے بہت مہنگا اور قیمتی ہوتا ہے۔ خوشبودار لکڑی یہ ایک خوشبودار لکڑی ہے اور چکوترے کے پیڑ کی لکڑی کی طرح اُسے پُرشکوہ جگہوں کو سجانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ نہایت بیش قیمت لکڑی ۔۔۔۔ کی چیزیں خصوصاً آبنوسی لکڑی جس کا بارہا ہاتھی دانت کے ساتھ ذکر ہُوا ہے۔ دونوں جو درجہ سفید اور سیاہ ہوتے ہیں اِن میں ملائمت اور صفائی بدرجہ اتم موجود ہوئی ہے۔ گھوڑے اور گاڑیاں خالصتاً لاطینی لفظ یونانی میں استعمال کیا گیا ہے۔ اِس میں کچھ شک نہیں کہ مُقدس پولوس نے یہ لفظ خاص مقصد کے لئے اِستعمال کیا

ارغوانی اور قرمزی کپڑے پہنے ہوئے اور
سونے اور جواہر اور موتیوں سے آراستہ
تھا! گھڑی ہی بھر میں اُس کی اتنی بڑی
دولت برباد ہو گی اور سب ناخدا اور جہاز
کے سب مسافر اور ملاح اور جتنے
سمندر کا کام کرتے ہیں "
(مکاشفہ ۱۸: ۱۱-۱۷)

"دُنیا کے سوداگر روئیں گے اور ماتم کریں گے"

نہ صرف دنیا کے بادشاہ اُس شہر کے گرنے پر ماتم کریں گے بلکہ دنیا بھر کے وہ تاجر اور سوداگر بھی اُس پر ماتم کریں گے۔ جنہوں نے اس کی وسیع تجارت سے نفع کمایا۔ ایسا دو وجوہات کی بنا پر ہے (ا) اُن کی تجارت مکمل طور پر ختم ہو چکی تھی (۱۱) کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اُن کی بھی خدا ایسی ہی عدالت کرے گا کیونکہ وہ کسبی کی تمام بدکردار اور ناجائز تجارت میں اس کے ممدومعاون یا شریکِ جرم ہوئے۔
یہ آیات ہمیں حزقی ایل ۲۷: ۲۷ کی یاد دلاتی ہیں جہاں ایسا صُور کے تعلق سے بیان کیا گیا ہے۔ "تیرا مال واسباب اور تیری اجناسِ تجارت اور تیرے اہلِ جہاز و ناخدا تیرے رخنہ بندی کرنے والے اور تیرے کاروبار کے گماشتے اور سب جنگی مرد جو تجھ میں ہیں۔ اس تمام جماعت کے ساتھ جو تجھ میں ہے تیری تباہی کے دن سمندر کے وسط میں گریں گے۔"

ہے تاکہ وہ رُوم کی عیش وعشرت کی زندگی بیان کر سکے۔ غلام (اجسام) اور آدمیوں کی جانیں، ہم پڑھتے ہیں کہ یہ وہ اشیا ہیں جن کی تجارت قدیم صور میں ہوتی تھی۔ "یادان توبلؔ اور مسکؔ تیرے تاجر تھے۔ وہ تیرے بازاروں میں غلام اور پیتل کے برتنوں کی سوداگری کرتے تھے (حزقی ایل ۲۷: ۱۳)۔

"گھڑی ہی بھر میں اُس کی اِتنی بڑی
دولت برباد ہو گئی اور سب ناخُدا
اور جہاز کے سب مسافر اور ملاّح
اور اَور جتنے سمندر کا کام کرتے ہیں۔
جب اس کے جلنے کا دُھواں دیکھیں
گے تو دُور کھڑے ہوئے چلاّئیں گے
اور کہیں گے کونسا شہر اُس بڑے
شہر کی مانند ہے۔ اور اپنے سروں
پر خاک ڈالیں گے اور روتے ہوئے
اور ماتم کرتے ہوئے چلاّ چلاّ کر کہیں
گے افسوس! افسوس! وہ بڑا شہر
جس کی دولت سے سمندر کے سب
جہاز والے دولت مند ہو گئے گھڑی
ہی بھر میں اُجڑ گیا"۔

(مکاشفہ ۱۸: ۱۷-۱۸)

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک تیسرا گروہ بھی ہے جو اس بڑے شہر

کی تباہی پر واویلا کر رہا ہے۔ یہ سمندر کا کام کرنے والے ہیں۔ جو زمین کے بادشاہوں اور سوداگروں پر بھی ماتم کریں گے۔ ہر کوئی ایک ہی افسوس دوہرا نا ہے یعنی گھڑی بھر میں ہی' بلائے ناگہانی سے اس کی تباہی پر ماتم کرتا۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی ۷، ۸ اور ۹، ۱۰ آیات کے مُطالعہ میں دیکھ چکے ہیں کہ یہ ہولناک سانحہ اولاً قدیم بابل اور آخری ایام میں' رازِ بابل' کے متعلق کی جانے والی نبوتوں کی براہِ راست تکمیل کو دکھاتا ہے۔

یہ ناخدا نااُمیدی و یاس ہونے پر اپنے سروں میں خاک ڈالیں گے۔ اِس بے حد خوف پیدا ہونے کا صرف یہی سبب نہیں کہ معاشی تباہی اُن کو گھور رہی ہے بلکہ اُس دہشت ناک احساس کے خدا نے اُس بڑے شہر کے ساتھ جو کچھ کیا ہے۔ ایسا ہی اِن کے ساتھ بھی کریگا۔ کیونکہ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ وہ شوق سے اُس کی مکارانہ تعلیم کے شکار ہوئے اور دوم انہوں نے سوداگروں کی شراکت میں کام کیا اور ان کی ہم کاری میں بابل کے بت پرستانہ مذہب کی پشت پناہی مسلسل بحری بہم رسانی سے کی جس میں مجسماتِ مسیح مصلوب تسبیحات چھوٹے مجسمات۔ سونے کے پیالے اور اس بدعت کے تمام دوسرے سازوسامان شامل ہیں۔

بڑا شہر

مکاشفہ کی کتاب میں بار ہا بابل کو بڑے شہر کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ ہم مکاشفہ ۱۴: ۲ میں فرشتہ کی بابت پڑھتے ہیں جو کہتا

ہے گر پڑا۔ وہ بڑا شہر بابل گر پڑا" پھر ۱۷: ۱۸ میں ایک اور فرشتہ کے بارے میں پڑھتے ہیں جو یوحنا کو بتاتا ہے کہ وہ عورت جسے تُو نے دیکھا وہ بڑا شہر ہے جو زمین کے بادشاہوں پر حکومت کرتا ہے، اُن کے لئے جو یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا سترھویں باب کا بابل درحقیقت اٹھارویں باب کا ہی بڑا شہر ہے۔

ناقابلِ تردید ثبوت فراہم کیا جا رہا ہے کہ یہ دونوں "یقیناً" ایک ہی ہیں۔ بڑا شہر اپنے یہاں انجام کو پہنچ چکا ہے اور دنیا اِس نقصان پر ماتم کناں ہے۔ مگر واضح طور پر نظر آتا ہے کہ ماتم کرنے والے انبوہ میں سے "حیوان" (مخالفِ مسیح) اور اُس کے ساتھی دس بادشاہ غائب ہیں۔ مکاشفہ ۱۷: ۱۶، ۱۷ میں اُن کے بارے میں پڑھنے کے بعد سے اب تک اُن کا کوئی ذکر نہیں ہوا۔ ایسا اِس لئے ہے (جیسا کہ آیات ہمیں ظاہر کرتی ہیں) کہ یہی ترغیب انگیز انسان اُس کو ویران کرنے والے ہیں۔ یہ صورتِ حال ہمیں خدا کے فن لشکر کشی کی یاد دلاتی ہے جس سے اُس نے بنی عمون، ساکنانِ کوہ شعیر اور موابیوں کو ہلاک کیا۔ وہ اپنے دشمنوں کو ایک دوسرے کے ہی خلاف کر دیتا ہے تاکہ وہ آپس میں ہی لڑ لڑ کر تباہ کرتے رہیں۔

"اے آسمان اور اے مقدسو اور رسولو
اور نبیو! اُس پر خوشی کرو کیونکہ خدا نے
انصاف کر کے اُس سے تمہارا بدلہ لے
لیا۔ پھر ایک زور آور فرشتہ نے بڑی
چکی کے پاٹ کی مانند ایک پتھر اُٹھایا اور

یہ کہہ کر سمندر میں پھینک دیا کہ بابل کا
بڑا شہر بھی اِسی طرح زور سے گرایا جائے
گا اور پھر کبھی اُس کا پتہ نہ مِلے گا۔ اور
بربط نوازوں اور مطربوں اور بانسلی
بجانے والوں اور نرسنگا پھونکنے
والوں کی آواز پھر کبھی تجھ میں نہ سنائی
دے گی۔ اور کِسی پیشہ کا کاریگر تجھ میں
پھر کبھی پایا نہ جائے گا اور جس کی آواز
تجھ میں پھر کبھی نہ سنائی دے گی۔ اور
چراغ کی روشنی تجھ میں پھر کبھی نہ چمکے
گی اور تجھ میں دلہے اور دلہن کی آواز
پھر کبھی نہ سنائی دے گی۔ کیونکہ تیرے
سوداگر زمین کے امیر تھے۔ اور تیری
جادُوگری سے سب قومیں گمراہ ہو
گئیں۔ اور نبیوں اور مقدسوں اور
زمین کے اور سب مقتولوں کا خون
اُس میں پایا گیا۔"

(مکاشفہ ۱۸: ۲۰-۲۴)

"اے آسمان اور اے مقدسو اور رسولو اور نبیو!

اُس پر خوشی کرو کیونکہ خُدا نے اِنصاف کر کے تمہارا بدلہ لے لیا؟

جب زمین اپنے ماتم کرنے میں مستغرق ہوئی تو آسمانو کو خوشی کرنے کے لئے اعلان کیا جائے گا۔ یہ اعلان ہمیں دوبارہ عہدِ عتیق کی بابل سے تعلق رکھنے والی آیات کی طرف متوجہ کرتا ہے (یسعیاہ ۴۴ : ۲۳ ; ۴۹ : ۱۳ ; یرمیاہ ۵۱ : ۴۸) مگر اِن آیات میں نہ صرف آسمان بلکہ زمین بھی خوشی مناتی ہے کیونکہ اُس کو غاصب و جابر فرمان روا کی سلطنت سے آزادی ملی ہے۔ تاہم یہاں صورتحال کچھ مختلف ہے۔ زمین ماتم کناں ہے۔ کیونکہ اُس کا نظام تجارت جس سے اُس کے باشندے دل پذیر متمول ہوئے تھے اب تباہ ہو چکا ہے۔ اس لئے صرف اکیلا آسمان ہی خوشی منا رہا ہے۔

اِس کا کیا مطلب ہے: "آسمان (خوشی کر)"؟ لفظ "آسمان" مجردات یا فرشتگان کے انبوہ اور خود خدا کو ظاہر کرتا ہے وہ بُرائی سے نفرت کرتے ہیں اور اُس کی تباہی پر خوش ہوتے ہیں۔ لیکن "آسمان" اُن کو بھی دکھاتا ہے جو خداوند میں مر گئے ہیں۔ آیت ۲۰ میں خاص طور پر اشارہ اُن شہدا کی طرف کیا گیا ہے جو بابلی نظام میں رہتے ہوئے شہید کئے گئے تھے۔ کیونکہ خدا اُن کا بدلہ لیتا ہے۔ اِس لئے آسمان کو خوشی کرنے کے لئے کہا گیا۔

خُدا جو بدلہ لیتا ہے اُن میں دو گروہ شامل ہیں۔ پہلا گروہ

مصیبت کے شہیدوں کا اور دوسرا مُقدس رسولوں اور نبیوں کا ہے اُس میں فضل کے زمانہ کے تمام شہید شامل ہیں ۔

اب اُن کے بدلے بدلہ لئے جانے کا وقت آ پہنچا ہے اور خدا بابل کا انصاف کرتا ہے کیونکہ جیسا کہ ہم پڑھتے ہیں ۔ نبیوں اور مقدسوں اور زمین کے اور سب مقتولوں کا خون اُس میں پایا گیا ؛

یہی الفاظ اگلے چل کر انیسویں باب کی دوسری آیات میں بھی دہرائے گئے ہیں ۔ جہاں ایسا لکھا ہے کہ .... (خدا) نے اُس بڑی کسبی کا انصاف کیا جس نے اپنی حرامکاری سے دنیا کو خراب کیا تھا اور اس سے اپنے بندوں کے خون کا بدلہ لیا ۔

اکیسویں آیت واضح طور پر خدا کے پُرانے عہد نامہ کے خادم ، یرمیاہ کے نبوتی فعل کی تکمیل ہے ۔ خدا نے اُسے ایسا حکم دیا کہ جب تو اُس کتاب کو پڑھ چکے تو ایک پتھر اِس سے باندھنا اور فرات میں پھینک دینا ۔ اور کہنا بابل اِسی طرح ڈوب جائے گا ۔ اور مصیبت کے سبب سے جو میں اُس پر ڈالدونگا پھر نہ اٹھے گا ۔ اور وہ ماندہ ہوں گے ' (یرمیاہ ۵۱ : ۶۳ ، ۶۴) ۔ اِس بار اکیسویں آیت میں ایک فرشتہ ہے جو چکی کا بڑا پاٹ لیتا ہے اور اُسے سمندر میں ڈالتا ہے ۔ یہ ماضی اور حال کے بابل پر خدا کی حتمی عدالت کی بڑی موزوں منظر کشی ہے ۔ اکیسویں آیت سے لے کر تیئسویں آیت تک ، پھر کبھی اُس کا پتہ نہ ملے گا ۔ دفعہ ملتا ہے ۔ بابل جس نے اپنی جادوگری سے تمام قوموں کو کئی زمانوں سے دھوکا دیا تھا ۔ اب منصف جہاں نے اس کے گناہوں کے سبب سے اُس کو کیفر کردار تک پہنچا دیا ہے

اس کا فیصلہ اٹل اور لاتبدیل ہے - اور مرافعہ کرنے کے لئے کوئی اور عدالت بھی نہیں -

اور بربط نوازوں اور مُطربوں اور بانسلی بجانے والوں اور نرسنگا پھُونکنے والوں کی آواز پھر کبھی تجھ میں نہ سُنائی دے گی -

بابل، کبسی، نہ صرف اپنے تجارتی بھید اور کامرانی میں جاذب نظر ہے بلکہ اپنی دنیاوی عیاشی میں لطف اندوز ہونے کے باعث بھی جاذب توجہ ہے - یسُوع نے کہا جیسا کہ نوح کے دنوں میں تھا ویسا ہی ابن آدم کے دنوں میں ہوگا - اِس تباہی کو جو اُس کی آمد ثانی کے وقت دنیا پر آئے گی - کا موازنہ سدوم پر آنے والی تباہی سے کیا گیا ہے (لوقا ۱۷: ۲۶-۳۰) - اُس نے کہا کہ جیسا کہ سدوم کے دنوں میں تھا - ویسا ہی دنیا کے خاتمہ پر ہوگا - لوگ روزمرّہ کی زندگی میں بالکل مادی حالات کے تابع ہو جائیں گے - اور گناہ آلودہ زندگی کی لذتوں کی وجہ سے وہ مکمل طور پر مالک کُل کی تابعداری کو ترک کر دیں گے - جو اُنہیں پاکیزگی کی راہ پر چلا سکتا سکتا ہے - ان کی کوششوں اور خیالات کا محور کام - تجارت، شادی، تفریح اور شبینہ لطافتیں ہونگی - دنیا کے خاتمہ کے واضح نشانات جو کہ ہمیں صحیفہ جات میں ملتے ہیں - اُن سے دنیا کے لوگ

بالکل بے خلا ہوں گے۔

بائیسویں اور تیسویں آیات ہمیں عہدِ عتیق کی دو آیات کی یاد دلاتی ہیں۔ پہلی (یسعیاہ ۲۴: ۸) دنیا کے ویران ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ دوسری (حزقی ایل ۲۶: ۱۳) صور کے شہر کی کی طرف اشارہ کرتی ہے:۔ "اور میں تیرے گانے کی آواز بند کردوں گا اور تیسری ستاروں کی صدا پھر سُنی نہ جائے گی۔

'تیرے سوداگر زمین کے امیر تھے'

تیسویں آیت ہمیں یسعیاہ ۲۳: ۸، ۹ کی بھی یاد دلاتی ہے۔ جہاں ایسے لکھا ہے "کس نے یہ منصوبہ صُور کے خلاف باندھا جو تاج بخش ہے۔

جس کے سوداگر اُمرا اور جس کے بیوپاری دنیا بھر کے عزت دار ہیں ؟ رَبُ الافواج نے یہ ارادہ کیا ہے ....

ہم اس میں عدالت کی روحانی اور دنیاوی دونوں طرح سے منظر کشی دیکھتے ہیں۔ اولاً بابل روحانی کبر و نخوت یا تکبر اور فسق و فجور کے باعث گرتا ہے اور دوم وہ اپنے تجارتی مفاد اور دلچسپی کے باعث گرتا ہے۔ پس اس پر کی جانے والی عدالت دلورخی ہے "گر پڑا۔ بڑا شہر بابل گر پڑا۔

انیسواں باب

برّہ کی شادی اور عروسی ضیافت

تعارف

اِس باب میں اُن واقعات کو مرقوم کیا گیا ہے جو سالت سالہ مصیبت کے خاتمہ پر واقع ہوں گے۔ اِس کے ساتھ ساتھ جنگ ہر مجدون کو بھی اِس باب میں بیان کیا گیا ہے۔ ۱ تا ۹ آیات تک کئی گروہوں کا ذکر کیا گیا جو پہلی قیامت میں شریک ہوں گے۔ یہ تمام ایک ہی وقت میں نہ جلائے جائیں گے بلکہ مختلف اوقات پر اور مختلف گروہوں میں زندہ کیے جائیں گے۔ اِن کی پہچان ان کے اقرار سے جو وہ کریں گے اور ان کے گیتوں سے جو وہ گائیں گے ہو سکتی ہے۔

"اِن باتوں کے بعد مَیں نے آسمان
پر گویا بڑی جماعت کو بلند آواز سے
یہ کہتے سنا کہ ہیلیلویاہ! نجات اور
جلال اور قدرت ہمارے خدا ہی

کی ہے۔ کیونکہ اُس کے فیصلے راست
اور درست ہیں اِس لئے کہ اُس نے
اُس بڑی کسبی کا اِنصاف کیا جس نے
اپنی حرامکاری سے دُنیا کو خراب کیا
تھا۔ اور اُس سے اپنے بندوں کے
خُون کا بدلہ لیا۔ پھر دوسری بار انہوں
نے ہللویاہ کہا اور اس کے جلنے کا
دُھواں ابدالآباد اُٹھتا رہے گا۔“
(مکاشفہ ۱۹: ۱-۳)۔

’آسمان پر گویا بڑی جماعت کی بلند آواز‘

یہ آیت خاص طور پر فضل کے زمانہ کے شہیدوں اور سات سالہ مصیبت کے پہلے حصّہ کے شہیدوں کی للکار کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ برگشتہ رومی کلیسیا تیسری صدی عیسوی سے بڑی کسبی بن گئی اور (لوتھر کی) تحریکِ اِصلاحِ مذہب سے پہلے تک مُقدسوں کا خون بہاتی رہی۔ وہ ایک بار پھر اِسی طرح مُصیبت کے پہلے حصّہ میں ان مقدسوں کا خون بہائے گی جو کہ مسیح کے ساتھ وفاداری سے چلیں گے۔ یہاں وہ خوشی منا رہے ہیں۔ کیونکہ صداقت اور سچائی کی خاطر اُن کے بہائے گئے خوُن کا بدلہ لیا گیا ہے۔

ہم مندرجہ بالا دو گروہوں میں عہدِ عتیق کے مُقدسین کو بھی

شامل کر سکتے ہیں کیونکہ مکاشفہ ۶: ۹، ۱۶ میں ہم پُرانے عہدنامہ کے مقدسین کو یہ فریاد کرتے سنتے ہیں "کہ اَے مالک! اَے مُقدس وبرحق! تو کب تک اِنصاف نہ کرے گا اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خُون کا بدلہ نہ لے گا؟ اُن سے کہا گیا کہ اور تھوڑی مُدت آرام کرو جب تک کہ تمہارے ہم خدمت اور بھائیوں کا بھی شمار پُورا نہ ہوئے جو تمہاری طرح قتل ہونے والے ہیں۔ یہاں ہم یہ اخذ کر سکتے ہیں۔ یہ پُرانے عہدنامہ کے مُقدسین ہیں کیونکہ وہ خُدا کے کلام پر قائم رہنے کے باعث مارے گئے (مکاشفہ ۹:۶)۔ اور یہ اُن سے مختلف اور جُدا ہیں جن کے سر لیسُوع کی گواہی دینے کے سبب کاٹے گئے۔ (مکاشفہ ۲۰: ۴)

گو کہ شہیدوں کے یہ گروہ ایک دوسرے سے جُدا جُدا ہیں۔ اور یہ مختلف اوقات پر جلائے گئے ہیں۔ مگر یہ ایک گروہ کو تشکیل دیتے ہیں۔ کیونکہ جانداروں نے گِر کر خدا کو سجدہ کیا جو تخت پر بیٹھا تھا۔ اس سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ دلہن دِل کی شریعت اور مُوسوی شریعت کے مقدسین سے زیادہ افضل و بدتر ہے۔ کیونکہ ان کی رسائی تخت تک نہیں ہے۔

"پھر مَیں نے بڑی جماعت کی سی آواز
اور زور کے پانی کی سی آواز اور سخت
گرجوں کی سی آواز سنی کہ ہللویاہ! اِس
لیئے کہ خُداوند ہمارا خدا قادرِ مطلق
بادشاہی کرتا ہے۔ آؤ ہم خوشی کریں

اور نہایت شادمان ہوں اور اُس کی
تمجید کریں ۔ اس لئے کہ برّہ کی شادی
آپہنچی اور اُس کی بیوی نے اپنے آپ
تیار کرلیا۔" (مکاشفہ ۱۹: ۶، ۷)

مکاشفہ ۱۴: ۲ کی روشنی میں ایک بڑی جماعت کی سی آواز اور زور کے پانی اور بڑی گرج کی سی آواز ہو بہو ۱۴۴۰۰۰ خدا کے خادموں کی ہے جن کے ماتھوں پر باپ کا نام لکھا ہُوا ہے ۔ اور جو برّہ کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں جہاں کہیں وہ جاتا ہے' (مکاشفہ ۱۴: ۱-۴) خدا اور اس کے بیٹے کی صداقت اور پورے دل کے ساتھ خدمت کرنے کے علاوہ ان کا **منصب اوّلین** یہی ہے کہ وہ کلیسیا کو پاکدامن کنواری کی مانند مسیح کے سامنے حاضر کریں ۔ پس وہ شادمانی سے یہ کہتے ہیں ۔ آؤ ہم خوشی کریں اور نہایت شادمان ہوں ۔ اور اُس کی تمجید کریں ۔ اِس لئے کہ برّہ کی شادی آپہنچی اور اُس کی بیوی (پاک اور کامل کلیسیا) نے اپنے آپ کو تیار کرلیا ۔

پولوس کہتا ہے "بھلا ہماری اُمید اور خوشی اور فخر کا تاج کیا ہے؟ کیا وہ ہمارے خداوند یسُوع کے سامنے اس کے آنے کے وقت تم ہی نہ ہوگے؟ ہمارا جلال اور خوشی تم ہی تو ہو" (۱ تھسلنیکیوں ۲: ۱۹، ۲۰) ۔ (دلہن (پاک اور کامل کلیسیا) کو برّہ کی شادی کے لئے تیار کرنا اُس کے سچے خادموں کے لئے حقیقی مسرّت و شادمانی ہے ۔

کاش کہ مسیح کے تمام مخلص خادم یہ یاد رکھیں کہ اُن کو اِس لئے بُلایا گیا ہے کہ وہ اُس کی منادی کرکے ہر ایک شخص کو نصیحت کرکے

اور ہر ایک کو کمال دانائی سے تعلیم دے کر مسیح میں کامل کر کے اُس کی آمد پر پیش کریں۔ (کلسیوں ۱: ۲۸) اور ایسے خادموں کو مسیح کے گلہ کے لئے تمام چیزوں میں نمونہ ہونا چاہیئے (۱ پطرس ۵: ۳، ۱ تمیتھیس ۴: ۱۲)۔

برّہ کی بیوی واضح طور پر مقدسین کے کئی گروہ ہیں۔ جو باہم مل کر مسیح کی دلہن کو تشکیل دیتے ہیں۔ اِن میں مکاشفہ ۱۴: ۵، ۶ میں بیان کردہ خدا کے خادم بھی شامل ہیں۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی جان چکے ہیں کہ پُرانے عہدنامہ کے مقدسین خواہ وہ اُن میں کتنے ہی عظیم کیوں نہ ہوں۔ دلہن کا حصّہ نہیں ہیں۔ یہ ایک خاص **مراعت** ہے جو کہ صرف عہدِ جدید کے مقدسین کو ہی حاصل ہے۔

یسوع نے کہا کہ یُوحنا اصطباغی اُن میں سب سے بڑا ہے جو عورتوں سے پیدا ہوئے ہیں (اُس کے وقت تک)۔ تاہم وہ کہتا ہے کہ جو آسمان کی بادشاہی (رُوح سے پیدا کلیسیا) میں چھوٹا ہے۔ وہ اُس سے (یُوحنا سے) بڑا ہے" (متی ۱۱: ۱۱) یُوحنا اصطباغی خود بھی کہتا ہے کہ جس کی دلہن ہے وہ دُلہا ہے مگر دُلہا کا دوست جو کھڑا ہوا اُس کی سنتا ہے۔ دُلہا کی آواز سے بہت خوش ہوتا ہے۔ پس میری یہ خوشی پُوری ہو گی" (یُوحنا ۳: ۲۹) پس یُوحنا کا تعلق عروسی انبوہ سے نہیں بلکہ وہ تو صرف دُولہا کے دوستوں میں سے ایک ہے۔ پس اُسے بھی صرف اِسی لئے بُلایا گیا ہے کہ وہ برّہ کی شادی کی ضیافت میں شرکت کرے۔

برّہ کی شادی بھید کے طور پر پرانے عہدنامہ کے مُقدسین سے

پوشیدہ رکھی گئی تھی۔ تاہم ہم یہ جانتے ہیں کہ جب ہم رُوح سے بپتسمہ پاتے ہیں تو ہماری مسیح کے ساتھ شادی ہو جاتی ہے۔

پولوس کہتا ہے۔

'اے شوہرو! اپنی بیویوں سے محبّت رکھو جیسے مسیح نے بھی کلیسیا سے محبّت کی (افسیوں ۵ : ۲۵)۔ ۲ کرنتھیوں ۱۱ : ۲ میں ہم پڑھتے ہیں کہ ہماری مسیح کے ساتھ پہلے ہی 'پاکدامن کنواری' کے طور پر نسبت کی جا چکی ہے۔ مسیح کے ساتھ ہماری رفاقت ہمیں برّہ کی بیوی بنا دیتی ہے۔ اُسی سبب سے یوحنا عارف مکاشفہ ۲۱ : ۹ میں کہتا ہے کہ اُسے کہا گیا کہ 'اِدھر آ میں تجھے دلہن یعنی برّہ کی بیوی دِکھاؤں'۔ مسیح کے ساتھ شادی ہونے سے ہم پرانے عہدنامہ کی شریعت کی رُو سے مُردہ ہیں مگر خُدا کے رُوح سے ہدایت پا کر ہم محبت میں اُس کی خدمت کرتے ہیں۔ مسیح کے ساتھ شادی کی اِس سچی زندگی کو دوسرے زمانوں کے مقدسین سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اِسی باعث پولوس کہتا ہے کہ 'یہ بھید تو بڑا ہے لیکن میں مسیح اور کلیسیا کی بابت کہتا ہوں' یہ بھید تمام شہیدوں، دل کی شریعت کے مقدسوں اور موسوی شریعت کے مقدسوں پر صرف اُس وقت کھولا جائے گا۔ جب اُنہیں جلایا جائے گا تاکہ وہ مسیح اور اس کے مقدسین کی ہزار سالہ بادشاہی میں داخل ہوں۔

لفظ 'بیوی' سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پہلے سے ہی شادی شدہ ہے۔ جیسا کہ پولوس کہتا ہے۔ 'اور جو خُداوند کی صحبت میں رہتا ہے وہ اس کے ساتھ ایک رُوح ہوتا ہے' (۱ کرنتھیوں ۶ : ۱۷)۔ اِس

شادی کی تصدیق زندہ اٹھائے جانے کے وقت ہوتی ہے۔ کیونکہ پولوس کہتا ہے کہ ہم بادلوں پر اُٹھائے جائیں گے تاکہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں"۔ (اتھسلنیکیوں ۴ : ۱۷)۔

آواز کہتی ہے کہ اس کی بیوی نے اپنے آپ کو تیار کر لیا ہے"۔ اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو خداوند ہمارے دُلہا سے ملنے کے مشتاق ہیں۔ انہیں تیاری بھی کرنی چاہے۔ ہمیں بلایا گیا ہے کہ محبّت کیساتھ سچائی پر قائم رہ کر اور اُس کے ساتھ جو سر ہے یعنی مسیح کے ساتھ پیوست ہو کر ہر طرح سے بڑھتے جائیں"۔ (افسیوں ۴ : ۱۵) اور اُس میں جڑ پکڑتے اور تعمیر ہوتے جائیں اور اِسی طرح ایمان میں مضبوط ہوتے جائیں۔ (کلسیوں ۲ : ۷) پس اِس لئے ہمیں تلقین کی گئی ہے کہ ہم خدا کے بیٹے کے عرفان میں بڑھتے جائیں اور کامل انسان بن کر مسیح کے پُورے قد کے اندازہ تک پہنچیں۔ (افسیوں ۴ : ۳)۔ جیسے جیسے ہم بڑھتے ہیں تو اپنے آپ کو پاک صاف کر کے مسیح کے ساتھ بادشاہی کرنے کے لئے خود کو تیار کرتے ہیں۔

"اور اُس کو چمکدار اور صاف مہین
کتانی کپڑا پہننے کا اختیار دیا گیا کیونکہ
مہین کتانی کپڑے سے مُقدس لوگوں
کی راست بازی کے کام مُراد ہیں"۔
(مکاشفہ ۱۹ : ۸)

اُس کا مہین کتانی کپڑا پہننے کا اختیار یہ ظاہر کرتا ہے کہ اُسے یہ کپڑا پہننے کو دیا گیا ہے۔ پولوس کہتا ہے۔ کیونکہ جب ایک شخص کے

گناہ کے سبب سے موت نے اُس ایک کے ذریعہ سے بادشاہی کی تو جو لوگ فضل اور راستبازی کی بخشش افراط سے حاصل کرتے ہیں۔ وہ ایک شخص یعنی یسُوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ کی زندگی میں ضرور ہی بادشاہی کریں گے"۔ (رومیوں ۵ : ۱۷) دوبارہ فلپیوں کو لکھتے ہوئے پولس کہتا ہے "... تاکہ مسیح کو حاصل کروں۔ اور اُس میں پایا جاؤں نہ اپنی اس راست بازی کے ساتھ جو شریعت کی طرف سے ہے۔ بلکہ اُس راستبازی کے ساتھ جو مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے ہے اور خدا کی طرف سے ایمان پر ملتی ہے"۔ (فلپیوں ۳ : ۸، ۹)۔

"چمکدار اور صاف"

بے داغ پاکیزگی کی علامت ہیں۔ بے شک یسُوع پاک، بیگناہ اور بے عیب تھا۔ مگر ہماری خاطر اُس نے گناہ آلودہ جسم اختیار کیا۔ (یا اُس نے ہمارے گناہ کی سزا اپنے جسم پر اُٹھالی) تاکہ ہم اس میں خدا کی راستبازی بن جائیں۔ ایسا ہی یسعیاہ کہتا ہے۔ "ہماری تمام راستبازی ناپاک لباس کی مانند ہے"۔ (یسعیاہ ۶۴ : ۶)۔ جب ہم صلیب کے پاس آجاتے ہیں تو ہم اِس قابل ہوتے ہیں کہ اپنے ناپاک لباس کو اتار پھینکیں۔ اور مسیح کو جو کہ خدا کی راستبازی ہے حاصل کریں۔ (۱۔کرنتھیوں ۱ : ۳۰) ہم صرف خدا کے عزیز بیٹے یسُوع میں ہی مقبول ٹھہرتے ہیں۔ (افسیوں ۱ : ۶)۔

مہین کتانی کپڑے سے مقدس لوگوں کی راستبازی کے کام

مراد ہیں۔ اِس آیت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اِن مقدسوں نے جیسا کہ اُوپر بیان کیا گیا ہے۔ مسیح کو حاصِل کیا ہے اور ایمان کے راستے اِس راستبازی کو اپنی راستبازی بنا لیا ہے۔ اِس واسطے کہ اُس میں خدا کی راستبازی ایمان سے اور ایمان کے لئے ظاہر ہوتی ہے۔ جیسا لکھا ہے کہ راستباز ایمان سے جیتا رہے گا۔ (رومیوں ۱: ۱۷)۔

"اور اُس نے مجھ سے کہا لکھ مُبارک
ہیں وہ جو برّہ کی شادی کی ضیافت
میں بلائے گئے ہیں۔ پھر اُس نے
مجھ سے کہا یہ خُدا کی سچی باتیں ہیں"۔
(مکاشفہ ۱۹: ۹)

یہاں خُداوند کا رُوح انہیں مُبارک کہتا ہے جو عُرُوسی ضیافت میں دولہا کے دوست کے طور پر بُلائے گئے ہیں۔ یہ (۱) تمام زمانوں کے شہید (۲) دل کی شریعت کے زمانہ کے مُقدسین اور (۳) شریعت کے زمانہ کے مقدسین ہیں۔

عام طور پر یہ جانا جاتا ہے کہ عرُوسی ضیافت غالب کلیسیا (یا مسیح کی دلہن) کے اُٹھائے جانے کے فوراً بعد آسمان میں ہوگی جبکہ تمام دنیا سات سالہ مصیبت میں سے گزر رہی ہوگی۔ مگر مکاشفہ ۱۹: ۱-۳ سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ برّہ کی شادی کی ضیافت زمین پر مسیح کی اُس کی دلہن کے ساتھ ہزار سالہ بادشاہی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ایسا اس وقت تک نہ ہوگا جب تک وہ تمام مُقدسین

جن کا ذکر مکاشفہ ۱۹: ۱-۵ میں کیا گیا ہے۔ جلائے نہ جائیں۔

۱۔ تمام زمانوں کے شہید۔

۲۔ دل کی شریعت اور موسوی شریعت کے زمانوں کے مقدسین۔
اِن کو سات سالہ مصیبت کے ختم ہونے کے بعد ہی جلایا جائے گا۔
اسی وجہ سے شادی کی ضیافت کو انیسویں باب میں بیان کیا گیا
ہے۔ ان گروہوں کا دوبارہ مکاشفہ ۲۰: ۴ میں ذکر کیا گیا ہے کہ وہ
زندہ ہو کر ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے۔ یسوع
نے آسمان کی بادشاہی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ آسمان کی
بادشاہی اُس بادشاہ کی مانند ہے جس نے اپنے بیٹے کی شادی کی
اور اپنے نوکروں کو بھیجا کہ بلائے ہوؤں کو شادی میں بلا لائیں۔
(متی ۲۲: ۱-۳) خدا کی بادشاہی کی سچائیوں کو تمثیلاً بیان کیا گیا
جیسے کہ شادی کی ضیافت وغیرہ مگر ان کو حقیقتاً ایسا ہی نہیں
سمجھنا چاہیئے جیسے کہ ہم انہیں پڑھتے ہیں۔ کیونکہ پولوس کہتا ہے
کیونکہ خدا کی بادشاہی کھانے پینے پر نہیں بلکہ راستبازی اور میل
ملاپ اور اُس خوشی پر موقوف ہے جو روح القدس کی طرف سے
ہوتی ہے (رومیوں ۱۴: ۱۷)۔ اِس ہزار سالہ بادشاہی کو مدنظر
رکھتے ہوئے یسوع نے پطرس سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں
کہ جب ابنِ آدم نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا
تو تم بھی جو میرے پیچھے ہو لئے ہو بارہ تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے
بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے۔ (متی ۱۹: ۲۸)۔ اس نے دوبارہ
کہا اور جیسے میرے باپ نے میرے لئے ایک بادشاہی مقرر کی

ہے مَیں بھی تمہارے لئے مقرر کرتا ہوں تاکہ میری بادشاہی میں میری میز پر کھاؤ پیئو بلکہ تم تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے" (لوقا ۲۲: ۲۹-۳۰)۔ عہدِ سعادت امن و اطمینان کی بادشاہی ہو گی کیونکہ مسیح جو کہ امن کا شہزادہ، بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خدا ہے۔ مقدسین کے ساتھ قوموں کے بقنیہ پر بادشاہی کرے گا۔

"اور مَیں اُسے سجدہ کرنے کے لئے اُس
کے پاؤں پر گرا اُس نے مجھ سے کہا کہ
خبردار! ایسا نہ کر مَیں بھی تیرا اور تیرے
اُن بھائیوں کا ہمخدمت ہوں جو یسُوع
کی گواہی دینے پر قائم ہیں۔ خدا ہی کو
سجدہ کر کیونکہ یسُوع کی گواہی نبوّت
کی رُوح ہے" (مکاشفہ ۱۹: ۱۰)

خروج ۲۰: ۴، ۵؛ اور کلسیوں ۲: ۱۸ کے مطابق خدا کا کلام ہمیں فرشتوں کی بھی پرستش سے منع کرتا ہے۔ کیونکہ یہ سب خدمت گزار رُوحیں ہیں جو نجات کی میراث پانے والوں کی خاطر خدمت کو بھیجی جاتی ہیں۔ یا دوسرے الفاظ میں انہیں اِس لئے خلق کیا گیا تاکہ یہ ہماری خدمت کریں۔ اِسی سبب سے فرشتہ نے اُس سے کہا "خبردار! ایسا نہ کر"۔

تمام کی تمام بائبل نبوت کی کتاب ہے۔ اِسے نبیوں اور خدا کے مُقدس خادموں نے رُوح القدس کی تحریک سے لکھا ہے۔

(۲ پطرس ۱ : ۲۱) یہ مسیح اُس کی زندگی اور خدمت کو دکھاتی ہے۔
اِسی لئے یسُوع نے کہا "تم کتابِ مُقدس میں ڈھونڈھتے ہو.....
یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے" اور دوبارہ وہ کہتا ہے "اگر تم موسیٰ
کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے اِس لئے کہ اُس میرے حق میں
لکھا ہے" (یوحنا ۵ : ۴۶) ۔ جب ہم کلامِ ربانی کا یقین کرتے اور
کتابِ مُقدس کی تابعداری کرتے ہیں تو **یسُوع کی گواہی یا مسیح**
کی حقیقی زندگی ہم میں جڑ پکڑتی ہے۔ اِس لئے کرنتھس کے مسیحیوں
کے بارے میں پولوس کہتا ہے کہ "مسیح کی گواہی ہم میں قائم ہوئی"
(۱۔کرنتھیوں ۱ : ۶)

"پھر مَیں نے آسمان کو کھُلا ہُوا دیکھا۔ اور
کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے۔
اور اُس پر ایک سوار ہے جو سچا اور برحق
کہلاتا ہے اور وہ راستی کے ساتھ انصاف
اور لڑائی کرتا ہے۔ اور اُس کی آنکھیں
آگ کے شعلے ہیں اور اُس کے سر پر بہت
سے تاج ہیں اور اُس کا ایک نام لکھا ہُوا
ہے۔ جسے اُس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا
اور وہ خُون کی چھڑکی ہوئی پوشاک پہنے
ہوئے ہے۔ اور اُس کا نام کلامِ خُدا
کہلاتا ہے۔"

(مکاشفہ ۱۹ : ۱۱-۱۳)۔

اِن آیات میں جس "سفید گھوڑے" کا ذکر ہے وہ مکاشفہ ۶: ۱ میں بیان کردہ سے مختلف ہے۔ اِس گھوڑے کے سوار کو "سچا اور برحق" کہا گیا ہے۔ جو کہ یسُوع کی طرف اشارہ کرتے ہیں کیونکہ مکاشفہ ۳: ۱۴ میں یسُوع کو اِنہی ناموں سے موسوم کیا گیا ہے۔

'سفید'

جیسا کہ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ سفید رنگ راستبازی کو دکھاتا ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ وہ "راستی کے ساتھ انصاف اور لڑائی کرتا ہے"۔

گھوڑا

گھوڑے کی خصلت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا گیا ہے کہ "وہ (گھوڑا) ... اپنے زور میں خوش ہے وہ مسلح آدمیوں کا سامنا کرنے کو نکلتا ہے۔ وہ خوف کو ناچیز جانتا ہے۔ اور گھبراتا نہیں اور وہ تلوار سے منہ نہیں موڑتا .... اُسے یقین نہیں ہوتا کہ یہ تُرہی کی آواز ہے ... اور لڑائی کو دُور سے سُونگھ لیتا ہے" (ایوب ۳۹: ۲۱-۲۵)۔ سو یہاں گھوڑا مسیح کی غیرت اور اسکی شیطان پر فتح کو دِکھاتا ہے۔ (یوحنا ۲: ۱۷)

ایسا تب ہوگا جب وہ اُن قوموں کا اِنصاف کرنے اور اُن کو تباہ کرنے کو اُترے گا جو سات سالہ مصیبت کے خاتمہ پر بھی خُدا

اور اُس کے خادموں کی نافرمان رہیں گے۔ گویا کہ انہوں نے فرشتوں کو 'اَبدی خوشنودی' کی منادی کرتے ہوئے سنا۔ (مکاشفہ ۱۴: ۶) دو گواہوں کو منادی کرتے سُنا، خدا کے ... ۱۴۴ کی وفاداری دیکھی۔ (مکاشفہ ۱۱: ۳) ۔ اور اُن دو گواہوں کو اپنی آنکھوں سے زندہ ہوتے ہوئے بھی دیکھا۔ (مکاشفہ ۱۱: ۱۲، ۱۳) ۔ مگر پھر بھی انہوں نے اپنے دلوں کو خدا کے خلاف سخت کیئے رکھا اِسی لیئے یسوع بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا اور اُن سے بدلہ لے گا۔ (۲۔ تھسلنیکیوں ۱: ۸) ۔

'اُس کی آنکھیں'

آگ کے شعلے ہیں۔ (مکاشفہ ۱: ۱۴) کی تفسیر ملاحظہ کریں۔

'بہت سے تاج'

آسمانی تاج کے حصّول کے لیئے ہر شخص کو خدا کے کلام کے مطابق باقاعدہ مقابلہ کرتا ہے۔ اِسی لیئے پولوس کہتا ہے کہ دنگل میں مقابلہ کرنے والا بھی اگر اُس کا باقاعدہ مقابلہ نہ کیا ہو تو سہرا نہیں پاتا۔ (۲۔ تیمتھیس ۲: ۵) ۔ مسیح نے خدا کے تمام کلام کو پورا کیا اور تمام چیزوں پر غالب آیا۔ اِس لیئے اُس نے یہ بہت سے تاج حاصل کیئے ہیں۔

'نام جسے کوئی نہیں جانتا'

تفسیر کے لیئے مکاشفہ ۲: ۱۳ دیکھیں۔

'خون[1] کی چھڑکی ہوئی پوشاک'

یہ اُن اقوام کے خون کی طرف اشارہ کرتی ہے جن کی وہ عدالت کر کے انہیں سزا دے گا۔

مسیح کو 'خدا کا کلام' کہا گیا ہے۔ (یوحنا ۱: ۱) اِس سے ایک ثبوت بہم پہنچتا ہے کہ اِس باب میں سفید گھوڑے کا سوار مسیح ہی ہے۔

"اور آسمان کی فوجیں سفید گھوڑوں
پر سوار اور سفید اور صاف مہین
کتانی کپڑے پہنے ہوئے اُس کے پیچھے
پیچھے ہیں" (مکاشفہ ۱۹: ۹)۔

اسرائیل کے قبیلوں کو 'افواج' اور خداوند کا سارا لشکر کہا گیا ہے' (خروج ۷: ۴؛ ۱۲: ۱۴) مگر یہاں پر جن قوموں کا ذکر کیا گیا ہے وہ غالب کلیسیا ہے۔ اِن میں پرانے عہدنامہ کے مُقدسین اور عام شہید شامل نہیں ہیں کیونکہ وہ صرف جنگ ہر مجدون کے بعد ہی میں جب دنیا کی بادشاہی ہمارے خداوند اور اُس کے مسیح کی ہو جائے گی زندہ کیئے جائیں گے۔ حتیٰ کہ بڑی مصیبت کے شہید بھی ہزار سالہ بادشاہی کے آغاز پر ہی نظر آتے ہیں۔ (مکاشفہ ۲۰: ۴)۔

---

[1] 'Vesture dipped in blood'

اُن کے جامے بھی بتاتے ہیں کہ افواج کون ہیں - اِن کے لباس وہی ہیں جو دلہن کے ہیں 'چمکدار اور صاف مہین کتانی' (آیت ۸) - اِس لئے نہ صرف دُلہا اور دلہن ہی ہیں جو ہرمجدون کی لڑائی لڑنے کو آئیں گے - (مکاشفہ ۱۶ : ۱۶) -

'سفید گھوڑے' جیسا کہ ہم گیارہویں آیت میں پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ اِس سے مُراد مقدسین کی راستبازی اور غیرت ہے جو تمام چیزوں پر غالب آنے کے لئے اُن کی مددگار ہیں -

"اور قوموں کے مارنے کے لئے اُس
کے مُنہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے اور
وہ لوہے کے عصا سے اُن پر حکومت
کرے گا اور قادرِ مطلق خدا کے سخت
غضب کی مے کے حوض میں انگور روندے
گا" (مکاشفہ ۱۹ : ۱۵) -

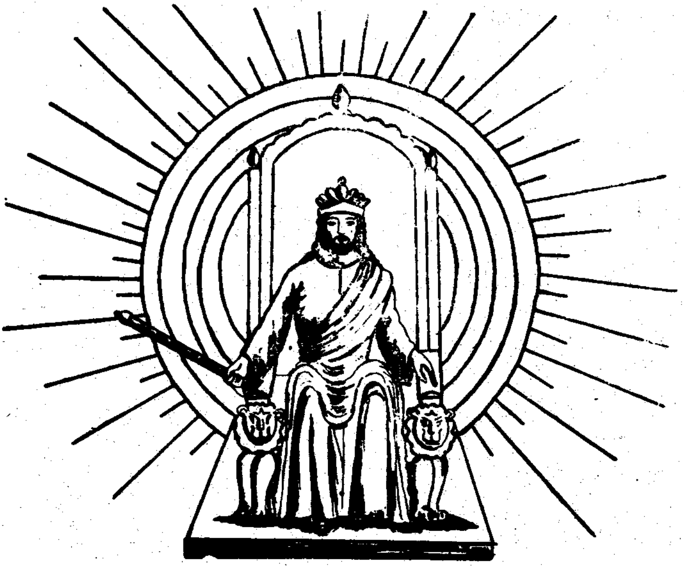
اِس آیت میں دو گروہوں کی نشاندہی کی گئی ہے - سات سالہ مُصیبت کے خاتمہ پر ایک گروہ جسے قوموں کا بقیہ کہا گیا ہے مخالف مسیح کے ساتھ باندھے گئے عہد کو توڑنے کا فیصلہ کرے گا - اور مسیح کی پرستش اور خدمت کرنے کا فیصلہ کرے گا - مسیح انہیں اپنے قدرت اور اختیار کے کلام سے منظم کرے گا - جو اُس کے مُنہ سے تیز تلوار کی مانند نکلتا ہے - وہ اُن پر اُسی کلام سے حکومت کرے گا جس کا موازنہ لوہے کے عصا سے کیا گیا ہے (یہ مکاشفہ ۱۰ : ۲ کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے) -

زکریاہ اِن کے تعلق سے کہتا ہے "اور یروشلیم سے لڑنے والی قوموں میں سے جو بچ رہیں گے سال بہ سال بادشاہ رب الافواج کو سجدہ کرنے اور عیدِ خیام منانے کو آئیں گے"۔ (زکریاہ ۱۴: ۱۶)۔

یروشلیم سے لڑنے کو وہ قومیں آئیں گی۔ جنہوں نے ماضی میں مخالف مسیح کے ساتھ عہد پیمانی کی تھی۔ مگر اب وہ بادشاہ رب الافواج (یسُوع مسیح) کو سجدہ کریں گے۔ یسعیاہ بھی ان کی نشاندہی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ بہت سی اُمتیں آئیں گی، کیونکہ خداوند کا کلام یروشلیم سے صادر ہوگا۔ (یسعیاہ ۲: ۳)۔ یسُوع ان کی عدالت کریگا اور انہیں ایٹمی ہتھیار اور دوسرے جنگی سازوسامان جو انہوں نے اپنے گردونواح کی اقوام کو اور خاص کر یروشلیم اور اُس کے باشندوں کو تباہ کرنے کے لئے تیار کئے تھے کے باعث ان کی تادیب کریگا۔

جب وہ اُس کی قدرت کا کلام سُنیں گے تو وہ توبہ کریں گے اور "تلواروں کو توڑ کر بھالیں اور اپنے بھالوں کو ہنسوے بنا ڈالیں گے اور قدم قدم پر تلوار نہ چلائے گی۔ اور وہ پھر کبھی جنگ کرنا نہ سیکھیں گے"۔ (یسعیاہ ۲: ۴)۔

دوسرا گروہ اُن پر مشتمل ہے جو مخالفِ مسیح کے ساتھ اپنا عہد نہ توڑیں گے۔ وہ اُس جگہ پر جسے ہر مجدون کہتے ہیں جمع کئے جائیں گے تاکہ اُس کے مُنہ کی پھونک اور اُس کی آمد کی تجلی سے نیست ہوں۔ (۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۸)۔ اس عدالت کی طرف قادرِ مطلق خدا کے سخت غضب کی مے کے حوض میں انگور روندنے کے طور پر اشارہ کیا گیا ہے۔ اس تعلق کی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ خون کی چھڑکی



المسیح (بادشاہوں کا بادشاہ)

ہوئی پوشاک پہنے تھا۔

" اور اُس کی پوشاک اور ران پر یہ نام لکھا ہوا ہے۔ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خدا ہے۔"

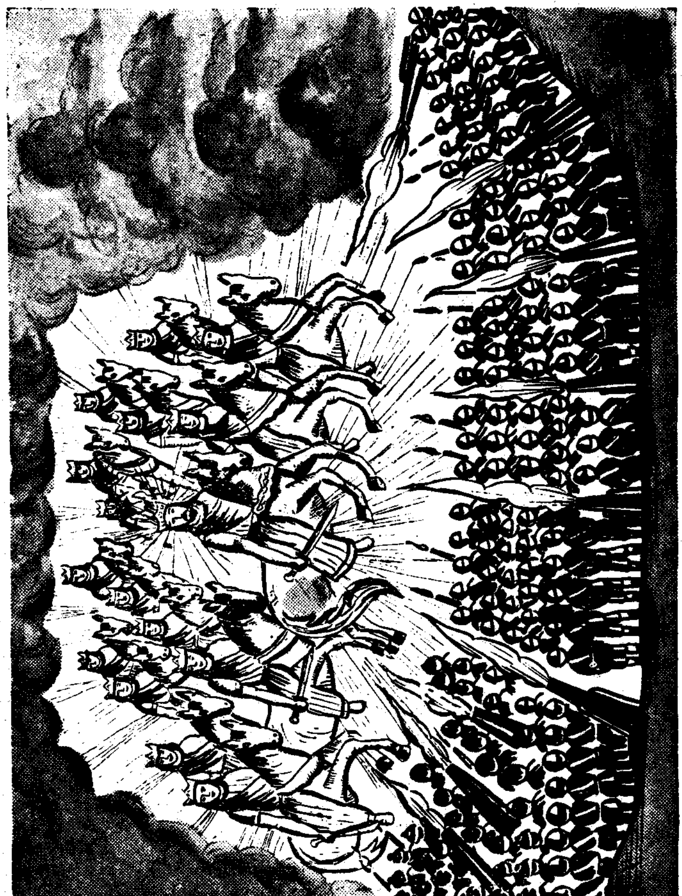
(مکاشفہ ۱۹ : ۱۶)

مخالف مسیح اور اُس کے دس یورپی ممالک کے حکمران مسیح کے خلاف لڑیں گے۔ یسوع کو ان کے ساتھ لڑتے ہوئے برّہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے مگر برّہ غالب آئے گا۔ (مکاشفہ ۱۷ : ۱۴) گو کہ اُس کی حلیمی اور انکساری کے باعث اُسے برّہ ظاہر کیا گیا ہے۔

مگروہ بادشاہوں کا بادشاہ اور خُداوندوں کا خُدا ہے۔کیونکہ پولوس کہتا ہے "اِسی واسطے خدانے بھی اُسے بہت سربلند کیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے تاکہ یسُوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا جھکے خواہ آسمانیوں کا ہو خواہ زمینوں کا۔ خواہ ان کا جو زمین کے نیچے ہیں۔ اور خدا باپ کے جلال کے لئے ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسُوع مسیح خداوند ہے"۔(فلپیوں ۲:۹-۱۱)۔افسیوں میں ہم پڑھتے ہیں کہ خدانے مسیح کو مُردوں میں سے جلا کر اپنی دہنی طرف آسمانی مقاموں پر بٹھایا۔ اور ہر طرح کی حکومت اور اختیار اور قدرت اور ریاست اور ہر ایک نام سے بہت بلند کیا جو نہ صرف اِس جہان میں بلکہ آنے والے جہان میں لیا جائے گا۔ اور سب کچھ اُس کے پاؤں تلے کردیا اور اُس کو سب چیزوں کا سردار بنا کر کلیسیا کو دے دیا"۔(افسیوں ۱:۲۰-۲۲)۔

اگر ہم بھی خود کو حلیم کریں اور مکمل طور پر اُس کے تابع کریں تو وہ ہماری جنگیں خود لڑے گا۔ اور ہمیں خدا کے تخت تک سرفراز کرے گا جہاں وہ بادشاہوں کے بادشاہ اور خداوندوں کے خدا کے طور پر حکومت کرتا ہے۔"جو غالب آئے میں اسے اپنے ساتھ اپنے تخت پر بٹھاؤں گا۔جس طرح میں غالب آکر اپنے باپ کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھ گیا"۔(مکاشفہ ۳:۲۱)۔

"پھر مَیں نے ایک فرشتہ کو آفتاب پر
کھڑے ہوئے دیکھا اور اُس نے بڑی
آواز سے چلا کر آسمان میں کے سب



ہرمجدون کی جنگ

اُڑنے والے پرندوں سے کہا آؤ۔
خُدا کی بڑی ضیافت میں شریک ہونے
کے لئے جمع ہو جاؤ۔ تاکہ تم بادشاہوں
کا گوشت اور فوجی سرداروں کا گوشت
اور زورآوروں کا گوشت اور گھوڑوں
اور اُن کے سواروں کا گوشت اور
سب آدمیوں کا گوشت کھاؤ۔ خواہ
آزاد ہوں خواہ غلام خواہ چھوٹے ہوں
خواہ بڑے۔ پھر مَیں نے حیوان اور
زمین کے بادشاہوں اور انکی فوجوں
کو اس کے گھوڑے کے سوار اور
اس کی فوج سے جنگ کرنے کے
لئے اکٹھے دیکھا۔" (مکاشفہ 14 :
۱۷ : 19)۔

یہ ہرمجدون کی جنگ کی طرف اشارہ ہے۔ جب وہ (مخالفِ مسیح اور اُس کے ساتھی) مسیح کو اُس کی قدرت کے جلال میں اور بھڑکتی ہوئی آگ میں انہیں ہلاک کرنے اور اپنی پھونک اور اپنی تجلی سے نیست کرنے کے لئے آتا ہُوا دیکھیں گے۔ (۲۔ تھسلنیکیوں ۱ : ۸، ۲ : ۸) کو دنیا کے بادشاہ اور فوجی سردار اور امیر اور مالدار اور زورآور چلا چلا کر پہاڑوں سے یہ کہیں گے "۔۔ ہم پہ گر پڑو اور ہمیں اُس کی نظر سے جو تخت پر بیٹھا ہُوا ہے اور برّہ کے غضب

سے چھپا لو۔ کیونکہ اُن کے غضب کا روزِ عظیم آ پہنچا۔ اب کون ٹھہر سکتا ہے۔ (مکاشفہ ۱۵: ۱۷) ۔اُن کے جنگی ہتھیار اِس قابل نہ ہوں گے کہ اُن کو بچا سکیں۔ اور دوسری طرف ہر ایک انسان کی تلوار اُس کے بھائی پر چلے گی"۔ (حزقی ایل ۲۸: ۲۱) خدا کی حضوری اِس قدر زیادہ اور زبردست ہو گی کہ وہ پریشانی اور گھبراہٹ میں ایک دوسرے کو ہی قتل کرنا شروع کر دیں گے۔ حیوانوں (مخالفِ مسیح اور جھوٹا نبی) کو بھی قید کر لیا جائے گا۔

یوحنا نے ایک فرشتہ کو آفتاب پر کھڑے ہوئے اور بڑی آواز میں چلا کر ہوا کے پرندوں سے یہ کہتے سنا کہ آؤ۔ خدا کی بڑی ضیافت میں شریک ہونے کے لئے جمع ہو جاؤ"، یہی رویا حزقی ایل نبی نے بھی دیکھی جس کو حزقی ۳۹: ۱۷-۲۰ میں قلم بند کیا گیا ہے۔ اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زمین کے جو باشندے مسلسل خدا کے اس انتباہ کی جو انہیں مصیبت کے دوران فرشتوں (مکاشفہ ۱۴: ۶-۱۱) - اور دو گواہوں سے ملا کوئی پرواہ نہ کریں گے اور بلا آخر نیست و نابود کر دیئے جائیں گے اور وہ ہزار سالہ بادشاہی میں بھی داخل نہ ہو جائیں گے۔

"اور وہ حیوان اور اس کے ساتھ وہ
جھوٹا نبی پکڑا گیا جس نے اس کے
سامنے ایسے نشان دِکھائے تھے
جن سے اُس نے حیوان کی چھاپ
لینے والوں اور اُس کے بُت کی

پرستش کرنے والوں کو گمراہ کیا تھا۔
وہ دونوں آگ کی اُس جھیل میں زندہ
ڈالے گئے جو گندھک سے جلتی ہے۔"
(مکاشفہ ۱۹:۲۰)

ایسا بڑی مصیبت کے خاتمہ پر ہرمجدون کی جنگ کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ حیوان (مخالفِ مسیح) اور جھوٹے نبی کو قوموں، اُمتوں اور اہلِ زبان پو صرف ساڑھے تین سال کے عرصہ تک کے لئے قدرت اور اختیار دیا گیا تھا۔ (مکاشفہ ۹:۱۳)۔ بڑی مصیبت کے پہلے حصہ کے خاتمہ سے خدا اُن پر اور قوموں پر سات سالوں کے اختتام تک اپنی سزائیں نازل کرتا رہتا ہے۔ مگر سات پر کے اختتام پر حیوان اور جھوٹا نبی جنہوں نے قوموں کو دھوکا دیا تھا۔ زندہ آگ کی اُس جھیل میں ڈال دیئے جائیں گے جو آگ سے جلتی



مخالفِ مسیح اور جھوٹا نبی آگ کی جھیل میں

ہے۔ اور اِن کی تقلید کرنے والی تمام اقوام نیست کر دی جائیں گی۔

'زندہ ڈالے جانا'

یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ جسمانی طور پر زندہ تھے۔ جب اُن کو آگ کی جھیل میں ڈالا گیا۔

"اور باقی اُس گھوڑے کے سوار کی
تلوار سے جو اُس کے مُنہ سے نکلتی تھی
قتل کئے گئے اور سب پرندے اُن
کے گوشت سے سیر ہو گئے۔"

جو کچھ بھی یسُوع نے کیا وہ اُس نے اپنے کلام کے وسیلہ سے کیا۔ اِسی لئے اُسے خدا کا کلام بھی کہا گیا ہے۔ (یُوحنا ۱:۱؛ مکاشفہ ۱۹: ۱۳)۔ اُس نے گناہگاروں کو بچایا، بیماروں کو شفا یاب کیا اور بُری رُوحوں سے لوگوں کو آزاد کیا۔ یہ سب کچھ بالکل اور صرف اُس نے اپنے کلام کے وسیلہ سے کیا۔ بالکل اسی طرح وہ قوموں کی عدالت بھی اپنے کلام ہی سے کرے گا۔ اِسی لئے وہ کہتا ہے۔

"جو مجھے نہیں مانتا اور میری باتوں
کو قبول نہیں کرتا۔ اُس کا ایک مجرم
ٹھہرانے والا ہے یعنی جو کلام مَیں
نے کیا ہے آخری دن وہ ہی اُسے
مجُرم ٹھہرائے گا۔" (یُوحنا ۱۲: ۴۸)۔

خدا ہماری مدد کرے کہ ہم اُس کے کلام کی تابعداری اور تقلید کریں۔ اُسے پیار کریں اور ایمانداری اور وفاداری سے آخر تک اُس کی خدمت کریں۔ تاکہ ہم اُس میں پائے جائیں اور ہزار سالہ بادشاہی میں اُس کے جلال، قدرت، اختیار اور حکومت میں حصّہ پائیں۔

بیسواں باب

عہدِ سعادت اور سفید تخت کی عدالت

تعارف

بیسویں باب کا موضوع عہدِ سعادت اور بڑا سفید تخت ہیں۔ جن واقعات کو یہاں بیان کیا گیا ہے وہ ہر مجدون کے فوراً بعد رُونما ہوں گے۔ یہ ہزار سال کے عرصہ پر محیط ہیں۔ جسے ہزار سالہ بادشاہی کہتے ہیں۔ عہدِ سعادت کے دوران بر زمین مسیح اور اُس کے مقدسین کی جائے عملداری ہوگی۔ اور اِس کے خاتمہ پر شیطان اور نجات یافتہ اور غیر نجات یافتہ کی آخری اور حتمی عدالت ہوگی۔ اِسے سفید تخت کی عدالت کہا جاتا ہے۔

"پھر مَیں نے ایک فرشتہ کو آسمان سے
اُترتے دیکھا۔ جس کے ہاتھ میں اتھاہ
گڑھے کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تھی۔
اُس نے اُس اژدہا یعنی پُرانے سانپ
کو جو ابلیس اور شیطان ہے پکڑ کر ہزار

برس کے لئے باندھا۔ اور اُسے اتھاہ
گڑھے میں ڈال کر بند کر دیا اور اُس پر مہر
کر دی تاکہ وہ ہزار برس کے پورے ہونے
تک قوموں کو پھر گمراہ نہ کرے۔ اِس کے
بعد ضرور ہے کہ تھوڑے عرصہ کے لئے
کھولا جائے۔"
(مکاشفہ ۲۰: ۱-۳)۔

'اُس نے اُس اژدہا یعنی پرانے سانپ کو.... باندھا'

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ شیطان کو باندھ کر ہزار برس کے لئے اتھاہ گڑھے میں پھینک دیا گیا ہے۔ ہمیں یہ بھی سمجھ آتی ہے کہ اِس عرصہ میں قومیں، زمین پر موجود ہوں گے۔ اور حکومتِ الف سعادت بھی اِسی زمین پر موجود ہوگی۔

شیطان اتنا زور آور نہیں جتنا کہ وہ دعویٰ کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ وہ 'اِس جہان کا خدا' (۲۔ کرنتھیوں ۴: ۴) یا دنیا کا سردار' (یوحنا ۱۴: ۳۰) ہے اور اِسی سبب سے لوگ اُس سے خوف کھاتے ہیں۔ تاہم، صرف ایک ہی فرشتہ اس کو باندھ کر اتھاہ گڑھے میں پھینک دیتا ہے۔ جہاں اُسے ہزار برس تک رہنا ہے جب تک ہم مسیح میں چھپے رہتے ہیں وہ ہم پر جو خدا کی بادشاہی میں ہیں غالب

نہیں آسکتا۔ کیونکہ خدمت گزار رُوحیں ہمیں گھیرے رہتی ہیں اور جب کبھی شیطان ہمیں دھمکاتا یا ہمارا مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا تو یہ روحیں ہمیں بچا لیتی ہیں۔ زبور ۹۱ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ خدا ہماری بابت اپنے فرشتگان کو حکم دیتا ہے کہ ہماری سب راہوں میں ہماری مدد اور حفاظت کریں۔ اِس سے بھی بڑھ کر ہمیں یہ اختیار بھی دیا گیا ہے کہ ہم خود بھی اس پر غالب آئیں۔ "تو شیر ببر اور افعی کو روندیگا۔ تو جوان شیر ببر اور اژدہا کو پامال کرے گا"۔... (زبور ۹۱: ۱۳)۔ یسوُع نے کہا "دیکھو میں نے تم کو اختیار دیا کہ سانپوں اور بچھوؤں کو کچلو اور دشمن کی ساری قدرت پر غالب آؤ اور تم کو ہرگز کسی چیز سے ضرر نہ پہنچے گا"۔ (لوقا ۱۰: ۱۹)۔ مرقس ۱۶: ۱۷ کے مطابق ہمیں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ہم یسوُع کے نام سے بدرُوحوں کو نکال دیں۔

اور اُسے اتھاہ گڑھے میں ڈال کر بند کر دیا۔

یونانی کے جس لفظ سے اُتھاہ گڑھے کی اصطلاح نکلی ہے وہ آبوسُوس ہے جس کا مطلب بہت گہرا گڑھا کے ہیں۔ یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ لفظ آبوسُوس صحیفہ جات میں خاص طور پر اس جگہ کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہُوا ہے جہاں بُری رُوحوں یا ارواح کو قید رکھا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل حوالہ جات سے ہم اس کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

۱۔ لوقا ۸:۳۱

جب یسوع نے اُن بُری رُوحوں کو جو خود کو لشکر (اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شیطان کی ایک بڑی فوج تھیں) کہتی تھیں۔ اتھاہ گڑھے میں جانے کا حکم دیا تو اُن نے اُس کی منت کی کہ وہ انہیں وہاں نہ بھیجے۔ (اتھاہ گڑھا۔ آلوسوس)

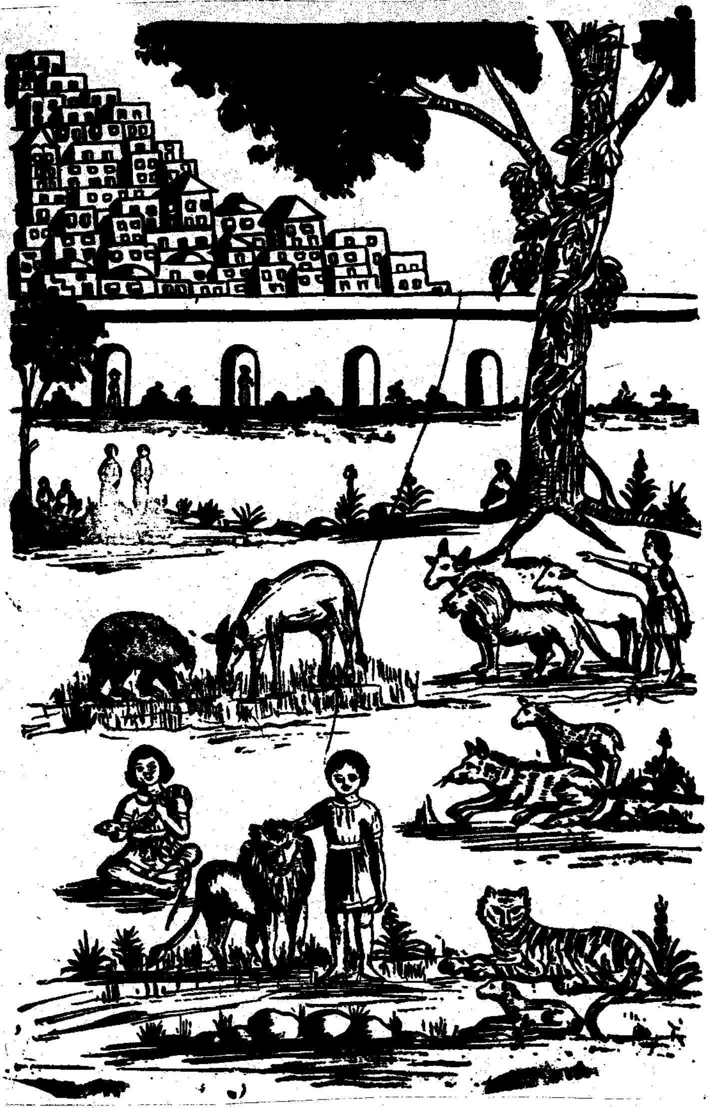
۲۔ مکاشفہ ۹:۱،۲

اِن آیات سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ جب اتھاہ گڑھے کو کھولا گیا اور یُوحنا نے ٹڈی نما بڑی رُوحوں کو اُس میں سے نکلتے ہوئے دیکھا تاکہ وہ اُن کو اذیت دیں۔ جن کے ماتھوں پر خُدا کی مہر نہیں تھی۔ اِن بُری رُوحوں کے بارے میں ہم پڑھتے ہیں کہ ان کے اوپر ایک بادشاہ تھا جو کہ اتھاہ گڑھے کا فرشتہ ہے اور عبرانی میں اس کا نام ابدون اور یونانی میں اپلیون ہے۔ اپلیون کا مطلب ہُلاک کرنے والا، کے ہیں۔

۳۔ مکاشفہ ۱۱:۷ اور ۱۷:۸

اِن آیات سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ ایک بُری روح اتھاہ گڑھے میں سے نکلتی ہے جس کو حیوان کہا گیا ہے۔ درحقیقت مخالفِ مسیح انسان ہی ہوگا۔ جس پر یہ رُوح قابض ہوگی۔

اِسی اتھاہ گڑھے میں شیطان کو ہرمجدون کی جنگ



عہدِ سعادت

کے بعد باندھ کر قید کر دیا جائے گا۔

(مکاشفہ ۲۰: ۱-۳)

یہ حوالہ جات اتھاہ گڑھے کو ایسی جگہ کے طور پر پیش کرتے ہیں جو کہ صرف گرائے ہوئے فرشتوں کو قید کرنے کی جگہ ہے۔ کلام ربانی میں ہم کہیں بھی نہیں پڑھتے کہ خدا کی کبھی بھی یہ مرضی رہی ہے کہ یہ گناہگار انسانوں کے لئے آخری جگہ ہے۔ وہ جگہ جہاں خدا عدالت کے بعد گناہگاروں اور مجرموں کو پھینکے گا اُسے 'آگ کی جھیل' کہا گیا ہے۔ (مکاشفہ ۲۰: ۱۵)

'تاکہ وہ..... قوموں کو پھر گمراہ نہ کرے'

شیطان کو اتھاہ گڑھے میں گرانے کا مقصد یہ ہے کہ اُس کی بنی نوع انسان تک رسائی نہ رہے تاکہ وہ انہیں دھوکا نہ دے سکے۔ اِس سے ان لوگوں کی روحانی حالت پر واضح روشنی پڑتی ہے جب شیطان اور اس کے فرشتوں کی رسائی ان لوگوں تک نہ رہے گی۔ تو پھر کوئی نہ ہوگا جو اُن کی گناہگار خصلت کو اُبھارے۔ اس لئے ان کے سامنے کسی طرح کی بھی آزمائش نہ ہوگی کہ وہ کسی طرح کے مثالی کردار کو حاصل کر لیں۔ جیسا کہ پاکیزہ کلیسیا بے شمار مشکلات میں سے گزر کر حاصل کر سکتی ہے (۱ پطرس ۱: ۷) ان کی گناہگار فطرت پھر کبھی سر نہ اٹھائے گی۔ بلکہ پژمردہ ہی ہو رہے گی۔ مگر کیونکہ اُن کی فطرت کبھی بھی دوسرے مقدسوں کی طرح کامل نہیں ہوتی اِس لئے ان میں سے بعض میں بغاوت کی خواہش پیدا ہو گی۔ بلکہ یہ مسیح

اور اس کے مُقدسوں کے اختیار کے خلاف بھی یہ خواہش کارفرما ہوگی۔ (حالانکہ یہ اختیار اُن کے پاس خدا کے کلام سے آیا ہے جس کی طرف لوہے کے عصا سے اُن پر حکومت کرنے سے اشارہ کیا گیا ہے) ۔ (مکاشفہ ۲: ۲۶، ۲۷؛ ۱۹: ۱۵) ۔ جو لوگ جانتے بوجھتے ہوئے بغاوت میں شامل ہوں گے یا دوسروں کو اس کی ترغیب دیں گے۔ انہیں جان سے مار ڈالا جائے گا۔ اِس سبب سے نبی کہتا ہے "پھر کبھی وہاں کوئی ایسا لڑکا نہ ہوگا جو کم عمر رہے اور نہ کوئی ایسا بوڑھا جو اپنی عمر پوری نہ کرے۔ کیونکہ لڑکا سو برس کا ہو کر مرے گا اور جو گنہگار سو برس کا ہو جائے ملعون ہوگا" (یسعیاہ ۶۵: ۲۰) ۔

"پھر میں نے تخت دیکھے۔ اور لوگ اُن پر بیٹھ گئے۔ اور عدالت اُن کے سپرد کی گئی اور ان کی رُوحوں کو بھی دیکھا۔ جن کے سر یسوعؔ کی گواہی دینے اور خدا کے کلام کے سبب سے کاٹے گئے تھے۔ اور جنہوں نے نہ اُس حیوان کی پرستش کی تھی۔ نہ اُس کے بت کی اور نہ اُس کی چھاپ اپنے ماتھے اور ہاتھوں پر لی تھی۔ وہ زندہ ہو کر ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے۔ اور

جب تک ہزار برس پورے نہ ہو لیے
باقی مردے زندہ نہ ہوئے۔ پہلی قیامت
یہی ہے۔ مبارک اور مقدس وہ ہے
جو پہلی قیامت میں شریک ہو۔ ایسوں
پر دوسری موت کا کچھ اختیار نہیں
بلکہ وہ خدا اور مسیح کے کاہن ہوں
گے اور اس کے ساتھ ہزار برس تک
بادشاہی کریں گے۔"

(مکاشفہ ۲۰: ۴-۶)۔

یہ آیات مسیح اور اس کے ساتھ شریک مقدسوں کی اس دنیا پر ہزار سالہ حکومت کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ پانچویں آیت کے اس بیان سے "جب تک یہ ہزار برس پورے نہ ہو لیے باقی مردے زندہ نہ ہوئے" ہم یہ اخذ کر سکتے ہیں کہ جن کا ذکر چھٹی آیت میں آیا ہے۔ صرف وہی پہلی قیامت میں زندہ کئے جائیں گے تاہم یہ سب ایک ہی دفعہ میں زندہ نہ کئے جائیں گے بلکہ مختلف گروہوں میں زندہ ہوں گے۔ جیسا کہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

(۱) جو تختوں پر بیٹھیں گے اور جن کو عدالت کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔ یہ مقدسین دل کی شریعت، موسوی شریعت اور فضل کے زمانہ (کلیسیا) کے پہلے پھل کہلاتے ہیں۔ فضل کے زمانہ کے پہلے پھل سات سالہ مصیبت کے آغاز سے پہلے اٹھا لیے جائیں گے۔ جبکہ دوسرے زمانوں کے مقدسین سات سالہ

مصیبت کے خاتمہ کے بعد جِلائے جائیں گے۔

۲- وہ جن کے سر مسیح کی گواہی کے سبب سے کاٹے گئے یہ وہ ہیں جن کا تعلق فضل کے زمانہ سے ہے۔ اور وہ جن کے سر خدا کے کلام کے باعث کاٹے گئے۔ ان کا تعلق شریعت کے زمانہ سے ہے۔

یہ گروہ خدا کے اس کلام کے باعث مارا گیا جو ان پر ظاہر کیا گیا تھا۔ یہ دونوں گروہ مصیبت کے خاتمہ پر دل کی شریعت اور موسوی شریعت کے مُقدسین کے ساتھ جلائے جائیں گے۔

۳- جنہوں نے حیوان کی چھاپ لینے سے انکار کیا۔ یہ مصیبت کے شہید ہیں۔ جو حیوان کی پرستش نہ کرنے اور چھاپ نہ لینے کے باعث مارے جائیں گے۔ یہ سات سالہ مصیبت کے درمیانی حصہ میں زندہ کئے جائیں گے۔

اِن تمام مقدسوں کو عہدِ سعادت میں تخت (عدالت کرنے کے لئے) دیئے جائیں گے (گو کہ یہ ممکن ہے کہ یہ گروہ کا اختیار ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

ہمیں اُس فرق کو جو خدا کے تخت' اور تختوں' میں ہے۔ قطعاً نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ خدا کا تخت آسمان میں خدا کے ابدی تخت کو دکھاتا ہے۔ جبکہ بہت سے تخت جن کا ذکر آیت چار میں کیا گیا ہے۔ ہزار سالہ بادشاہی میں تمام زمانوں کے مُقدسین کے ذاتی تخت ہوں گے۔ خدا کا تخت فقید المثال اور باقی تمام سے بلند تر ہے۔ کیونکہ یہ خدائے ثالوث اور مسیح کی دلہن کی فرودگاہ ہے۔ ایک تخت میں خدائے ثالوث اور مسیح کی دلہن شریک ہوں گے۔

اور تخت آسمان کا سب سے بلند مقام ہے۔ یہ تخت ہمارے لئے ہے جس کا تعلق فاتح کلیسیا سے ہے۔ اِس سبب سے پولوس ہمیں نصیحت کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"۔۔۔۔ عالم بالا کی چیزوں کی تلاش میں رہو
جہاں مسیح موجود ہے۔ اور خدا کی دہنی طرف
بیٹھا ہے" (کلسیوں ۳: ۱)۔

کیسی خوشنما نعمت عظمیٰ ہے! جس کی پیش کش مسیح غالب آنے والوں کو کرتا ہے۔ (مکاشفہ ۳: ۲۱)۔

'وہ زندہ ہو کر ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے'

'وہ زندہ ہو کر' اِس سے اِس حقیقت کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ انہیں مُردوں میں سے جلایا گیا ہے۔ ہم پہلے ہی جانتے ہیں کہ یہ جسمانی موت میں سے گزر چکے ہیں۔ کیونکہ یوحنا نے اِس آیت میں پہلے ہی بتا دیا ہے کہ اُن کے سر کاٹے گئے تھے۔ مزید ہم پانچویں آیت سے یہ اخذ کرتے ہیں کہ انہیں 'پہلی قیامت' میں شریک کیا گیا ہے اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تب تک وہ مُردہ تھے۔

اور جب تک ہزار برس پُورے نہ ہو لئے باقی مُردے زِندہ نہ ہوئے

باقی مُردے وہ ہیں جن کی طرف آیت ۱۲ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اِس کے علاوہ متی ۲۵: ۳۲ میں بھی ان کا ذکر ہے۔ یہاں یسُوع اِن کو بھیڑوں اور بکریوں کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ یہ نجات یافتہ اور غیر نجات یافتہ لوگ ہیں۔ یہ مُردوں میں سے ہزار سالہ بادشاہی کے بعد زندہ ہوں گے۔ (مکاشفہ ۲۰: ۱۱-۱۵)

جو لوگ پہلی قیامت میں شامل ہوں گے۔ انہیں مبارک اور مُقدس کہا گیا ہے کیونکہ دُوسری موت (آگ کی جھیل میں ڈالے جانے کی سزا) کا اُن پر کچھ اختیار نہیں۔ (مکاشفہ ۲۰: ۱۴-۱۵)

"اور جب ہزار برس پُورے ہو چکیں گے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا۔ اور ان قوموں کو جو زمین کی چاروں طرف ہوں گی یعنی جوج و ماجوج کو گمراہ کر کے لڑائی کے لئے جمع کرنے کو نکلے گا۔ ان کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہوگا۔ اور وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی۔ اور مقدسوں کی لشکرگاہ اور عزیز شہر کو چاروں طرف گھیر لیں گی۔ اور آسمان پر سے آگ نازل ہو کر انہیں کھا جائیں گی۔"

(مکاشفہ ۲۰: ۷-۹)

جب ہزار سالہ بادشاہی کا اختتام ہو گا تو شیطان کو اُسکی قید

سے (اتھاہ گڑھے سے) رہا کر دیا جائے گا۔ وہ خدا کے منصوبہ کو ناکام بنانے کی ایک آخری مگر ناکام کوشش کرے گا۔ وہ نکل کر قوموں کو ایک بار پھر دھوکا دے گا اور انہیں خدا کے خلاف اُکسائے گا اور اس کے لوگوں کے خلاف نہیں اُبھارے گا کہ وہ اُن کے خلاف جنگی حملہ کریں۔ وہ اپنی فوجوں کو اُن مُقدسوں (اسرائیلیوں) کے خیموں کی طرف روانہ کرے گا جو یروشلیم میں خداوند کی پرستش کرتے ہوں گے۔ وہ اِس عزیز شہر کو گھیر لیں گے مگر تب خدا بیچ میں آجائے گا۔ اور آسمان سے آگ نازل فرما کر اِن مخالف قوتوں کو جلا کر راکھ کر ڈالے گا۔ پس اِس طرح سے خدا اور شیطان کے درمیان آخری جنگ اپنے انجام کو پہنچتی ہے۔

جُوج و ماجوج - یہ جاننا بڑا ضروری ہے کہ جوج و ماجوج کا کیا مطلب ہے۔ ہم سب سے پہلے جوج کا ذکر حزقی ایل ۳۸ : ۲ میں پڑھتے ہیں۔ جہاں اِسے مسک اور توبل کے فرمانروا کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ یہ خطاب "فرمانروا" یہ ظاہر کرتا ہے کہ جُوج کو راہبر تھا۔

مُسک اور توبل، روسی سلطنت کی دو بڑی مشہور ریاستیں ہیں۔ ان کے موجودہ نام ماسکو (MOSCOW) اور توبلسک (Tobolsk) ہیں۔

ماجوج (جیسا کہ حزقی ایل ۳۲ : ۲ میں دیکھا ہے) سٹرانگ کنکارڈس اسں کی تشریح وحشی شمالی حظہ یا کنایۃً مسیحیوں کے خلاف تنظیم،

کے طور پر کرتا ہے۔ لہٰذا اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ماجوج، روس کے اُس علاقہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جس میں ماسکو اور تبولسک واقع ہیں۔ اور اِس سے یہ مطلب بھی نکالا جا سکتا ہے کہ پہاڑ پر رہنے والے لوگ مسیحیت کے خلاف ہیں۔ اس خیال کی حمایت اس کا فیلڈ[۲] نے بھی کی ہے۔ سو شیطان ایک روسی راہبر کے ذریعہ سے جوجوج کا نمائندہ ہوگا کام کرے گا۔ اور دنیا کے اِس حصّہ (روس) سے وہ یروشلیم کے خلاف اپنا آخری حملہ کرے گا۔ یہ دوسرا موقعہ ہوگا کہ روس کی فوجیں یروشلیم پر حملہ آور ہوں گی۔ حزقی ایل ۳۸: ۸-۱۳ کے مطابق روس بڑی مصیبت سے کچھ ہی پہلے اسرائیل پر حملہ کرے گا۔ مگر شکست کھا کر پسپا ہوگا۔ یہاں ہم مکاشفہ کے بیسویں باب میں دوسرے حملے کا ذکر پڑھتے ہیں جو ہزار سالہ بادشاہی کے خاتمہ پر ہوگا۔

"اور اُن کا گمراہ کرنے والا ابلیس آگ
اور گندھک کی اس جھیل میں ڈالا
جائے گا جہاں وہ حیوان اور جھوٹا نبی
بھی ہوگا اور وہ رات دن ابدلآباد
عذاب میں رہیں گے۔"
(مکاشفہ ۲۰: ۱۰)

اِبلیس آگ اور گندھک کی اُس جھیل میں ڈالا جائیگا۔

جوج ماجوج کی لڑائی کے بعد شیطان کی عدالت ہوگی - بالآخر شیطان کی ہار ہوگی اور اُسے آگ کی اُس جھیل میں ڈالا جائے گا جو گندھک سے جلتی ہے - مکاشفہ ۱۹: ۲۰ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ حیوان (مخالفِ مسیح) اور جھوٹا نبی آگ کی اِسی جھیل میں پہلے زندہ ڈالے جا چکے ہیں - اب شیطان بھی ان کے درمیان ہے - آگ کی یہ جھیل خدا کی طرف سے ان کے لئے بھی ہے جو نجات پائے بغیر مرتے ہیں - یوحنا عارف کہتا ہے "اور جس کسی کا نام کتابِ حیات میں لکھا ہُوا نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا"

پولوس ہمیں خبردار کرتا ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو جانچتے اور پرکھتے رہنا چاہیئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم عدالت کے سفید تخت کے سامنے مجرم ٹھہرائے جائیں - خدا کے کسی بھی فرزند پر سزا کا حکم نہیں کیونکہ ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے اور اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ مَوت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے تاہم کلامِ مقدس ہمیں پاکیزہ کلیسیا کے لئے ایک دوسرا عدالت کا تخت دکھاتا ہے اِسے مسیح کا تختِ عدالت کہا جاتا ہے (۲ کرنتھیوں ۵: ۱۰) اور یہی وہ جگہ ہے جہاں ہم اپنا اجر پانے کو کھڑے ہوں گے - اور ایسا کلیسیا کے سات سالہ مصیبت سے پہلے اٹھائے جانے پر ہوگا - ہمیں اِس لئے بلایا گیا ہے تاکہ ہم ہمیشہ واضح طور پر اس رویا کو اپنے سامنے رکھیں اور چاہے کیسی بھی حالت میں کیوں نہ ہوں مقبول ٹھہریں -

"پھر مَیں نے ایک بڑا سفید تخت اور
اُس کو جو اُس پر بیٹھا ہُوا تھا دیکھا جس

کے سامنے سے آسمان اور زمین بھاگ
گئے اور انہیں کہیں جگہ نہ ملی۔ پھر میں
نے چھوٹے بڑے سب مُردوں کو اُس
تخت کے سامنے کھڑے دیکھا۔ اور
کتابیں کھولی گئیں پھر ایک اور کتاب
کھولی گئی یعنی کتابِ حیات۔ اور جس
طرح ان کتابوں میں لکھا ہُوا تھا۔ اُن
کے اعمال کے مطابق مُردوں کا انصاف
کیا گیا" (مکاشفہ ۲۰: ۱۱-۱۲)

اب دو گروہوں کو زندہ کر کے خدا کے تخت کے سامنے پیش کیا گیا

۱- ہابل سے لے کر ہزار سالہ بادشاہی کے اختتام تک جتنے بھی زمانوں کے بچائے ہوئے تھے۔

۲- آدم کے وقت سے لے کر عہدِ سعادت کے خاتمہ تک کے وہ لوگ جو بچائے نہ گئے۔

اِن جانوں کو جوج و ماجوج کی جنگ کے بعد زندہ کیا جائے گا تاکہ خدا کے سفید تخت کے سامنے ان کی عدالت ہو۔ اسی کی طرف یسوع نے بھی اشارہ کیا ہے "جب ابنِ آدم اپنے جلال میں آئے گا۔ اور سب فرشتے اُس کے ساتھ آئیں گے تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔ اور سب قومیں اُس کے سامنے جمع کی جائیں گی۔ اور وہ ایک کو دوسرے سے جُدا کرے گا جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جُدا کرتا ہے اور بھیڑوں کو اپنے دہنے اور بکریوں کو اپنے بائیں کھڑا کریگا۔



سفید تخت کی عدالت

(مکاشفہ ۲۰: ۱۱-۱۵)

اُس وقت بادشاہ اپنی دہنی طرف والوں سے کہے گا۔ آؤ میرے باپ کے مُبارک لوگو جو بادشاہی بنایِ عالم سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے اُسے میراث میں لو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور یہ (بکریاں) ہمیشہ کی سزا پائیں گے (آگ کی جھیل میں)۔ (متی ۲۵ : ۳۱ - ۳۹ - ۴۶) -

'بھیڑ' نجات یافتہ اور 'بکری' غیر نجات یافتہ کو دکھاتی ہے۔ 'بھیڑیں' ابدیت میں آسمان کی بادشاہی کے اُس حصّہ میں رہیں گی۔ جو نئی زمین کہلاتی ہے۔ (مکاشفہ ۲۱ : ۲۴) جبکہ بکریاں، کو جیسا کہ ہم نے پڑھا کہ آگ کی جھیل میں ڈالا جائے گا۔ (مکاشفہ ۲۰ : ۴)

یُوحنا کتابِ حیات کو جس میں نجات یافتہ لوگوں کے نام لکھے ہیں دیکھتا ہے اور اس کے علاوہ وُہ کتابیں دیکھتا ہے جس میں غیر نجات یافتہ لوگوں کے نام لکھے ہوں گے۔ سب کا ان کتابوں کے مطابق حساب کیا جائے گا۔

"اور سمندر نے اپنے اندر کے مُردوں کو دے دیا اور مَوت اور عالمِ ارواح نے اپنے اندر کے مُردوں کو دے دیا۔ اور اُن میں سے ہر ایک کے اعمال کے موافق اُس کا انصاف کیا گیا۔ پھر مَوت اور عالمِ ارواح آگ کی جھیل میں ڈالے گئے۔ یہ آگ کی جھیل دوسری مَوت ہے۔ اور جس کسی کا نام کتابِ حیات میں لکھا ہوا نہ مِلا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا

گیا"۔ (مکاشفہ ۲۰: ۱۳-۱۵)

'اور سمندر نے اپنے اندر کے مُردوں کو دے دیا'

یہ مُردے غالباً وہ ہیں جن کی موت سمندر میں واقع ہوئی مگر اب اِن کے جسموں کو زندہ کیا گیا ہے۔ بنایِ عالم کے وقت سے کئی شہروں کے شہر سیلابوں سے غرق ہو گئے اور سمندر کی تہہ میں بیٹھ گئے۔ بڑی مصیبت کے دوران سمندری مخلوقات کا ایک تہائی حصّہ جس میں وہ انسان بھی شامل ہیں جو اُس وقت جہازوں میں ہوں گے۔ وہ سب نیست ہو جائیں گے۔ تمام ایسے انسان زندہ کئے جائیں گے تاکہ وہ خدا کے سفید تخت کی عدالت میں پیش کئے جائیں۔

کلامِ مقدس کے بعض معلموں کی یہ رائے ہے کہ یہاں جس 'سمندر' کا ذکر ہے وہ درحقیقت 'اتھاہ گڑھا' ہے مگر یونانی میں سمندر کے لئے جو لفظ اِس آیت میں استعمال ہُوا ہے وہ تھالاسا ہے جس کا کہ مطلب ہی سمندر، جھیل یا تالاب وغیرہ کے ہیں۔ جبکہ اتھاہ گڑھے کے لئے استعمال ہونے والا لفظ آبوسوس ہے جس کے معنی بہت گہرے گڑھا' کے ہیں۔ اِس سے بھی بڑھ کر یہ کہ لفظ اتھاہ گڑھا، بائبل میں سات مرتبہ آیا ہے مگر ہر دفعہ اِسے ایسی جگہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ جہاں گرائے گئے فرشتوں، مخالفِ مسیح کی رُوح اور اژدہا کو قید کیا جاتا ہے

مگر اس کے مرنے والوں کی رُوحوں سے کوئی تعلق نہیں (دیکھیں مکاشفہ ۹:۱۱؛ ۱۱:۷، ۱۷:۸، ۲۰:۱، ۲۰:۳)۔

اور موت اور عالمِ ارواح نے اپنے اندر کے مُردوں کو دے دیا۔

جب کوئی گناہگار مرتا ہے تو اُس کا جسم تو زمین میں دفنایا جاتا ہے جبکہ اُسی کی رُوح اُسی وقت عالمِ ارواح میں چلی جاتی ہے۔ ہم اُس امیر آدمی کی سزا کے بارے میں پڑھتے ہیں جو ارغوانی اور مہین کپڑے پہنتا اور ہر روز خوشی مناتا اور شان و شوکت سے رہتا تھا۔ مگر اُسی نے اپنی روح کی نجات کو نظر انداز کر دیا۔ جب وہ مرا تو بڑی شان و شوکت کے ساتھ اُسی کی تجہیز و تکفین کی گئی۔ مگر عالم ارواح کے درمیان عذاب میں مبتلا ہو کر اس نے اپنی آنکھیں اُٹھائیں (لوقا ۱۶: ۲۲-۲۳)۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں ایسے بدنصیب اشخاص کو اپنی عدالت کے اس دن تک رہنا ہے جب عالمِ ارواح اُنہیں خُدا کے تخت کے سامنے پیش کر دے گا تاکہ خدا اِن جانوں کے لئے اپنا آخری فیصلہ صادر کرے۔ 'موت' یہاں قبر کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں مرنے والے گناہگاروں کے جسم ہوتے ہیں۔

اِس قیامت کے دن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یسُوع نے کہا تھا۔ 'اِس سے تعجب نہ کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ جتنے قبروں میں ہیں۔ اُس کی آواز سن کر نکلیں گے۔ جنہوں نے نیکی کی ہے زندگی کی

قیامت کے واسطے۔ اور جنہوں نے بدی کی ہے سزا کی قیامت کے واسطے"۔ (یوحنا ۵: ۲۸، ۲۹)۔

"پھر موت اور عالم ارواح آگ کی جھیل میں ڈالے گئے یہ آگ کی جھیل دوسری موت ہے"

اِس آیت میں 'موت' گناہگاروں کے جسموں کو دکھاتی ہے جو مادی قبروں میں رکھے گئے تھے اور 'عالمِ ارواح' اِن گناہگاروں کی روحوں کو دکھاتا ہے جس میں اِن کو قید کیا گیا تھا۔ سو 'موت اور عالمِ ارواح' کے آگ کی جھیل میں ڈالے جانے کا یہ مطلب ہے کہ تمام گناہگاروں کو انکے جسموں اور روحوں سمیت ابدی سزا کے طور پر آگ کی جھیل میں پھینک دیا جائے گا۔ اسکو 'دُوسری موت'، کہا گیا ہے۔ کیونکہ جسموں کو زندہ کیا جائے گا کہ بڑے سفید تخت کے سامنے خدا کی عدالت میں حاضر ہوں۔ وہ جو اس لائق ٹھہرے کہ پہلی عدالت میں شامل ہوں اُن پر اس دوسری موت کا کوئی اختیار نہیں ہوگا۔

اکیسواں باب

نئی زمین نیا آسمان اور نیا یروشلیم

تعارف

یوحنا عارف ابدیت اور مقدسوں کی ابدی آرامگاہ کی رویا دیکھتا ہے۔ یہ جگہیں اُن لوگوں کی عارفانہ خصوصیات سے تعمیر ہوتی ہیں۔ جو اِن میں سکونت اختیار کریں گے۔ کیونکہ اِسے واضح طور پر مُقدس پولوس کے کرنتھیوں کے نام دوسرے خط میں دیکھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جب ہمارا خیمہ کا گھر جو زمین پر ہے گرایا جائے گا تو ہم کو خدا کی طرف سے آسمان پر ایک ایسی عمارت ملے گی جو ہاتھ کا بنا ہُوا گھر نہیں بلکہ ابدی ہے۔ چنانچہ ہم اِس میں کراہتے ہیں اور بڑی آرزو رکھتے ہیں کہ آسمانی گھر سے ملبّس (ہمارا آسمانی لباس) ہو جائیں (۲ کرنتھیوں ۵: ۱-۴؛ مکاشفہ ۱۹: ۸ میں ہم پڑھتے ہیں کہ دلہن کا لباس مقدسوں کی راستبازی ہے۔ اِسی طرح ابدی آرامگاہیں اُن مقدسوں کی راستبازی سے بھی تعمیر ہوتے ہیں۔ جن کی یہ میراث ہیں۔ ابدی آرامگاہ کے تین حصّے ہیں۔ نئی زمین، نیا آسمان

اور نیا یروشلیم۔

"پھر میں نے ایک نئے آسمان اور
نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان
اور پہلی زمین جاتی رہی تھی اور سمندر
بھی نہ رہا۔"

'پھر میں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا '

بعض یہ تعلیم دیتے ہیں کہ 'نئی زمین' یہی موجودہ زمین ہوگی جس کو مرمت یا درست کرکے اتنا اچھا بنا دیا جائے گا کہ یہ بالکل نئی لگے گی۔ اس کی توجیہ وہ یسعیاہ ۶۳: ۱۷-۲۲ سے نکالتے ہیں۔ تاہم جب ہم ان دونوں حوالہ جات کا موازنہ کرتے ہیں۔ تو مندرجہ ذیل فرق ابھر کر سامنے آتے ہیں۔ جب ہم اس باب میں نئی زمین کے خواص پر غور کرتے ہیں تو یہ بات بڑی وضاحت کے ساتھ سمجھ آتی ہے کہ یہ بالکل ایک نئی تخلیق ہوگی کیونکہ لکھا ہے۔ پہلی زمین جاتی رہی۔ دوم یہ کہ نئی زمین کو نئے یروشلیم کے ساتھ ملا کر پیش کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ عرض کرنا بالکل بجا ہے کہ نئی زمین بھی ابدی ہوگی۔ مزید براں، یہ روحانی تخلیق کا ایک حصہ ہے۔ کیونکہ مادی اور عارضی چیزیں سفید تخت کی عدالت کے بعد جاتی رہی ہیں۔ چونکہ نئی زمین روحانی تخلیق کا ایک حصہ ہے اس لیے لوگ اس میں نہ تو گھر تعمیر کریں گے اور نہ ہی تاکستان لگائیں

گے۔ (مکاشفہ ۲۱: ۴؛ ۲۲: ۳)۔

جب ہم یسعیاہ ۶۵: ۱۷-۲۲ کی نئی زمین دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ یہی زمین ہے جو کہ قدرتی قوانین کی غلام ہے۔ جس میں موسم اور نباتات موجود ہیں اور اس میں انسان اور جانور دونوں بستے ہیں۔ اس وقت یہ لعنت سے آزاد ہو جائے گی۔ کیونکہ شیطان ہزار برس کے لئے باندھا جائے گا۔ (مکاشفہ ۲۰: ۲) وہاں نہ تو بیماری ہوگی (یسعیاہ ۳۵: ۵، ۶؛ ۳۳: ۲۴)۔ اور نہ ہی ایسا لڑکا ہوگا جو کم عمر ہوگا (یسعیاہ ۶۵: ۲۲) جس شخص کی عمر سو سال کی ہوگی وہ بچہ شمار ہوگا۔ مگر اس زمین پر خودسر، ہٹیلے اور ضدی بھی موجود ہونگے جو ملعون ہوں گے (یسعیاہ ۶۵: ۲۰) لوگ اس زمین پر گھر بھی تعمیر کریں گے اور انگورستان بھی لگائیں گے۔ (یسعیاہ ۶۵: ۲۱، ۲۲)۔

یوحنا کہتا ہے کہ

پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی اور

سمندر بھی نہ رہا تھا۔

اِس حوالے سے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ تمام کائنات مسیح کی حضوری میں جو سفید تخت پر بیٹھے گا۔ غائب ہو جائے گی۔ پھر میں نے بڑا سفید تخت اور اُس کو جو اس پر بیٹھا ہُوا تھا دیکھا جسکے سامنے سے زمین و آسمان بھاگ گئے اور اُنہیں کہیں جگہ نہ ملی'

(مکاشفہ ۲۰: ۱۱) - مزید برآں زبور نویس کہتا ہے تو نے قدیم سے زمین کی بنیاد ڈالی - آسمان تیرے ہاتھ کی صنعت ہے - وہ نیست ہو جائیں گے پر تو باقی رہے گا - بلکہ وہ سب پوشاک کی مانند پرانے ہو جائیں گے - تو اُن کو لباس کی مانند بدلے گا اور وہ بدل جائیں گے - (زبور ۱۰۲ : ۲۵، ۲۶) یسعیاہ بھی یہی کہتا ہے اور پطرس بھی اِس کی تصدیق کرتے ہوئے دیکھتا ہے "لیکن خداوند کا دن چور کی طرح آ جائے گا - اُس دن آسمان بڑے شور و غل کے ساتھ برباد ہو جائیں گے - اور اجرام فلک حرارت کی شدت سے پگھل جائیں گے - اور زمین اور اُس پر کے کام جل جائیں گے" (۲ پطرس ۳ : ۱۰) - پس نئی زمین اور نیا یروشلیم جو موجودہ دنیا یا کائنات کے بالکل مفقود ہونے کے بعد تخلیق کئے جائیں گے - مقدسوں کی دائمی فرودگاہ ہوں گے -

"پھر مَیں نے شہر مقدس نئے یروشلیم کو
آسمان پر سے خدا کے پاس سے اُترتے
دیکھا اور وہ اُس دلہن کی مانند آراستہ
تھا جس نے اپنے شوہر کے لئے سنگار
کیا ہو" (مکاشفہ ۲۱ : ۲) -

بعض لوگوں کا یہ نظریہ ہے کہ آسمانی یروشلیم آسمان سے اُتار کر اُس مقام پر قائم کیا جائے گا - جہاں کہ موجودہ زمینی یروشلیم موجود ہے - مگر یہ بات دو وجوہات کی بنا پر ناقابل یقین ہے - جیسا کہ ہم پہلی آیت میں دیکھ چکے ہیں کہ موجودہ زمین یا کائنات سفید تخت کی عدالت کے سبب جاتی رہے گی -

دوم، اگر یہ فرض کر بھی لیا جائے کہ یہی زمین تب بھی موجود ہوگی تو پھر بھی زمینی یروشلیم جتنے رقبہ پر محیط ہے وہ آسمانی یروشلیم کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ یوحنا کہتا ہے کہ آسمانی یروشلیم جس کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی برابر تھی۔ جب اُس کو ناپا تو ہر ایک کی پیمائش ۱۲,۰۰۰ اگز نکلی۔ اُس کا یہ مطلب ہُوا کہ یہ اور کہا جا سکتا ہے کہ یہ ایک ایسا ضخیم مکعب ہے جس کی پیمائش ۲۰۰۰ کلومیٹر ضرب ۲۰۰۰ کلومیٹر ضرب ۲۰۰۰ کلومیٹر ہے۔ اس کی چھ اطراف میں سے صرف ایک کا ہی سطحی رقبہ ساڑھے لاکھ مربع کلومیٹر ہے۔ اِس وسیع و عریض رقبہ کا ہم اندازہ اس طرح کر سکتے ہیں کہ اِس میں موجود ۲۳۸ اسرائیل سما سکتے ہیں۔ اگر ۷۵ دفعہ سری لنکا کا رقبہ لیا جائے تو شاید وہ اُس کے برابر ہو۔ برطانیہ کے رقبہ سے یہ بتیس گنا سے بھی زیادہ ہے۔ فرانس کے رقبہ سے ۹ رقبات، انڈیا کے رقبہ سے ڈیڑھ رقبات اس میں سما سکتے ہیں۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے رقبہ کا یہ تقریباً نصف ہوگا۔ نئے یروشلیم کی صرف ایک طرف کا رقبہ ہی موجودہ یروشلیم کی ۱۹۶۷ء کی حدود سے ۷,۳۰۰۰ گناہ سے بھی زیادہ ہے۔

آسمان پر سے خُدا کے پاس سے اُترتے دیکھا

اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اِس سکونت گاہ کو آسمان میں تیار کیا گیا ہے۔ پولوس کہتا ہے کہ یہ آرامگاہ۔ (نیا یروشلیم) اُمید کی ہوئی چیز ہے جو ہمارے واسطے آسمان پر رکھی ہوئی ہے (کلسیوں ۱:۵) یہ ہمارے واسطے بہتر اور دائمی ملکیت ہے (عبرانیوں ۱۰:۳۴)۔

پطرس اس کی طرف اشارہ ایک غیر فانی اور بے داغ اور لازوال میراث کے طور پر کرتا ہے۔ (۱ پطرس ۱: ۴)۔

جب یسوع سب آسمانوں سے بھی اُوپر چڑھ گیا تو وہ جای مُقدس میں داخل ہو گیا اور تب سے وہ کلیسیا کے لئے خدمت یعنی شفاعت کر رہا ہے۔ ساتھ ہی وہ اپنے وعدہ کے مطابق مُقدسین کے لئے قیام گاہ بھی تیار کر رہا ہے۔ اُس نے کہا مَیں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں' (یُوحنا ۱۴: ۲، ۳)۔ یہ کام تمام آسمانوں سے اُوپر ہو رہا ہے۔

"پھر مَیں نے تخت میں سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے سُنا کہ دیکھ خُدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے۔ اور وہ اُن کے ساتھ سکونت کرے گا۔ اور وہ اُس کے لوگ ہوں گے۔ اور خدا آپ اُن کے ساتھ رہے گا۔ اور ان کا خدا ہو گا اور وہ اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پُونچھ دے گا۔ اُس کے بعد نہ موت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ و نالہ نہ درد پہلی چیزیں جاتی رہیں" (مکاشفہ ۲۱: ۳، ۴)۔

خُدا کا خیمہ

پولوس کہتا ہے کہ خیمۂ اجتماع، آسمانی خیمہ کا صرف نقشہ ہی ہے

جسے حقیقی خیمہ کہتے ہیں اور اِسے خداوند نے کھڑا کیا ہے (عبرانیوں ۸ : ۲) زمینی خیمۂ اجتماع کے تین حصّے تھے یعنی بیرونی صحن، پاک مقام اور الہام کا، یا پاک ترین مقام۔ یہ تینوں حصّے علی الترتیب نئی زمین نئے آسمان اور نئے یروشلیم کو دکھاتے ہیں۔ اِن تینوں حصّوں سے آسمانی خیمہ ترتیب پاتا ہے جسے خداوند نہ کہ انسان نے کھڑا کیا ہے۔ جی اُٹھنے کے بعد یسوع حقیقی خیمہ کے خادم کے طور پر تیسرے حصّہ یعنی جای مقدس میں داخل ہُوا۔ (عبرانیوں ۸ : ۲)۔ یہی مقام ہے جہاں اُسے ہمارے سردار کاہن کے طور پر کھلایا کے تخت کی دہنی طرف تخت نشین کیا گیا ہے (عبرانیوں ۸ : ۱)۔

نئی زمین اُن نجات یافتہ لوگوں کی جائے رہائش ہو گی جن کا نجات کے علاوہ رُوحانیت کا کوئی تجربہ نہ ہو جیسے کہ پانی کا بپتسمہ، رُوح کا بپتسمہ اور پاکیزگی وغیرہ (مکاشفہ ۲۱ : ۴) نیا آسمان دل کی شریعت کے مُقدسین، موسوی شریعت کے مُقدسین (مکاشفہ ۱۱ : ۱۲، ۱۹)۔ تمام زمانوں کے تمام شہید اور مصیبت کے زمانہ کے شہیدوں کی رہائش گاہ ہو گا۔ (مکاشفہ ۷ : ۱۴، ۱۵) غالب کلیسیا جو کہ مسیح کی دلہن ہے وہ نئے یروشلیم میں سکونت پذیر ہو گی اور یسوع اسی کو تیار کرنے کو گیا ہے (یوحنا ۱۴ : ۲)۔ یُوحنا عارف کہتا ہے کہ اُس نے وہاں کوئی دیکھا جا سکنے والا مُقدس نہ دیکھا۔

یہ تینوں حصّے مل کر خُدا کے خیمہ کو مرتب کرتے ہیں۔ وہ اُن کے ساتھ سکونت کرے گا اور اُن کا خُدا ہو گا۔ وہ اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ ڈالے گا۔ اور اُن کو آرام بخشے گا۔ اس کے بعد نہ موت

رہے گا نہ ماتم رہے گا نہ آہ و نالہ نہ درد کیونکہ پہلی چیزیں جاتی رہیں گی۔

اور بہت ایسی دل پذیر، فرح بخش اور نفیس و مرغوب ہے جو بے شان و گمان اور بے بیان ہے۔ پولوس کہتا ہے اس زمانہ کے دکھ درد اِس لائق نہیں کہ اُس جلال کے مقابل ہو سکیں جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے (رومیوں ۸:۱۸)۔

"اور جو تخت پر بیٹھا ہُوا تھا اُس نے کہا
دیکھ مَیں سب چیزوں کو نیا بنا دیتا ہوں۔
پھر اُس نے کہا لکھ لے کیونکہ یہ باتیں سچ اور
برحق ہیں۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا یہ باتیں
پوری ہو گئیں۔ مَیں الفا اور اومیگا یعنی
ابتدا اور انتہا ہُوں۔ مَیں پیاسے کو آبِ
حیات کے چشمہ سے مفت پلاؤں گا۔"

(مکاشفہ ۲۱: ۵، ۶)

"جو تخت پر بیٹھا ہُوا تھا"

یہ خدا باپ یا یسُوع از خود دونوں بھی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ دونوں الفا اور اومیگا، ابتدا اور انتہا ہیں۔ (مکاشفہ ۱: ۸، ۱۱؛ ۲۲: ۱۳)۔

"دیکھ مَیں سب چیزوں کو نیا بنا دیتا ہوں"۔

اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کیا کر رہا ہے اور وہ کیا کرنے والا

والا ہے ۔ وہ ہر چیز کو ابدیت کے لیئے نیا بنانا چاہتا ہے۔ وہ ابدیت کو ایک مختلف مادے سے خلق کرے گا جو اِس دنیا کا نہیں لیکن جب مسیح آئیندہ کی اچھی چیزوں کا سردار کاہن ہو کر آیا تو اُس بزرگ تر اور کامل تر خیمہ کی راہ سے جو ہاتھوں کا بنا ہُوا یعنی اِس دنیا کا نہیں' (عبرانیوں ۹: ۱۱) ۔

'یہ باتیں سچ اور برحق ہیں' ۔

خدا ابدیت کی سچائی اور مقدسین کی ابدی آرامگاہ کی توثیق اِن الفاظ سے کرتا ہے ۔ 'یہ باتیں سچ اور برحق ہیں' ۔ تاکہ ہمیں یہ یقین دہانی ہو جائے کہ ہماری تمام زمینی مشکلات بے فائدہ ہیں کیونکہ ہماری اُمید آسمانی چیزیں ہیں ۔ (کلسیوں ۱ : ۵) ۔

'پیاسے کو آبِ حیات کے چشمہ سے مُفت پلاؤنگا'

یسُوع نے سامری عورت سے کہا جو پانی مَیں اُسے دوں گا وہ اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا ۔ جو ہمیشہ کی زندگی کے لیئے جاری رہے گا ۔ (یُوحنا ۴ : ۱۴) یہ ابدی زندگی کی نعمت کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ ایک اور موقع پر یسُوع نے کہا ' اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آکر پیئے جو مجھ پر ایمان لائے گا ۔ اُس کے اندر سے جیسا کہ کتابِ مُقدس میں آیا ہے ۔ زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہوں گی ۔ وہ جو گہرے روحانی تجربات کے مشتاق ہوتے ہیں ان کو بائبل میں راستبازی کے بھوکے کہا گیا ہے (متی ۵ : ۶) ۔ وہ صرف اس چشمہ کے ہمیشہ

کی زندگی میں تبدیل ہونے پر ہی قانع یا مطمئن نہ ہوں گے بلکہ اُنہیں زندگی کے پانی کی ندیوں کی ضرورت ہے۔ جس سے وہ اور اُن سے ملنے والے لوگ تسکین پائیں گے۔ ایسا رُوح القدس کے بپتسمہ کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے۔ دنیاوی چیزیں اُن کو آسودہ نہ کریں گی۔ دوسری طرف جب بھی اُن کی تشنگی فرد نہ کی جائے گی۔ وہ بنجر زمین یا صحرا بن جائیں گی۔ یرمیاہ کہتا ہے کیونکہ میرے لوگوں نے دو بُرائیاں کیں۔ انہوں نے مجھ آبِ حیات کے چشمہ کو ترک کر دیا اور اپنے لئے حوض کھود دے ہیں۔ شکستہ حوض جن میں پانی نہیں ٹھہر سکتا' (یرمیاہ ۲: ۱۳) اِس سبب سے خداوند کہتا ہے کہ مَیں اُس کو جو پیاسا ہے آبِ حیات کے چشمہ سے پلاؤں گا۔ یہ چشمہ اُس بلور کی طرح چمکتے ہوئے آبِ حیات کے دریا میں سے نکلتا ہے جو خدا اور برّہ کے تخت سے نکلتا ہے۔ جو آسمان میں ہے۔ جن لوگوں نے اِن ابدی مقامات کو اپنا مسکن بنایا ہے وہ اُس دریا میں سے ہمیشہ مفت پیتے رہیں گے۔

یسُوع نے کہا اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آ کر پیئے۔ ہمیں اپنی اِس پیاس کو ایمان کے وسیلہ سے متحرک کرنا چاہیے اور زندگی کے پانی کی ندیوں میں سے پینے کے لئے اس کے پاس آنا چاہیئے۔ ایمان بغیر اعمال کے مُردہ ہے۔ ایمان کا یہ عمل ہمیں غالب زندگی تک پہنچاتا ہے۔

"جو غالب آئے وہی اِن چیزوں کا
وارث ہو گا۔ اور مَیں اُس کا خُدا

ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔

'جو غالب آئے'

جس طرح ہم ایمان سے نجات، رُوح القدس سے دوسری چیزوں کو حاصل کرتے ہیں اُسی طرح ہمیں ایمان کے وسیلہ سے غالب زندگی بھی حاصل کرنی چاہیئے۔ پُرانے عہدنامہ میں کالب نے لوگوں کو یہ کہا چلو ہم ایک دم جاکر اُس پر قبضہ کریں۔ ہم اِس قابل ہیں کہ اس پر تصرف کرلیں' (گنتی ۱۳: ۳۰)۔ ہمیں ایمان سے اِس وعدہ پر قابض ہوتا ہے اور ایمان کی اچھی کشتی سے اُس کو بحال رکھنا ہے۔

'اِن چیزوں[1] کا وارث ہوگا'

اِن چیزوں سے مُراد تینوں آسمانی سکونت گاہیں یعنی نئی زمین، نیا آسمان اور نیا یروشلیم ہیں۔

'میرا بیٹا'

کلامِ مقدس خدا کے بیٹوں کی مختلف منازل ومراحل دکھاتا ہے جب ہم نجات پاتے ہیں تو ہمیں یہ قدرت و اختیار دیا جاتا ہے کہ خدا کے بیٹے یا بچے بن جائیں (یوحنا ۱: ۱۲) جب ہم خود کو دنیا اور

---

(1) All Things.

اُس کی ناپاک چیزوں سے الگ کرتے ہیں تو ہم خدا کے لئے بن جاتے ہیں۔ (۲ کرنتھیوں ۶: ۱۷، ۱۸) ہم ایمان سے پانی کا بپتسمہ لینے سے خدا کے بیٹے بنتے ہیں (گلتیوں ۳: ۲۶، ۲۷) جب ہم روح القدس کو حاصل کرتے ہیں جو کہ پالک بنانے کی رُوح ہے، ہم خدا کے بیٹے ہو جاتے ہیں (گلتیوں ۴: ۵، ۶) - جب ہم رُوح کی ہدایت سے چلتے ہیں تو ہم خدا کے بیٹے بن جاتے ہیں (رومیوں ۸: ۱۴) - جب ہم پاکیزہ زندگی بغیر شکایت اور تکرار کے گذارتے ہیں تو ہم خدا کے بے عیب اور بے نقص فرزند بن جاتے ہیں۔ (فلپیوں ۲: ۱۴، ۱۵) جب ہم غالب و فاتح زندگی بسر کرتے اور خدا کی قدرت سے محفوظ رہتے ہیں تو بالآخر ہم اپنے بدنوں کی مخلصی کا تجربہ حاصل کریں گے اور خدا کے ان بیٹوں کی جلالی خودمختاری و آزادی میں داخل ہوں گے (رومیوں ۸: ۲۱) - جو تمام چیزوں کے وارث ہوں گے۔

"مگر بزدلوں اور بے ایمانوں اور
گھنونے لوگوں اور خونیوں اور حرامکاروں
اور جادوگروں اور بُت پرستوں اور
سب جھُوٹوں کا حصّہ آگ اور گندھک
سے جلنے والی جھیل میں ہوگا۔ یہ
دوسری موت ہے"
(مکاشفہ ۲۱: ۸) -

گناہگاروں کی عدالت کی جائے گی۔ اور اُن کو آگ کی جھیل میں پھینک دیا جائے گا۔ اس کو دوسری موت کہا گیا ہے۔ (دیکھیں

باب ۲۰: ۱۴)۔

"پھر اُن سات فرشتوں میں سے جن کے
پاس سات پیالے تھے اور وہ پچھلی
سات آفتوں سے بھرے ہوئے تھے
ایک نے آکر مجھ سے کہا اِدھر آ۔ میں
تجھے دلہن یعنی برّہ کی بیوی دکھاؤں۔ اور
وہ مجھے رُوح میں ایک بڑے اور اُونچے
پہاڑ پر لے گیا اور شہر مُقدس یروشلیم کو
آسمان پر سے خدا کے پاس سے اُترتے
دکھایا" (مکاشفہ ۲۱: ۹، ۱۰)

'بڑا اور اُونچا پہاڑ'

جب یسُوع نے کہا مَیں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں (یُوحنا ۲: ۱۴)۔ اُسے رُوح القدس مستعدی سے تمام آسمانوں سے اُوپر جانا تھا۔ جو جگہ یسُوع تیار کرنے کو گیا وہ نیا یروشلیم ہے۔ اُنہیں بھی جو اس کے وارث ہونے کے لئے بلائے گئے ہیں۔ روح القدس کے وسیلہ سے مستعد ہونا چاہیئے۔ کیونکہ صرف یہی انہیں اُس ابدی آرامگاہ میں پہنچا سکتا ہے۔ سو یُوحنا کو رُوح میں ایک بڑے اور اُونچے پہاڑ پر لے جایا گیا جو کہ علیحدگی یا پرہیز گاری اور دُعائیہ زندگی کی علامت ہے۔ جب کبھی خدا کو موسیٰ پر کچھ عیاں کرنا منظور ہوتا تو وہ اُسے کوہِ سینا کی چوٹی پر بُلاتا۔ اور آخر میں خدا نے اُسے پسگہ کی

چوٹی سے ملکِ موعودہ کا منظر دکھایا۔

یروشلیم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اترتے دکھایا

شہر کی وضع

جیسا کہ ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ راستبازوں کی ابدی رہائش گاہیں اُن لوگوں کی خدائی صفات سے خلق ہوتی ہیں جو اُس میں اقامت گزیں ہوں گے۔ نئے یروشلیم کو اسی دُلہن کے رُوپ میں دیکھا گیا جو اپنے شوہر کے لئے سنگار کئے ہوئے ہو۔ کیونکہ یہ اُن مقدسوں کی عارفانہ طبع سے خلق ہُوا ہے جو مسیح کی دلہن کہلاتے ہیں۔ یہ برّہ کی بیوی ہے جس نے خود کو اُس کی ابدی دلہن ہونے کے لئے تیار کیا ہے۔ (مکاشفہ ۱۹: ۷، ۸)۔

" اُس میں خدا کا جلال تھا اور اُس کی چمک نہایت قیمتی پتھر یعنی اُس یشب کی سی تھی جو بلور کی طرح شفاف ہو۔۔۔۔ اور اس شہر میں سورج یا چاند کی روشنی کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ خدا کے جلال نے اُسے روشن کر رکھا ہے اور برّہ اس کا چراغ ہے۔ اور قومیں اُس کی روشنی میں چلیں پھریں گی۔ اور زمین کے بادشاہ اپنی شان و

شوکت کا سامان اُس میں لائیں گے"

(مکاشفہ ۲۱: ۱۱، ۲۳، ۲۴)۔

ایسا کہا گیا ہے کہ خدا کے جلال نے اس شہر کو روشن کر رکھا تھا۔ یوحنا عارف خدا کے جلال کو سنگ یشب اور عقیق کی مانند دیکھتا ہے (مکاشفہ ۴: ۳) اور شہر شفاف شیشہ کی مانند تھا۔ (آیت ۱۸) اِس لئے خدا کا جلال اُس کے ذریعہ سے چمکتا تھا۔ اِس لئے شہر کی شبہاہت بھی شفاف سنگ یشب کی طرح تھی۔

پتھروں کی وضاحت کے لئے آیت ۱۹ اور ۲۰ کا مطالعہ کریں۔

مسیح جو کہ باپ کے جلال کا پرتو اور اُس کی ذات کا نقش ہے زمین پر دنیا کا نور بن کر آیا اور وہ لوگ جو تاریکی میں بیٹھے تھے انہوں نے بڑی روشنی چمکتی ہوئی دیکھی۔ اُس نے اپنے جلال کو اپنی زندگی اور خدمت سے درخشاں کیا اور جب[1] تفصیر الشکل پر اُس کا جلال حقیقتاً آشکار کیا گیا جس کے متعلق پطرس کہتا ہے کہ ہم نے گھڑی ہوئی کہانیوں کی پیروی نہیں کی تھی بلکہ خود اس کی عظمت کو دیکھا تھا۔ جب ہم اُس کے ساتھ مقدس پہاڑ پر تھے (۲ پطرس ۱: ۱۶، ۱۸)۔

یہ جلال اب کلیسیا کو خوشخبری کی منادی (جلالی خوشخبری) اور رُوح اُلقدُس کے بپتسمہ (جلال کی روح) کے ذریعہ سے دے دیا گیا ہے۔ اپنے شاگردوں کے لئے دعا کرتے ہوئے یسوع نے کہا اور

---

(1) Mount of Transfiguration

وہ جلال جو تُو نے مجھے دیا ہے۔ مَیں نے انہیں دیا ہے (یوحنا ۱۷: ۲۲)
یہ جلال ہمارے دلوں میں ایسے نور کی مانند چمکتا ہے جیسے خدا کے
جلال کی پہچان کا نور یسُوع مسیح کے چہرے سے جلوہ گر ہوتا ہے۔
ہمیں اس لئے بلایا گیا ہے تاکہ ہم اُس کجرو اور برگشتہ نسل کے درمیان
نُور کی مانند چمکیں گے۔ کلیسیا کو بھی پہاڑ پر بسائے گئے شہر سے
تشبیہ دی گئی ہے۔

ابدیت میں اُس جلال کی تابندگی دو وجوہات کی بنا پر دیکھی جا
سکے گی۔

(۱) خدا کا جلال شہر کو روشن کرے گا۔

(۲) شہر روشنی کو دوسرے حصّوں پر منعکس کرے گا جو کہ نیا آسمان
اور نئی زمین ہیں کیونکہ لکھا ہے کہ قومیں اس کی روشنی میں
چلیں پھریں گی۔

کلیسیا کو مقدس قوم کیا گیا ہے جس کو رُوح اُلقدُس کی بدولت
ایک بدن کہا گیا ہے۔ اور جنہوں نے تمام ذات پات، سماجی، تعلیمی
نسلی اور دوسرے تمام امتیازات پر غلبہ پایا ہے۔ تاہم نئی زمین پر
بسنے والوں کو ان کا کچھ تجربہ نہیں اس لئے انہیں قومیں، کہا
گیا ہے۔

زمین کے بادشاہ وہ ہوں گے جو نجات کی اُس سچائی کے
جو ان پر منکشف کی گئی وفادار رہے اور دوسروں کو بھی اس تجربہ
تک لانے کے لئے جانفشانی کی۔ شان و شوکت سے مُراد یہ ہے
کہ وہ تمام جلال اور عزّت مسیح کو دیں گے۔ کیونکہ ابدیت میں وہ ہی

قدرت اور دولت اور حکمت اور طاقت اور عزت اور تمجید اور حمد کے لائق ہوگا ۔ (مکاشفہ ۵ : ۱۲) ۔

" اور شہر ایسے خالص سونے کا تھا
جو شفاف شیشہ کی مانند ہو "
(مکاشفہ ۲۱ : ۱۸)

اِس سے مُراد مُقدسوں کی بے داغ اور شفاف زندگیاں ہیں جو اُنھوں نے یسُوع کی قربانی کے وسیلہ سے حاصل کی ہے اور ایسا ہی لکھا ہے کہ یسُوع نے خود کو کلیسیا کے لئے اس باعث دے دیا تاکہ وہ ایک ایسی جلال والی کلیسیا بنا کر اپنے پاس حاضر کرے جس کے بدن میں داغ یا جھُری یا کوئی اور ایسی چیز نہ ہو بلکہ پاک اور بے عیب ہو" (افسیوں ۵ : ۲۷) ۔ جب ہم میں کسی بھی طرح کا داغ یا گناہ ہوگا تو ہم میں خدا کا جلال چمک نہ سکے گا ۔ پولوس رُسول کہتا ہے صاف دل رہو اور ٹھوکر نہ کھاؤ اور راستبازی کے پھل سے جو یسوع مسیح کے سبب سے ہے بھرے رہو تاکہ خدا کا جلال ظاہر ہو اور اس کی ستائش کی جائے" (فلپیوں ۱ : ۱۰ ، ۱۱) ۔

الباد ثلاثہ

" اور وہ شہر چوکور واقع ہوُا تھا ۔ اور
اس کی لمبائی چوڑائی کے برابر تھی اُس
نے شہر کو اُس گز سے ناپا تو بارہ ہزار
فرلانگ نکلا ۔ اُس کی لمبائی اور چوڑائی

اور اُونچائی برابر تھی۔

اُس کی لمبائی اور چوڑائی اور اُونچائی برابر تھی

یہ آیت ہمیں قدوس القدوس یا پاک ترین مقام سلیمان کی ہیکل اور زر بابل کی ہیکل کی یاد دلاتی ہے جو مربع تھیں۔ (۱ سلاطین ۶: ۲۰) اس نئے پاک ترین مقام نئے یروشلیم کا جو کے اصل ہے اس کا نمونہ ہے۔ نئے عہد نامہ کی کاملیت یسوع کی کاملیت کی مانند ہے۔ (افسیوں ۴: ۱۳) ۔ یہ کاملیت چہار گانہ یا چہار پہلو ہے (دیکھیں مکاشفہ ۴: ۷)۔

خُدا کی اِن چاروں خصوصیات جو کہ ایمان، محبت، پاکیزگی اور خدا کی مرضی (تابعداری) ہیں ہمیں تابیدگی حاصل کرنے کے لئے ہمیں ہر طرح کی بدخواہی اور سارے فریب اور ریاکاری اور حسد اور ہر طرح کی بدگوئی کو دُور کرنا چاہیئے (اِن سے ہماری رُوحانی ترقی رُک جاتی ہے) ۔ اور نوزاد بچوں کی مانند خالص رُوحانی دودھ کے مشتاق رہنا چاہیئے تاکہ ہم اُس میں پرورش پائیں ۔ ہمیں کلام کا مُطالعہ مسیح کی تعلیمات کے طور پر کرنا چاہیئے اور اُس کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہیئے ۔ کچھ خدا کے کلام سے مستفید یا لطف اندوز تو ہوتے ہیں ۔ مگر اس میں عمل کرنے میں ناکام رہتے ہیں ۔ کیونکہ انہیں اپنی تقدیس کرنی اور دُکھ اُٹھانے پڑتے ہیں ۔ اِس لئے وہ کبھی بھی کامل نہیں ہو پاتے ۔ اور وہ پرورش بھی نہیں پاتے ۔ اِن کے متعلق پولوس رسول کہتا ہے "وقت کے خیال سے تو تمہیں اُستاد ہونا چاہیئے

تھا مگر اب اِس بات کی حاجت ہے کہ کوئی شخص خدا کے کلام کے ابتدائی اصول تمہیں پھر سکھائے اور سخت غذا کی جگہ تمہیں دودھ پینے کی حاجت پڑ گئی۔ کیونکہ دودھ پیتے ہوئے کو راستبازی کے کلام کا تجربہ نہیں ہوتا۔ اِس لئے کہ وہ بچہ ہے اور سخت غذا پوری عمر والوں کے لئے ہوتی ہے۔ جن کے حواس کام کرتے کرتے نیک و بد میں امتیاز کرنے کے لئے تیز ہو گئے ہوں (عبرانیوں ۵: ۱۲-۱۴)

بارہ[۱۲] ہزار فرلانگ

دیکھیں آیت ۷

سڑک

"اور شہر کی سڑک شفاف شیشہ
کی مانند خالص سونے کی تھی۔"
(مکاشفہ ۲۱: ۲۱)۔

'خالص سونا'

مُقدسین کے ایمان کو دکھاتا ہے۔ جنہوں نے ایمان کی اچھی کُشتی لڑی اور اپنے ایمان کو آزمائش سے آگ میں تپائے ہوئے سونے کی مانند بیش قیمت بنایا۔ (۱ پطرس ۱: ۷) شفاف شیشہ کی مانند خالص ہونا بے ریا ایمان کو دکھاتا ہے (۱ تیمتھیس ۱: ۵)۔

ہم نے دیکھا ہے کہ تمام شہر مقدسوں کی راستبازی اور طبع

الٰہی سے بنا ہے۔ سڑک ایسے مُقدسوں کو دکھاتی ہے جن کی زمین پر زندگیاں دوسرے کے لئے مشعلِ راہ تھیں۔

شہرِ پناہ

"..... اور اس کی شہرِ پناہ بڑی اور بلند تھی۔"

یعسیاہ ۲۶ : ۱ میں ہم پڑھتے ہیں ہمارا ایک محکم شہر ہے جس کی فصیل اور پشتوں کی جگہ وہ نجات ہی کو مقرر کرے گا۔ اِس لئے بڑی اور بلند شہر پناہ اُن مقدسوں کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ جنھوں نے اس بڑی نجات کے لئے جدوجہد کی۔ جس میں پولوس کے مطابق کمال پاکیزگی اور غالب زندگی شامل ہیں (عبرانیوں ۴ : ۲) وہ اس کے لئے علیحدگی کی زندگی (۲ کرنتھیوں ۶ : ۱۷) اور دعا سے جدوجہد کرتے ہیں (یعسیاہ ۶۲ : ۶)۔

پولوس کہتا ہے کہ ہم اس اتنی بڑی نجات سے غافل رہ کر کیونکر بچ سکتے ہیں۔ جو ہماری رسائی نئے یروشلیم شہر تک کراتی ہے۔ جہاں ہم جلال کے بیٹے یا مسیح کی دلہن کے طور پر رہیں گے اور اُس کے ساتھ حکومت کریں گے۔ اِس بڑی نجات کو پانے کے بعد اگر ہم اِس جلالی خوشخبری کے لئے سعی نہ کریں تو ہم نہ صرف برگشتہ ہو جائیں گے بلکہ خدا کی عدالت کے خطرہ سے دوچار ہوں گے۔ جب ہم اُن جلالی سچائیوں سے مُنہ موڑنا شروع کرتے ہیں جو ہم تک پہنچائی گئی ہیں تو ہم اسے عظیم شہر کی طرح ہوتے ہیں جس

کی کوئی فصیل نہ ہو بے انضباط یا بے ترتیب ایماندار کو بے فصیل اور مسمار شہر سے تشبیہ دی گئی ہے (امثال ۲۵ : ۲۸) جتنا ہم ترقی کرتے ہیں اتنا ہی ہمیں مستعد اور محنتی ہونا چاہیئے تاکہ اُس سچائی کو محفوظ رکھیں جسے خدا نے ہم پر ظاہر کیا ہے اِسی لئے پولوس ہمیں خبردار کرتے ہوئے کہتا ہے "جن لوگوں کے دل ایک بار روشن ہو گئے۔ اور وہ آسمانی بخشش کا مزہ چکھ چکے اور رُوح اُلقدس میں شریک ہو گئے اور خدا کے عمدہ کلام اور آئندہ جہان کی قوتوں کا ذائقہ لے چکے۔ اگر وہ برگشتہ ہو جائیں تو اُنہیں توبہ کے لئے پھر نیا بنانا ناممکن ہے۔ اس لئے کہ وہ خدا کے بیٹے کو اپنی طرف سے دوبارہ مصلوب کر کے علانیہ ذلیل کرتے ہیں" (عبرانیوں ۶ : ۴-۶)۔

"اور اُس نے اُس کی شہرپناہ کو آدمی
کی یعنی فرشتہ کی پیمائش کے مطابق
ناپا تو ایک سو چوالیس ہاتھ نکلی"۔
(مکاشفہ ۲۱ : ۱۷)

اِس دیوار کی بلندی کی یہ پیمائش نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اِس قدر بلند و بالا شہر (۱۲۰۰۰ فرلانگ اُونچا) کے لئے ۱۴۴ ہاتھ اونچی دیوار قطعی ناکافی ہے۔ لہٰذا یہ پیمائش لازماً اس کی چوڑائی یا دبیز ہونے کو ظاہر کرتی ہے۔

دیوار کا دبیز ہونا اُس کی قوت کا اظہار ہے۔ جو مُقدسین تمام علم رکھتے ہوئے اور تمام بھیدوں کو جاننے کے باوجود اس بڑی

نجات کو پانے کی جستجو یا جدوجہد کرتے ہیں۔ انہیں اپنے باطن میں بہت
مضبوط ہونا چاہیئے تاکہ آزمائش کی گھڑی میں وہ ایمان کی اچھی کُشتی
لڑ سکیں۔ حتیٰ کہ اپنی جان دینے کو بھی تیار ہوں۔ اور شہید گواہ ٹھہریں۔
(اعمال ۲۰: ۲۳، ۲۴)۔ اگر وہ جڑ نہ پکڑیں۔ اور تعمیر نہ ہوں اور ایمان
میں مضبوط نہ ہوں (کلسیوں ۲: ۷) تو وہ گر جائیں گے۔ اور انہیں
خارج یا ردّ کر دیا جائے گا۔ اِسی لئے پولوس کہتا ہے "مَیں اپنے بدن
کو مارتا کوٹتا اور اُسے قابو میں رکھتا ہوں ایسا نہ ہو کہ اوروں میں
منادی کر کے اب نامقبول ٹھہروں" (۱ کرنتھیوں ۹: ۲۷، ۱۳: ۱-۳)۔

دروازے

"اِس کے بارہ دروازے اور دروازوں
پر بارہ فرشتے تھے اور اُن پر بنی اسرائیل
کے بارہ قبیلوں کے نام لکھے ہوئے تھے۔
تین دروازے مشرق کی طرف تھے تین
دروازے شمال کی طرف تین دروازے
جنوب کی طرف اور تین دروازے
مغرب کی طرف۔ اور بارہ دروازے
بارہ موتیوں کے تھے۔ ہر دروازہ
ایک موتی کا تھا۔
(مکاشفہ ۲۱: ۱۲، ۳: ۲۱)

دروازے خدا کی راستبازی کو ظاہر کرتے ہیں۔ جیسا کہ زبور

نولیس کہتا ہے صداقت کے پھاٹکوں کو میرے لئے کھول دو۔ مَیں اُن سے داخل ہو کر خداوند کا شکر کروں گا۔ خداوند کا پھاٹک یہی ہے۔ صادق اِس سے داخل ہوں گے۔ (زبور ۱۱۸: ۱۸-۲۰) بارہ دروازے بارہ موتیوں کے بنے ہوئے تھے۔ متی ۱۳: ۴۶ میں ہم ایک بیش قیمت موتی کے تعلق سے پڑھتے ہیں جو مسیح کی نشاندھی کرتا ہے۔ مسیح نے خود کہا کہ مَیں دروازہ ہوں۔ دروازہ مَیں ہوں۔ اگر کوئی مجھ سے داخل ہو تو نجات پائے گا اور اندر باہر آیا جایا کرے گا اور چارا پائے گا۔ (یوحنا ۱۰: ۹)۔ چنانچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ دروازے مسیح کے ذریعہ سے خدا کی راستبازی کو ظاہر کرتے ہیں۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جو گناہ سے واقف نہ تھا اسی کو اس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں (۲ کرنتھیوں ۵: ۲۱)۔ پولوس اِس راستبازی کو راستبازی کی بخشش کہتا ہے (رومیوں ۵: ۱۷) بلاشک یہ ایک بخشش ہے ہے تاہم ہمیں ایک تکلیف دہ مرحلے سے گزرنا ہے اور اپنی ذاتی راستبازی کے کاموں کو نیچا دکھایا ہے تاکہ ہم مسیح کی راستبازی میں اُس کے شریک بن سکیں۔ اِس سے پہلے کہ موتی سیپ یا کسورے میں مکمل طور پر ہے۔ سیپی کو مرنا پڑتا ہے۔ اِسی طرح ایمان کے وسیلہ مسیح کی راستبازی کو پانے کے لئے ہمیں اپنی ذاتی راستبازی میں مرنا پڑتا ہے۔ پولوس نے کہا مَیں نے سب چیزوں کا نقصان

1- oyster

اٹھایا اور اُن کو کوڑا سمجھتا ہوں تاکہ مسیح کو حاصِل کروں اور اُس میں پایا جاؤں - نہ اپنی اُس راستبازی کے ساتھ جو شریعت کی طرف سے ہے - بلکہ اُس راستبازی کے ساتھ جو مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے ہے اور خدا کی طرف سے ایمان پر ملتی ہے - (فلپیوں ٣: ٨، ٩) -

ہم دیکھتے ہیں کہ دروازے بارہ ہیں اور چار اطراف میں سے ہر طرف تین ہیں - بارہ شاگردوں تین تثلیث اور چار دنیا کے چاروں کونوں کو ظاہر کرتا ہے - اِس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ یہ دروازے خدا کی راستبازی کو ظاہر کرتے ہیں اور یہ انہیں حاصل ہوتی ہے جو مسیح کی خوشخبری پر عمل کرتے ہیں - جو رسولوں کو خدائے ثالوث نے دی - یسُوع نے شاگردوں کو حکم دیا کہ وہ اِس خوشخبری کی منادی تمام دنیا کی اقوام میں کریں - اور ایک مقدس قوم کو اکٹھا کریں جن کے پاس خدا کی راستبازی ہو (متی ٢٨: ١٩، ٢٠، مکاشفہ ٢٢: ١٤، کلسیوں ١: ٢٣؛ اعمال ١: ٨) -

١٢ بارہ فرشتے اور بنی اسرائیل کے بارہ ١٢ قبیلے

فرشتے اور بنی اسرائیل کے قبیلے جو عہدِ عتیق کے مقدسین کی طرف اشارہ کرتے ہیں - دو گروہ ہیں جو عہدِ جدید کے مقدسین کی خدمت کرتے ہیں - فرشتے خدمتگزاروں کے طور پر (عبرانیوں ١: ١٤) - اور عہدِ عتیق کے مقدسین عکس یا پرتو کے طور پر (١ پطرس عبرانیوں ١١: ١٠) میں ہم دیکھتے ہیں کہ ابرہام کو نئے یروشلیم کی رویا

دکھائی گئی کیونکہ لکھا ہے کہ وہ اُس پائیدار شہر کا اُمیدوار تھا جس کا معمار اور بنانے والا خدا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔خدا اُن سے یعنی اُن کا خُدا کہلانے سے شرمایا نہیں چنانچہ اس نے اُن کے لئے ایک شہر تیار کیا' (عبرانیوں ۱۱:۱۶) یہ شہر جو اُن کے (عہدِ عتیق کے مقدسین) لئے تیار کیا گیا۔ اُس پائیدار شہر سے مختلف ہے جس کا آیت ۱۰ میں ہے جو خاص طور پر نئے عہدنامہ کے مقدسین کے لئے ہے۔ اِس رویا کو سامنے رکھتے ہوئے وہ زمین پر پردیسی اور مسافر کی طرح رہا (عبرانیوں ۱۱:۱۳) تاہم ابراہام کی اولاد اپنی برگشتگی کی بدولت اِس میراث کو نہیں پا سکتی۔ پولوس رسول کہتا ہے۔ اسرائیل جس چیز کی تلاش کرتا ہے وہ اس کو نہ ملی مگر برگزیدوں (اسرائیلی جو مسیحی ہو گئے) کو ملی اور باقی سخت کئے گئے (رومیوں ۱۱:۷) پرانے عہدنامہ کے مقدسین کی دروازے تک رسائی ہے۔ فرشتے جو نجات کی میراث پانے والوں کے لئے خدمت گزار رُوحیں ہیں اور اِسی وجہ سے اُن کی رسائی بھی صرف دروازوں تک ہے (دیکھیں مکاشفہ ۵:۱۱-۱۴)۔

بارہ مسیح کے شاگردوں کا عدد ہے اور مسیح کی تعلیمیں بھی انہیں ہی دی گئیں ہیں۔ یسوع نے شاگردوں سے کہا تم کو آسمان کی بادشاہی کے بھیدوں کی سمجھ دی گئی ہے۔ (متی ۱۳:۱۱) اور اُس نے مزید کہا کیونکہ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستبازوں کو آرزو تھی کہ جو کچھ تم دیکھتے ہو دیکھیں مگر نہ دیکھا اور جو باتیں تم سنتے ہو سنیں مگر نہ سنیں (متی ۱۳:۱۷) اِن حوالہ جات

سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ مسیح کے بھید کا الہام عہدِ عتیق کے مقدسین کو نہیں دیا گیا تھا بلکہ پاک اور مخصوص کیئے گئے شاگردوں کو۔ صرف وہی جو مسیح کی تعلیم پر جس کی منادی اس کے شاگرد کرتے ہیں پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ شہر کے دروازوں سے داخل ہو سکیں گے۔

"اور اُس کے دروازے دن کو ہرگز بند نہ ہوں گے (اور رات وہاں نہ ہوگی)۔ اور لوگ قوموں کی شان و شوکت اور عزت کا سامان اُس میں لائیں گے۔"
(مکاشفہ ۲۱: ۲۵-۲۶)۔

"اُس کے دروازے..... ہرگز بند نہ ہونگے"

اِس کی دو وجوہات ہیں۔

۱۔ خدا نے یروشلیم میں اُن مقدسین کے ساتھ رہتا ہے جو خدا کے جلال اور کمال راستبازی سے ملبّس ہیں اور اس نور میں رہتا ہے جس تک کسی کی رسائی ممکن نہیں۔ لہٰذا جو بُرے کام کرتے یا ناپاک ہیں اُنہیں باہر رکھنے کے لئے دروازے بند کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ (مکاشفہ ۲۱: ۲۷؛ ۱ تیمتھیس ۶: ۱۶)۔

۲۔ دروازے اس لئے بند نہ ہوں گے تاکہ زمین کے بادشاہ اپنی دولت اور عزّت اِس میں لائیں۔ (یسعیاہ ۶۰: ۱۱)۔

"اور جو مجھ سے کہہ رہا تھا اُس کے پاس

شہر اور اُس کے دروازوں اور اس کی
شہر پناہ کے ناپنے کے لئے ایک پیمائش
کا آلہ یعنی سونے کا گز تھا۔"
(مکاشفہ ۲۱: ۱۵)

شہر دروازے اور شہر پناہ سب خدا کے معیار کے مطابق تھے۔ اِس سے ہمیں یاد آتا ہے کہ جب خدا نے موسیٰ کو خیمۂ اجتماع بنانے کا حکم دیا تو اُس کو ہدایت کی کہ جیسا مسکن اور سامان میں تجھے دکھاؤں بالکل اس کے مطابق بنانا (خروج ۲۵: ۹)۔ اِسی طرح خدا چاہتا ہے کہ ہماری زندگی ایسی ہو جیسا مسیح نے ہمیں نمونہ دیا ہے۔ پولوس مکمل طور پر اِس بات کے حق میں تھا۔ اسی لئے وہ کہتا ہے "لیکن مجھ پر رحم اِس لئے ہُوا کہ یسُوع مسیح مجھ بڑے گنہگار میں اپنا کمال تحمل ظاہر کرے تاکہ جو لوگ ہمیشہ کی زندگی کے لئے اُس پر ایمان لائیں گے۔ اُن کے لئے مَیں نمونہ بنوں" (۱ تیمتھیس ۱: ۱۶)۔

ہمیں نصیحت کی گئی ہے کہ انفرادی اور اجتماعی دونوں طرح بڑھیں۔ "جس سے سارا بدن ہر ایک جوڑ کی مدد سے پیوستہ ہو کر اور گٹھ کر اُس تاثیر کے مُوافق جو بقدر ہر حصّہ ہوتی ہے اور اپنے آپ کو بڑھاتا ہے تاکہ محبت میں اپنی ترقی کرتا جائے۔ (افسیوں ۴: ۱۶) اِس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ خدا کے منصُوبہ میں ساری کلیسیا شامل ہے اسی لئے کلیسیا کا ہر انفرادی رکن بھی خدا کے منصوبہ میں شامل ہے لہٰذا ہمیں لازماً اُس کے معیار تک پہنچنا چاہیئے۔ ہم مزید پڑھتے ہیں۔ "کیونکہ ہم اسی کی کاریگری ہیں اور مسیح یسُوع میں اُن نیک اعمال

کے واسطے مخلوق ہوئے جن کو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لئے تیار کیا تھا، (افسیوں ۲: ۱۰) نئے یروشلیم کی تعمیر کے اس عظیم کام کے اختتام پر خدا کی حضوری میں بہت بڑی خوشی ہو گی اور ہم اُس کے فضل اور جلال کی ستائش کریں گے (افسیوں ۱: ۶)۔

بُنیاد

"اور اُس شہر کی شہرپناہ کی بارہ بنیادیں
تھیں اور اُن پر برّہ کے بارہ رُسولوں کے
بارہ نام لکھے تھے۔ (مکاشفہ ۲۱: ۱۴)۔

بنیادوں پر بارہ رسولوں کے نام لکھے تھے۔ افسیوں ۲: ۲۰ میں ہم پڑھتے ہیں کہ ہم رسولوں کی بنیاد پر تعمیر کیے گئے ہیں اور مسیح خود کونے کے سرے کا پتھر ہے۔ بنیاد کی ضرورت اِس لئے پڑتی ہے۔

۱۔ تاکہ وہ تمام عمارت کا وزن برداشت کرے۔

۲۔ عمارت کے استحکام کے لئے رُوحانی طور پر مسیح اور شاگرد ہی کلیسیا کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

جیسا کہ پولوس رسول کہتا ہے سب کلیسیاؤں کی فکر مجھے ہر روز آ دباتی ہے (۲ کرنتھیوں ۱۱: ۲۸) مزید آزمائش کے وقت جنہوں نے اپنی زندگیاں مسیح کی تعلیم کے بموجب تعمیر کی ہیں اور شاگرد مینہ اور طوفان کا مقابلہ کریں گے کیونکہ انہوں نے اپنا گھر چٹان پر بنایا ہے جو مضبوط اور قائم رہنے والی بنیاد ہے (متی ۷: ۲۴، ۲۵)۔

عہدِ عتیق کے زمانہ میں دریائے یردن میں لاوی عہد کا صندوق

اُٹھائے ہوئے پاؤں جما کر اُس وقت تک کھڑے رہے تھے۔ جب تک بنی اسرائیل پار نہ اُتر گئے اور جہاں انہوں نے پاؤں جمائے تھے وہاں بارہ پتھر نصب کئے گئے۔ (یشوع ۴ : ۹) اگر کلیسیا آزمائشوں پر غالب آنا چاہتی ہے تو شاگردوں کو مضبوط کھڑے ہو کر سچائی کو تھامے رہنا ہو گا۔

بنیاد ساری عمارت کے نمونہ کے مطابق ڈالی جاتی ہے۔ مُقدس پولوس کہتا ہے کہ اُس نے دانا معمار کی طرح نیو رکھی ہے (اکرنتھیوں ۳ : ۱۰) دانا معمار وہ ہے جس کے پاس ساری عمارت کے لئے بھی عمدہ منصوبہ ہو جس کے مطابق وہ درست بنیاد ڈالے۔ حتیٰ کہ یہ شاگرد ہی ہیں جن پر کلیسیا کے تعلق سے خدا کی پوشیدہ حکمت اور ساری مرضی ظاہر کی گئی ہے (اکرنتھیوں ۲ : ۷؛ افسیوں ۳ : ۵، ۹، ۱۰؛ اعمال ۲۰ : ۲۷)۔

"اور اِس شہر کی شہر پناہ کی بنیادیں ہر طرح کے جواہر سے آراستہ تھیں۔ پہلی بنیاد یشب کی تھی۔ دوسری نیلم کی۔ تیسری شب چراغ کی۔ چوتھی زمرد کی۔ پانچویں عقیق کی۔ چھٹی لعل کی۔ ساتویں سنہرے پتھر کی۔ آٹھویں فیروزہ کی۔ نویں زبرجد کی۔ دسویں یمنی کی۔ گیارھویں سنگِ سنبلی کی اور بارھویں یاقوت کی۔"
(مکاشفہ ۲۱ : ۱۹، ۲۰)۔

بنیادوں کا ہر طرح کے جواہر سے آراستہ ہونا شاگردوں کی مختلف صفات کو ظاہر کرتا ہے۔ شہر کی دولت، خوبصورتی اور حشمت کو ظاہر کرنے کے لئے کمیاب معدنیات کا سہارا لیا گیا ہے۔ مقدسین (شاگرد) یعنی الٰہی صفات جو رُوحانی طور پر ترقی یافتہ ہیں وہاں پر ابد تک ظاہر کی جائیں گی۔

یشب[۱]:-

یہ پتھر مختلف رنگوں کی معدنیات جیسا کہ سفید، بھورا اور سبزی مائل نیلے سے بنتے ہے۔ یہ ہیرے کی طرح سخت ہوتا ہے۔ یہ رنگ خدا کی راستبازی یا اُس کی مختلف کاملیتوں کو دکھاتے ہیں۔

ایک خیال کے مطابق سردار کاہن کے سینہ بند پر نفتالی کا نام اِسی پتھر پر کندہ تھا (پیدائش ۲۸ : ۴)۔ نفتالی کے معنی کُشتی لڑنے اور فتح کے ہیں (پیدائش ۳۰ : ۸)۔ لہٰذا ہمیں بھی لڑائی (دُعا کرنے والی) رُوح رکھنی چاہیئے تاکہ آزمائشوں پر فتح پا سکیں۔ یہ لکھا ہے کہ نفتالی ایسا ہے جیسے چھوٹی ہوئی ہرنی۔ وہ میٹھی میٹھی باتیں کرتا ہے۔ (پیدائش ۴۹ : ۲۱) یہاں ہرنی کی نزاکت کی طرف اشارہ

۱۔ یشب :- قدیم لوگوں میں ایک چمکدار یشب پتھر کو کہتے ہیں جو مختلف رنگوں میں ہوتا ہے خصوصاً سبز رنگ میں پایا جاتا ہے۔ اردو بائبل میں اس کا ترجمہ زبرجد کیا گیا ہے۔ دیکھیں خروج ۲۸ : ۲۰-۳۹ : ۱۳ حزقی ایل ۲۸ : ۱۳

کہا گیا ہے ہمیں بھی دُکھوں میں نرمی کو ملحوظ رکھنا چاہیئے اور جن کے ساتھ رہتے ہیں۔ اُن کے ساتھ نیکی سے پیش آنا چاہیئے۔ ایسا ان کے لئے ممکن ہے جو خدا پر بھروسا رکھتے ہیں۔ تحمل اور نیکی خدا پر بھروسا رکھ کر انتظار کرنے سے ملتی ہے۔ ایسے انسان کے پاؤں ہرنیوں کی مانند بن جاتے ہیں۔ (زبور ۱۸: ۳۳) اور اپنی زندگی میں دنیا کے گڑھوں سے بچ کر خدا کے اُونچے مقاموں پر حفاظت سے کھڑے ہوتے ہیں۔ جب ہم پر آئی آزمائش ہمارے اختیار اور قوت سے باہر ہوتی ہیں۔ جو ہمیں اپنی جانوں کو خدا کے سپرد کرنا چاہیئے۔ تاکہ وہ ہمیں قائم رکھنے اور اپنی مرضی کے موافق ہماری زندگیاں تبدیل کردے (۱ پطرس ۴: ۱۹) اس طرح ہم جلال سے جلال میں جاتے ہیں اور اُس کی شبیہ میں بدل جاتے ہیں۔ ایمان کی آزمائش ایک مقدس کی زندگی ضروری اور ناگزیر ہیں۔ اپنے تعلق سے پولوس رسول کہتا ہے کہ اب میں اُن دکھوں کے سبب سے خوش ہوں جو تمہاری خاطر اُٹھاتا ہوں اور مسیح کی مصیبتوں کی کمی اُسکے بدن یعنی کلیسیا کی خاطر اپنے جسم میں پوری کئے دیتا ہوں (کلسیوں ۱: ۲۴) صرف اسی طرح مقدس بنیاد رکھیں گے۔ نرمی یا فروتنی خدا کی عظیم ترین صفت ہے۔ تحمل کے ساتھ دکھ برداشت کرنے سے ہم اسے حاصل کر سکتے ہیں۔ یسوع نے کہا میرا جُوا اپنے اُوپر اُٹھا لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم ہوں اور دل کا فروتن (متی ۱۱: ۲۹) ہمیں آزمائش کے وقت جلد بازی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ خدا پر بغیر کرشمے بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ اگر ہم آزمائش میں تحمل سے اُس

کا انتظار کریں تو وہ نہ صرف ہمارے کردار کو تبدیل کر دے گا۔ بلکہ ہم دیکھیں گے کہ خدا ہمیں مقرر وقت میں سر بلند کرے گا۔

نیلم

یہ ایک نیلا پتھر ہے۔ نیلا پتھر خدا یا مسیح کے پیار کو ظاہر کرتا ہے جو ہمیں معرفت سے نوازتا ہے۔ یہ اپنا رنگ نیلے آسمان سے لیتا ہے اِس لئے یہ بہت وسیع اور سمندر کی طرح گہرا ہوتا ہے۔ ہمیں نصیحت کی گئی ہے کہ ہم مسیح کی محبت میں جڑ پکڑ کر اس میں بڑھیں تاکہ ہم سب مُقدسوں سمیت بخوبی معلوم کر سکیں کہ مسیح کی محبت کی چوڑائی اور لمبائی اور اونچائی اور گہرائی کتنی ہے۔ (افسیوں ۳: ۱۷، ۱۸)۔

یسُوع چاہتا ہے کہ اُس کے خادموں اور شاگردوں کی زندگیوں میں بھی اِسی طرح کی محبت ہو۔ پطرس جب ہم اپنی آزمائش میں پُورا نہ اُترا تو یسُوع نے اُس سے کہا اے شمعون یوُحنا کے بیٹے کیا تو اِن سے زیادہ مجھ سے محبت رکھتا ہے (یوحنا ۲۱: ۱۵) پولوس کہتا ہے کہ مسیح کی محبت ہم کو مجبور کرتی ہے' (۲ کرنتھیوں ۵: ۱۴)۔ جب وہ مصیبتوں اور آزمائشوں سے دوچار تھا تو یہ مسیح کی محبت تھی جس کی مدد سے وہ اِن پر غالب آیا۔ اِسی لئے وہ کہتا ہے 'کون ہم کو مسیح کی محبت سے جُدا کرے گا؟........ مگر اُن سب حالتوں میں اس کے وسیلہ سے جس نے ہم سے محبت کی ہم کو فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتا ہے' اور آخر میں کہتا ہے۔ ساری مصیبتیں اور تکلیفیں جو اُس پر آئیں اُسے خدا کی محبت سے جُدا نہیں کر سکیں

جو ہمارے خداوند یسوع مسیح میں ہے۔ (رومیوں ۸: ۳۵، ۳۹) یسوع نے ہماری خاطر اپنی زندگی دے دی۔ اسی لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی اپنی زندگیاں بھائیوں کی خاطر دے دیں۔

خروج ۲۴: ۱۰، حزقی ایل ۱: ۲۶ اور ۱۰: ۱ میں ہم پڑھتے ہیں کہ خدا کا تخت نیلم کے پتھر کا ہے۔ یہ محبت کا تخت ہے اور خدا اُس میں مسرور رہتا ہے۔ (یسعیاہ ۳: ۱۷) اگر ہم محبت میں قائم رہیں تو خدا ہم میں رہے گا اور ہم خدا میں جو اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں۔ صرف اُس کی محبت میں قائم رہتے ہیں (یوحنا ۱۰: ۱۵) جب ہم خدا سے محبت کرتے ہیں تو اپنے عہود کو پورا کرتے ہیں۔ اور اگر محبت نہیں کرتے تو اپنی مخصوصیت کی بچائے کے لئے کوشاں ہوتے ہیں۔ "اے میرے خدا! میری خوشی تیری مرضی پوری کرنے میں ہے بلکہ تیری شریعت میرے دل میں ہے۔ (زبور ۴۰: ۸)..... اگر کوئی مجھ سے محبت رکھے تو وہ میرے کلام پر عمل کرے گا (یوحنا ۱۴: ۲۳) - اگر ہم خدا کے لئے محبت رکھیں تو زندگی سہل ہو جاتی ہے۔ محبت کو ضرور ہی اپنی جنگ کے ہتھیار کے طور پر استعمال میں لانا چاہیئے۔ (رومیوں ۱۲: ۲۰، ۲۱؛ ا تھسلنیکیوں ۵: ۸)۔

شب چراغ

یہ پتھر خاکستری یا سفید رنگ کا ہوتا ہے اور یہ چاند کی روشنی سے چمک دیتا ہے۔ یہ اندھیرے میں چمکتا ہے۔ یہ

زندگی کے خالص ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ ٹیڑھے اور کجرو لوگوں میں...... تم دنیا میں چراغوں کی طرح دکھائی دیتے ہو۔ اور زندگی کا کلام پیش کرتے ہو...... (فلپیوں ۲: ۱۵، ۱۶) عام طور پر کچھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس پتھر میں کوئی مقناطیسی...... قوت ہے اور اسی سبب سے وہ اسے اپنی انگوٹھیوں اور دوسرے جواہرات میں جڑواتے ہیں۔ اگر ہم ایک پاک زندگی گزاریں۔ تو ایسی قوت پائیں گے جو دوسروں کو بھی یسوع کی طرف مائل کرے گی۔ اسی وجہ سے ابتدائی کلیسیا بڑھی اور برومند ہوئی۔ (اعمال ۵: ۱۳، ۱۴)۔

زمرّد

یہ سبز رنگ کا ہوتا ہے اور مہریں بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ سبز رنگ اطمینان اور سلامتی اور ترقی کو ظاہر کرتا ہے۔ داؤد جس نے خدا کے ساتھ باندھے عہد کی حفاظت کرنا سیکھا تھا اس کے ساتھ اطمینان میں سکونت پذیر ہے اور اعتراف کرتا ہے۔ میں تو خدا کے گھر میں زیتون کے ہرے درخت کی مانند ہوں۔ میرا توکل ابدالآباد خدا کی شفقت پر ہے (زبور ۵۲: ۸)۔ ہم اس وقت خدا کے ساتھ اطمینان میں چلتے ہیں جب یسوع کے خون کے وسیلہ سے اس کے ساتھ میل ملاپ کرتے ہیں۔ (کلسیوں ۱: ۲۰) جب ہم خدا کے ساتھ دعا منتوں اور شکرگزاری کے ساتھ

رفاقت قائم رکھتے ہیں ۔تو ہمیں خدا کا اطمینان حاصل ہوتا ہے جو کہ سمجھ سے باہر ہے (فلپیوں ۴: ۶، ۷) تب ہمیں اس اطمینان کو محفوظ رکھنے کے لئے عہد باندھنا چاہیئے۔ وہ اطمینان جو ہمیں خدا کی طرف حاصل ہوتا ہے ۔ ایک ایسا ذریعہ سے جو ہمارے دلوں پر حکومت کرنے کے لائق ہے (کلسیوں ۳: ۱۵) ۔اور ہمارا سب کے ساتھ میل ملاپ رکھنے میں (عبرانیوں ۱۲: ۱۴) ۔ اور ایک دوسرے کی برداشت اور قصور معاف کرنے میں، جیساکہ خداوند نے معاف کئے ہیں مددگار ہے ۔جب تک ہم دوسرے لوگوں کے ساتھ اطمینان کے ساتھ ایسا نہ سیکھیں اس اطمینان کا جو خدا کی طرف سے ہے لطف نہیں اُٹھا سکتے ۔جو انسانی ادراک سے مبرا ہے ۔یہ اطمینان خدا کے خادموں میں خائق ہونا چاہیئے کیونکہ انہیں اس لئے بلایا گیا ہے کہ میل ملاپ کا پیغام دیں ۔ (۲ کرنتھیوں ۵: ۱۸، ۱۹) ۔

عقیق

یہ پتھر سُرخ اور دوسرے رنگوں کا آمیزہ ہے اور جلتے ہوئے شعلے کی طرح نظر آتا ہے ۔یہ الہٰی آگ یا غیرت کا مظہر ہے ۔(غزل الغزلات ۸: ۶-۷) جب ہم محبت سے بھر جاتے ہیں تو خدا کے لئے ہمارے دلوں میں غیرت جوش مارتی ہے اور یہ غیرت بے مروت اور ظالم ہے کیونکہ یہ کسی طرح کی قربانی سے دریغ نہیں کرتی ۔

یوحنا اصطباغی کے بارے میں کہا گیا کہ وہ جلتا اور چمکتا

ہُوا چراغ ہے۔ (یوحنا ۵ : ۳۵) ۔یسُوع میں یہ غیرت تھی..... تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا جائے گی (یوحنا ۲ : ۱۷) مسیح کا خادم اپفراس جس نے روحانی ولولہ سے دعا کے ساتھ اپنی کلیسیا کے لئے محبت کی ۔ اس کے تعلق سے پولوس فرماتا ہے "میں اس کا گواہ ہوں کہ وہ تمہارے ...... واسطے بڑی کوشش کرتا ہے" (کلسیوں ۴ : ۱۲، ۱۳) ۔

لعل

یہ پتھر سُرخ ہوتا ہے اور خون اور مَے کی رنگت بھی ہوتی ہے۔ (امثال ۲۳ : ۳۱) لعل مسیح کے خون کو ظاہر کرتا ہے ۔جس کے وسیلہ سے ہمیں مخلصی کفارہ یا فدیہ گناہوں سے چھٹکارا اور راستبازی ملی اور اِس خدا کے ساتھ ہمارا تعلق بحال ہُوا ۔ کفارہ یا فدیہ سے مُراد غلاف یا سپر ہے ۔ آدم اپنے جلال سے گناہ کی وجہ سے محرُوم ہوا جو کہ اُس کی سپّر تھا اور خدا نے اُس چمڑے کا لباس پہنایا (پیدائش ۳ : ۲۱) اس کا مطلب ہے کہ اِس سے پہلے کہ آدم اُس کے کھال کا لباس پہنتا ۔ ایک جانور کو اس کے کفارہ کے لئے مرنا پڑا ۔ اِسی طرح یسوع نے اپنا خون بہایا اور ہمارا فدیہ دینے کے لئے مُوا ۔ چھٹکارا سے مُراد دور کرنے کے ہیں ۔ گناہ گار خدا کے سامنے مجرُم کے طور پر کھڑا ہوتا ہے جو سزا کے لائق ہے مگر یسُوع کا خون اُسے معاف کر کے گناہ دُور کرتا ہے اور اسی کو چھٹکارا دیتا ہے ۔یسُوع نے کہا "یہ میرا وہ عہد کا خون ہے جو

بہتروں کے لئے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔ مخلصی کا مطلب زر رستگاری ہے۔ گناہ گار گناہ کی تحویل میں ہوتا ہے اور اِس طرح سے وہ شیطان کے قبضہ میں ہوتا ہے۔ یوحنا نے کہا جو شخص گناہ کرتا ہے وہ ابلیس سے ہے' اور یسوع نے کہا' جو کوئی گناہ کرتا ہے گناہ کا غلام ہے' (یوحنا ۸: ۳۴) یسُوع کا خون اُس کی آزادی کے لئے زرِ تاوان ہے۔ مقدس پطرس کہتا ہے کہ تُم جانتے ہو کہ تمہارا نکما چال چلن جو باپ دادا سے چلا آتا تھا اس سے تمہاری خلاصی..... نہیں ہوئی بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برّے یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے' (۱ پطرس ۱: ۱۸، ۱۹) مسیح کا خون نہ صرف ہمیں مخلص کرتا ہے بلکہ اِس طرح راستباز ٹھہراتا ہے جیسے ہم نے کبھی گناہ نہ کیا ہو۔ پولوس لکھتا ہے پس جب ہم اُس کے خون کے باعث اب راستباز ٹھہرے تو اُس کے وسیلہ سے غضبِ الٰہی (خدا کی عدالت) سے ضرور ہی بچیں گے' (رومیوں ۵: ۹)۔ یسوع کا خون ہمیں آگے بڑھا کر خدا کے ساتھ ہمارا ملاپ کراتا ہے۔ (کلیسوں ۱: ۲۰، ۲۱) مسیح کے خون خریدے ہونے کے باعث ہم خدا کی ابدی میراث بن گئے ہیں (اعمال ۲۰: ۲۸) خدا کے خادم کو یسُوع کے خون کی قدرت کا واضح عِلم ہونا چاہیئے اور اُسے شیطان پر فتح کا دعویٰ کرنا چاہیئے۔ تب ہی وہ کلیسیا کو اِس کے تعلق سے سِکھا سکتا ہے۔ غالب کلیسیا کو نظر میں رکھتے ہوئے یہ کہا گیا ہے کہ وہ برّہ کے خُون اور اپنی گواہی کے کلام کے باعث اُس پر غالب آئے (مکاشفہ ۱۲: ۱۱)۔

مَے خوشی اور شادمانی کو ظاہر کرتی ہے۔ جب ہم مشکلات اور آزمائشوں سے دوچار ہوتے ہیں۔ تو ہمیں اپنی خوشی کو چھوڑنا نہیں چاہیئے بلکہ شادمان ہونا چاہیئے۔ پولوس کہتا ہے۔ "غرض میرے بھائیو! خداوند میں خوش رہو" (فلپیوں ۳: ۱)۔ جب پولس اور سیلاس فلپی میں تھے تو انہیں بنتوں سے مار کر اندر کے قیدخانہ میں ڈالدیا گیا۔ آدھی رات کو وہ دعا اور حمد کے گیتوں سے خدا کی ستائش کر رہے تھے کہ یکایک بڑا بھونچال آیا۔ یہاں تک کہ قیدخانہ کی نیو ہل گئی اور اسی دم سب دروازے کھل گئے۔ اور سب کی بیڑیاں کھل پڑیں۔ (اعمال ۱۶: ۲۳-۲۶) کسی طرح کے حالات میں مسیح کے شاگردوں کو خوشی رہنا چاہیئے اور خدا کی پرستش کرنی چاہیئے۔

سردار کاہن کے سینہ بند پر یہوداہ کا نام اسی پتھر پر کندہ تھا یہوداہ کے معنی ستائش کے ہیں۔ اِس بات کو ہم داؤد کی زندگی میں دیکھتے ہیں۔ جو یہوداہ کے قبیلہ سے تھا۔ وہ ستائش کرنے والا شخص تھا۔ اس لیۓ وہ کہتا ہے "مَیں ہر وقت خداوند کو مبارک کہوں گا۔ اُس کی ستائش ہمیشہ میری زبان پر رہے گی"۔ اگر ہم مصیبت میں خدا کی ستائش کریں تو سب باتوں میں غالب آ سکتے ہیں "جب اسرائیل مصر سے نکل آیا یعنی یعقوب کا گھرانا اجنبی زبان والی قوم میں سے تو یہوداہ اُس کا مَقدس اور اسرائیل اُس کی مملکت ٹھہرا۔ (زبور ۱۱۴: ۱، ۲)۔ یہواہ جو ستائش ہے جب اِن کے مقابل گیا تو یہ دیکھتے ہی سمندر بھاگا۔ یردن پیچھے ہٹ گیا۔ (زبور ۱۱۴: ۳)۔ ستائش ہمیں فتح سے

ہم کنار کرتی ہے۔

سنہرا پتھر:-

اِس کا رنگ سونے کی طرح چمکدار ہوتا ہے۔ جس میں ہرے رنگ کی آمیزش ہوتی ہے۔ سونا ایمان کو (۱پطرس ۱:۷) جبکہ ہرا اطمینان اور ترقی کو ظاہر کرتا ہے (زبور ۱:۳؛ یسعیاہ ۵۲:۸) (زمرد کی تفسیر دیکھیں)

جیسے آگ سے آزمائے جانے کے بعد سونا کندن بن جاتا ہے ویسے ہی ہمارا ایمان بھی آزمائشوں میں سے گزرنے کے سبب قیمتی ہو جاتا ہے۔ جو اپنی زندگیوں میں سخت آزمائشوں سے گزرے ہوں۔ اِس بات سے آگاہ ہیں کہ دوسری رُوحانی صفات جیسے کہ کوشش، اُمید، صبر، برداشت، فرمانبرداری وغیرہ بھی انہی آزمائشوں میں سے گزری ہیں۔ پولوس اِس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ کس طرح جب ابراہام کا ایمان آزمایا گیا تو اُسے ان تمام باتوں میں پرکھا گیا۔ اِسی لئے وہ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تم میں سے ہر شخص پوری اُمید کے واسطے آخر تک اِسی طرح کوشش ظاہر کرتا رہے تاکہ تم سست نہ ہو جاؤ بلکہ ان کی مانند ہو جو ایمان اور عمل کے باعث وعدوں کے وارث ہوتے ہیں۔ (عبرانیوں ۶:۱۱-۱۵)۔

ایمان ایک بیج کی طرح ہے جو خُدا کے کلام کے وسیلے ہمارے دلوں میں پیدا ہوتا ہے (رومیوں ۱۰:۱۷) اِس لئے اس کی پرورش

اچھی تعلیم کی باتوں سے ہونی چاہیئے۔ (۱ تیمتھیس ۴ : ۶) تاکہ ہم خدا اور اُس کے وعدوں پر اعتماد کرنا سیکھیں۔ (۲ پطرس ۱ : ۳، ۴)۔

دوم یہ کہ جہاں نیک نیت قائم رہتی ہے۔ وہاں یہ بغیر کسی رکاوٹ اور نقص وعیب کے بڑھتا ہے۔ جو لوگ اپنی نیک نیتی کو محفوظ نہ رکھتے ہوئے ایمان کی پرورش کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کے ایمان کا جہاز غرق ہو جاتا ہے (۱ تیمتھیس ۱ : ۱۸، ۱۹)۔

سوم۔ یہ پاک رُوح کی گہری رفاقت میں رہنے کا خواہش مند ہوتا ہے۔ جس سے خدا کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی (رومیوں ۵ : ۵) پولوس اِس ایمان کا ذکر کرتا ہے جو محبت کی راہ سے اثر کرتا ہے (گلتیوں ۵ : ۶) یہ خدا کی محبّت ہے جو ہمارے ایمان کو اُس کی قدرت سے توانا کرتی ہے تاکہ ہم اپنی تمام آزمائشوں پر غالب آئیں۔ اِسی لئے پولس کہتا ہے مگر اُن سب حالتوں میں اُس کے وسیلہ سے جس نے ہم سے محبّت کی ہم کو فتح سے بڑھ کر غلبہ حاصِل ہوتا ہے (رومیوں یہی وہ محبت ہے جو ہمارے ایمان کو اِس قابل بناتی ہے کہ خوف کو دُور کرے۔ (۱ یوحنا ۴ : ۱۸) ایمان کو خالص اور پاک ہونا چاہیئے۔ ہمیں اِس لئے بُلایا گیا ہے کہ پاک ترین ایمان میں اپنی ترقی کریں۔ (یہوداہ ۲۰)۔ ان تمام چیزوں کو حاصِل کرنے کے لئے ہمیں خدا کے ساتھ علیٰحدگی کی زندگی میں خوش ہونا چاہیئے۔ جہاں ہم اِس لائق ہوتے ہیں کہ ایمان کی مضبوطی میں بڑھیں تاکہ اِن تمام چیزوں پر غالب آئیں۔

اپنی روزمرّہ کی ضروریات کو پُورا کرنے کے لئے بھی ایمان کی

ضرورت ہے تاکہ ہم خدا پر اعتماد کریں ۔ اگر خدا میدان کی گھاس کی فکرمندی کرتے ہیں ۔ ایماندار ہے تو وہ ہماری مادی ضروریات مہیا کرنے کا کس قدر مشتاق ہوسکتا ہے (متی ۶ : ۳۰) جیسا کہ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ ہرا رنگ اطمینان کو ظاہر کرتا ہے اور اطمینان اور خاموشی ایمان کی صفات ہیں ۔ لہٰذا ہمیں خاموشی سے اُس پر اعتماد کرنا چاہیئے اور اس کے وعدوں میں شادمان رہنا چاہیئے۔ "کیونکہ خداوند یہوواہ اسرائیل کا قدوس یُوں فرماتا ہے کہ واپس آنے اور خاموش بیٹھنے میں تمہاری سلامتی ہے ۔ خاموشی اور توکل میں تمہاری مَوت ہے .... (یسعیاہ ۳۰ : ۱۵) ۔

فیروزہ

یہ پتھر رنگت میں سبزی مائیل نیلا ہے ۔ یہ خدا کی حکمت اور محبت کو دکھاتا ہے ۔ خدا کی محبت اور حکمت برابر ہوتی ہیں ۔ جب یسُوع نے انسان کی شکل میں نیچے آکر صلیب پر اپنے دشمنوں کی نجات کے واسطے خون بہایا تو اِسی طرح کی حکمت آشکارا ہوئی ۔ انہی خصوصیات کی وجہ سے اُس کو سب حکومت اور اختیار اور قدرت اور ریاست سے بہت بلند کر کے آسمانی مقاموں میں خدا کی دہنی طرف بٹھایا ۔ خدا کے خادموں کو کلیسیا کی خاطر اپنی زندگیاں دینے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے ۔ پولوس فلپی کی کلیسیا کے متعلق کہتا ہے کہ اگر مجھے تمہارے ایمان کی قربانی اور خدمت کے ساتھ اپنا خون بہانا پڑے تو بھی خوش ہوں (فلپیوں ۲ : ۱۷ ; ۲۳ : ۲۶) ۔

سردار کاہن کے سینہ بند پر دان کا نام اسی پتھر پر کندہ ہے (خروج ۲۸ : ۲۱) دان کے معنی انصاف کے ہیں۔ پیدائش ۴۹ : ۱۶ میں ہم پڑھتے ہیں کہ دان اپنے لوگوں کا انصاف کرے گا، دوسروں کا انصاف کرنے کے لئے ہمیں ہر وقت اپنے آپ کو پرکھتے رہنا چاہیئے اور خدا کے کلام کی روشنی میں خود کو تلاش کرنا چاہیئے۔ اگر ہم اپنے آپ کو جانچتے تو سزا نہ پاتے (۱۔کرنتھیوں ۱۱ : ۳۱)۔

زبرجد

یہ گہرے نیلے رنگ کا ایک قیمتی پتھر ہے۔ یہ رنگ اُمید کو ظاہر کرتا ہے۔ سردار کاہن کے سینہ بند پر اشکار کا نام اسی پتھر پر کندہ ہے (خروج ۲۸ : ۲۱،۱۰) اشکار کا مطلب ہے کہ خدا نے میری اُجرت مجھے دی (پیدائش ۳۰ : ۸) اُجرت یا اجر اُن کے لئے ہے جو اپنے مالکوں کا کام ایمانداری سے انجام دینے کے بعد اعتماد اور اُمید کے ساتھ اپنا اجر پانے کے لئے تحمل کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ جو اُنہیں وقت مقررہ پر ملے گا۔ زبور نویس کہتا ہے دیکھ جس طرح غلاموں کی آنکھیں اپنے آقا کے ہاتھ کی طرف اور لونڈی کی آنکھیں اپنی بی بی کے ہاتھ کی طرف لگی رہتی ہیں۔ اِسی طرح ہماری آنکھیں خداوند اپنے خدا کی طرف لگی ہیں جب تک وہ ہم پر رحم نہ کرے (زبور ۱۲۳ : ۲) مُقدس پولوس کہتا ہے ہمیں اُمید کے وسیلہ سے نجات ملی مگر جس چیز کی اُمید ہے جب وہ نظر آجائے تو پھر اُمید کیسی؟ کیونکہ جو چیز کوئی دیکھ رہا ہے اس کی اُمید کیا کرے گا؟ لیکن جس چیز کو نہیں دیکھتے اگر ہم

اس کی اُمید کریں تو صبر سے اُس کی راہ دیکھتے رہیں‘‘۔ (رومیوں ۸: ۲۴-۲۵)۔

ہم دیکھتے ہیں کہ خدا نے ابراہام کو نااُمیدی کی حالت میں بھی اُمید پر قائم رہنے کی وجہ سے اجر دیا اور اُس کو نوازا۔ اس کا کامل اعتماد تھا کہ جو وعدہ خدا نے لیا ہے وہ اُس کو پُورا کرنے پر بھی قادر ہے۔ (رومیوں ۴: ۱۸-۲۱)۔ آخر کار اُس کی اُمید بار آور ہوئی۔

ایمان اور اُمید باہم مل کر کام کرتے ہیں۔ ایمان ہمارا خدا پر اعتقاد کرنے میں مددگار رہے تاکہ جو وعدے اُس نے کئے ہیں پورے ہوں۔ جبکہ اُمید ہمیں اعتماد دیتی ہے تاکہ صبر کے ساتھ انتظار کریں جب تک وہ ہمارے ایمان کا اجر نہ دے۔

اِس بات کو ہم ابراہام کی زندگی میں ایک مرتبہ پھر دیکھتے ہیں۔ اُس نے سدوم کے بادشاہ کے تحائف واپس کر دیئے اور یہ نہ چاہا کہ وہ انسانی ذرائع کو استعمال کر کے عظیم اور امیر کبیر بن جائے۔ بلکہ اس نے خُدا پر نگاہ کی تاکہ وہ اُس کی مرضی کے تابع رہے اور خدا نے کہا ’’اے ابرام تو مت ڈر میں تیری سپر اور تیرا بڑا اجر ہُوں‘‘۔ (پیدائش ۱۵: ۱)۔ ابراہام وہ شخص تھا۔ جس نے اپنا ملک قبیلہ اور باپ کا گھر اِسی لیے چھوڑ دیا تاکہ اپنی زندگی خدا کے منصوبہ کے مطابق گزارے۔ اسی نے مکمل طور پر خدا کی فرمانبرداری کی۔ اِسی لئے خُدا اُسی سے بہت خوش ہُوا اور یہ وعدہ اسی سے کیا۔ خُدا اُن کو جو اُسے خوش رکھتے اور مرضی کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اجر دینے میں ایماندار ہے۔

کلیسیا کی اُمید

خدا نے بہت سے عہد نئے عہدنامہ کے خادموں پر جو صبر و تحمل سے اُس پر اُمید رکھے ہوئے ہیں - ظاہر کرنے کے واسطے محفوظ کئے ہیں - یہ بھید خدا کی حکمت کہلانے میں اور یہ حکمت اِس جہان کے شہزادے یعنی شیطان سے پوشیدہ ہے - اِسی سبب سے ہم پڑھتے ہیں ..... نہ کِسی نے سنا نہ کِسی کے کان تک پہنچا اور نہ آنکھوں نے تیرے سوا ایسے خدا کو دیکھا جو اپنے انتظار کرنے والے کے لئے کچھ کر دکھائے" (یسعیاہ ۶۴: ۴) مگر اب خُدا نے اِن کو اپنے روح کے وسیلہ سے ظاہر کر دیا - (ا کرنتھیوں ۲: ۹-۱۰) رومیوں ۱۶: ۲۵-۲۶ میں مُقدس پولس کہتا ہے کہ جو بھید ازل سے پوشیدہ تھا - اب خوشخبری کے وسیلہ سے ظاہر ہُوا ہے تاکہ ایمان کے تابع ہو جائیں - یہی وہ حکمت ہے جو خدا آج اپنے خادموں پر ظاہر کرتا ہے -

خدا نے حکمت کے رُوح (یا نعمت) کے وسیلہ سے اپنے شاگردوں پر تین خالص چیزوں کا انکشاف کیا ہے تاکہ بعد میں وہ انہیں کلیسیا پر ظاہر کریں -

۱- "اُس کے بُلانے سے کیسی کچھ اُمید ہے (افسیوں ۱: ۱۸) - تاکہ ہم اُس کے نزدیک محبت میں پاک اور بے عیب ہوں"-

۲- "اُس کی میراث کے جلال کی دولت (افسیوں ۱: ۱۸) اِسی لئے

اُس کے بیٹے کے وسیلہ سے ہم خدا کے جلال میں شریک ہوتے ہیں
کیونکہ وہ اس کے جلال کا پرتو اور اس کی ذات کا نقش ہے۔
(عبرانیوں ۱: ۳) - اُس کی شاندار اور جلالی میراث پاک اور فاتح
لوگوں کے لئے ہے (اعمال ۲۰: ۳۲ ؛ مکاشفہ ۲۱: ۷) -
۳- اُس کی بڑی قدرت (جس نے اُسے (مسیح کو) مردوں میں
سے جلایا (افسیوں ۱: ۱۹-۲۰) - یہ قدرت ہماری رُوح،
بدن اور جان کو مستعد کرنے اور زندہ اٹھائے جانے کے
لئے ایک یقینی ضرورت ہے۔

اگر انسان اس جلالی نوید کو سمجھ کر اس پر عمل کرے تو یہ
صرف اُسے نجات ہی نہیں بخشے گی بلکہ اس کو خداوند یسوع کے ساتھ
ہم میراث بنا دے گی۔ اور اِس لائق کر دے گی کہ اُس کے جلال اور
ابدی بادشاہت میں شریک کرے۔

اِس لیے ہمیں خوشخبری پر عمل اور بغیر کسی خلل اور اِنتشار کے
اس کی خدمت کرنی چاہیئے۔

یمنی۔

یہ ایک زردی مائل سبز پتھر ہے جس میں سنہرے پتھر کی طرح
نیلے رنگ کی آمیزش ہے۔ اِن مختلف رنگوں کے لئے زبرجد،
زمرد، نیلم اور سنہرے پتھر کی تفسیر دیکھیں۔

سنگِ سُنبلی۔

یہ سرخ رنگ کا پتھر ہے جس میں نیلے رنگ کی آمیزش ہے۔ اِن رنگوں کی وضاحت کے لئے لعل، عقیق اور زبرجد کے نیچے دی گئی تشریح دیکھیں۔ بعض مرتبہ اِسے اس کے مشابہہ سمجھا جاتا جو کہ گاڑھے ارغوانی رنگ کا ہوتا ہے۔ یہ الہٰی راستبازی کو ظاہر کرتا ہے۔

خدا کے کلام میں ہم دو طرح کی راستبازی کا مطالعہ کرتے ہیں۔

۱۔ ایمان کی راستبازی

۲۔ محسُوب راستبازی

ایمان کی راستبازی ہمیں خداوند یسُوع مسیح کی فدیہ بخش موت پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے۔(رومیوں ۴: ۵، ۶)۔

محسُوب راستبازی وہ ہے جو ہم مسیح سے نعمت کے طور پر پاتے ہیں۔ یعسیاہ کہتا ہے "ہماری تمام راستبازی ناپاک لباس کی مانند ہے (یعسیاہ ۶۴: ۶) خدا نے یہ نتیجہ نکالا کہ کوئی راستباز نہیں۔ ایک بھی نہیں (رومیوں ۳: ۱۰) مگر یسوع اِس لئے آیا کہ اپنی قربانی کے وسیلہ سے ہمیں اپنی راستبازی دے۔ پولس کہتا ہے مسیح یسوع میں ہو جو ہمارے لئے خدا کی طرف سے ...... راستبازی ٹھہرا (۱ کرنتھیوں ۱: ۳۰)۔(مزید وضاحت ۱۹: ۸ میں دیکھیں) عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اِس پتھر میں کوئی مقناطیسی قوت ہے اِس

1- Hyacinth

وصف کی وضاحت کے لئے شبِ چراغ پر دی گئی شرح دیکھیں ۔

یاقُوت

یہ پتھر قرمزی یا بنفشی رنگ کا ہوتا ہے۔ بادشاہ اِسے حقوقِ شاہی ظاہر کرنے کے واسطے پہنتے ہیں ۔

جب بنی اسرائیل مصر کی غلامی میں تھے تو وہ یہ نہ جانتے تھے کہ خدا نے انہیں کاہنوں کی ایک مملکت اور ایک مقدس قوم ہونے کے لئے چُنا ہے اور یہ کہ سب قوموں میں وہ ہی اُس کی خالص ملکیت ٹھہریں گے۔ (خروج ۱۹ : ۵، ۶) حالانکہ ساؤل کے دنوں میں وہ ایک بادشاہت قائم کر چکے تھے۔ مگر کچھ مدت کے بعد وہ اسُور اور بابل کی غلامی میں چلے گئے کیونکہ انہوں نے خدا اور اُس کی مشورت کو رد کیا۔ حتیٰ کہ یسُوع مسیح کے دنوں میں انہوں نے برگشتگی کو نہ چھوڑا۔ اِس لئے اُس نے کہا کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی۔ اور اس قوم کو جو اُس کے پھل لائے دیدی جائے گی۔ (متی ۲۱ : ۴۵) ۔ رُوح القدس کے بپتسمہ سے ہم خدا کی بادشاہی بنتے ہیں ۔ پولس کہتا ہے خدا کی بادشاہی کھانے پینے پر نہیں بلکہ راستبازی اور میل ملاپ اور اس خوشی پر موقوف ہے ۔۔ جو رُوح القدس کی طرف سے ہوتی ہے۔ (رومیوں ۱۴ : ۱۷) پطرس کہتا ہے کہ تم ایک برگزیدہ نسل ۔ شاہی کاہنوں کا فرقہ۔ مقدس قوم اور ایسی اُمت ہو جو خدا کی خاص ملکیت ہے (۱ پطرس ۲ : ۹) ۔ مسیح نے اپنی قربانی کے وسیلہ نہ صرف ہمیں نجات دی بلکہ ہمیں کاہن

ساکن

"اور اُس میں کوئی ناپاک چیز یا کوئی شخص
جو گھنونے کام کرتا یا جھوٹی باتیں گھڑتا
ہے ہرگز داخل نہ ہوگا مگر وہی جن کے نام
برّہ کی کتابِ حیات میں لکھے ہوئے
ہیں" (مکاشفہ ۲۱ : ۲۷) -

حالانکہ جو اقوام نجات یافتہ ہیں وہ نئی زمین پر رہیں گی - مگر نئے یروشلیم میں صرف ایک مُقدس قوم ہے - یسوع نے رسولوں سے کہا کہ تمام اقوام کو شاگرد بناؤ اور انہیں باپ اور بیٹے اور رُوحُ القدُس کے نام پر بپتسمہ دو اور انہیں یہ سکھاؤ کہ جس کا خدا نے اُنہیں حکم دیا ہے اُس تمام کا مشاہدہ کرو - چنانچہ رُوحُ القدس کے بپتسمہ اور رسولی تعلیم کے وسیلہ سے ایک مُقدس قوم بنی ہے - (۱ پطرس ۲ : ۹) انہیں نئے یروشلیم کے مُقدسین کے ساتھ شریک شہری کہا گیا ہے جو رسولوں اور نبیوں کی بنیاد پر تعمیر ہے - (افسیوں ۲ : ۱۹، ۲۰) - عبرانیوں کو لکھتے ہوئے مقدس پولوس کہتا ہے کہ تم زندہ خدا کے شہر یعنی آسمانی یروشلیم اور پہلوٹھوں کی کلیسیا اور سب کے منصف خدا اور کامل کئے ہوئے راستبازوں کی رُوحوں کے پاس آئے ہو - پہلوٹھے وہ ہیں جنھوں نے رُوح القدس کا بپتسمہ پا لیا ہے اور رے پالک ہونے کے لئے ..... آپ اپنے باطن میں کراہتے ہیں - اور اپنے بدن کی مخلصی کی راہ دیکھتے ہیں -

اور بادشاہ بنا دیا ہے (مکاشفہ ۱: ۶) مگر مسیح کے ساتھ اُس کے تخت پر بادشاہی کرنے کے لئے ہمیں دکھ بھی برداشت کرنے پڑیں گے (۲ تیمتھیس ۲: ۱۲) اور ہمیں اپنی تمام آزمائشوں پر غالب آنا پڑے گا۔ جیسے مسیح آیا اور خود کو خدا کی مرضی اور مسیح کی محبت کے تابع کرنا پڑے گا۔ یسُوع نے اپنے شاگردوں سے کہا جہاں مَیں ہوں وہاں میرا خادم بھی ہو گا (یوحنا ۱۲: ۲۶) ہم جانتے ہیں کہ وہ خدا کی دہنی جانب تخت نشین ہے۔ جب تک اُس کے خادم رُوح القدس کی قدرت کے وسیلہ سے اپنی زندگیوں حکمرانی کرنا نہ سیکھیں گے۔ اُس وقت تک وہ کلیسیا کو یہ تعلیم نہ دے سکیں گے کہ زندگی میں حکمرانی کِس طرح کی جائے۔ خداوند ہماری اُس کے ساتھ مل کر بادشاہت کرنے کی تیاری میں مددگار رہو۔

ایک خیال کے مطابق سردار کاہن کے سینہ بند پر بنیمین کا نام اِسی پتھر پر کھُدا ہوا تھا۔ جب راخل نے اُسے جنم دیا تو اس نے اجل کی اذیت کا تجربہ حاصِل کیا۔ اِسی لئے اُس نے اس کا نام بنوئی رکھا (میرے دکھ کا بیٹا) جبکہ اُس کے باپ یعقوب نے اُس کا نام بنیمین (میرے دہنے ہاتھ کا بیٹا) کیونکہ اُس کا ایمان گہرے دُکھوں سے بہت زیادہ بلند تھا۔ ہمیں نامساعد حالات میں خدا کے وعدوں کا یقین کرنا چاہیئے اور اِن پر غالب آنا چاہیئے۔

پس ہم دیکھتے ہیں کہ کلیسیا یعنی نیا یروشلیم رسولوں اور نبیوں کی نیو پر جس کے کونے کے سرے کا پتھر خود مسیح یسُوع ہے تعمیر کی گئی ہے۔ (افسیوں ۲: ۲۰)۔

جو یہ کامل ہونے پر خداوند کی آمد پر حاصل کریں گے۔ جب یہ مسیح کے پورے قد کے اندازہ تک پہنچ چکے ہوں گے۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے برّہ کی دلہن کی طرح خود کو تیار کیا ہے۔ اور ان کے نام برّہ کی کتابِ حیات میں لکھے ہوئے ہیں۔

کوئی مُقدس نہ تھا۔

"اور مَیں نے اُس میں کوئی مُقدس
نہ دیکھا اِس لئے کہ خُداوند خُدا قادرِ
مطلق اور برّہ اُس کا مَقدس ہیں"۔
(مکاشفہ ۲۱: ۲۲)

کرنتھیوں کے نام لکھے گئے خط میں پولُس کہتا ہے کہ کیا تم نہیں جانتے کہ تم خدا کا مقدس ہو۔ (ا کرنتھیوں ۳: ۱۶) پھر ہم مسیح کے تعلق سے پڑھتے ہیں کہ وہ مَقدس اور اُس حقیقی خیمہ کا خادم ہے جسے خداوند نے کھڑا کیا ہے نہ کہ انسان نے۔ (عبرانیوں ۸: ۱، ۲)۔ مزید مکاشفہ ۳: ۲ میں ہم پڑھتے ہیں کہ غالب آنے والے کو نئے یروشلیم کے شہر میں خدا کے مقدس میں ستون بنایا جائے گا۔

اِس لئے جب یُوحنا کہتا ہے کہ مَیں نے اُس میں کوئی مُقدس نہ دیکھا۔ تو اسکا مطلب صرف یہ ہے کہ اس نے وہاں کوئی نظر آنے والا مَقدس نہیں دیکھا مگر وہاں ایک نظر نہ آنے والا مَقدس تھا۔ جو باپ، بیٹے، رُوح القدس اور غالب کلیسیا سے بنا تھا۔

بائیسواں باب

اَبدیت

تعارف

یہ باب اکیسویں باب کے واقعات کو جاری رکھتا ہے اور اِس میں ابدیت کی رویا کا اختتام دکھایا گیا ہے۔

"پھر اُس نے مجھے نوُر کی طرح چمکتا ہُوا آبِ حیات کا ایک دریا دکھایا جو خدا اور برّہ کے تخت سے نِکل کر اُس شہر کی سڑک کے بیچ میں بہتا تھا اور دریا کے وار پار زندگی کا درخت تھا اُس میں بارہ قسم کے پھل آتے تھے اور ہر مہینے میں پھلتا تھا۔ اور اُس درخت کے پتّوں سے قوموں کو شِفا ہوتی تھی"

(مکاشفہ ۲۲: ۱-۲)۔

خُدا اور برّہ کا تخت

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ خدا کا تخت آسمان کا بلند ترین مقام ہے اور یہ پاکیزگی، محبت اور جلال کا تخت ہے۔ یہ برّہ کا بھی تخت ہے کیونکہ مسیح نے خدا کی تمام مرضی کو پُورا کیا اور تمام چیزوں پر غالب آیا اور تمام آسمانوں سے بلند کیا گیا اور اپنے باپ کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھ گیا۔ (مکاشفہ ۳: ۲۱) ۔ پیشتر ہم نے پاک ترین مقام کی طرف خدا کے تخت کے طور پر اشارہ کیا ہے کیونکہ عبرانیوں ۶: ۱۹، ۲۰ میں یہ لکھا ہے کہ مسیح پردہ کے اندر داخل ہُوا ہے۔ پاک ترین مقام (یا زمینی خیمہ) جو مربع شکل میں اور خدا کے جلال سے پُر ہیں نئے یروشلیم کا پرتو ہے (ابدی خیمہ میں) ۔ کیونکہ یہ مربع شکل میں اور خدا کا جلال اس میں بھی ہے۔ حالانکہ پاک ترین مقام کو خدا کا تخت یا مسکن (جو غالب لوگوں یا مسیح کی دلہن کی میراث ہے) کہا گیا ہے۔ مگر خدا خاص طور پر کروبیوں پر بیٹھتا ہے یا اُن کے درمیان سکونت کرتا ہے (زبور ۸۰: ۱) جو کفارہ گاہ یا سرپوش سے اُوپر ہے (اُس کے فضل کا تخت) نئے یروشلیم میں یہ صیّون کا عکس ہے جیسا کہ زبُور ۵۰: ۲ میں بتایا گیا ہے۔ صیون سے جو حُسن کا کمال ہے خدا جلوہ گر ہُوا ہے یہی وہ جگہ ہے جہاں مسیح کو کلیسیا کے لئے بنیاد (کونے کے سرے کا پتھر) کے طور پر رکھا گیا اور خدا کے مخصوص کئے گئے خادموں کی میراث بھی یہی جگہ ہے جنہیں برّہ کے ساتھ (۱۴۴۰۰۰) کے طور پر کھڑا دیکھا گیا ہے۔ جن کے ماتھوں پر باپ اور برّہ

کے نام کی مہر کی گئی ہے۔ (مکاشفہ ۱:۱۹)

سڑک۔ زندگی کا درخت اور آب حیات کا دریا

یہ تینوں خدا کے تخت سے جاری ہیں۔ اس لئے ان کا منبع ایک ہی ہے یعنی مسیح جس نے کہا 'راہ اور حق اور زندگی مَیں ہوں' (یوحنا ۶:۱۴)۔ جب ہم مسیح میں قائم رہتے ہیں تو ہم بھی اس کے وسیلہ سے راہ حق اور زندگی بن جاتے ہیں۔ ہم پڑھتے ہیں کہ مسیح نے پردہ میں سے ہو کر ہمارے لئے ایک نئی زندگی اور نئی راہ کھولی ہے جو کہ اُس کا گوشت یا جسم ہے جسے اُس نے خدا کی مرضی پوری کرنے کے لئے پیش کیا۔ اُس نے اقرار کیا کہ 'مَیں آسمان سے اِس لئے نہیں اُترا ہوں کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں بلکہ اس لئے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں (یوحنا ۳۸:۶) پس اُس نے خدا کی تمام مرضی کو پورا کیا اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ صلیبی موت گوارا کی۔ (فلپیوں ۸:۲) یہ پاکیزگی اور خدا کی مرضی کے موافق چلنے کا راستہ ہے۔ جو خود کو اِس رستے پر قائم ددائم رکھتے ہیں۔ وہ راہ بن جاتے ہیں یا دوسروں کو اِس راہ پر چلانے کے لئے ایک نمونہ یا دوسروں کے چلنے کے واسطے سڑک، بالکل اِسی طرح جیسے ہمیں بلایا گیا کہ اس کے نقشِ قدم پر چلیں (۱پطرس ۲۱:۲) مقدس پولس بھی کہتا ہے کہ تم میری مانند بنو جیسا مَیں مسیح کی مانند بنتا ہوں۔ (۱کرنتھیوں ۱:۱۱)۔

جو پاکیزگی کے اِس راستہ پر چلنا چاہتے ہیں۔ خدا اُن پر اپنی

سچائی کو ظاہر کرتا ہے جو کہ کلمۂ مسیح ہے۔ (افسیوں ۴: ۲۱ ، یوحنا ۱۷: ۱۷) جب ہم خدا کے کلام پر غور و خوض کرتے اور اس کی سچائی پر عمل پیرا ہوتے ہیں تو ہم حق یا زندگی کا درخت بن جاتے ہیں۔ جو اپنے وقت پر پھلتا ہے۔ (زبور ۱: ۲، ۳)۔

امثال ۱۵: ۴ میں ہم پڑھتے ہیں کہ صحت بخش انسان حیات کا درخت ہے۔ جب ہم کلامِ خدا پر غور کرتے ہیں تو وہ ہمارے کان کو کھولتا ہے تا کہ اچھی اور مفید باتیں سنے اور ہمیں شاگرد کی زبان (صحت بخش) بخشتا ہے تا کہ کلام کے وسیلہ سے تھکے ماندے کی مدد کرے۔ (یسعیاہ ۵۰: ۴) یہ الفاظ ایسے ہوں گے جیسے مسیح کی باتیں جس نے کہا جو باتیں میں نے تم سے کہی ہیں وہ روح ہیں اور زندگی بھی ہیں' (یوحنا ۶: ۶۳)

یسوع بھی زندگی کا دریا اور تمام زندگی کا سرچشمہ ہے۔ اُس نے کہا میں اس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں (یوحنا ۱۰: ۱۰) ۔ جب ہم سچائی پر دھیان کرتے ہیں اور خداوند کی شریعت میں مسرور ہوتے ہیں تو ہم پانی کی ندیوں کے پاس لگائے گئے درخت کی مانند ہوتے ہیں (زبور ۱: ۳) یہ دریا یا ندیاں مسیح یسوع میں کثرت کی زندگی کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو ہم روح القدس

اس ترجمہ کے مطابق اس آیت کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے تم میرے پیچھے چلو جیسا میں مسیح کے پیچھے چلتا ہوں۔

کے بپتسمہ پہ پاتے ہیں۔ یسوع نے کہا جو مجھ پر ایمان لائے گا اُس کے اندر سے...... زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہوں گی۔ (یوحنا ۷:۳۸)۔ اِس لئے جب ہم اس میں قائم رہتے ہیں تو زندگی کا دریا یا زندگی کے چشمے بن جاتے ہیں۔

اِن آیات میں تین چیزوں کا خاص الخاص ذکر ہے۔

۱۔ آبِ حیات کا درخت۔

۲۔ سڑک۔

۳۔ زندگی کا درخت۔

یہ تمام صیغۂ واحد میں ہیں یعنی ایک دریا، ایک سڑک اور ایک ہی درخت۔ آبِ حیات کا دریا۔ سڑک کے بیچ میں بہتا ہے اور زندگی کا درخت دریا کی کسی بھی جانب ہو سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا منظر ہے جسے فطرتی حِس میں دیکھا یا تصور نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اِس لئے اِس کو رُوحانی طور پر سمجھنا چاہیئے۔ خدا کا تخت اِن تینوں کا منبع ہے اور یہ جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ تمام آسمانوں سے بلند ترین مقام ہے جہاں مسیح چڑھ گیا تاکہ سب چیزوں کو معمور کرے۔ (افسیوں ۴:۱۰) یہی وہ جگہ ہے جہاں وہ اِس لئے چڑھ گیا تاکہ کلیسیا کا سردار بنے اور اس کا بدن اسی کی معموری ہے جو ہر طرح سے سب کا معمور کرنے والا بنے۔ اِس لئے اب ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ نئے یروشلیم میں مسیح اور کلیسیا کے بغیر کچھ بھی نہ ہوگا کیونکہ وہ دونوں ایک ہیں اور سب کو معمور کرتے ہیں۔ اِسی لئے سڑک، آبِ حیات کا دریا اور زندگی کا درخت نئے یروشلیم میں

ہر طرف نظر آئیں گے۔

زندگی کے درخت کا پھل اور اُس کے پتے۔

اِس درخت میں بارہ قسم کے پھل آتے ہیں اور اِسے ہر ماہ پھل لگتا ہے۔ اب کیونکہ ابدیت دن اور رات نہیں ہیں۔ اِس لئے دنوں میں ایک مہینے کا اندازہ نہیں لگ سکتا جیسا کہ اِس دنیا میں ہم کر لیتے ہیں۔ اِسی لئے اِس ایک مہینے کی درست معیاد کا پتہ نہیں چل سکتا۔

زمین کے گرد چاند کا ایک پُورا چکر ایک مہینے کی دلالت کرتا ہے۔ چاند جیسا کہ ہم بارھویں باب میں دیکھ چکے ہیں۔ خدا کے فضل کی طرف اشارہ کرتا ہے اِس لئے روحانی طور پر ایک مہینہ اس زمان تکمیل کو ظاہر کرتا ہے جس میں فضل کے کام کا کوئی خاص پہلو تکمیل پائے۔ اِس دنیا میں ہم صرف مسیح کی صفات میں پڑھ سکتے ہیں جنہیں رُوح کے پھل، کے پھل بھی کہا گیا ہے۔ ۲ پطرس ۱: ۲ میں ہم پڑھتے ہیں کہ اگر یہ باتیں (مسیح کی صفات) تم میں موجود ہوں اور زیادہ بھی ہوتی جائیں تو تم کو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے پہچاننے میں۔ بیکار اور بے پھل نہ ہونے دیں گی۔ ابدیت میں مقدسین خدا کی پہچان میں بڑھتے رہیں گے۔ اور ہر ماہ نیا پھل لائیں گے۔ کہنے سے یہ مقصود ہے کہ خدا کو کسی خاص رُخ میں پہچاننے کے لئے ایک مقررہ وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ خدا کی پہچان جو انہوں نے مسیح سے حاصل کی ہے۔ ہمیں ایک دوسرے

کو شریک کرنے کے بارے میں یوں ذکر ہے۔ زندگی کے درخت کے پاس آنے کا اختیار (مکاشفہ ۲۲: ۱۴) اور زندگی کے درخت میں سے پھل کھانے کا اختیار۔ (مکاشفہ ۲: ۷)

فاتح لوگوں کی زندگی کے درخت کے پھل تک رسائی ہوگی جو کہ ہر مہینے پھلتا ہے یہ پھل کھانے سے غالب لوگ جن کی میراث نیا یروشلیم ہے خدا کی پہچان میں بڑھیں گے۔

درخت کے پتے قوموں کو شفا دینے کے لئے ہیں۔ اِس جہان میں پتے دُعا اور خوراک کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ اِسی طرح کلامِ خدا کچھ لوگوں کے لئے صرف نجات کا پیغام اور شفا ہے۔ وہ پھلدار زندگی سے ناراض ہیں جو مسیح اور اس کے کلام پر قائم رہنے سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ قومیں جنہوں نے نجات پائی ہے اور نئی زمین کے بارے میں ابھی تک صرف نجات اور شفا کی پہچان میں ہی بڑھ رہی ہیں۔ صرف پتے کھائیں گی اور ہمیشہ اسی پہچان میں بڑھیں گی۔ زندگی کے درخت کے پتے کھانے سے وہ جہالت اور ناواقفیت سے شفایاب ہوں گے اور مسیح کی پہچان میں بڑھیں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ آسمان میں کوئی بیماری نہ ہوگی مگر یہ پتے کھانے سے وہ روحانی صحت حاصل کریں گے اور ترقی کریں گے۔

"اور پھر لعنت نہ ہوگی اور خدا اور برہ
کا تخت اُس شہر میں ہوگا اور اُس کے
بندے اُس کی عبادت کریں گے۔ اور

وہ اُس کا مُنہ دیکھیں گے اور اُس کا نام
اُن کے ماتھوں پر لکھا ہُوا ہو گا۔"
(مکاشفہ ۲۲: ۳-۴)۔

اور پھر لعنت نہ ہوگی۔

یعنی وہاں موت، آہ و نالہ، ماتم اور درد نہ ہوگا۔ جیسا کہ مکاشفہ ۲۱: ۴ میں بیان کیا جا چکا ہے۔ یہ سب گناہ کی لعنت اور بیماری کی پیداوار ہے۔ ایسا اِس لئے ہے شیطان لعنت کے بانی کو سزا دی گئی ہے۔ اور اُسے آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈالا گیا ہے اُس وقت آسمان میں تمام چیزیں نئی اور ابدی کر دی جائیں گی۔

'اُس کے بندے..... ماتھوں پر لکھا ہو گا'۔

پُرانے عہدنامہ میں ہم پڑھتے ہیں کہ موسیٰ خدا کے خاندان میں بطور خادم امانتدار تھا اور اُسے خداوند کا دیدار کرنے کا یکتا اِستحقاق حاصِل تھا۔ (گنتی ۱۲: ۷، ۸) نئے عہدنامہ میں یسُوع کو رسول اور سردار کاہن (ملک صدق) کے طور پر جن کا ہم اقرار کرتے ہیں بُلایا گیا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے خاندان میں بیٹے کی طرح دیانتدار اور موسیٰ سے زیادہ عزت اور جلال کے لائق ہے۔ (عبرانیوں ۳: ۱-۶)۔ اور صرف اُسی نے باپ کا چہرہ دیکھا ہے۔ یسُوع نے کہا "یہ نہیں کہ کسی نے باپ کو دیکھا ہے مگر جو خدا کی طرف سے ہے (خدا کا بیٹا) اُسی نے باپ کو دیکھا ہے" (یُوحنا ۶: ۴۶) اِس لئے خدا کے یہ خادم جو باپ کے

چہرہ کو دیکھتے ہوئے اُس کی خدمت کرتے ہیں وہ عہدِ جدید کے بلند ترین رُتبہ کے خدا کے خادم ہیں۔ جن میں رسولوں کی طرح کی پاکیزگی اور مخصوصیت ملکِ صدق یعنی یسُوع کے طور پر ہے۔

اُن کے ماتھوں پر باپ کا نام لکھا ہے کیونکہ وہ باپ کے ہو گئے ہیں اور مسیح کی طرح جو خدا کا بیٹا اور ابدیت کا باپ ہے ان میں بھی اُس کی صفات ہیں۔ ۱۔ یوحنا ۳ : ۲ میں ہم پڑھتے ہیں کہ مسیح کی دلہن یسُوع کی مانند ہو گی جو خُدا کا بیٹا ہے اور جب وہ ظاہر ہوگا تو وہ اُس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے حتیٰ کہ خدا نے یہ خادم جو باپ کی مانند بڑھے ہیں اُسے (باپ کو) ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے (مکاشفہ ۱۴ : ۱ کی تفسیر دیکھیں)۔

"اور پھر رات نہ ہوگی اور وہ چراغ اور
سُورج کی روشنی کے محتاج نہ ہوں گے
کیونکہ خداوند خُدا اُن کو روشن کریگا اور
وہ ابدالآباد بادشاہی کرے گا"

(مکاشفہ ۲۲ : ۵)

رہنمائی کے لئے مکاشفہ ۲۱ : ۲۳ کی تفسیر دیکھیں۔

وہ اُبدالآباد بادشاہی کریں گے۔

اپنی زندگیوں کو مکمل طور پر خدا کی خدمت کے لئے وقف کرنے سے اِن مقدسین نے مسیح کو اپنے دلوں میں تخت نشین کیا ہے اور اُسے اپنی زندگیوں میں حکمرانی کرنے کے لئے مختارِ کُل کا درجہ دیا ہے۔ اُنہیں

باافراط فضل اور راستبازی کی بخشش مسیح سے اِس لئے حاصل ہوئی کہ زندگی میں بادشاہی کریں اور اِسی لئے یہ غالب ہیں۔ اِس لئے جیسا کہ باب ۳ : ۲۱ میں ہے انہیں مسیح کے تخت تک رسائی حاصل ہے اور ابدیت میں یہ مسیح کے ساتھ مل کر بادشاہت کریں گے۔ جیسا کہ دوسرے زمانوں کے مقدسین کو اُس (مسیح) کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی (مکاشفہ ۲۰ : ٦) کرنے اور رہنے کا حق حاصل ہے۔

"پھر اُس نے مجھ سے کہا یہ باتیں سچ
اور برحق ہیں۔ چنانچہ خداوند نے جو
نبیوں کی روحوں کا خدا ہے اپنے فرشتہ
کو اِس لئے بھیجا کہ اپنے بندوں کو وہ
باتیں دکھائے جن کا جلد ہونا ضرور ہے"۔
(مکاشفہ ۲۲ : ٦)۔

عاموس ۳ : ۷ میں ہم پڑھتے ہیں کہ خداوند خدا کچھ نہیں کرتا جب تک کہ اپنا بھید اپنے خدمت گزار نبیوں پر پہلے آشکارا نہ کرے۔ پھر پیدائش ۱۸ : ۱۷ میں ابراہام کے بارے میں جو خدا کا دوست ہے۔ ہم پڑھتے ہیں کہ خداوند نے کہا کہ جو کچھ میں کرنے کو ہوں کیا اُسے ابراہام سے پوشیدہ رکھوں۔ اِسی طرح عہد جدید میں خدا اپنے بھید اور آنے والی چیزوں کو اپنے مقدس رسولوں اور نبیوں پر ظاہر کرتا ہے جنہیں وہ اپنا دوست کہتا ہے (یوحنا ۱۵ : ۱۵)۔

"اور دیکھ مَیں جلد آنے والا ہوں۔ مبارک
ہے وہ جو اِس کتاب کی نبوّت کی باتوں

پر عمل کرتا ہے (مکاشفہ ۲۲: ۷)۔

اِس کتاب میں یسُوع کلیسیا میں موجود مختلف لوگوں کے گروہوں سے مختلف انداز میں مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہے **دیکھ میں جلد آنے والا ہوں**۔ جو تحمل سے تکلیفوں کو برداشت کر رہے ہیں۔ اُنہیں نصیحت کرتے ہوئے کہتا ہے۔ 'مَیں جلد آنے والا ہوں جو کچھ تیرے پاس ہے اُسے تھامے رہ' جو خداوند کا کام بغیر تھکے اور کمزوری کے کرتے ہیں۔ انہیں کہتا ہے۔ 'دیکھ مَیں جلد آنے والا ہوں اور ہر ایک کے کام کے موافق دینے کے لئے اجر میرے پاس'۔ اور دلہن سے جس نے خود کو تیار کیا ہے اور کہتی ہے۔ آ اے خداوند یسُوع آ' اس کے دل میں وہ سرگوشی کرتا ہے کہ بے شک مَیں جلد آنے والا ہوں۔ کیونکہ اِس کتاب کا مقصد دلہن، کلیسیا کو خُداوند کی آمد سے خبردار، نصیحت اور اسے تیار کرنا تھا اِس لئے یہ لکھا ہے۔ 'مبارک ہے وہ جو اِس کتاب کی نبوت کی باتوں پر عمل کرتا ہے۔ اُس شخص کی طرح نہیں جو محض اِسے سنتا اور پڑھتا ہے عمل نہیں کرتا۔ (یعقوب ۱: ۲۵)۔

"مَیں وہی یوحنا ہوں جو اِن باتوں کو سُنتا
اور دیکھتا تھا اور جب مَیں نے سنا اور
دیکھا تو جس فرشتہ نے مجھے یہ باتیں
دکھائیں مَیں اُس کے پاؤں پر سجدہ
کرنے کو گرا اُس نے مجھ سے کہا خبردار!
ایسا نہ کر۔ مَیں بھی تیرا اور تیرے بھائی
نبیوں اور اِس کتاب کی باتوں پر عمل

کرنے والوں کا ہم خدمت ہوں خدا ہی
کو سجدہ کر" (مکاشفہ ۲۲: ۸، ۹)۔

مکاشفہ ۱۹: ۱۰ کی تفسیر دیکھیں۔

"پھر اُس نے مجھ سے کہا اِس کتاب
کی نبوت کی باتوں کو پوشیدہ نہ رکھ
کیونکہ وقت نزدیک ہے۔"
(مکاشفہ ۲۲: ۱۰)

خُدا نے آخری دنوں میں وقوع پذیر ہونے والی بہت سی باتیں دانی ایل کو بتائیں مگر جب دانی ایل کو ان کی سمجھ نہ آئی تو اُس نے خدا سے وضاحت کے لئے کہا تو اسے بتایا گیا کہ یہ باتیں آخری وقت تک بند و سر بمہر رہے گی۔ (دانی ایل ۱۲: ۸، ۹) مگر اب اِن آخری دنوں میں خدا ان بھیدوں کو اپنے چیدہ رسولوں اور نبیوں کے وسیلہ سے سب پر آشکارا کر رہا ہے تاکہ وہ پڑھیں اور سمجھیں کیونکہ اِن کے پُورے ہونے کا وقت اب بہت قریب ہے۔

"جو بُرائی کرتا ہے وہ بُرائی ہی کرتا جائے
اور جو نجس ہے وہ نجس ہی ہوتا جائے
اور جو راستباز ہے وہ راستبازی ہی
کرتا جائے اور جو پاک ہے وہ پاک ہی
ہوتا جائے۔ (مکاشفہ ۲۲: ۱۱)۔

اِس آیت کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب بُرا اور نجس اپنی زندگی بُرائی اور نجس پن میں گزارنا جاری

رکھیں گے۔ وہ عیسو کی طرح اپنے مقام پر پہنچ جائیں گے کہ پھر توبہ کی طرف نہ آ سکیں گے۔ (عبرانیوں ۱۲: ۱۶، ۱۷، ۶: ۴، ۵) چونکہ یہ اپنی برائی کو جاری رکھنا چاہیں گے۔ اِس لئے خُدا بھی انہیں ناپاکی گندی شہوتوں اور دلوں کی خواہشات میں چھوڑ دے گا۔ (رومیوں ۱: ۲۰، ۲۶، ۲۸)۔ دوسری طرف راستباز اور مقدس ایسے معیار پر پہنچیں گے۔ جہاں وہ خدا کی الٰہی نیکیوں میں بڑھنے میں خوش ہوں گے۔ پولوس اِس روحانی ترقی کا موازنہ جسمانی ریاضت کی طرح روحانی ریاضت سے کرتا ہے۔ وہ تیمتھیس کو نصیحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ بیہودہ اور بوڑھیوں کی سی کہانیوں سے کنارہ کر اور دینداری کے لئے ریاضت کر۔ (۱ تیمتھیس ۴: ۷) جو یسوع سے محبت کرتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو اِن خاص روحانی ریاضتوں میں دبے دیتے ہیں۔ جیسے اُس کی طرح خود کو خالص کرنا۔ رُوح میں چلنا۔ خدا کی مرضی میں خوش ہونا اور ہر روز خداوند سے ہوا میں ملاقات کرنے کے لئے اپنے آپ کو علیحدہ کرنا۔

"دیکھ مَیں جلد آنے والا ہوں اور ہر
ایک کے کام کے موافق دینے کے لئے
اجر میرے پاس ہے۔" (مکاشفہ ۲۲:
۱۲)۔

زندہ اُٹھائے جانے کے وقت کلیسیا خدا کے تختِ عدالت کے سامنے ہوا میں مسیح سے ملے گی تاکہ اپنا اجر پائے۔ (۲ کرنتھیوں ۵: ۱۰) جو کچھ ہم دل کی گہرائی سے خداوند کے لئے کرتے ہیں وہ بے شک خداوند

کے نام میں صرف ایک پیالہ ٹھنڈا پانی ہی کیوں نہ ہو مگر اپنا اجر ہرگز نہ کھوئے گا۔ (متی ۱۰: ۴۲) ہمیں یہ نصیحت کی گئی ہے کہ اُس کی خدمت فرحت اور خوشدلی سے باوجود سب چیزوں کی فراوانی کے جو ہمیں خداوند نے دی ہیں کریں۔ (استثنا ۲۸: ۴۷) یہ وضاحت کرنے کے بعد کہ کس طرح خدا کے کچھ خادم اُن تمام مراعات کو حاصل کر کے اُس کی خدمت تن آسانی اور بغیر دُکھ اٹھائے کرنا چاہتے ہیں۔ پولوس کہتا ہے "اگر خوشخبری سناؤں تو میرا کچھ فخر نہیں کیونکہ یہ تو میرے لئے ضروری بات ہے بلکہ مجھ پر افسوس ہے اگر خوشخبری نہ سناؤں۔ کیونکہ اگر اپنی مرضی سے یہ کرتا ہوں تو میرے لئے اجر ہے اور اگر اپنی مرضی سے نہیں نہیں تو مختاری میرے سپرد ہوئی ہے"۔ (۱۔کرنتھیوں ۹: ۱۶-۱۷)

مکاشفہ ۱۱: ۱۸، ۱۹ کی تفسیر دیکھیں۔

"مَیں الفا اور اومیگا۔ اوّل و آخر۔

ابتدا و انتہا ہوں"۔ (مکاشفہ ۲۲: ۱۳)۔

جو کچھ ہمیں اپنی روحانی زندگی کے لئے درکار ہے مسیح میں مکمل ہو چکا ہے یعنی نجات سے صعود۔ مقدس پولوس کہتا ہے۔ کیوں کہ الوہیّت کی ساری معموری اُسی میں مجسّم ہو کر سکونت کرتی ہے۔ اور تم اُسی میں معمُور ہو گئے ہو جو ساری حکومت اور اختیار کا سر ہے، (کلسیوں ۲: ۹، ۱۰) مسیح جو ہمارے ایمان کا بانی اور کامل کرنے والا ہے ہم سے صرف یہ چاہتا ہے کہ تمام چیزوں میں اُس میں قائم ہوں اور بڑھیں حتیٰ کہ ہم مسیح کے پُورے قد کے اندازہ تک پہنچ جائیں۔ (افسیوں ۴: ۱۳) جس نے ہم میں نیک کام شروع کیا ہے وہ اُسے

یسوع مسیح کے دن تک پورا کر دے گا "۔ (فلپیوں ۱ : ۶) کیونکہ وہ اِس قابل ہے کہ جو (ہم) کو ٹھوکر کھانے سے بچا سکتا ہے اور اپنے پُرجلال حضور میں کمال خوشی کے ساتھ بے عیب کر کے کھڑا کر سکتا ہے ۔۔
(یہوداہ ۲۴) ۔

مسیح کا الفا اومیگا، ابتدا و اِنتہا ہونا کچھ اور مفہوم بھی رکھتا ہے ۔ خدا نے سب چیزیں مسیح کے وسیلہ پیدا کیں ۔ کیونکہ آسمان پر یا زمین پر نظر آنے والا یا نہ نظر آنے والی اُسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں ۔ مسیح کو پیدا نہیں کیا گیا ۔ کیونکہ وہ ابدیت سے باپ کے ساتھ ہے یعنی سب چیزوں سے پہلے' اب کیونکہ سب چیزیں مسیح کے وسیلہ پیدا کی گئیں اِس لئے اُسے خدا کی خلقت کا مبدا کہا گیا ہے ۔ اُس کو انتہا کہا گیا ہے کیونکہ اُس نے سب چیزوں کو ایک مقصد کے تحت پیدا کیا ہے جو اُسی میں اپنی تکمیل پاتی ہیں ۔

" مبارک ہیں وہ جو اپنے جامے دھوتے ہیں کیونکہ زندگی کے درخت کے پاس آنے کا اختیار پائیں گے ۔ اور اُن دروازوں سے شہر میں داخل ہوں گے "۔ (مکاشفہ ۲۲ : ۱۴) ۔

باغِ عدن میں جب تک انسان خدا کے حکم کو مانتا رہا اُس کی پہنچ زندگی کے درخت تک برقرار رہی ۔ اِس میں سے کھانے پر اُسے خدا کی معرفت میں بڑھنا اور ترقی پانا تھا ۔ مگر جیسے ہی اُس نے خدا کے حکم کو توڑا اُسے باغ سے نکال کر زندگی کے درخت کو انسان کی دستبرد

سے محفوظ کر دیا گیا۔ اب زندگی کے درخت تک رسائی صرف غالب زندگی گزارنے اور اُس کے حکموں پر عمل کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے تاکہ اس کے ذریعے خدا کی پہچان میں بڑھیں۔ (مکاشفہ ۲ : ۷ ایوحنا ۲ : ۳)۔

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ دروازے خدا کی راستبازی کو ظاہر کرتے ہیں جو ہم خوشخبری کے وسیلہ سے پاتے ہیں۔ یسُوع نے بپتسمہ لیتے ہوئے کہا کہ ہمیں اسی طرح ساری راستبازی پوری کرنا مناسب ہے۔ اور اپنے جلائے جانے کے بعد اُس نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ تمام قوموں کو شاگرد بنائیں اور باپ بیٹے اور رُوح القدس کے نام پر انہیں بپتسمہ دیں اور اُن کو یہ تعلیم دیں کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا اس نے حکم دیا ہے۔ پس صرف وہی لوگ دروازوں میں داخل ہوں گے جو حکموں پر عمل۔ اور ساری راستبازی کو پُورا کریں گے جیسا کہ لکھا ہے کہ تم دروازے کھولو تاکہ صادق قوم جو وفادار رہی داخل ہو۔ (یسعیاہ ۲۶ : ۲)۔

"مگر کتے اور جادوگر اور حرامکار اور
خونی اور بُت پرست اور جھُوٹی بات
کا ہر ایک پسند کرنے اور گھڑنے والا
باہر رہے گا۔" (مکاشفہ ۲۲ : ۱۵)۔

یہ آیت اُن لوگوں کے متعلق ہے جنہوں نے شہر میں داخل ہونے کا اپنا حق ساقط کر دیا ہے۔

کتے۔ یہ برگشتہ یا منحرف لوگوں کو ظاہر کرتا ہے جیسا کہ ۲ پطرس

۲۲:۲ میں ذکر ہے۔ یہ وہ ہیں جو اپنے گناہ میں جس سے انہوں نے توبہ کی تھی لوٹ کر دنیا کی ان آلودگیوں میں پھنس جاتے ہیں جن سے یہ ایک دفعہ آزادی حاصل کر چکے تھے۔

جادُوگر

یہ وہ لوگ ہیں جو بظاہر تو بے ضرر نظر آتے ہیں مگر اپنے باطن میں دوسروں کے خلاف ارادے باندھتے، ساز باز کرتے، سامرانہ چالیں چلتے اور حتیٰ کہ جادو ٹونے کی تدبیریں بھی کرتے ہیں۔ پولوس گلتیوں کے نام اپنے خط میں جادو کو "جسم کے کام" میں شامل کرتا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ بغاوت اور جادوگری برابر ہے۔ (۱۔سموئیل ۱۵:۲۳)۔

حرامکار

اِن کے علاوہ جو زناکاری کے سبب سے مجرم ٹھہرائے گئے یہ وہ ہیں جو خدا کی محبّت کو کھو چکے ہیں اور ایک مرتبہ پھر دنیا کی محبت اور چیزوں میں اُلجھ گئے ہیں۔ خدا کا کلام انہیں زنا کرنے والے یا والیاں کہتا ہے۔ (یعقوب ۴:۴)۔

خُونی

کلامِ خدا خون کو قہر کے برابر گردانتا ہے اور صرف وہی شہر کے اندر پہنچ سکیں گے۔ جو اپنے قہر پر قابو پائیں گے۔ امثال میں یہ لکھا ہے کہ جو قہر کرنے میں دھیما ہے۔ پہلوان سے بہتر ہے اور وہ جو اپنی

رُوح پر ضابط ہے اُس سے جو شہر کو لے لیتا ہے۔(امثال ۱۶: ۳۲)۔

بُت پرست

کلسیوں ۳: ۵ میں مرقوم ہے کہ لالچ بت پرستی کے برابر ہے اِس لئے لالچی شہر میں داخل نہیں ہو سکتے۔
ہمیں اِس لئے بلایا گیا ہے کہ اُس کی آمد پر داغ دھبوں اور جھُریوں کے بغیر پائے جائیں اور اِن آلودگیوں سے پاک ہوں۔
مکاشفہ ۲۱: ۲۷ کی تفسیر ضرور دیکھیں۔

"مجھ یسُوع نے اپنا فرشتہ اِس لئے
بھیجا کہ کلیسیاؤں کے بارے میں تمہارے
آگے اِن باتوں کی گواہی دے میں داؤد
کی اصل و نسل اور صبح کا چمکتا ہوا ستارہ
ہوں" (مکاشفہ ۲۲: ۱۶)

اصل کے دو معنی ہیں۔اوّل یہ اِس بات کی توفیق ہے کہ یسُوع داؤد کے سلسلۂ نسب سے آیا تاکہ داؤد سے کئے گئے مندرجہ بالا وعدوں کو پُورا کرے۔

دوم۔یہ دکھوں سے پُر زندگی کو ظاہر کرتا ہے۔یسُوع کے متعلق یہ کہا گیا ہے۔"پر وہ اُس کے آگے کونپل کی طرح اور خشک زمین سے جڑ کی مانند پھُوٹ نکلا ہے۔یسُوع نے سختیاں اور دکھ جھیل کر تمام

دنیا کے لئے نجات فراہم کی اور اسی وجہ سے وہ اُن سب کے لئے جو اُس پر اعتقاد کرتے ہیں نجات کا بانی بن گیا۔

اصل یعنی جڑ کی طرح اُس نے ایک پوشیدہ زندگی گزاری اور اُس وقت تک اپنا جلال ظاہر نہ کیا جب تک خدا نے اس کی صلیبی موت کے بعد اُس کو جلال نہ دیا۔ ہمیں جو مسیح کے ساتھ بادشاہت کرنے والے ہیں۔ پوشیدہ زندگی گزارتے ہوئے اس کے ساتھ دکھ برداشت کرنے چاہئیں۔

نسل یعنی کونپل سے یہ مراد ہے کہ مسیح داؤد کے سلسلۂ نسب سے آیا جس کے ساتھ خدا نے ابدی تخت اور ابدی بادشاہت کا وعدہ کیا ہے۔ ابدی بادشاہ کے لئے حیاتِ جاودان میسّر ہونا لازم ہے۔ مگر نہ داؤد اور نہ ہی اُس کا بیٹا سلیمان ابد تک زندہ رہ کر حکومت کر سکتے ہیں۔ اِسی لئے خدا نے داؤد سے کیا گیا وعدہ یسوع مسیح میں پورا کیا۔ جو ہزار سالہ بادشاہی میں داؤد کا تخت پاکر ابد تک بادشاہی کریگا۔ (لوقا ۱: ۳۲-۳۳)

فرشتوں کو عام طور پر صبح کے ستارے کہا گیا ہے (ایوب ۳۸: ۷) اور شاید لوسیفر یعنی شیطان کو ان کا سردار مقرر کیا گیا تھا جسے صبح کا روشن ستارہ کہا گیا ہے۔ (یسعیاہ ۱۴: ۱۲) اِسی طرح خدا کے خادموں کو بھی ستارے کہا گیا ہے۔ انہیں صبح کے ستارے اس لئے کہا گیا ہے کہ انہیں اندھیروں میں بھٹکنے والوں کے لئے ایک خاص خدمت انجام دے کر انہیں خوشخبری کی جلالی روشنی میں لانا ہے۔ یہاں مسیح کو صبح کا ستارہ کہا گیا ہے۔ کیونکہ نئے اور پرانے عہد نامہ کے تمام خادموں میں وہ افضل

افضل ترین ہے۔ پُرانے عہد نامہ کے کاہن اور انبیا اس کے دن کے منتظر انتظار کر رہے تھے۔ برگشتگی کے اِس تاریک ترین دور وہ صبح کے روشن ستارے کی مانند چمکیگا۔ لوقا ۱: ۷۸ میں لکھا ہے کہ یہ ہمارے خدا کی عین رحمت سے ہوگا جس کے سبب عالم بالا کا آفتاب ہم پر طلوع کریگا۔

یہ لوسیفر اور مسیح (صبح کا چمکتا ستارہ) کے درمیان فرق ہے۔ مسیح نے خود کو حقیر کہا اور اپنا آسمانی تخت چھوڑ کر زمین پر اُتر آیا اور خود کو خالی کر کے اُن کے لئے روشنی فراہم کرنے کی خدمت کی جو اندھیرے میں تھے۔ جبکہ لوسیفر جس سے ایسی اُمید وابستہ تھی کہ وہ مسیح کی خدمت کی تائید کرے اور اُسے سربلند کرے مگر اُس نے خود کو خدا کے تخت تک سربلند کرنے کی کوشش کی۔ اِسی سبب سے اُسے زمین پر پٹک دیا گیا اور اُس نے اپنی خدمت اور جلال دونوں ہی کھو دیئے۔ (یسعیاہ ۱۴: ۱۲)۔

ہم جو مسیح کے غلام ہیں اُس کے ساتھ باہم مل کر کام کرنے کے واسطے بُلائے گئے ہیں۔ ہمیں یہ نصیحت کی گئی ہے کہ خود کو حلیم کریں اور مسیح کے قیدی بن جائیں تاکہ ہم مسیح اور کلیسیا کی عاجزی و فروتنی اور فرمانبرداری کے ساتھ خدمت کر سکیں۔

"اور رُوح اور دلہن کہتی ہیں آ اور سننے
والا بھی کہے آ۔ اور جو پیاسا ہو آئے
اور جو کوئی چاہے آبِ حیات مُفت
لے" (مکاشفہ ۲۲: ۱۷)

رُوح اور دُلہن

یہ پختہ اور نہ ٹوٹنے والے تعلق کو ظاہر کرتا ہے جو دلہن اور رُوح جو اس کی رہنمائی، تنظیم اور اس کو نیا کرتی ہے کے درمیان ہے۔ رُوح ہی دلہن کو غالب کے متعلق سکھاتی ہے اور بتاتی ہے کہ ہم کس طرح خداوند یسُوع مسیح سے جب وہ اپنی دلہن کو لینے آئے گا۔ ملاقات کریں گے۔ وہ لگاتار صرف یہی پکارتے ہیں کہ خداوند یسُوع آ۔ جب راست کلیسیا جسے مسیح کی دلہن کہا جاتا ہے خود کو تیار کرے گی تو دوسرے اس کی تبدیلی، تقدس اور دعائیہ زندگی کو دیکھتے ہوئے مسیح کی آمد کے لئے خود کو تیار کرنے کے لئے ایک تڑپ اور پیاس محسوس کریں گے۔ وہ بھی مسیح کے اور زیادہ قریب اور رُوح القُدس سے معمُور ہونے کے خواہشمند ہوں گے۔ ایسوں ہی کے متعلق خداوند نے کہا ہے "اور جو پیاسا ہو وہ آئے اور جو کوئی چاہے آبِ حیات مفت لے"۔

"مَیں ہر ایک آدمی کے آگے جو اِس کتاب
کی نبوت کی باتیں سنتا ہے گواہی دیتا ہوں
کہ اگر کوئی آدمی اُن میں کچھ بڑھائے تو خدا
اِس کتاب میں لکھی ہوئی آفتیں اُس پر نازل
کرے گا۔ اور اگر کوئی اِس نبوت کی کتاب
کی باتوں میں سے کچھ نکال ڈالے تو خُدا
اُس زندگی کے درخت اور مُقدس شہر
میں سے جن کا اِس کتاب میں ذکر ہے

اُس کا حصّہ نکال ڈالے گا۔" (مکاشفہ ۲۲: ۱۸)۔

کچھ لوگ اِن صحفِ مُطہرہ میں اپنے خیالات اور نظریات کو شامل کرنا چاہتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو خوشخبری کی سچائی کے جزو لازم کو اِس میں سے خارج کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اِس بات پر یقین نہیں رکھتے تمہارا کلام ہمیں خدا کی تحریک سے ملا ہے اس لئے وہ نبوت کے اِس کلام پر توجہ نہیں دیتے جو اُن کے دلوں کی تاریکی کو صبح کے ستارے (مسیح) کے وسیلہ سے روشن کر کے انہیں نجات، پاکیزگی یا تقدیس دیتا ہے اور انہیں ابدی اجر اور میراث کے لئے تیار کرتا ہے۔ بلکہ وہ تاریکی میں ہی چلتے ہیں۔ اِسی لئے انہیں بڑی مصیبت میں پیچھے چھوڑ دیا جائے گا۔

"جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے وہ
کہتا ہے کہ بے شک میں جلد آنے
والا ہوں۔ آمین۔ اے خداوند یسوع
آ۔" (مکاشفہ ۲۲: ۲۰)۔

یہ مسیح کی دلہن کے لئے آخری پوشیدہ اعلان ہے جو بے تابانہ اُس کی آمدِثانی کی منتظر ہے۔ دوسری آیتوں میں وہ کہتا ہے۔ 'دیکھ میں جلد آنے والا ہوں'۔ جبکہ یہاں اِس قطعی اعلان میں وہ لفظ 'بیشک' کا اضافہ کرتا ہے اور اپنی محبوب دلہن کے دل میں اعتماد کی جڑ کو مضبوط کرتا ہے کہ وہ اپنی آمد میں دیر نہ کرے گا۔ دلہن اپنے دلہا کو جواب دیتی ہے کہ 'اے خداوند یسُوع آ'، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جیسا اُس

نے وعدہ کیا ہے وہ یقیناً مزید دیر کئے بغیر جلد آنے کو ہے۔

"خُداوند یسُوع کا فضل مُقدسوں کے ساتھ
ہے"۔ آمین (مکاشفہ ۲۲ : ۲۱)

خداوند کے خادموں کے تمام مکتوب اِسی دعائے برکت یعنی 'فضل' کے ساتھ اختتام پذیر ہوتے ہیں۔ (۲ کرنتھیوں ۱۳ : ۱۴، گلتیوں ۶ : ۱۸، افسیوں ۶ : ۲۴، فلپیوں ۴ : ۲۳، کلسیوں ۴ : ۱۸، ۱ تھسلنیکیوں ۵ : ۲۸، ۲ تھسلنیکیوں ۳ : ۱۸ وغیرہ) یُوحنا یہ دُعا بھی کرتا ہے کہ جو اِسے پڑھے۔ اس پر ایمان رکھتے غور کرتے اور اِس رویا کو محفوظ رکھتے ہیں خدا کے فضل کو پائیں گے جو خدا کی طرف سے ملتا ہے جو ہر طرح کے فضل کا چشمہ ہے۔ اور اِس قابل ہے کہ ہمیں کامل قائم اور مضبوط کرتا ہے اور اس کی آمد کے لئے تیار۔